صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء

(۱۵ صفرالمظفر ۱۳۹۳ھ)

جلد ۳ - شمارہ ۳۶

سرکاری رپورٹ

4.9.75
Punjab

صوبائی اسمبلی پنجاب

مندرجات

(بدھ - ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء)

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ۳۸۶۷

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ۳۸۶۸

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے . . ۳۹۲۰

اراکین اسمبلی کی رخصت ۳۹۷۵

مسئلہ استحقاق—

سوال نمبر ۲۶ کے جوابات میں تضاد ۳۹۷۹

میاں افتخار احمد تاری وزیر مواصلات پر قاتلانہ حملہ . . . ۳۹۸۰

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

بدھ - ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء
(چہار شنبہ ۱۳ صفرالمظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ
الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ
مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

پ ۲۴ ع ۳۹ ع ۸ آیات ۷۳ تا ۷۵

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کو گروہ در گروہ کرکے بہشت کی طرف لے جائینگے یہاں تک کہ جب اُس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اُس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اُس کا داروغہ اُن سے کہے گا کہ تم پر سلام ہو تم بہت اچھے رہے اب اس میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم بہشت میں جس محل میں چاہیں رہیں تو اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بھی کیا خوب ہے۔ تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے اردگرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف و تحمید کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور (اُس وقت) اُن میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بھکر ضلع میانوالی میں دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ کی تعیناتی

*۱۵۸۷ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بھکر ضلع میانوالی میں دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ کی ایک آسامی کافی عرصہ سے خالی پڑی ہے جس سے عوام کو سخت تکلیف ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس آسامی کو پر نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں - یہ آسامی ستمبر ۱۹۷۲ء سے خالی ہے -

(ب) بوجہ کمی افسران فی الحال ہمہ وقتی مجسٹریٹ تعینات نہیں کیا جا سکا - کمی کو جلد پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -

سردار محمد عاشق : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ افسران کی کمی کی وجہ سے پنجاب میں دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹوں کی کتنی آسامیاں خالی ہیں -

مسٹر سپیکر : سوال بڑا specific تھا - آپ اس کو اب generalise کر رہے ہیں -

سردار محمد عاشق - کیا ان کے پاس ایسا ریکارڈ ہو گا ؟

مسٹر سپیکر - یہ چیز جواب میں موجود ہے -

سردار محمد عاشق - وہ تو ایک specific آسامی کے متعلق جواب ہے -

مسٹر سپیکر۔ آپ نے specific سوال پوچھا ہے انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

راجہ محمد افضل خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ کمی پوری نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔ آیا یہ سرمایہ کی وجہ سے ہے یا کسی اور وجوہ کی بنا پر ہے؟

مسٹر سپیکر۔ اس ایوان میں اس بات کا جواب کئی مرتبہ دیا جا چکا ہے کہ مارچ کے آخیر میں یہ کمی پوری کر دی جائے گی یعنی نئے مجسٹریٹ تعینات کر دیے جائیں گے۔

نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں لڑکوں کا پرائمری سکول کھولنے کے لئے عمارت

*۱۵۹۹۔ سردار محمد عاشق۔ کیا وزیر اعلیٰ سوال نمبر ۲۴۲ کے جواب جو ایوان میں ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء کو دیا گیا کو مد نظر رکھتے ہوئے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں میونسپل کارپوریشن میں لڑکوں کا پرائمری سکول کھولنے کے لئے اب تک کوئی عمارت حاصل کر لی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد): جی نہیں۔ باوجود کوشش کوئی مناسب عمارت نہیں ملی۔ کوشش جاری ہے جیسے ہی کوئی موزوں عمارت دستیاب ہو گی سکول کا اجرا کر دیا جائے گا۔

سردار محمد عاشق۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ نیو شالیمار کالونی میں عمارت کی پیش کش کی گئی اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے عمارت مذکور کا معائنہ کرنے کے بعد اس کو موزوں قرار دیا تھا اب اس میں سکول قائم نہ ہونے میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ جواب سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی عمارت نہیں دی گئی اگر عمارت دی جاتی تو سکول کا اجرا کر دیا جاتا۔

سردار محمد عاشق - اس آفیسر نے ۱۰ مارچ کو ویلفیئر سوسائٹی کو مطلع کیا تھا کہ یہ عمارت ہمیں قبول ہے لیکن پھر بھی سکول کا اجرا نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر - انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے -

نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں گلیوں کا پختہ کرنا

*۱۹۰۰ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور کے مکینوں نے وہاں کی گلیوں کو پختہ کروانے کے لئے میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس ۱۹۶۰ء کی دفعہ (۳) ۸ کے تحت فارم پر کر کے لاہور کارپوریشن کو دے دیے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک گلیوں کو پختہ نہیں کیا گیا -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ گلیوں کو ابھی تک پختہ نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور ان کو کب تک پختہ کیا جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) صرف چار گلیوں کے مکینوں نے فارم جمع کرائے ہیں ، ابھی ان کے پختہ کرنے کی باری نہیں آئی -

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام کے حساب سے بنتے ہیں - ان گلیوں کو پختہ کرنے کا منصوبہ اگلے مالی سال میں شامل کیا جائے گا -

---

نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور کی ترقیاتی منصوبہ ۱۹۷۲-۷۳ء میں شمولیت

*۱۹۰۱ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن نے نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور کو ترقیاتی منصوبہ ۱۹۷۲-۷۳ء میں شامل کیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کالونی میں منصوبہ

پر ابھی تک عمل درآمد کیا گیا ہے اور اگر اس منصوبہ پر اب تک عمل نہیں ہوا تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں زچہ بچہ کا سنٹر

*۶۰۲ و ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں جس کی آبادی تقریباً چھ ہزار افراد پر مشتمل ہے کوئی زچہ بچہ کا سنٹر نہیں ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کالونی کے مکینوں کو جن کی زیادہ تر آبادی غریب لوگوں پر مشتمل ہے اپنے علاج معالجہ کے لئے دو میل سے زیادہ فاصلہ طے کر کے جانا پڑتا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس قسم کا کوئی سنٹر مذکورہ کالونی میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ درست نہیں تقریباً پون میل کے فاصلے پر سمن آباد میں زچہ بچہ سنٹر موجود ہے اور نصف میل دور نواں کوٹ میں ڈسپنسری ہے ۔

(ج) مزید سنٹر و مسائل کے مطابق اور عوامی نمائندوں کی مرضی سے ترجیحات مقرر کر کے قائم کئے جا سکتے ہیں ۔ فی الحال کوئی تاریخ مقرر نہیں کی جا سکتی ۔

کچی سڑک کی پختگی

*۱۹۲۳ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ میرے سوال نمبر ۷۲ کے جواب کے حوالہ سے جو کہ ایوان میں مورخہ ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا جلالپور پیروالہ اور لودھراں کے درمیان کچی سڑک کو پختہ کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو کب کام شروع کیا جائے گا اور کب اس سڑک کو مکمل کیا جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : جی نہیں - مبلغ دو لاکھ چھبیس ہزار روپے کی رقم سڑک مذکورہ کی پختگی کے لئے تجویز کی گئی تھی - لیکن سالانہ ترقیاتی پروگرام کی منظوری کے وقت ملتان کے ممبران صاحبان قومی و صوبائی اسمبلی نے اس سے اتفاق نہ کیا اور اس کی بجائے یہی رقم پختگی سڑک "دنیا پور ملتان" براستہ فرید پور کے لئے مخصوص کر دی گئی -

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ اس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے اس وقت کیا پروگرام تجویز کیا گیا ؟

وزیر اعلیٰ - اس میں جو فیصلہ ڈسٹرکٹ پبلز ورکس کمیٹی نے کرنا ہے - اپنے وسائل کو مدنظر رکھ کر وہاں فیصلہ کیا جا سکتا ہے - ظاہر ہے کہ دیوان صاحب بھی اس کے ممبر ہوں گے -

چوہدری علی بہادر خان - ملتان کے صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبران نے اس سڑک کی منظوری دے دی ہے - میں اس میٹنگ میں موجود تھا - آپ کے محکمہ نے غلط جواب دیا ہے -

وزیر اعلیٰ - بہر حال معزز ممبر کے اس ارشاد کی روشنی میں مزید تفتیش کر لی جائے گی -

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ اس تجویز پر غور کریں گے کہ ایسی سڑکیں جو ضلع سے ضلع کو ملاتی ہوں یا تحصیل کو تحصیل سے ملاتی

ہوں ان سڑکوں کو ترجیح دی جائے۔ کیا حکومت اس کے متعلق ہدایت جاری کرے گی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ یہ بڑی معقول تجویز ہے اس سلسلے میں لائل پور ۔ شیخوپورہ کی سڑکوں کے متعلق ھدایات دی جا چکی ہیں جو اسی نوعیت کی تھیں ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ جیسا کہ جناب نے فرمایا ہے اگر میٹنگ میں یہ بات منظور ہو جائے تو سڑک کو پختہ کر دیا جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ممبران ایسے پورا کریں گے ۔

ریٹائرڈ اساتذہ کو پنشن کی ادائیگی

*۱۹۲۴ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ میرے سوال نمبر ۶۸ کے جواب کے حوالے سے جو ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو اسمبلی میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ریٹائرڈ اساتذہ کو پنشن کی ادائیگی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور کیا پنشن کی ادائیگی کر دی گئی ہے ۔ اگر نہیں تو کب تک ادائیگی کر دی جائے گی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) : حکومت نے ضلع کونسلوں اور تمام میونسپل کمیٹیوں کو حال ھی میں ھدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اپنے تمام ذرائع کام میں لا کر مستحق ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن و گریجوٹی کے واجبات جلد از جلد ادا کر دیں ۔ اس سلسلے میں تاریخ کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔ جوں جوں لوکل کونسلوں کے وسائل بہتر ہوتے جائیں گے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن ادا کر دی جائے گی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ یہ بے چارے لوگ کافی عرصہ سے اپنے حقوق سے محروم ہیں ۔ کیا حکومت ان کے لیے ھدایات جاری کرے گی کہ میونسپل کمیٹیاں اور ضلع کونسلیں ہر سال اپنے بجٹ میں اس دیمانڈ کے لئے معقول رقم رکھیں تا کہ انکو ادائیگی ہوتی رہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس سے پیشتر بھی میرے خیال کے مطابق دیوان صاحب ہی کی طرف سے یہ سوال پوچھا گیا تھا اور بڑی تفصیل سے عرض کی گئی تھی ۔ لیکن پھر بھی میں اس کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ یہ ملازمین لوکل کونسلوں کے ملازمین تھے ۔ گورنمنٹ نے جب یہ فیصلہ کیا کہ انہیں پنشن دی جائے تو اس میں بنیادی سپرٹ یہ تھی کہ وہ اپنے وسائل کے مطابق ان کے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کریں ۔ لوکل کونسلیں ہمیشہ سے ہی سرمایہ فراہم کرتی ہیں اور اپنے اہلکار جن میں اساتذہ بھی شامل ہیں ان کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں ۔ اب ان حقائق کی روشنی میں ملتان ڈسٹرکٹ کونسل کے بھی کچھ اساتذہ ریٹائر کئے گئے اور ان کا حق بن گیا کہ ان کو پنشن دی جائے لیکن ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کے پاس سرمایہ ہی نہیں تھا اس کے باوجود ہم نے صوبائی سطح پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ لوکل کونسلوں کو اساتذہ میں اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے اگر اپنے فکس ڈیپازٹ تک بھی نکالنے پڑیں تو ان کو پورا کریں لیکن پھر بھی لوکل کونسلوں نے یہ دیکھنا ہے کہ ضلع کے جو دوسرے عوامی کام ہیں ۔ عوامی سکیمیں ہیں ان کو کس طرح پورا کیا جائے ۔ بہر حال یہ مشکلات مقامی سطح پر ہیں اور مقامی نمائندوں نے ہی اپنے ضلع کے عالمی وسائل کے پیش نظر ایسے رفاعی کام کرنے ہیں ۔

جلالپور پیروالہ ضلع ملتان میں پل کی تعمیر

*۱۹۲۶ - دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ میرے سوال نمبر ۸۳۱ جس کا جواب مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء کو ایوان میں دیا گیا تھا کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائے گے کہ پل کی تعمیر سال رواں میں تکمیل کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : پل کے ستون مکمل ہو گئے ہیں ۔ ابھی چھت ڈالنا باقی ہے پل ھذا کی تکمیل کے سلسلے میں ڈیزائن اور تخمینہ کی فنی منظوری محکمہ ہائی وے ملتان سے حال ہی میں موصول ہوئی ہے اور کام برابر جاری ہے ۔ علاوہ اس پل کی تکمیل کے لئے ضمنی میزانیہ میں مبلغ بیس ہزار روپے کی رقم بھی

مہیا کی جا رہی ہے تاکہ کام جلد مکمل ہو جائے ۔ انشاءاللہ سال رواں کے اختتام تک پل کی تعمیر مکمل ہو جائے گی ۔

بجلی کی سپلائی

*۱۶۲۷ - دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جلالپور پیروالہ (ملتان) سے شجاعت روڈ تک ۵ میل کے فاصلہ پر اور کوٹلہ چاکر تک ۸ میل کے فاصلہ پر بجلی کے کھمبے نصب کر دئیے گئے ہیں اور ان پر وائرنگ بھی مکمل ہو گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تقریباً ایک سال سے مذکورہ لائنوں کو بجلی مہیا نہیں کی گئی اور متعدد کھمبے گر گئے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا گورنمنٹ متذکرہ لائنوں کو جلد بجلی سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔ اور اس لائن پر تین ٹیوب ویلوں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں ۔ جن کی منظوری دے دی ہے ۔ سیکورٹی اور ٹسٹ رپورٹ جمع کروانے کے لئے ڈیمانڈ نوٹس جاری کر دئیے گئے ہیں ۔ اور بقیہ کام زیر تکمیل ہے ۔ اور کھمبوں کی بنیادیں مکمل کرنے کے بعد لائن چالو کر دی جائے گی اور کنکشن دے دئیے جائیں گے ۔

(ب) چونکہ گزشتہ سال یہ لائن مکمل نہیں ہوئی تھی ۔ اس لئے ان سے پچھلے سال بجلی مہیا کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) کوٹلہ چاکر میں بجلی دینے کا کام شروع ہو چکا ہے ۔ جیسا کہ جزو (الف) میں بیان کیا گیا ہے ۔ جہاں تک شجاعت لائن کا تعلق ہے لائن مکمل ہونے پر بجلی مہیا کر دی جائے گی ۔

(اس مرحلہ پر ملک غلام نبی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

دیوان سید غلام عباس بخاری - میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت کرنی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ شجاعت پور لائن بھی ڈیڑھ دو سال سے قائم ہو چکی ہے اور اس کے کھمبے بنیادیں مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے گرتے جا رہے ہیں - یہ کھمبے کب تک درست کئے جائیں گے اور کب تک بجلی مہیا کی جائے گی - یہ لائن اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ کوٹلہ چاکر ہے ؟

وزیر اعلیٰ - ہم ان کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے -

دیوان سید غلام عباس بخاری - شجاعت پور لائن پر لائن بھی مہیا کی جائے اور بجلی بھی مہیا کی جائے -

وزیر اعلیٰ - میں بنیادوں کی بات کر رہا ہوں کہ بنیادوں کو مضبوط کرنے کی کوشش جاری ہے لیکن پھر بھی آپ کے فرمانے کے مطابق ہدایت جاری کر دیں گے کہ ان کھمبوں کی نگرانی کی جائے -

---

قومی پے سکیل

*۱۶۲۹ - **دیوان سید غلام بخاری** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سال ۱۹۷۰ء میں ٹاؤن کمیٹی جلالپور پیروالہ (ملتان) نے اپنے ریکارڈ کلرک ، انسپکٹر تہ بازاری ، صدر محرر اور چونگیوں کے انسپکٹر کی تنخواہ کا سکیل ۷۵-۵-۱۱۵ تجویز کرکے کنٹرولنگ اتھارٹی کو بغرض منظوری بھیجا تھا -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کنٹرولنگ اتھارٹی نے جون ۱۹۷۱ء میں ریکارڈ کلرک ، انسپکٹر تہ بازاری و انسپکٹر چونگی کی تنخواہ کا سکیل ۷۵-۵-۱۱۵ روپے منظور کرکے کمیٹی کو عمل درآمد کے لئے بھیج دیا تھا - لیکن صدر محرر کے لئے میٹرک پاس ہونے کی شرط عائد کر دی تھی حالانکہ مذکورہ تین ملازم مڈل پاس ہیں -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چونگی قواعد کے مطابق سال ۱۹۶۴ء سے قبل کے ملازم اس سکیل کے استحقاق کے لئے میٹرک پاس کی شرط سے مستثنیٰ ہیں ۔ اور یہ رعایت پر چہار متذکرہ ملازمین پر نافذ ہوئی ہے

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جلالپور پیروالہ ٹاؤن کمیٹی کے صدر محرر کو بھی اس تاریخ سے ۱۱۵-۵-۱۷۵ کا سکیل دینے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں بلکہ یہ شرط ملازمین زیر بحث سب کے لئے تھی حکم کی کاپی ایوان میں پیش کی جاتی ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔ ان قواعد کا اطلاق صرف محمکہ چونگی پر ہوتا ہے ۔

(د) متذکرہ سکیل صدر محرر کو دیا جا سکتا ہے ۔ بشرطیکہ وہ میٹرک پاس ہو ۔

Government of the Punjab
Basic Democracies, Social Welfare & Local Government Deptt.

NOTIFICATION

Dated Lahore, the 18th April, 1971

No. SIII/13-1/70. In exercise of the powers conferred by Articles 47 and 50 of the Basic Democracice Order, 1959 (No. 18 of 1959) read with item 13 of the sixth Schedule thereto, the Governor of the Punjab is pleased to order the following amendments to the Schedule appended to the West Pakistan Town Committees (Grades of Pay of the Servants of Town Committees) Rules 1965, namely :—

Amendment

I. TOWN COMMITTEE, TALAGANG.

Under the heading "Town Committee, Talagang" after item 13, the following new item shall be added, namely :—

Sr. No.	*Designation of the Post.*	*Present Scale.*	*Cousolidated Scale.*
14.	Head Clerk.	—	Rs. 125-7-195/8-275.

II. TOWN CGMMITTEE, SHAHKOT.

Under the heading "Town Committee, Shahkot" after the following new items shall be added, namely :—

Sr. No.	*Designation of the Post.*	*Present Scale.*	*Consolidated Scale.*
8.	Sanitary Inspector.	—	Rs. 125-7-195/8-275. (for a qualified Sanitary Inspector).
9.	Saddar Octroi Muharrir.	—	Rs. 115-5-175 (subject to minimum qualification of Matriculate).
10.	Mali.	—	Rs. 65-1-80.

III. TOWN COMMITTEE, HASAN ABDAL.

Under the heading "Town Committee, Hasan Abdal", after item 11, the following new items shall be added namely :—

Sr. No.	*Designation of Post.*	*Present Scale.*	*Consolidated Scale.*
12.	Tractor Loader	—	Rs. 75-2-115
13.	Mali	—	Rs. 65-1-80
14.	Water Superintendent.	—	Rs. 175-10-215/15-275/15-350 (subject to qualifications of at least an Overseer Diploma Holder from any recognized Institute of Engineering).
15.	Pump Driver.	—	Rs. 95-3-125
16.	Pump Driver (Asstt).	—	Rs. 75-2-105
17.	Pipe Fitter.	—	Rs. 95-3-125
18.	Tax Collector.	—	Rs. 115-5-175 (subject to qualifications of at least Matriculate).
19.	Typist.	—	Rs. 115-5-175

20. Cooli. — Rs. 60-1-72
21. Greaser. — Rs. 45-2-115

IV. TOWN COMMITTEE, JALALPUR PIRWALA.

Under the heading "Town Committee, Jalapur Pirwala" for Serial Nos. 4, 5, 6 and 9, the following scales be substituted ; namely :—

Sr. No.	Designation of Post.	Existing Scale. (Consolidated)	Revised Scale. (Consolidated)	
4.	Saddar Moharrir.	Rs. 75-2-105	Rs. 115-5-175	subject to the condition that the post holder should be at least Matriculate otherwise existing scales may continue.
5.	Octroi Inspector.	Rs. 85-2-115	Rs. 115-5-175	
6.	Teh Bazari Inspector.	Rs. 85-2-115	Rs. 115-5-175	
9.	Record Clerk.	Rs. 95-3-125	Rs. 115-5-175	

Note : The sanitary staff viz. Sanitary Jamadar, Sweepers, Bahisties etc. shall be treated on work-charge Establishment.

BY ORDER OF THE GOVERNOR, PUNJAB

ASLAM IQBAL, CSP.
Secretary to Government, Punjab,
Basic Democracies, Social Welfare and
Local Government Department.

No. SIII/13-1/70, dated Lahore, the 16th April, 1971.

A copy is forwarded for information and necessary action to :—

1. The Commissioners of Rawalpindi, Lahore, Multan Division.
2. The Chairmen of District Councils of Campbellpur, Sheikhupura.
3. The Chairmen of Town Committees of Talagang, Shahkot, Multan, Hasanabdal and Jalpurpirwala.
4. Superintendent, Government Printing, Punjab, Lahore for publication in the official gazette and supply 50 copies of the gazette notification.

SECTION OFFICE III
for Secretary.

بہاولپور ڈویژن کی میونسپل کمیٹیوں ٹاؤن کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کی طرف سے اخبارات میں اشتہارات و ٹینڈر چھپوانا

*۱۷۱۳ - حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) بہاولپور ڈویژن کے تینوں اضلاع کی میونسپل کمیٹیوں ، ٹاؤن کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں نے اپنے اشتہارات و ٹینڈر چھپوانے

کے معاوضے کی صورت میں بہاولپور کے روزنامہ "کائنات" روز نامہ "مغربی پاکستان" روزنامہ "رہبر" اور روز نامہ "دستور" کو کتنی کتنی رقم سال ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء (۳۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء) تک ادا کی ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اشتہارات براہ راست اخبارات کو دئیے گئے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت کی طرف سے واضح ہدایات موجود ہیں کہ میونسپل کمیٹیوں کی طرف سے اس قسم کے اشتہارات براہ راست اخبارات میں شائع کرنے کے لئے نہیں دئیے جا سکتے ۔

(د) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اخبارات میں اشتہارات دینے کے کون ذمہ دار ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے ۔

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ اخبارات کے اشتہارات چھاپنے کے بل محکمہ اطلاعات کے منظور شدہ نرخوں سے زائد تھے اگر ایسا ہے تو پھر ان بلوں کو منظور کرکے رقوم کی ادائیگی کیوں کی گئی ۔

(و) جزو ہائے (الف) (ب) (ج) اور (د) کے جوابات کی تفصیل ضلع وار اور کمیٹی وار علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) تفصیل منسلکہ گوشوارہ میں درج ہے ۔

(ب) جی ہاں ماسوائے چند کے ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) افسران مجاز ہی ذمہ دار ہوسکتے ہیں مگر کمشنر صاحب کو ذمہ داری کا تعین کرنے اور مناسب کارروائی کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے ۔

(ہ) درست ہے ، معلوم کیا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا گیا ۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

ضلع رحیم یار خان

نام بلدیہ	ادائیگی رقم سال 1969ء				ادائیگی رقم سال 1970ء				ادائیگی رقم سال 1971ء				ادائیگی رقم سال 1972ء			
	کائنات	مغربی پاکستان	ربیر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	ربیر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	ربیر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	ربیر	دستور
ضلع کونسل رحیم یار خان	—	—	—	—	—	—	696/-	—	—	—	—	—	—	—	—	—
بلدیہ رحیم یارخان	665/50	543	—	—	—	—	370/-	120/-	1000/-	1250/-	300/-	—	650/-	3547/-	200/-	200/-
بلدیہ خان پور	—	134/-	500/-	—	—	240/-	750/-	189/-	280/-	230/-	—	—	350/-	100/-	150/-	789/-
بلدیہ صادق آباد	375/-	100/-	384/-	—	—	420/-	420/-	367/-	1295/-	900/-	420/-	—	809/-	1930/-	410/-	1313/-
ٹاؤن کمیٹی لیاقتپور	—	—	—	—	—	—	200/-	—	—	—	—	—	—	—	—	100/-
,, ,, اللہ آباد	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
ٹاؤن کمیٹی لونڈر سوائے خان	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
,, احمد پور سمہ	—	—	—	—	—	—	192/-	—	—	—	—	—	—	—	—	—

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نام بلدیہ	ادائیگی رقم سال 1969ء				ادائیگی رقم سال 1970ء				ادائیگی رقم سال 1971ء				ادائیگی رقم سال 1972ء			
	کائنات	مغربی پاکستان	ریبر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	ریبر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	ریبر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	ریبر	دستور
ضلع بہاولنگر ضلع کونسل بہاولنگر	245/-	660/-	955/-	382/۱۰	185/50	828/-	384/-	96/-	—	660/-	192/-	—	125/-	1123/-	410/-	90/10
بلدیہ بہاولنگر	—	328/-	190/-	400/-	310/-	688/-	448/-	283/50	357/-	822/-	522/-	—	210/-	1010/-	330/-	602/-
بلدیہ چشتیاں	—	557/50	2305/-	195/50	460/-	1245/-	2065/-	392/50	—	660/-	1240/-	734/-	—	1860/-	250/-	250/-
بلدیہ ہارون آباد	250/-	504/-	350/-	—	704/50	988/-	1876/-	361/50	1050/-	1536/-	—	200/-	370/-	600/-	200/-	150/-
ٹاؤن کمیٹی منڈی صادق گنج	122/50	260/-	100/-	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
ٹاؤن کمیٹی منچن آباد	100/-	160/-	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	144/-
ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ	—	160/-	580/-	240/-	—	560/-	422/-	367/-	—	240/-	90/-	189/-	—	258/-	—	—
ٹاؤن کمیٹی فورٹ عباس	122/50	160/-	140/-	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—

ضلع بہاولپور

نام بلدیہ	ادائیگی رقم سال 1969ء				ادائیگی رقم سال 1970ء				ادائیگی رقم سال 1971ء				ادائیگی رقم سال 1972ء			
	کائنات	مغربی پاکستان	رہبر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	رہبر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	رہبر	دستور	کائنات	مغربی پاکستان	رہبر	دستور
ضلع کونسل بہاولپور	—	92/-	240/-	—	—	288/-	288/-	252/-	—	54/-	108/-	22/50	—	312/-	72/-	—
بلدیہ احمد پور شرقیہ	150	287/-	192/-	—	210/-	—	—	—	500/-	500/-	420/-	—	540	998/-	—	141/-
بلدیہ بہاولپور	—	592/-	—	200	445/-	440/-	200/-	—	100	—	96/-	—	340	335/-	130/-	220/50
ٹاؤن کمیٹی سمہ سٹہ	—	—	—	—	—	—	75/-	—	13/50	36/-	61/-	25/-	—	—	—	—
ٹاؤن کمیٹی اوچ شریف	—	—	—	—	—	—	—	—	5/-	—	—	5/-	—	—	—	—
ٹاؤن کمیٹی خیرپور ٹامیوالی	—	—	—	—	—	—	—	—	—	250/-	250/-	—	3935	—	100/- 39/35	3936
ٹاؤن کمیٹی حاصل پور	—	32/-	60/-	—	—	90/-	500	31/50	80/-	225/-	—	30/-	—	—	—	—

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر اعلیٰ اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ صرف بلدیہ چشتیاں سے اس عرصہ میں ۱۲ ہزار روپیہ اخبارات نے وصول کیا جب کہ بہاولپور جو کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں کی تمام میونسپل کمیٹیوں اور ضلع کونسل سے صرف ۱۷ ہزار روپیہ وصول کیا گیا ۔ بہاولنگر ضلع سے ۳۵ ہزار روپیہ وصول کیا گیا ۔ یہ فرق کیوں ہے اگر ایسا کوئی فرق ہے تو کیا ان افسران کے خلاف کارروائی کی جائے گی جنہوں نے غیر ضروری طور پر ان اخباروں کو نوازا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ یہ بالکل درست ہے اور یہی وجہ ہے کہ کمشنر صاحب کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ اس کے متعلق انکوائری کریں اور رپورٹ کریں اور تعین کریں کہ یہ کس کی ذمہ داری ہے ۔

حافظ علی امد اللہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب اس امر کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے کہ اس سوال میں ذکر کردہ اخبارات سابقہ دور میں متحدہ محاذ بہاولپور کے ترجمان رہے ہیں اور اس طرح ان لوگوں کو جو قدیم ریاستی افسران ہیں ان کی تائید و حمائت حاصل ہے اور ہمارا ضلع بہاولنگر چونکہ بہاولپور کے علیحدہ صوبے کے زیادہ خلاف ہے ۔ اس لئے اسے ان لوگوں نے اپنی نو آبادی سمجھ رکھا ہے ۔ کیا آپ اس امر پر غور فرمائیں گے کہ متحدہ محاذ کے ریاستی درجہ الف کے جو بلدیاتی ملازمین ہیں انہیں پنجاب کے دوسرے حصوں میں منتقل کیا جائے تاکہ یہ آئندہ بہاولپور علیحدہ صوبہ کے علاوہ سرائیکی صوبہ کے لیے پیپلز پارٹی کا لبادہ اوڑھ کر جو فضا ہموار کر رہے ہیں اس کے لئے یہ اخبارات اور بہاولپور کے افسر ملی بھگت سے آئندہ کوئی نیا گل نہ کھلا سکیں ؟

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے انہیں تقریر کرنے کی اجازت دی ہے تو اس کا جواب بھی سنیں ۔

Mr. Chairman : The hon'ble member will please first hear and then pass any remarks.

Haji Muhammad Saifullah Khan. No Sir, you have allowed him a speech.

Mr. Chairman : Will the Hon'ble member please resume his seat ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, when there is a speech that you allowed, we have a right to reply.

Mr. Chairman : Please sit down. You have no business. Hafiz Sahib, I will not allow you to make a speech. This is not a supplementary question.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir that deserves an explanation.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں ۔ یا انہیں کارروائی سے حذف کیا جائے یا وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir this deserves an explanation. Sir, I am one of the persons who opposed the creation of a separate Province of Bahawalpur but I take exception to the statement because after I abolished the classification of ABC & D in the State of Bahawalpur, all citizens, whether they were refugees, Abadkars or old residents of Bahawalpur, were treated at par with each other. We believe in one nationality and in Pakistan. To raise an issue of the old residents of Bahawalpur and to discriminate against them is highly unfair.

Mr. Chairman : Makhdumzada Sahib, now tell me what do you want me to do ? What are your proposals ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood. I thank you. You should expunge these proceedings and warn the member not to raise this issue. At least I don't approve of this.

Mr. Chairman : Makhdumzada Sahib, as you know I can't warn the members but any how so far as the expunction is concerned, I will put it to the House.

Voices : No No.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then we have to speak at length.

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ تو ایک سپلمنٹری سوال تھا ۔ اس پر بحث نہیں ہونی چاہیئے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmmood : The question has been raised.

Chief Minister : Sir, you have disallowed that supplementary.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then I would appeal to the Leader of the House that if he does'nt want us to persist with the explanation, then these proceedings must be off the record.

Mr. Chairman : Please, when your turn comes, you may give your explanation to that question which has been raised. But I have disallowed supplementary.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I have neither put put a question nor I propose to put any supplementary.

Mr. Chairman : You have been provided hundred and one opportunities, and you have explained your point.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : On Land Acquisition ?

Mr. Chairman : You have done so, and after that you know I called upon Sheikh Muhammad Asghar.

حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ پنجاب یہ بیان فرمائیں گے کہ میرے سوال کے جواب میں جو یہ کہا گیا ہے کہ تحقیقات کی جائے گی اور کمشنر صاحب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے ۔ اس سے ملی بھگت تو ثابت ہو گئی ہے ۔ بلدیاتی اداروں کے آفیسروں کا اور متحدہ محاذ کے لیڈروں کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے ان بلدیاتی اداروں میں کیا سابقہ ریاستی ملازمین کو بہاول پور سے باہر منتقل کرنے پر یا تبدیل کرنے پر غور کیا جائے گا ؟

Mr. Chairman : Please give a new question.

مویشیوں کو داغنے کی سکیم

*۱۷۳۹ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر اعلیٰ امن ایوان میں ۲۰-۷-۲۰۰۹ کو پوچھے گئے سوال نمبر ۴۸۲ کے جواب کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبے میں مویشیوں کی چوری کے جرم پر کنٹرول کرنے کے لئے مویشیوں کو داغنے کی سکیم کے نفاذ کے لئے مزید کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : تا حال مویشی داغنے کی سکیم نافذ نہیں کی جا سکی ہے - دیہی سطح پر لوکل گورنمنٹ کے اداروں کی تشکیل کے بعد ان کے تعاون اور دیگر متعلقہ محکموں مثلاً محکمہ حیوانات کی مدد سے اس سکیم کو کامیابی کی توقع کے ساتھ نافذ کیا جا سکتا ہے - حکومت اس سلسلہ میں جلد عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - کیا جناب وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ جو ابھی انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ "تا حال مویشی داغنے کی سکیم نافذ نہیں کی جا سکی ہے" تو اس میں کونسی چیز حائل ہے یا اس میں کونسی مشکلات ہیں ؟

وزیر اعلیٰ - سوال میں صوبے کی سطح پر ایک سکیم کا لاگو ہونا پوچھا گیا ہے - صوبے کی سطح پر مویشیوں کو داغنے کے لیے لازمی طور پر ایک سکیم بنانی پڑے گی اور اس کے لئے پورے انتظامات کرنے کی مجاز ہیں - ان کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے -

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

سردار امجد حمید خان دستی - کیا وزیر اعلیٰ اس امر کی طرف توجہ فرمائیں گے کہ اگر ضلع کی سطح پر اس سکیم کو چھوڑ دیا جائے تو اس میں یکسانیت نہیں رہتی - کیا یہ ضروری نہیں کہ صوبے میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے ہر ضلع میں یہ نشان لگائے جائیں ؟ اگر یہ سکیم زیر غور ہے تو کب تک اس پر عمل درآمد ہوگا ؟

وزیر اعلیٰ - سردار صاحب کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے - اس بارے میں دوسرے دوستوں کی طرف سے دوسری تجاویز آ سکتی ہیں - اس لیے کسی حتمی

تجویز پر متفق ہونا جو کہ fool-proof ہو بہت ضروری ہے ۔ اس سلسلے میں یہ مسئلہ زیر غور ہے اور جہاں تک اس کی افادیت کا تعلق ہے اس سے قطعی طور پر کوئی انکار نہیں ۔ ایسے ہونا چاہیےاور یہ کیا جائے گا ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب وزیر اعلیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ ضلع کی سطح پر ہونا چاہیے ۔ ضلع کی سطح پر یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ضلع ایک قسم کا نشان بنا لے اور دوسرا ضلع بھی اس قسم کا نشان بنا سکتا ہے ۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ صوبائی سطح پر ضلعوں کے نشانات دئیے جائیں تاکہ ہر ضلع ایک جیسے نشانات نہ قائم کر سکے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ تجویز بڑی معقول ہے ۔ واقعی اس کو سامنے رکھنا چاہیے اور رکھا جائے گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگلا سوال ۔

سید تابش الوری ۔ سوال نمبر ۱۸۰۷ ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ سوال وزیر خزانہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ اگر ارشاد ہو تو جو مجھے یاد ہے عرض کر دوں لیکن شاید وہ اس کے متعلق زیادہ تفصیلات سے آگاہ ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کو وزیر اطلاعات کے لیے رکھ لیتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ اگر وزیر اعلیٰ کے پاس جواب موجود ہے تو وہ فرما دیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ لیکن میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں گا کہ ضمنی سوالات پر کچھ عرض کر سکوں ۔

سید تابش الوری ۔ پھر اسے pending کر دیجیے ۔

دوسرے جناب ۔ یہاں وزیر اعلیٰ کیسے لکھا گیا جب کہ میں نے وزیر خزانہ لکھا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ان سے کوئی relevancy ہوگی ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ یہاں کیسے لکھا گیا ۔ جب کہ انہوں نے وزیر خزانہ لکھا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب یہ سوال آپ سے متعلق ہے ۔ آپ اس کا جواب دے دیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ یہ سوال میرے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سوال کا فنانس سے ہی نہیں ، بلکہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے بھی تعلق ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ میرے متعلق اس لیے نہیں ہے کہ اس میں انفارمیشن بھی ہے ۔ اس میں خزانے سے متعلق بھی ہے ۔ اس کا تعین سیکرٹریٹ کو کرنا چاہیے تھا ۔ اس میں خرچ کے متعلق پوچھا گیا ہے کہ خرچ کیا آیا ، کتنا ہوا ، کیسے ہوا ، ظاہر ہے یہ سوال مجھ سے تعلق نہیں رکھتا اور پھر انہوں نے اوپر لکھا بھی ہوا ہے "کیا وزیر خزانہ بیان فرمائیں گے" ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے تو لکھا ہے ۔ لیکن سوال کا تعلق چونکہ آپ سے تھا ۔ اس لیے اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپ کے پاس بھیج دیا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ سوال وزیر اطلاعات اور وزیر خزانہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ آپ ان سے پوچھیں کہ وزیروں کی بہاول پور میں آمد پر خزانہ سے مختلف مدوں میں کتنی رقم صرف کی گئی ۔ میرا محکمہ تو اس سلسلے میں کچھ نہیں بتا سکتا کہ صوبائی خزانے سے کتنی رقم خرچ کی گئی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ بنیادی طور پر یہ سوال جنرل ایڈمنسٹریشن سے ہی متعلق ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ یہ سوال جنرل ایڈمنسٹریشن سے تعلق نہیں رکھتا ۔ کیونکہ اس میں محکمہ اطلاعات کو اطلاع بہم پہنچاتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ اس میں محکمہ اطلاعات سے متعلق کوئی چیز نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ قواعد یہ ہیں کہ اخراجات آپ کا محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن کرتا ہے ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کبھی براہ راست اخراجات نہیں کرتا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ اس کا مطلب ہے کہ خزانے کے متعلق کوئی سوال ہونا ہی نہیں چاہیے ۔ کیونکہ خرچ جنرل ایڈمنسٹریشن کرتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ بجٹ سیشن میں ان کے ساتھ وہ سارے سوالات ہو جاتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ اس کا مطلب ہے کہ خزانے والے جو دیتے ہیں یا لیتے ہیں وہ اس سے بالکل بری الذمہ ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو اخراجات کریں گے وہ ذمہ دار ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ اس لیے جناب والا ۔ یہ اطلاع ہمارے پاس آتی ہی نہیں ۔ دوسرے یہ سارا سوال پروٹوکول کے متعلق ہے اور پروٹوکول انفارمیشن سے تعلق رکھتا ہے ۔ خرچ کیا ہوا ۔ کن مدوں سے ہوا ۔ یہ محکمہ خزانہ بتا سکتا ہے ۔ بہر حال بلدیات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ مسٹر سپیکر ۔ مجھے اس سوال کے admit ہونے پر اعتراض ہے ۔ اگر کوئی مہمان گھر میں آتا ہے تو اس کی تواضع پر خرچ ہوتا ہی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ غیر ملکی سفیروں یا مہمانوں کی آمد پر خرچہ ہوا ہے ۔ ہم یہاں اس ایوان میں اسے باعث نزاع بنا لیں تو یہ ہمارے شایان شان نہیں ہے ۔ پنجاب کے لوگ مہمان نواز ہیں اور مہمان نوازی پر جو خرچہ ہوتا ہے ۔ اسے گنا نہیں کرتے ۔ میں سید تابش الوری صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ یہ سوال واپس لے لیں ۔

(قطع کلامیاں)

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ یقیناً سید تابش الوری صاحب کو بھی بلایا ہوگا ۔ اور اگر نہیں بلایا تو اگلے سال ان کو بھی بلا کر پلاؤ زردہ ضرور کھلا دیں گے ۔

راجہ عبد الفضل خان ۔ جناب والا ، میں معزز ممبر کی تائید کرتا ہوں ۔ کیونکہ یہاں تک اس سوال کا تعلق ہے چونکہ ہمیں دوسروں کو جنگی قیدیوں کے سلسلے پر تعاون حاصل کرنے کے لئے بلایا گیا تھا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سپلیمنٹری کو زیر بحث نہیں لانا چاہیے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ تابش صاحب آپ کا سوال چونکہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے ۔ اس لئے اب ہم اسے ان کے پاس بھیج دیتے ہیں ۔ پہلے ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا تھا ان کا جواب آیا ہے کہ ہمارے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے ۔ اس کے بعد ہم نے اس کو سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیج دیا اور پتہ چلا ہے کہ اس کا ان سے بھی تعلق نہیں ۔ اس کا تعلق پروٹوکول سے ہے اور وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے ۔ اس لئے آپ کا سوال ممبر انفارمیشن کے لئے رکھتے ہیں جب ان کی باری آئے گی تو آپ کو جواب مل جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر اطلاعات کا اگر تعلق ہو سکتا ہے تو وہ ورائٹی شو سے ہو سکتا ہے ۔ میرا بنیادی سوال جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق ہے ۔ وزیر اعلیٰ اس کابینہ کے سب سے بڑے وزیر ہیں اس لئے انہیں اس جواب دینا چاہیے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے اپنی observation دے دی ہے ۔ اس کے بعد آپ مزید بحث نہ کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ خیال ہے کہ وزیر اطلاعات بھی نہ کہہ دیں کہ اس کا تعلق مجھ سے نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کہیں ہے تو تعلق ہے کا یہ بعد میں دیکھیں گے ۔

ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ میں بے ضابطگیاں

*۱۸۲۱ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائے گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اہالیان کلاسوالہ کے ایک وفد نے اکتوبر ۱۹۷۲ء کو ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی توجہ چند ایک بے ضابطگیوں کی طرف مبذول کرائی تھی - اگر جواب اثبات میں ہے تو ان بے ضابطگیوں کی تفصیل اور اس ضمن میں جو کارروائی کی اس کی تفصیلات سے ایوان کو مطلع کیا جائے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ نے ایک لائٹ انسپکٹر مقرر کر رکھا ہے حالانکہ ٹاؤن کمیٹی نے بازار میں کوئی بجلی کا بلب تک نہیں لگایا -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ٹاؤن کمیٹی نے مسمی محمد ظفر یا ظفر علی کو بطور کلرک ملازم رکھا ہوا ہے جو میٹرک فیل ہے - اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اس سلسلہ میں کارروائی کرنے پر غور کر رہا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں - پوسٹ ہائے پارٹ ٹائم ویکسی نیٹر میڈیکل اسسٹنٹ لائٹ انسپکٹر تہ بازاری انسپکٹر اور اکاؤنٹنٹ ختم کر دی گئیں بعد ازاں بلدیہ کا دوبارہ معائنہ ۳ فروری ۱۹۷۳ء کو کرایا گیا اور ان بے ضابطگیوں کو دور کر دیا گیا -

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں کہا گیا ہے - لائٹ انسپکٹر کی آسامی کو ختم کر دیا گیا ہے -

(ج) جی ہاں - مگر یہ ملازم ۲۲ نومبر ۱۹۵۴ء سے کمیٹی ھذا میں کام کر رہا ہے - جب کہ کمیٹی ھذا ایک پنچایت تھی - اس کے حسن کارکردگی اور تجربہ کار ہونے کی وجہ سے مستقل بھی کر دیا گیا ہے - اس لئے کوئی بھی کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب بیان فرمائیں گے کہ اکتوبر ۱۹۷۲ء اور فروری ۱۹۷۳ء تک ۔ جب یہ بے ضابطگیاں دور کی گئیں اس عرصہ کی تنخواہ کا ذمہ دار کون ہوگا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اس کے متعلق ساری پڑتال کرکے شیخ صاحب کو عرض کر دوں گا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حصہ (ج) میں جس ملازم کا ذکر کیا گیا ہے وہ Overage ہو چکا ہے اور پھر بھی ملازم ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ بہر حال یہ بڑا واضح سوال ہے لیکن اس کے متعلق بھی مجھے دریافت کرنا پڑے گا ۔

ٹھیکدار محصول چونگی ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ سے بقایاجات کی وصولی

*۱۸۲۱ ۔ (الف) شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۲۴۹ کے جواب کے حوالہ سے جو مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو ایوان میں دیا گیا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ٹھیکدار محصول چونگی ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ سے اب تک کتنی رقم بطور بقایاجات مال گزاری وصول کی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : رقم کی وصولی اب مال گذاری کے بقایاجات کی صورت میں کی جا رہی ہے ۔ ٹھیکدار کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دئیے گئے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا وارنٹ گرفتاری پر عمل ہو چکا ہے ۔ یعنی گرفتاری ہوئی ہے یا وصولی ہو چکی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ وارنٹ گرفتاری جاری کر دئیے گئے ہیں ۔

ضلع سیالکوٹ اور تحصیل پسرور میں ڈکیتی اور چوری کی وارداتیں

*۱۸۲۲۔شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ اور تحصیل پسرور میں خاص طور پر جولائی ۱۹۷۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ڈکیتی اور چوری کی کتنی وارداتیں ہوئیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور کے جنوبی علاقہ میں تھانہ سترہ کی حدود میں نالہ ڈیک اور مراله راوی لنک پر کلاسوالہ ظفر موہ سنگھ سڑک پر رات کی روشنی میں مسافروں کو لوٹا جاتا ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ڈکیتیوں کو روک تھام کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (سردار سراج خالد) : (الف) ضلع سیالکوٹ اور تحصیل پسرور میں جولائی ۱۹۷۲ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ڈکیتی اور چوری کی حسب ذیل وارداتیں ہوئیں ۔

سیالکوٹ	ڈکیتی	سرقہ بالجبر	چوری
	۱	۱۳	۳۵۲
تحصیل پسرور	—	۲	۳۷

(ب) ایسی کسی واردات کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے ۔

ملک ثنا اللہ خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ پولیس اکثر وقوعہ جات کے کیس رجسٹر نہیں کرتی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جو کر لیتی ہے ان کے حشر سے بھی آپ واقف ہیں ۔

پسرور قلعہ صوبہ سرحد کی سڑک پختہ کرنا

*۱۸۲۵۔شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پسرور ضلع سیالکوٹ سے قلعہ صوبہ سرحد اور مانگا کو ملانے والے ۱۴ میل لمبی سڑک کا صرف ۴ میل کا حصہ ڈسٹرکٹ کونسل نے پختہ کرایا ہے جس کی تعمیر پر ۱۹۷۱-۷۲ء میں تقریباً پانچ لاکھ روپیہ کی لاگت آئی۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور کے جنوبی حصہ میں یہی ایک سڑک ہے جو کہ متعدد مواصلات کو تحصیل ہیڈ کوارٹر سے ملاتی ہے لیکن ۱۰ میل کا کچھ حصہ برسات کے ایام میں ناقابل استعمال ہو جاتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں۔ جگہ جگہ اس پر جو خرچ کیا گیا ہے وہ دیہی تعمیراتی پروگرام کے فنڈ سے خرچ کیا گیا ہے۔ خرچ کا تخمینہ مبلغ ایک لاکھ چون ہزار تین سو چونسٹھ روپے اور سنتالیس پیسے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

ملتان شہر کے بس سٹینڈ کی منتقلی

*۱۸۲۶۔چوہدری علی بہادر خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ملتان شہر کے بس سٹینڈ جو شہر کے اندر ہیں کب تک شہر سے باہر منتقل کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : اس سلسلہ میں کچھ قانونی رکاوٹوں کو دور کیا جا رہا ہے۔ جونہی یہ مرحلہ طے ہو گیا بس سٹینڈ شہر سے باہر منتقل کر دیئے جائیں گے۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وہاں بس سٹینڈ شہر کے درمیان میں ہے اور یہ حالت ہے کہ وہاں ہمارے ایک صوبائی وزیر گئے تھے تو ایک گھنٹہ تک اڈے سے باہر نہیں نکل سکے تھے ۔ بسیں سڑک پر کھڑی رہتی ہیں ۔ یہ اڈہ کتنے عرصے تک شہر سے باہر چلا جائے گا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس میں کچھ قانونی سقم ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ قانونی سقم کی تشریح عرض کرتا ہوں ۔ عرض یہ ہے کہ میونسپل حدود میں توسیع کرنا ہے اور میونسپل حدود میں اس وقت تک توسیع نہیں کی جا سکتی جب تک میونسپل کمیٹی اس اڈے کی تعمیر اور دوسری سہولتیں بہم پہنچانے کی ذمہ داری قبول نہیں کرتی ۔ اگر یہ اڈہ بن جائے تو وہ چونگی محصول سے محروم ہو جائے گی کیونکہ تمام مال اور دوسری چیزیں باہر اتریں گی ۔ میونسپل حدود میں توسیع کرنے کے سلسلے میں کونسل آف منسٹرز نے ایک فیصلہ کیا ہے جو لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے ۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس میں ایک امنڈمنٹ لائی جا رہی ہے جس کے آنے کے بعد ان حدود میں توسیع ہو جائے گی اور پھر اڈے کا بنانا بڑا آسان ہو جائے گا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ چوہدری علی بہادر خان صاحب نے فرمایا ہے کہ بسیں رکی رہتی ہیں یہ ٹھیک ہے ۔ مگر کیا فاضل ممبر خود گزر جاتے ہیں ۔

(قہقہہ)

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں نے سید ناظم حسین شاہ صاحب کا سوال نہیں سنا ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ ان کا سوال خود چوہدری علی بہادر خان صاحب نے سن لیا ہے ۔

(قہقہہ)

صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں مقدمات کی تعداد

*۱۸۷۳—چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب کی دیوانی عدالتوں میں کل کتنے مقدمات اس وقت زیر سماعت ہیں ۔

(ب) مذکورہ مقدمات کی کیا تعداد ہے جو گذشتہ پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے زیر سماعت ہیں ۔ ضلع وار تفصیل بتائی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) دیوانی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ۱٬۳۱٬۲۶۶ ہے ۔

(ب) ان مقدمات میں سے پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے زیر سماعت مقدمات کی تعداد ۶٬۲۹۸ ۔

ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

STATEMENT SHOWING PENDENCY OF CASES IN CIVIL COURTS IN THE PUNJAB

Sr. No.	Name of District	Total number of cases pending for the last five years or more	Total number of pending cases on 31-12-1972
1.	Jhang	71	3260
2.	Bahawalnagar	42	2811
3.	Sargodha	175	5575
4.	Multan	618	10129
5.	D. G. Khan	14	3735
6.	Sialkot	699	8758
7.	Lyallpur	168	10261
8.	Sahiwal	165	7168

9.	Rawalpindi	499	10995
10.	Jhelum	104	5149
11.	Gujranwala	244	5372
12.	Campbellpur	75	4769
13.	Muzaffargarh	145	6568
14.	Gujrat	427	7325
15.	Lahore	2437	24439
16.	Mianwali	65	4585
17.	Bahawalpur	73	3420
18.	Sheikhupura	138	3211
19.	Rahimyar Khan	141	3736
	Total	6298	131266

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ لاہور ضلع میں ۲۴,۴۳۹ اور ضلع ملتان میں ۱۰,۱۲۹ مقدمات پینڈنگ ہیں ۔ جس میں ایسے کیس بھی ہیں جو پانچ سال سے زیادہ عرصے کے ہیں اور ان کی تعداد ۲۴۳۷ اور ۶۱۸ بالترتیب ہے تو کیا حکومت ان دو اضلاع میں cases کے فیصلے کرانے کے لئے کوئی اقدام اٹھائے گی ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ جب افسران کی کمی ہو جائے گی تو لازمی طور پر فیصلے بھی ہو جائیں گے ورنہ دوسری صورت کوئی نظر نہیں آتی ۔ باقی سارے جو بھی اقدامات کئے جا سکتے ہیں آزمائے جا رہے ہیں ۔

سید قائم الوری ۔ کیا وزیر اعلیٰ بتائیں گے کہ ان ۱,۳۱,۲۶۶ مقدمات کو نپٹانے کے لئے مزید سول جج متعین کرنے کی کوئی سکیم زیر غور ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ کافی سکیمیں زیر غور ہیں ۔

سید قائم الوری ۔ کیا وزیر اعلیٰ بتا سکیں گے کہ کتنے نئے سول جج مقرر کئے جائیں گے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ سکیم زیر غور ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں particular سوال کر رہا ہوں کہ کتنے نئے سول جج مقرر کئے جائیں گے ۔ انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ ۱٬۳۱٬۶۶ مقدمات زیر سماعت ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ضمنی سوال جو بنتا ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ نئے سول جج تعین کئے جا رہے ہیں یا نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ نئے سول جج کب تک مقرر کئے جائیں گے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ بھی ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ سوال اس سے متعلقہ ہے ۔ انھوں نے کہا کہ سکیم زیر غور ہے ۔ کیا وہ یہ بتا سکیں گے کہ کب تک سول جج مقرر کئے جائیں گے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ بھی ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر متعلقہ بتا سکتے ہیں کہ اس سلسلے میں کیا اقدام کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ کافی وقت طلب مسئلہ ہے ۔ محض ۲۳ سول ججوں کی تعداد اس امتحان کے ذریعہ بڑھائی جا رہی ہے لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعداد کم ہے اس کو مزید بڑھانے کے لئے مالی وسائل کے پیش نظر کوشش کی جائے گی ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر اعلیٰ سے یہ دریافت کروں گا کہ ۲۶۴۲۹۸ مقدمات جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے pending میں ان کی disposal کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا تا کہ یہ نئے cases کی نسبت پہلے ان کا فیصلہ ہو جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ سب معزز ممبران کو علم ہے کہ دیوانی مقدمات مختلف وجوہ کی بنا پر بھی کافی طویل ہو جاتے ہیں ۔ جیسا کہ بطور وکیل

کے اکثر معزز ممبران جانتے ہوں گے کئی مقدمات بارہ بارہ سال تک لٹکتے رہتے ہیں یہ کوئی وجوہات نہیں ہیں کہ اسے اچھا قرار دیا جائے لیکن پھر بھی جو کمی حائل ہے اس کو دور کرنے کے لئے جو بھی کوشش کی جا سکتی ہے کی جائے گی۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب محسوس کرتے ہیں کہ سول کے مقدمات بارہ بارہ سال تک لٹکتے رہتے ہیں ۔ کیا حکومت اس بات کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ سول پروسیجر کوڈ میں کوئی تبدیلی لائے تاکہ ان مقدمات کا فیصلہ جلد ہو سکے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ بشرطیکہ ایسے قانون کے لئے تحریک التوا وغیرہ کم کر دی جائیں اور قانون سازی جلد کی جائے ۔

(قہقہہ)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ ایسے کام ہی نہ کریں جس کے متعلق ہمیں تحاریک التو نہ لانی پڑیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ ۔ اگر اچھے کام کرتے ہیں تب بھی تحریک التوا آتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ سول ججوں کی کمی پوری کرنے کے لئے کئی سکیمیں زیر غور ہیں ۔ میں ان کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں کہ یہ سکیمیں کیا ہیں ۔ کس مرحلے پر ہیں ۔ اگر وہ اس کی تفصیل فرما سکیں تو میں ان کا ممنون ہوں گا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ایک تجویز یہ ہے کہ اس موجودہ فرسودہ استحصالی اور زرعی نظام کو بنیادی طور پر اس طرح بدلا جائے کہ زمین کے متعلق جھگڑے کم ہوں ۔ زر کی تقسیم کو اس طرح کیا جائے کہ ایسی کوئی تنازعات کی صورت پیدا نہ ہو اس لئے یہی بنیاد ہے ۔ یہ ت بڑی تجویز ہے ۔ بہت بڑی سکیم ہے ۔ بہر حال اس کے لئے تیار رہنا پڑے گا اور لوگوں کو تیار کرنا پڑے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - فاضل وزیر اعلیٰ کی تقریر ادھوری رہ گئی ہے - استحصال کا لفظ تو آیا ہے نا مسلمانی نہیں آئی - مال حرام نہیں آیا - رزق کے وسائل نہیں آئے - یہ الفاظ تو آنے چاہئیں تھے -

(قہقہہ)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - چوہدری علی بہادر خاں -

چوہدری علی بہادر خان - سوال نمبر ۱۸۷۵ -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں ایک اطلاع دینی چاہتا ہوں - شکر ہے کہ یہ استحصال کے ساتھ نا مسلمانی اور دوسری چیزیں ہم معنی قرار دے چکے ہیں -

صوبہ پنجاب کی عدالتوں میں سول ججوں کی تعداد

*۱۸۷۵ - **چوہدری علی بہادر خان** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب کی دیوانی عدالتوں میں کتنے اور کس کس درجہ کے سول جج متعین ہیں - ضلع وار تفصیل بتائی جائے -

(ب) ایک سول جج کے لئے ایک ماہ میں کتنے مقدمات کا فیصلہ کرنا مقرر ہے - اگر کوئی تعداد مقرر نہیں تو فیصلوں کی تعداد ان کی صوابدید پر منحصر ہے -

(ج) کیا حکومت ایسے اقدامات پر غور کر رہی ہے کہ دیوانی مقدمات کا جلد فیصلہ کیا جائے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : صوبہ پنجاب کی دیوانی عدالتوں میں ضلع وار سول ججوں کی تعداد کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

(ب) ایک سول جج ہائی کورٹ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق ایک ماہ میں ساٹھ پوئنٹ کے برابر کام کرتا ہے۔ پوئنٹ کی تشریح بھی الف ہے۔

(ج) جی ہاں۔ سول ججوں کی تعداد میں گذشتہ سال میں ۲۶ کا اضافہ کیا گیا۔ مزید تجاویز زیر غور ہیں۔

ANNEXURE 'A'

Civil Judges

Name of District	Senior Civil Judge	Judge				Administrative Civil Judge	Total
		Small Causes Court	1st Class	2nd Class	3rd Class		
1. Lahore	1	1	7	2	8	—	19
2. Sheikhupura	—	—	1	—	1	1	3
3. Sialkot	—	—	3	1	2	1	7
4. Gujranwala	—	—	2		1	1	4
5. Gujrat	—	—	—	1	3	1	5
6. Sargodha	—	—	2	1	2	1	6
7. Jhelum	—	—	—	1	2	1	4
8. Rawalpindi	—	—	3	1	2	1	7
9. Campbellpur	—	—	—	—	1	1	2
10. Mianwali	—	—	2	—	2	1	5
11. Shahiwal	—	—	3	—	1	1	5
12. Multan	—	—	5	3	2	1	12
13. Muzaffargarh	—	—	3	—	2	1 Addl. 1	6
14. Lyallpur	—	—	4	—	1	1 Addl. 1	7
15. Jhang	—	—	1	—	1	1	3
16. D. G. Khan	—	—	1	—	1	1	3
17. Bahawalpur	—	—	—	2	1	1	4
18. Bahawal Nagar	—	—	1	1	—	1	3
19. Rahimyar Khan	—	—	—	2	2	1	5

ANNEXURE 'B'

Statement showing the disposal in terms of units

1.	One Civil Suit (contested)	1 unit
2.	Two Civil Suits or guardianship or insolvency cases (Uncontested).	1 unit
3.	Two execution applications (contested)	1 unit
4.	Two applications under the Rent Restrictions Ordinance (contested)	1 unit
5.	One insolvency case (contested)	1 unit
6.	One guardianship case (contested)	1 unit
7.	Pauper applications (contested)	½ unit
8.	Succession case (contested)	½ unit
9.	Land Acquisition Case (contested)	1 unit
10.	Miscellaneous applications under Order 21 Rule 58, CPC (contested)	½ unit
11.	Rent case (contested)	1 unit
12.	Revision under the conciliation Courts Ordinance	1 unit
13.	Case under the Family Courts Act.	1 unit

محکمہ واپڈا سے محصول چونگی کی وصولی

*۱۸۹۹ - قاضی محمد اسماعیل جاوید۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ واپڈا نے ٹاؤن کمیٹی میلسی کو محصول چونگی تقریباً چھتر ہزار روپے ادا کرنا ہے اگر ایسا ہے تو اس رقم کی وصولی کے لئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : ٹاؤن کمیٹی میلسی نے واپڈا سے مبلغ ۷۵۲۶۳۶۳ روپے کی رقم بطور واجبات محصول چونگی طلب کی ہے یہ محصول اس تعمیری سامان پر بتایا گیا ہے جو میلسی سائفن تک آمدورفت بذریعہ ریل و شاہراہ کے سلسلے میں استعمال کیا گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ واپڈا نے میاسی ریلوے سٹیشن لیول کراسنگ سے میاسی سائفن تک ایک چار میل لمبی پختہ سڑک تعمیر کی تھی یہ سڑک میاسی ٹاؤن اور دیگر عوام کے زیر استعمال ہے۔

اس سلسلہ میں صوبائی محصولات سے متعلقہ تمام تفصیلات سندھ طاس ترقیاتی بورڈ کو روانہ کی جا رہی ہیں کیونکہ متذکرہ تمام سامان و خام مال واپڈا کی طرف سے مرکزی حکومت کے ایجنٹ کی حیثیت میں ایک صوبائی منصوبہ کی تکمیل کے لئے استعمال کیا گیا تھا لہذا سندھ طاس کا ترقیاتی بورڈ حکومت پنجاب سے محصولات کی معافی کے لئے بات چیت کر سکتا ہے اگر حکومت پنجاب محصولات کی ادائیگی پر مصر ہی رہے تب بھی یہ ادائیگی بہر حال مرکزی حکومت کے فنڈ کی مدد سے ہی ہوگی۔

وٹرنری ہسپتال سومنگ سڑک گڑھا موڑ پر کام کا اجراء

*۱۹۰۰—قاضی محمد اسماعیل جاوید۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل ملتان میں کرم پور سڑک ۱ میل وٹرنری ہسپتال سومنگ سڑک گڑھا موڑ ہسپتال کے لئے رقمیں منظور ہوئی تھیں اور ٹنڈر بھی ہو گئے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تا حال کوئی شروع نہیں ہوا۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال میں نمبر ۴ سے لے کر میل نمبر ۵ تک ایک میل کا ٹکڑا لمبائی میں جھوٹا ہے۔ ٹھیکیدار میل نمبر ۵ اڈہ ہری چند سے اکھاڑ کر آگے لے گیا ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک پر سرکاری بیلداروں نے کام کیا ہے جب کہ یہ کام ٹھیکہ کا تھا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد): (الف) سال رواں میں پیپلز ڈسٹرکٹ ورکس کونسل ملتان نے کرم پور سڑک (لمبائی سات فرلانگ) کی پختگی اور

وٹرنری ہسپتال کرم پور کی تعمیر کی منظوری دی ہے تاہم ورکس کونسل نے سال رواں کے لئے سڑک گڑھا موڑ کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی ۔

(ب) جی نہیں مندرجہ بالا منظور شدہ منصوبوں پر کام شروع ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔ سڑک کی لمبائی ۱۰۱۸ میل ہے ۔

(د) جی نہیں اصلی صورت حال یہ ہے کہ کرم پور سڑک کو پختہ بنانے کے کام کے دوران میں ٹریفک کو جاری رکھنے کے لئے متبادل سروس روڈ تیار کی گئی تھی صرف اس سروس روڈ پر ضلع کونسل کے بیلداران کام کرتے رہے جو کہ ان کے فرائض میں شامل ہے سروس روڈ پر بیلداروں کے کام کا کرم پور سڑک کی تعمیر سے کوئی تعلق نہیں ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا۔ میرے اس سوال کے دینے سے ۵۰ فی صد مسائل حل ہو گئے ہیں ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ آئندہ بھی مجھے مسائل حل کرنے کے لئے سوال دینے پڑیں گے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ضرور سوال دیا کریں ۔

میلسی شہر کی کالونی میں بنگلوں کی نیلامی

*۱۹۰۵ ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیراعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ درست ہے کہ میلسی لنک بنانے والوں نے میلسی شہر کے ساتھ ساتھ ایک کالونی بنائی جو کہ کافی عرصہ تک پاک فوج کے تصرف میں رہی جو عرصہ سے خالی پڑی ہے اور ساج دشمن عناصر وہاں سے کافی چیزیں نکال کر لے جا رہے ہیں ۔ کیا اس کالونی اور ان ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں کو نیلام کرنے یا نئی کالونی میں شامل کرکے اور بے گھر لوگوں کو الاٹ کرنے یا آفیسرز اور چھوٹے ملازمان کو دینے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : یہ حقیقت ہے کہ واپڈا نے قصبہ میلسی کے نزدیک واپڈا میلسی کالونی تعمیر کی تھی جوکہ منصوبہ میلسی سائفن کی تکمیل کے بعد اپریل ۱۹۶۶ء میں پاک فوج کو کرایہ پر دی گئی تھی ۔ یہ کالونی ابھی تک فوج ہی کے پاس ہے جو اسے خریدنا چاہتی ہے اس سلسلہ میں مزید بات چیت جاری ہے ۔

کیونکہ کالونی فوج کے حوالے کر دی گئی تھی اور ابھی تک ان ہی کے قبضہ میں ہے اس لئے واپڈا اس بارے میں کچھ کہنے سے قاصر ہے کہ وہاں سے سامان دشمن عناصر چیزیں نکال کر لے جا رہے ہیں یا نہیں ۔

اس کالونی کو بذریعہ نیلام فروخت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیونکہ امید ہے کہ اسے پاک فوج خرید لے گی ۔

اے سی خانیوال کے اہلمد کی گرفتاری اور ضمانت

*۱۹۴۰—مسٹر فرزند علی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اے سی خانیوال کے اہلمد اکمل شاہ کو محکمہ انٹی کرپشن نے رشوت خوری کے الزام میں موقع پر گرفتار کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہلمد مذکور کی ضمانت اے سی خانیوال نے منظور فرمائی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزم مذکور اے سی کا رشوت دلال تھا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ اس ضمانت کی توثیق دوسرے دن ہی سیشن جج ملتان نے کر دی تھی ۔

(ج) جی نہیں ۔

محکمہ سماجی بہبود پر سالانہ اخراجات

*۲۱۰۵ - چوہدری علی بہادر خان — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت محکمہ سماجی بہبود پر سالانہ کتنی رقم خرچ کرتی ہے - سال ۱۹۷۰-۷۱ء اور سال ۱۹۷۱-۷۲ء کی تفصیل بتائی جائے - نیز یہ بھی بتایا جائے کہ اس رقم میں سے عملہ کی تنخواہ اور سماجی بہبود کے کاموں پر کتنی رقم صرف کی گئی -

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : صوبائی حکومت محکمہ سماجی بہبود پر پچھلے سالوں میں علی الترتیب ۱۹۷۰-۷۱ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء میں کل ۳۸ء۲۵ لاکھ روپے اور ۳۴ء۸۶ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ان دو سالوں میں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

نمبر شمار	سکیم	سال ۷۰-۱۹۷۱ء			سال ۷۱-۱۹۷۲ء		
		کل اخراجات	سماجی بہبود کے کاموں پر اخراجات	عملہ پر اخراجات	کل اخراجات	سماجی بہبود کے کاموں پر اخراجات	عملہ پر اخراجات
1	دوسرے پلان کے اجتماعی ترقیاتی منصوبے	3.48	—	3.48	3.50	—	3.50
2	گرانٹ ان ایڈ پنجاب سوشل سروسز بورڈ	4.05	1.90	2.15	3 50	2.11	1.39
3	نادار اور بے آسرا خواتین کیلئے ادارہ(درالامان)راولپنڈی	.63	.25	.38	.64	.25	.39
4	اجتماعی ترقیاتی منصوبے راولپنڈی	.88	—	.88	.80	—	.80
5	چائلڈ ویلفیئر اینڈ ان سروس ٹریننگ انسٹیٹوٹ لاہور	1.35	—	1.35	1.33	—	1 33
6	تیسرے پلان کے اجتماعی ترقیاتی منصوبے	8.86	—	8.86	8.26	—	8.26
7	ریسرچ و ایلویشن یونٹ	.30	—	.30	.43	—	.43
8	چائلڈ ویلفیئر سیل	.46	—	.46	.41	—	.41
9	دیہی ترقیاتی منصوبے	6.67	1.90	5.58	4.87	—	4.87
10	گداگروں کی تربیت و بحالی کا ادارہ (کاشانہ) لاہور	1.23	.45	.78	.26	.45	.81
11	سکول سوشل ورک پروجیکٹ	1.26	.30	.96	1.25	—	1.25

نمبر شمار	محکمہ	سال ۷۰-۱۹۶۹ء			سال ۷۱-۱۹۷۰ء		
		کل اخراجات	سماجی بہبود کے کاموں پر اخراجات	عملہ پر اخراجات	کل اخراجات	سماجی بہبود کے کاموں پر اخراجات	عملہ پر اخراجات
12	غریب اور نادار خاندانوں کی بحالی کا ادارہ (دارالفلاح) سیالکوٹ	.92	.35	.57	.90	.33	.57
13	بے آسرا اور لاوارث بچوں کا ادارہ (گھوارہ) راولپنڈی	.92	.27	.65	—	—	—
14	مثالی یتیم خانہ ۔ لاہور	.52	.14	.38	.61	.16	.48
15	سپر وائزری سروسز برائے رضا کار ترقیاتی ادارے	1.36	—	1.36	1.41	—	1.41
16	سوشل سروسز پروجیکٹ (میڈیکل) لاہور ۔ ملتان راولپنڈی	.55	—	.55	.56	—	.56
17	محکمہ معاشرتی بہبود ۔ لاہور	2.34	—	2.34	2.70	—	2.70
18	اجتماعی ترقیاتی منصوبے لاہور I اور لاہور II	.57	—	.57	.67	—	.67
19	انتقال خون یونٹ	1.53	—	1.53	1.40	—	1.40
20	داراطفال بہاولپور	.37	.19	.18	.36	.21	.36
	میزان	38.25	4.94	33.31	34.86	3.51	31.35

چوہدری علی بہادر خان — جناب والا - جو اخراجات کا گوشوارہ دیا گیا ہے اس میں عملہ پر ۳۴ ۸۶ء لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں جب کہ سماجی بہبود کے کاموں پر ۳ ۵۱ء لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں - کیا میں وزیر اعلیٰ سے پوچھ سکتا ہوں کہ سماجی بہبود کے کاموں پر زیادہ رقم دینے کے لئے کوئی اقدامات کریں گے جبکہ عملے پر جو خرچ ہو رہا ہے وہ تقریباً بارہ تیرہ گنا زیادہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ — یہ تین لاکھ تقریباً پچاس ہزار ہے ۳۴ لاکھ نہیں ہے - جناب والا - یہ عملہ ایک خصوصی کام کے لئے رکھا جاتا ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تعلیم بالغاں خواتین میں بھی مرد میں بھی ہو۔ جیسے خواتین کے لئے انڈسٹریل ہوم قائم کئے جارہے ہیں - اس محکمہ کی زیر نگرانی ۵۰۰ انڈسٹریل ہوم پنجاب میں کام کر رہے ہیں - ان انڈسٹریل ہوم میں تعلیم دینے کے لئے استانیاں رکھی جاتی ہیں اور اس طرح تعلیم بالغاں دینے کے لئے جو اُستاد رکھے جاتے ہیں یہ ان کا خرچ ہے - اس حیثیت سے یہ سکیم نہیں ہے بلکہ تعلیم اور تربیت کا خرچ ہے جو کہ ظاہر ہے سکیم نہیں کہلا سکتی بلکہ ٹریننگ کہلا سکتی ہے -

چوہدری علی بہادر خان — جناب والا نے فرمایا ہے کہ تین لاکھ روپیہ ہے لیکن جو مجھے گوشوارہ دیا گیا ہے اس میں ۳۵ء ۳۱ لاکھ روپے عملہ کا خرچ دکھایا گیا ہے - یہ خرچ ۱۹۷۱-۷۲ کا ہے -

وزیر اعلیٰ — آپ فہرست کے نمبر شمار 1 کو دیکھیں -

چوہدری علی بہادر خان — میزان دوسرے صفحے پر ملاحظہ فرماویں -

وزیر اعلیٰ — آپ اس چیز کو بھی ملاحظہ فرمائیں - نادار اور بے آسرا خواتین کے لئے ادارہ (دارالامان) راولپنڈی - اجتماعی ترقیاتی منصوبے راولپنڈی - چائلڈ ویلفیئر اینڈ ان سروس ٹریننگ انسٹیوٹ لاہور - ریسرچ و ایلویلویشن یونٹ - چائلڈ ویلفیئر سیل - دیہی ترقیاتی منصوبے - گداگران کی تربیت و بحالی کا ادارہ (کاشانہ) لاہور - سکول سوشل ورک پروجیکٹ اور غریب اور نادار خاندانوں

کی بحالی کا ادارہ (دارالفلاح) سیالکوٹ ۔ پھر اس طرح تمام ادارے ہیں جن کے متعلق یہ اخراجات ہیں اور ان سب کا کل خرچ ہے ۔

چودھری علی بہادر خان — جناب والا میرا سوال یہ تھا کہ عملے کے اخراجات ۳۱ء۳۹ لاکھ ہیں جو گوشوارے میں دیئے گئے ہیں اور سماجی بہبود کے کاموں پر جو اخراجات ہیں وہ ۳ء۵۱ لاکھ ہیں تو میں نے اتنے تفاوت کے بارے میں عرض کیا ہے کہ عملے پر تقریباً ساڑھے اکتیس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہے اور اس کا جو function ہے اس پر صرف ۳۵ء۵۱ لاکھ خرچ ہو ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر — جواب دے دیا گیا ہے کہ عملہ سوشل ویلفیئر کا کام کرتا ہے ۔

سید تابش الوری — کیا جناب وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ ۱۹۷۰-۷۱ کا خرچ ۳۸ء۲۵ لاکھ اور ۱۹۷۱-۷۲ میں ۳۳ء۸۶ لاکھ روپے تھا ۔ تو اس کمی کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ — خرچ کی کمی کی وجہ یہ تھی مثلاً ہم نے یہاں بلڈنگیں کرایہ پر لی تھیں جنکی اب چنداں ضرورت نہیں رہی تھی اس لئے وہ خرچ کم کرنے کی کوشش کی گئی ۔ اس طرح دوسری مدوں میں بھی خرچ کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ۔

ملک ثناءاللہ خان — کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ انڈسٹریل ہومز میں کچھ ایسے انتظامات فرمائے جائیں گے اور ایسی دستکاریوں کی تربیت دیجائے گی جن کے لئے مقامی طور پر خام مال دستیاب ہو سکے اور جو اشیا بیرون ملک برآمد ہوں ان سے زرمبادلہ کمایا جاسکے ؟

وزیر اعلیٰ — جناب والا ۔ اس سلسلے میں موجودہ انڈسٹریل ہومز میں مصنوعات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ ڈیزائین کے سینٹرز بھی قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو بالکل فاضل ممبر کے خیال کے مطابق اور ان کی تجویز کے مطابق ایسی چیزیں بنائی جائیں گی جن میں مقامی مٹیریل

لگے اور انہیں اچھے ڈیزائن کے مطابق بنائیں تا کہ لوکل مارکیٹ میں بھی ان کی کھپت ہو اور بیرون مارکیٹ میں بھی اگر مانگ ہو تو وہ پوری کی جاسکے ان کو ٹریننگ دینے کے لئے خاص طور پر دیہاتوں اور قصبات میں خاص ماہرین رکھے گئے ہیں بہر حال انڈسٹریل ہومز کی کل سکیم کا یہ ایک حصہ ہے -

---

جام پور گرڈ اسٹیشن سے حاجی پور تک ۱۱ کلوواٹ کی لائن بچھانا

*۲۰۸۸ - سردار رب نواز خان کھتران — کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۶۳۷ جس کا جواب ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو دیا گیا تھا کی روشنی میں از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل جام پور کے کسی دیہہ کو ابتک بجلی مہیا نہیں کی گئی -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تحصیل مذکور کے جنوبی علاقہ میں جہاں ۱۱ کلوواٹ کی لائن جام پور گرڈ اسٹیشن سے محمد پور دیوان تک لے جانی مقصود تھی کم و بیش تین سو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تونسہ بیراج کی نہریں ششماہی ہیں اور باقی عرصہ کے لئے آبپاشی کا دارومدار ان ٹیوب ویلوں پر ہے -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈیزل کے ٹیوب ویل بجلی کے مقابلہ میں مہنگے پڑتے ہیں -

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت کے زیر غور ایک سکیم ہے جس کے تحت ایک ۱۱ کلوواٹ کی لائن جام پور گرڈ اسٹیشن سے شروع کر کے رسول پور اللہ آباد کوٹلہ دیوان قنبر شاہ بستی لشاری محمد پور دیوان اور بخارا سے ہوتی ہوئی حاجی پور تک لے جانی مقصود ہے -

اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ سکیم کی منظوری اور اس پر کام اسی مالی سال میں شروع ہونا ممکن ہے اگر نہیں تو کب تک شروع کیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) (الف) ہاں یہ درست ہے کہ ابھی تک جام پور تحصیل کے کسی گاؤں کو بھی بجلی مہیا کرنے کے لئے کوئی لائن نہیں کھینچی گئی۔

(ب) یہ درست ہے کہ تحصیل مذکورہ کے جنوبی علاقے میں 11 K.V. کی لائن جام پور گرڈ اسٹیشن سے محمد پور دیوان تک لے جانے کا پروگرام ہے لیکن ڈیزل ٹیوب ویلوں کی تعداد کا محکمہ کو کوئی علم نہیں۔

(ج) اس جزو کا جواب محکمہ انہار صحیح طور پر دے سکتا ہے۔ محکمہ بجلی کو اس بارے میں کوئی علم نہیں۔

(د) ڈیزل ٹیوب ویل بجلی کے ٹیوب ویلوں سے نسبتاً مہنگے ہوتے ہیں۔

(ر) ہاں یہ درست ہے۔ لیکن بخارہ سے حاجی پور تک بجلی کی لائن لے جانے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے۔

(و) یہ کام بوجہ فنڈز کی کمی کے اس سال شروع نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں رقم مہیا کرنے کی تجویز کر دی گئی ہے۔

ٹول ٹیکس کی وصولیابی

۲۰۹۳* شیخ عزیز احمد — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ہسرور نے ۷۲-۱۹۷۱ء میں

بس سٹینڈ ٹاؤن کمیٹی کی حدود سے باہر زمین خرید کر تعمیر کیا تھا اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا تھیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اب تک پسرور کا بس سٹینڈ ٹاؤن کمیٹی پسرور کی حدود کے باہر واقع ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا بس سٹینڈ مذکورہ میں سیالکوٹ سے آنے والی بسوں سے ٹول ٹیکس بحساب ایک روپیہ فی پھیرہ یا دو روپے فی پھیرہ وصول کیا جاتا ہے اگر یہ درست ہے تو ٹاؤن کمیٹی پسرور کی حدود کے باہر ٹول ٹیکس وصول کرنے کا جوزا کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ مسٹر معراج خالد — (الف) جی ہاں۔ وجوہات سوال نمبر ۱۳۶۵ جو ایوان میں ۸-۲-۸۳ کو پیش ہوا تھا کے جواب میں بیان کی جا چکی ہیں۔ اصل بس سٹینڈ قصور کی گنجان آبادی میں واقع تھا اس کو دوسری جگہ منتقل کرنا بوجہ ٹریفک اور فوجی گاڑیوں کی آمد و رفت ضروری ہو گیا تھا۔ موجودہ جگہ ہی مناسب اور موزوں تھی۔ جس پر نیا بس سٹینڈ تعمیر کیا گیا ہے جو کہ کمیٹی کی حدود کے ساتھ ملحق ہے۔

(ب) یہ درست ہے ڈرائیوران نے متفقہ فیصلہ کے تحت بسلسلہ مہیا کردہ سہولیات منجانب ٹاؤن کمیٹی ٹول ٹیکس دینا منظور کیا تھا۔ چنانچہ یہ ٹیکس رضا کارانہ طور پر دیا جا رہا ہے۔ قواعد بس سٹینڈ زیر تکمیل ہیں۔

شیخ عزیز احمد — کیا اس سٹینڈ کو ٹاؤن کمیٹی کا حدود میں لانے کے لئے کوئی کاروائی کی جارہی ہے ؟

وزیراعلیٰ — جناب والا۔ جیسا کہ میں نے ملتان کے بارے میں عرض کیا تھا وہی بات اس کے متعلق کہی جا سکتی ہے کہ میونسپل کمیٹی کی

حدود کو وسیع کرنا بڑا ضروری ہے اور جب قانون میں ترمیم کر دی جائیگی تو لازمی طور پر ایسا ہو جائیگا ۔

شیخ عزیز احمد — کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ٹول ٹیکس تو ڈرائیور رضا کارانہ طور پر دے رہے ہیں اور کیا ہاتھی ٹیکس یا جگا ٹیکس جسے کہتے ہیں کیا وہ بھی رضا کارانہ طور پر دیا جا رہا ہے ؟

وزیراعلیٰ — آپ اس جگہ ٹیکس کو دور کرنے کی کوشش کیجئے ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید — کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ ٹول ٹیکس میں ٹانگہ اور ریڑھی وغیرہ کو مستثنےٰ قرار دیا جائے ؟

Mr. Deputy Speaker: This is not relevant with this question.

مختار رانا سابقہ رکن قومی اسمبلی کی رہائی

*۲۱۰۳ - سید تابش الوری — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سپیشل ملٹری کورٹ لائلپور نے ۱۰ اپریل ۱۹۷۲ء کو مارشل لاء ریگولیشن ۱۶ (الف) اور ۸۹ کے تحت جناب محمد مختار رانا سابق رکن قومی اسمبلی کے مقدمہ کی سماعت کی اور پانچ سال سزائے قید با مشقت دی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس وقت مارشل لاء نافذ نہیں ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جناب محمد مختار رانا ابھی تک جیل میں ہے اور پورا (الف) میں مذکور سزا بھگت رہے ہیں ۔

(د) کیا حکومت جناب محمد مختار رانا کو رہا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہو تو کب ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) ایسا کوئی مسئلہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر اعلیٰ بتا سکیں گے کہ مختار رانا کی رہائی کے سلسلے میں رہائی کے ایک عالمی ادارے نے ان سے رابطہ قائم کیا اور اس کے باوجود ان کو رہا کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کا تعلق سنٹرل گورنمنٹ سے ہوگا ۔ عالمی ادارے کا اس چیز سے کیا تعلق ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ چونکہ اس کا تعلق صوبائی حکومت سے ہے اس لئے وہ اپیل صوبائی حکومت سے متعلق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر اعلیٰ اس سلسلے میں جواب دے سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ نہ صرف یہ کہ کسی عالمی ادارے کی طرف سے بلکہ خود اس کے کسی ہمدرد کی طرف سے بھی ہمارے پاس کوئی درخواست محصول نہیں ہوئی جس پر ہم غور کر سکیں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا پیپلز پارٹی میں ان کا کوئی ہمدرد نہیں رہا ؟

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر اعلیٰ ۔ آپ خود درخواست پیش کر دیں ۔

سید تابش الوری ۔ میں اس ہاؤس میں اپیل کرتا ہوں کہ ان کو رہا کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : There cannot be a proposal ; only supplementary questions can be asked.

I can't permit myself to over-rule the law.

ڈاکٹر فضل الٰہی شیخ میونسپل ہیلتھ آفیسر بلدیہ ملتان کا تبادلہ

*۲۱۰۵ - نواب احمد بخش لہیم - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر فضل الٰہی شیخ میونسپل ہیلتھ آفیسر بلدیہ ملتان کا تبادلہ جنوری ۱۹۷۱ء میں گورنمنٹ نے لائلپور کیا تھا جس پر ڈاکٹر مذکور نے ہائی کورٹ میں رٹ دائر کرکے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ رٹ مذکور خارج ہو چکی ہے لیکن تبادلے کے احکامات پر ابھی تک عمل درآمد نہیں کرایا گیا - اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر مذکور ملتان میونسپل کمیٹی میں عرصہ چودہ سال سے تعینات ہیں اور مختلف بدعنوانیوں میں ملوث ہیں -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر مذکور کے خلاف بے شمار شکایات عوام الناس کی جانب سے مختلف اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں اور بیشمار رویزولیوشن شائع ہو چکے ہیں لیکن ان پر آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں - تبادلے کی تجویز زیر غور ہے -

(ج) ڈاکٹر مذکورہ ملتان میونسپل کمیٹی میں یکم مارچ ۱۹۶۱ء سے تعینات ہیں لیکن یہ درست نہیں کہ وہ مختلف بدعنوانیوں میں ملوث ہیں -

(د) یہ درست ہے کہ ڈاکٹر مذکور کے خلاف شکایات مختلف اخبارات

میں شائع ہو چکی ہیں یہ درست نہیں کہ ان پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے

نواب احمد بخش تھیم ۔ پوائنٹ آف پرولیج ہے ۔ جناب والا ۔ "نواب" کے لفظ کو میں اپنے لئے گالی کے مترادف سمجھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آئندہ "نواب" کا لفظ ان کے نام کے ساتھ نہ لکھا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی ہمارے ایک معزز رکن نے کہا ہے کہ وہ "نواب" کے لفظ کو گالی کے مترادف سمجھتے ہیں ۔ یہ نواب صادق حسین پر بڑا حملہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب صادق حسین قریشی صاحب کو کوئی چٹھی یا کسی شادی کا رقعہ جاتا ہے تو اس میں وہ اپنے آپ کو مسٹر لکھتے ہیں ۔ میں نے تو ابھی تک ان کو اپنے ہاتھ سے "نواب" لکھتے نہیں دیکھا ۔ لوگ تو نواب زادہ بھی لکھتے ہیں ۔ اگر ٹائٹل نہ بھی ہو اور باپ مر جائے تو لوگ اپنے آپ کو نواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر ۔ اب آپ کی رولنگ کیا ہے "نواب" کا لفظ واقعی ایک گالی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں نے نہیں کہا بلکہ یہ ان کا اپنا ایک احساس ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرے نام کے ساتھ "نواب" نہ لکھا جائے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ بہر حال آپ کا فیصلہ اس کے متعلق کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میرا کوئی فیصلہ نہیں ہے ۔ انہوں نے ایک گذارش کی ہے جو میں نے قبول کر لی ہے ۔ وجوہ کے متعلق میرا متفق ہونا ضروری نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ قومی اسمبلی کے سپیکر نے حال ہی میں ایک رولنگ دی ہے کہ انتخابی ادارے نے انتخابی فہرستوں میں جس طرح تمام ممبروں کے نام لکھے ہوئے ہیں انہیں ناموں سے ان کو پکارا جائے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ بھی اسی طریقہ کار کو اختیار فرمائیں تو مناسب ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو وہاں فیصلے ہوتے ہیں وہ ہمارے لئے کافی رہنمائی کا باعث بن سکتے ہیں بہر حال یہاں پر اپنا فیصلہ ہوا کرے گا ۔ میں اس کے متعلق مزید بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Does it relate to the present question ?

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ اخبارات میں واضح طور پر آ چکا ہے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I don't necessarily take notice of things published in the newspapers alone.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا : یہ بڑا ضروری معاملہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضروری مسئلہ ہے تو اس کا نوٹس دیجئے ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر اطلاع ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ میرے سوال نمبر ۲۶۰۲ کا جواب موصول ہوا ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کس صفحے پر ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ فہرست سوالات میں آخری سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر اس کا جواب نہیں آیا تو وہ سوال repeat ہوگا ۔

سید تابش الوری ۔ بہت اچھا جناب ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

لوکل کونسل سروس کے امتحانات کے نتائج

*۲۱۲۸ - رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوکل کونسل سروس کے جو امتحانات ۱۹۶۸-۶۹ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء میں ہوئے تھے ان کے نتائج کا ابھی تک اعلان نہیں کیا گیا - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں -

(ب) لوکل کونسل سروس کے امتحان میں شرکت کے لئے کن تعلیمی اور تجرباتی قابلیتوں کی ضرورت ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جو امتحان ۱۹۶۸-۶۹ء میں ہوا تھا اس کے نتائج کا اعلان کیا جا چکا ہے اور کامیاب امیدواروں کو ملازمت میں بھی لیا جا چکا ہے جو امتحان ۱۹۷۱-۷۲ء میں ہوا تھا اس کے نتائج کا اعلان نہیں گیا کیونکہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بلدیاتی اداروں کے چیئرمین کی آسامیوں پر عوامی منتخب نمائندگان کی تقرری کی جائے گی - جس کی وجہ سے آسامیوں کی تعداد میں کمی ہونا لازمی امر ہے کیونکہ ان آسامیوں پر لوکل کونسل سروس کے افسران تعینات ہیں جن کو عوامی نمائندوں کے بحیثیت چیئرمین آنے پر صوبہ کی دیگر لوکل کونسل کی آسامیوں پر تعینات کیا جائے گا - اس طرح یہ آسامیاں مستقل طور پر خالی نہیں ہیں -

(ب) کم از کم بی - اے پاس ہونا ضروری ہے -

جھگیاں شہاب دین میں سڑک کی تعمیر

*۲۱۳۱ - چوہدری علی بہادر خان — کیا وزیر اعلیٰ نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۷ جو ایوان میں مورخہ ۲۷-۷-۱۹۷۲ء کو پوچھا گیا تھا کے جواب

کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بھگیاں شہاب الدین - کوٹ کمبوہ - بھگیاں ناگراں - کولج پورہ اور مسعود پارک (بند روڈ لاہور) کی سڑک کو کب تک پختہ کیا جائیگا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — جب یہاں کے اہالیان میونسپل آرڈیننس کی دفعہ (۲) ۸۱ کے مطابق خرچ کا نصف حصہ جمع کرا دیں گے تو اس سڑک کو پختہ کرنے کی تجویز سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل ہو سکے گی -

---

کمیٹی برائے ترامیم میونسپل آرڈیننس

*۲۱۸۱ - ڈاکٹر محمد صادق ملہی — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جو کمیٹی برائے ترامیم میونسپل آرڈیننس تشکیل دی گئی تھی - اس میں غلام حیدر وائیں نامی آدمی بھی شامل تھا -

(ب) آیا مذکورہ شخص کو اس کمیٹی میں شامل کرنے میں کسی سرکاری ملازم کا ہاتھ تھا -

(ج) کیا اب بھی وہ اس کمیٹی میں ہے - اگر نہیں تو کب اس کمیٹی سے فارغ کر دیا گیا تھا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں -

(ج) لوکل گورنمنٹ تنظیم نو کمیٹی ماہ اگست ۱۹۷۲ء میں ہو گئی تھی -

---

میاں چنوں تھانہ میں اے۔ایس۔آئی کی بجائے ہیڈ کانسٹیبل کی تعیناتی

*۲۱۸۳ - ڈاکٹر محمد صادق ملہی — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) میاں چنوں تھانہ میں اے ۔ ایس ۔ آئی کی بجائے ایک ہیڈ کانسٹیبل بطور ہیڈ محرر کام کر رہا ہے ۔ اور کئی سالوں سے اسی چوکی میں تعینات ہے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس نے وہاں اپنے نام ایک ہوٹل کھول رکھا ہے ۔ جس کی عمارت کا کرایہ بھی ادا نہیں کر رہا ۔

(ج) کیا یہ حکومت کے علم میں ہے کہ مذکورہ ہیڈ کانسٹیبل وہاں اوباش لڑکوں کے ساتھ جواء بھی کھیلتا رہتا ہے ۔

(د) کیا یہ بھی حکومت کے علم میں ہے کہ جو لڑکے اس کے چنگل سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ان کو طرح طرح کے مقدمات میں ملوث کرانے کی کوشش کرتا رہتا ہے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے (الف) تا (د) کا جواب اس بات میں ہے تو کیا حکومت اسے تبدیل کرنے یا اس کے خلاف قانونی کاروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) اسسٹنٹ سب انسپکٹروں کی کمی کی وجہ سے ایک ہیڈ کانسٹیبل کو بطور محرر ۱۳ جنوری ۱۹۷۳ء سے تعینات کیا گیا ہے ۔ اس سے پہلے اسے پولیس پوسٹ میاں چنوں مورخہ ۶ جولائی ۱۹۷۱ء تا ۲۷ مارچ ۱۹۷۲ء اور پھر ٹیلیفون ایکسچینج گارڈ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۲ء تا ۲۰ نومبر ۱۹۷۲ء متعین کیا گیا تھا ۔

(ب) حکومت کے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ۔

(ج) ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ۔

(د) کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ۔

(ہ) چونکہ ہیڈ کانسٹیبل مذکور کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اس لئے اس کے خلاف کاروائی نہیں کی گئی ۔

حکومت پنجاب کے ملازمین کی تعداد

*۲۲۰۰ ۔ رائے میاں خان کھرل — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت پنجاب کے ملازمین کی کل تعداد کیا ہے ۔

(ب) مذکورہ ملازمین میں درجہ اول ۔ درجہ دوم ۔ درجہ سوم اور درجہ چہارم کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) مکمل اعداد ملنے پر سوال کا حتمی جواب دیا جائیگا ۔

(ب) تا حال موصول شدہ اعداد و شمار منسلک ہیں ۔ محکمہ تعلیم صحت اور بورڈ آف ریونیو کے اعداد حاصل کئے جارہے ہیں ۔

Name of Department Attached of Department/ Office	Classes of Government Servants I	II	Un-Classifed III	IV	Total Number of Government servants
S.G.A. & I DEPARTMENT					
1 Secretary to Governor.	3	2	— 24	26	55
2 Military Secretary to Governor	4	—	— 21	135	160
3 Cs, PI, PII, PIII Sections	609	—	31 134	—	527
4 PIV Section	—	—	16 410	309	749
5 CsV Section	—	—	— 46	26	56
6 Information	15	28	8 213	91	323

7	Public Service Commission	7	3	—	61	21	99
8	Lahore High Court	196	14	—	1083	1221	2514
9	Civil Services (Appellate) Tribunal	4	—	1	12	8	25
10	Director of Sports	2	22	—	25	4	53
11	Director, Anti-Corruption	11	11	—	280	20	322
	AGRICULTURE DEPARTMENT						
12	Secretariat Staff	29	10	—	109	42	190
13	Agriculture	151	1100	—	5899	1384	8534
14	Forests	49	25	—	3989	3695	7758
15	Animal Husbandry	60	731	—	2666	558	4015
16	Fisheries	6	16	—	86	274	382
	AUQAF DEPARTMENT						
17	Secretariat of Secretary Auqaf	2	—	—	4	1	7
	INDUSTRIES & MINERAL DEVELOPMENT DEPARTMENT						
18	Secretariat Staff	10	3	—	32	18	63
19	Directorate of Industries & Mineral Development	68	48	—	697	191	1004
20	Controller of Printing & Stationery	3	6	—	1269	709	1987
	BOARD OF REVENUE						
21	Excise & Taxation Department	6	27	—	854	527	1414

Name of Department/ Attached Departmet/ Office	Classes of Government Servants					Total Number of Government Servants
	I	II	Un-classifed	III	IV	
BOARD OF REVENUE (Contd)						
22 Shief Settlement Commissioner	30	37	—	847	292	1206
23 Inspector-General of Registration	—	—	—	98	8	106

	Name of Department/ Attached Department/ Office	Classes of Government Servants I	II	Un-classified	III	IV	Total Number of Government Servants
	COMMUNICATIONS & WORKS DEPARTMENT						
24	Secretariat Staff	14	2	—	57	23	96
25	Buildings Department	36	84	—	1246	235	1601
26	Higways Department	107	48	—	1249	347	1751
27	Chief Consulting Architect	6	—	—	92	19	117
28	Director Building Research	7	1	—	43	21	72
	EDUCATION DEPARTMENT						
29	Secretariat Staff	29	3	—	93	44	169
	FOOD & COOPERATION DEPARTMENT						
30	Food & Cooperation Department	39	101	—	3029	630	3799
	FINANCE DEPARTMENT						
31	Secretariat Staf	35	5	—	151	52	243
32	Local Fund Audit	12	48	—	107	29	196
33	Treasuries	18	—	—	377	56	451
	HOUSING & PHYSICAL PLANNING DEPARTMENT						
34	Housing & Physical Planning Department	15	17	6	363	96	497
	LABOUR DEPARTMENT						
35	Secretariat Staff	7	1	—	20	10	38
36	Subordinate Offices	81	96	—	840	266	1290
	LAW DEPRTMENT						
37	Secretariat Staff	88	—	2	43	15	68
38	A.G.O.T. Office	PT 1	—	—	PT 4	1	6
39	Solicitor's Office	2	—	—	55	34	91
40	Assembly	2	—	20	89	38	149
41	Advocate-General	5	—	—	20	14	39
	HOME DEPARTMENT						
42	Secretariat Staff	22	3	—	77	26	128
43	Police	74	103	—	33610	246	34033

44	Prisons	15	44	—	807	1034	1900
45	Civil Defence	4	15	—	233	58	310
46	R & P Department	1	5	—	36	14	56
47	Border Military Police & Baluch Levies D.G. Khan	—	—	—	445	2	447
	LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT						
48	Secretariat Staff	15	2	—	56	25	98
49	Local Government Directorate	24	24	—	284	92	424
50	P.W.P. Directorate	10	—	—	36	15	61
51	Social Welfar Directorate	18	25	209	610	166	1028
52	Public Health Engineering	69	32	1	832	178	1112
53	Local Government Training Institute, Lalamusa	2	9	—	5	3	19
	PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT						
54	Secretariat Staff	34	3	—	76	43	156
55	Suboridnate Offices	34	11	—	119	46	210
	IRRIGATION & POWER DEPARTMENT						
56	Secretariat Staff	27	4	—	102	46	179
57	Land & Water Development Board	1	1	—	9	5	16
58	Subordinate Offices	275	323	—	12146	4134	16878
	HEALTH DEPARTMENT						
59	Reply awaited.						

بلوچستان کے پنجابی ملازمین کی کھپت

*۲۲۳۱ - مسٹر نور احمد — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان حکومت کے پنجابی ملازمین حال ہی میں مختلف صوبائی محکموں میں کھپائے گئے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ جزو (الف) میں مندرج ملازمین جن آسامیوں میں کھپائے گئے ہیں وہ ایسی ہی قسم کی آسامیاں ہیں پہلے سے پنجاب میں کام کرنے والے ملازمین سے سینئر قرار دیئے دئے گئے ہیں حالانکہ ایسے کھپائے جانے والے ملازمین کی مدت ملازمت پہلے سے موجود ملازمین سے کم ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے نئے (سینئر قرار دئے جانے والے ملازمین کی تعداد کیا ہے اور وہ کتنی سروس سے زیادہ سروس رکھنے والے کتنے پرانے پنجابی ملازمین کو متاثر کرتے ہیں اور کیا حکومت ان کی مدت ملازمت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسے متاثرہ پرانے پنجابی ملازمین کو ان کا سنیارٹی میں جائز مقام دینے کو تیار ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :- (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

بلدیہ سیالکوٹ میں سیوریج سکیم

*۲۲۳۶ ۔ مسٹر محمد اکبر منہاس ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلدیہ سیالکوٹ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے جو گریٹر سیالکوٹ منصوبہ کے تحت سیوریج سکیم شروع کر رکھی ہے اس کی وجہ سے وہاں کی سڑکیں ایک سال سے مرمت طلب پڑی ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ بالا سکیم پر ٹھیکیدار نے انتہائی ناقص سیوریج پائپ بچھائے ہیں اور دیگر جو سامان بھی اس میں استعمال ہوا ہے وہ بھی انتہائی ناقص ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ٹھیکیدار اور ان اہلکاران کے خلاف جو اس ناقص پائپ اور سامان کے ذمہ دار ہیں حکومت کیا کاروائی کر رہی ہے۔

(د) متذکرہ بالا سکیم کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔ اگر متذکرہ سکیم نے مختلف میعادی مرحلوں میں مکمل ہونا ہے تو باقی ماندہ سیوریج پائپ بچھانے کا کام کب شروع کیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) بلدیہ سیالکوٹ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً چودہ لاکھ روپے کی لاگت سے سیوریج اور ڈرینیج سکیم سال ۷۲-۱۹۷۱ء سے شروع کر رکھی ہے۔ جس کے تحت کمشنر روڈ۔ خادم علی روڈ۔ بجلی گھر روڈ۔ گرین روڈ سٹریٹ۔ ٹرنک بازار۔ کھائی بازار میں سیوریج کی لائنیں بچھائی جا چکی ہیں۔ کھائی بازار کی مرمت کے لئے جس ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ اس نے کام کرنے سے انکار کر دیا ہے لہذا اس کا دس فیصد زر ضمانت بحق سرکار ضبط کر کے اس کے کام کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا ہے کھائی بازار کی درستگی کا کام بلدیہ سیالکوٹ اب گرمیوں کا موسم آنے پر کر سکے گی۔

(ب) جی نہیں صرف ۵۴ انچ قطر کا پائپ ناقص پایا گیا۔ جو کہ محکمہ نے ٹھیکیدار کو بچھانے کی اجازت نہیں دی۔

(ج) ۵۴ انچ قطر کی ناقص پائپ موقع پر لانے پر متعلقہ افسروں کی جواب طلبی کر لی گئی ہے۔

(د) مندرجہ بالا سکیم ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء تک پایہ تکمیل کو پہنچ جانی تھی ۔ مگر بلدیہ سیالکوٹ سے واجب الادا رقوم کی بر وقت ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے کام کی رفتار سست پڑ گئی ۔ ابھی تک تقریباً دو لاکھ روپیہ بلدیہ سیالکوٹ کے ذمہ ہے اور حکومت پنجاب نے بھی مزید اڑھائی لاکھ روپیہ اس ضمن میں ابھی مہیا کرنا ہے سکیم زیر تکمیل کا باقی ماندہ حصہ فنڈز کے مہیا ہو جانے کی صورت میں آئندہ مالی سال ۱۹۷۳-۷۴ء میں مکمل ہو جائے ۔

میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کی آمدن میں کمی

*۲۲۳۷ ۔ مسٹر محمد اکبر منہاس — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ سیالکوٹ میونسپلٹی کی آمدن بتدریج کم ہو رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — جی نہیں ۔

صوبہ پنجاب میں انڈسٹریل ہومز کی تعداد

*۲۲۶۸ — چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک صوبہ پنجاب میں کتنے انڈسٹریل ہوم قائم کئے گئے اور ان پر کتنی رقم صرف کی گئی ۔

(ب) ۱۹۷۲-۷۳ء میں کتنے خرچ سے کتنے انڈسٹریل ہوم بنانے کا پروگرام تھا اور ان میں سے اب تک کتنے انڈسٹریل ہوم کتنے خرچ سے قائم کئے جا چکے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) حکومت پنجاب نے سرکاری طور پر مالی سال ۱۹۷۱-۷۲ء (جولائی ۷۱ء تا اکتوبر ۷۲ء) میں کوئی انڈسٹریل ہوم قائم نہیں کئے ۔

(ب) حسب حکم صدر پاکستان حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ نومبر ۷۲ء تا اکتوبر ۷۳ء پندرہ سو انڈسٹریل ہوم درج ذیل مقامات پر کھولے جائیں گے :-

لاہور	۱۲۰	شیخوپورہ	۵۰
گوجرانوالہ	۸۰	سیالکوٹ	۱۰۰
راولپنڈی	۱۲۰	کیمبل پور	۵۰
جہلم	۸۰	گجرات	۱۰۵
ملتان	۱۲۰	ساہیوال	۱۰۰
ڈیرہ غازیخان	۷۰	مظفر گڑھ	۶۰
سرگودھا	۷۰	لائلپور	۹۰
جھنگ	۳۵	میانوالی	۳۰
بہاولپور	۷۵	بہاولنگر	۷۵
رحیم یار خان	۷۵		
میزان	۱۵۰۰		

ان احکامات پر جنوری ۷۳ء سے عملدرآمد شروع ہو چکا ہے اور ۲۰۴ لئے الٹنٹریل ہوم جنوری اور فروری ۷۳ء (دو ماہ) میں تقریباً ۱۰۰۰۷ لاکھ روپے کی لاگت سے قائم کئے جا چکے ہیں۔ اور امید ہے کہ جون ۷۳ء تک ۱۰۰۰ الٹسٹریل ہوم تقریباً ۵۳۰۶۳ لاکھ روپے کی لاگت سے قائم ہو چکے ہوں گے۔ باقی پانچ سو انڈسٹریل ہوم جولائی ۷۳ء تا اکتوبر ۷۳ء قائم کئے جائیں گے اور ان پر ۱۸۰۲۵ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

صوبہ پنجاب میں بجلی کی پیداوار

*۲۲۷۲ - چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب کو کن کن ذرائع سے بجلی مہیا کی جا رہی ہے؟

(ب) ہر ذرائع سے ہر سال کتنی کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے اور صوبہ پنجاب میں ٹیوب ویلوں، صنعتوں، سندھا گھروں اور گھریلوی ضروریات کے لئے اوسطاً کتنی بجلی روزانہ مہیا کی جاتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) صوبہ پنجاب میں بجلی کی فراہمی واپڈا کے شمالی نیشنل گرڈ سے ہو رہی ہے۔
(ب) بجلی کی پیداوار کی استعداد حسب ذیل ہے۔

بن بجلی گھر۔

نمبر شمار	نام بجلی گھر	بجلی کی پیداوا بمطابق سٹیشن کی پیداواری قوت	بجلی کی پیداوار کی موجودہ استعداد	بجلی کی پیداوار لاکھ یونٹ
۱	منگلا	۴۰۰ میگا ووٹ	۴۰۰ میگا ووٹ	۲۴۳۷۶
۲	وارسک	۱۶۰ میگا ووٹ	۱۶۰ میگا ووٹ	۶۸۸۴
۳	مالاکنڈ	۱۹۶ میگا ووٹ	۱۶۴ میگا ووٹ	۱۳۱۰
۴	درگئی	۲۰ میگا ووٹ	۱۷ میگا ووٹ	۱۳۲۲
۵	رسول	۲۲ میگا ووٹ	۱۶ میگا ووٹ	۹۱۹

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

نمبر شمار	نام بجلی گھر	بجلی کی پیداوار بمطابق سٹیشن کی پیداواری قوت	بجلی کی پیداوار کی موجودہ استعداد	بجلی کی پیداوار لاکھ یونٹ
٦	چیچوکی ملیاں	۱۳۶۲ میگا ووٹ	۱۲ میگا ووٹ	۴۳۷
۷	شادی وال	۱۳۶۵ میگا ووٹ	۱۲ میگا ووٹ	۵۸۷
۸	لندی پور	۱۳۶۸ میگا ووٹ	۱۲ میگا ووٹ	۵۷۵
۹	کرم گڑھی	۴ میگا ووٹ	۴ میگا ووٹ	٦۰۵
۱۰	رینالہ خورد	۱ میگا ووٹ	۵ میگا ووٹ	۲۵
		میزان ٦٦۷۶۱	٦۴۸۶۹۰	۳٦۸۳۰

تھرمل بجلی گھر۔

نمبر شمار	نام بجلی گھر	بجلی کی پیداوار بمطابق سٹیشن کی پیداواری قوت	بجلی کی پیداوار کی موجودہ استعداد	بجلی کی پیداوار لاکھ یونٹ
۱	ملتان	۲۶۰ میگا ووٹ	۳۴۱ میگا ووٹ	۱۱۳۵۰
۲	لائل پور	۱۳۰ میگا ووٹ	۱۲۰ میگا ووٹ	۵۳۶۵
۳	شاہدرہ	۷۷ میگا ووٹ	۷۰ میگا ووٹ	۹۰
۴	چھوٹے ڈیزل سیٹ	۱۲۴۸ میگا ووٹ	۶ میگا ووٹ	۶۲
	میزان	۴۷۹۴۸	۳۳۷	۱۶۸۶۷
	کل میزان	۱۱۴۶۴۹	۱۰۸۶۴۹۰	۵۳۷۵۲

پنجاب میں ٹیوب ویلوں ، صنعتوں ، سینما گھروں اور گھریلو ضروریات کے لئے مندرجہ ذیل بجلی مہیا کی جاتی ہے :—

قسم کنکشن	بجلی کی کھپت لاکھ یونٹ ۱۹۷۱-۷۲ء	روزانہ اوسط کھپت یونٹس میں
۱ - ٹیوب ویل	۸۶۹۹	۲۳,۸۳,۳۹۹
۲ - انڈسٹری	۹,۴۴,۰۴	۳۹,۳۶,۰۲۹
۳ - کاروباری ادارے ٹنڈر درکار ہیں ہوٹل - سینما وغیرہ -	۹,۵۷	۲,۶۲,۳۴۹
۴ - گھریلو	۲۸۴۹	۷,۸۰,۵۴۹

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو لائبریری میں رکھے گئے

بلدیہ لائلپور میں جوہڑوں کی صفائی

*۲۲۸۶ - ڈاکٹر حلیم رضا — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ لائلپور میں گندگی تعفن اور گندے پانی کے جوہڑ بدستور موجود ہیں اور بلدیہ لائلپور ان سے متعلقہ مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — جو آبادیاں کسی منصوبہ بندی کے بغیر وجود میں آئی ہیں ان میں نالیاں اور پختہ گلیاں نہ ہونے کی وجہ سے یہ بات درست ہے ۔ باقی حصوں کی صفائی کی حالت تسلی بخش ہے ۔

قانون انسداد عصمت فروشی

*۲۲۹۳ - **شیخ محمد اصغر** — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) قانون انسداد عصمت فروشی صوبہ پنجاب میں کب نافذ ہوا تھا ۔

(ب) ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے اب تک قانون انسداد عصمت فروشی صوبہ پنجاب میں کل کتنی خواتین اور مرد گرفتار کئے گئے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر خواتین جنہوں نے عصمت فروشی کا دھندا اقتصادی ، معاشرتی بدحالی اور جہیز جیسی رسومات کی مجبوری کے تحت اختیار کیا کا کوئی ریکارڈ تیار کیا گیا ہے ۔ اور ایسی خاتون کو بچانے کے لئے حکومت کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) ۷ جنوری ۱۹۶۱ء کو نافذ ہوا تھا ۔

(ب) پندرہ عورتیں اور پندرہ مرد ۔

(ج) ایسی خواتین کا کوئی ریکارڈ تیار نہیں کیا گیا۔ ایسی عورتوں کو بچانے کے لئے قانون انسداد عصمت فروشی ۱۹۶۱ء سے نافذ ہے۔ بعض حالات میں زیر دفعہ ۲۹۴ ت۔پ بھی کارروائی کی جاتی ہے۔

عصمت فروشی عورتوں کے کوائف

*۲۲۹۵۔ شیخ محمد اصغر — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بعض پولیس تھانوں میں جن کے علاقوں میں چکلے قائم ہیں ایسے رجسٹر موجود ہیں جن میں اندراج ہے کہ فلاں فلاں عورت جو فلاں فلاں گھر اور محلہ میں عصمت فروشی کا دھندا کرتی ہے اس کے اتنے بچے ہیں اور اس کا شوہر فلاں سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ میں ملازم کلرک یا مزدور ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسی عورتوں کو عصمت فروشی سے بچانے کے لئے حکومت کوئی موثر اقدام کرنے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) جی نہیں۔

(ب) آرڈیننس انسداد عصمت فروشی ۱۹۶۱ء کے تحت پولیس کو اختیار دیا گیا ہے کہ مقدمہ دائر کرے۔

شراب بنانے اور بیچنے کے سلسلے میں گرفتاریاں

*۲۲۹۶۔ شیخ محمد اصغر — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے اب تک ناجائز (۱) شراب پینے (۲) شراب بیچنے (۳) شراب خریدنے

(ج) شراب بنانے کے الزام میں کتنے افراد گرفتار کئے گئے -

(ب) مذکورہ بالا الزام کے تحت کتنے افراد کے چالان کئے گئے کتنے سزایاب ہوئے - زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کیا سزا دی گئی - جرمانہ اگر ہوا تو کل کتنی رقم اکٹھی ہوئی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) ۶۱۵۱

(ب) ۱- تعداد چالان شدہ ۵۸۷۱

۲- تعداد سزا یافتہ ۲۰۳۴

۳- زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ -

۴- کم سے کم سزا عدالت کی کارروائی کے برخاست ہونے تک قید اور پانچ روپیہ جرمانہ -

۵- کل رقم جرمانہ ۳۲۰۵۹ روپے

دریائے سندھ میں باراتیوں کی کشتی کا الٹنا

*۲۳۰۴ - شیخ محمد اصغر — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ۲۹ مئی ۱۹۷۲ء کے تیسرے ہفتے میں کوٹ مٹھن کے قریب دریائے سندھ میں نشتر گھاٹ کے مقام پر باراتیوں کی ایک کشتی الٹ گئی اور اس میں دلہا دلہن کے علاوہ متعدد باراتی بھی ڈوب کر ہلاک ہو گئے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ہلاک ہونے والوں کی کل تعداد کیا ہے -

(ج) ایک مسافر بردار کشتی کو زیادہ سے زیادہ کتنے مسافر بٹھانے کی اجازت ہے ۔ اور کیا زائد مسافر بٹھانے والے ملاحوں کا چالان کرنے یا ان کو گرفتار کرنے کا کوئی قانون کا ضابطہ ہے اگر ہے تو کیا ہے ۔ ون یونٹ کے خاتمے کے بعد سے اب تک پنجاب میں کتنے ملاحوں کا چالان ہوا اور ان کو کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کیا سزا ہوئی اور اگر ان کا چالان کسی ضابطہ کے تحت ممکن نہیں ہے تو حکومت پھر انسانی جانوں کو بچانے کے لئے کیا قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) ۲۰ افراد ۔

(ج) ۵۵ افراد ۔ ملاحوں کا زائد مسافر بٹھانے پر چالان کرنے کے لئے کشتیوں کے قانون ۱۸۶۸ء میں کوئی دفعہ شامل نہیں ۔ البتہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۳۳۸ - ۳۳۸ - ۳۳۶ - ۳۰۴ (الف) کے تحت انسانی جان کو خطرہ میں ڈالنے ۔ انسان کو زخمی کرنے یا ہلاک کرنے پر عدالت میں کارروائی کی جاسکتی ہے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان قوانین کے تحت مذکورہ بالا کشتی الٹنے کے واقع کی تفتیش اور کارروائی کرے ۔

ریونیو اسٹیٹ سلطان پورہ چاہ میراں لاہور میں واقع اراضی ملکیتی غلام رسول وغیرہ گے کرائے کی تشخیص

*۲۳۶۵ - علامہ رحمت اللہ ارشد — کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۹۸۱ کے جواب کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر لاہور کے ریفرنس نمبر

ایل-اے-سی / ۲۱۵۴۳ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۲ء کی رو سے کیس کی دوبارہ سماعت شروع ہوئی ہے -

(ب) آیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ اگر متعلقہ فریق اس کیس کو دیوانی عدالت میں لے گیا تو حکومت کو کورٹ فیس اور ایڈووکیٹ کی فیس وغیرہ کے زائد اخراجات برداشت کرنے پڑینگے -

(ج) جیسا کہ مذکورہ سوال کے جزو (ہ) میں مذکور ہے ڈپٹی کمشنر لاہور نے کرایہ کی کیا شرح تشخیص کی تھی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) کورٹ فیس تو دعویٰ کرنے والے کو ہی دینی ہوگی - وکیل کی فیس وغیرہ کارپوریشن کو ادا کرنا پڑے گی -

(ج) موضع نولکھا ۳ روپیہ فی مرلہ ماہوار
موضع چاہ میراں ۵۸ پیسے فی مرلہ سالانہ

بناولنٹ فنڈ میں جمع شدہ رقوم

*۲۳۷۰ — **مسٹر محمد حنیف نارو** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین سے وصول شدہ بناولنٹ فنڈ کی کل کتنی رقم اب تک جمع ہوئی ہے -

(ب) مذکورہ فنڈ میں ضلع لاہور اور رحیم یار خان کے سرکاری ملازمین کو علیحدہ علیحدہ پچھلے پانچ سالوں میں مختلف مدات میں رقم بطور امداد دی گئی ہے -

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع رحیم یار خان سے کتنے ملازمین نے درخواستیں بغرض امداد بھیجیں اور ان میں سے کتنے ملازمین کو یہ امداد دی گئی -

(د) مذکورہ فنڈ میں سے امداد حاصل کرنے سے متعلق قواعد و ضوابط کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) :

(الف) (۱) حصہ اول (جریدی ملازمین) 51,74,584

(۲) حصہ دوم (غیر جریدی ملازمین) 2,42,27,845

(ب)	ملازمین ضلع رحیم یار خان		ملازمین ضلع لاہور	
	حصہ اول (جریدی)	حصہ دوم (غیر جریدی)	حصہ اول (جریدی)	حصہ دوم (غیر جریدی)
۱- اخراجات تجہیز و تکفین	—	5,350	—	1,44,220
۲- گرانٹ برموقع شادی	—	6,150	—	6.53,765
۳- امداد ماہانہ	23,525	27,498	4,09,329	4,28,377
۴- تعلیمی وظائف	—	22,185	91,175	13,31,878

(سال رواں کی درخواستیں زیر غور ہیں)

(ج)	تعداد درخواستہائے موصولہ		تعداد درخواستہائے منظور شدہ	
	حصہ اول (جریری)	حصہ دوم (غیر جریدی)	حصہ اول (جریدی)	حصہ دوم (غیر جریدی)
۱- برائے اخراجات تجہیز و تکفین	—	29	—	29
۲- گرانٹ بر موقع شادی	—	52	—	21
۳- امداد ماہانہ	4	13	4	13
۴- تعلیمی وظائف	—	304	—	105

(۱۰۷ سال رواں کی درخواستیں زیر غور ہیں عنقریب فیصلہ کر دیا جائے گا)

(د) متعلقہ قواعد و ضوابط کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

NOTIFICATION

The 25th December 1965

No. S & GAD (BF)-52/63—In exercise of the powers conferred on him by section 7 of the West Pakistan Government Servants Benevobent Fund Ordinance,1960 (West Pakistan Ordinance XIV of 1960), the Governor of West Pakistan is pleased to make the following rules :—

1. (1) These rules may be called the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund. Part I (Disbursement) Rules, 1965.

(2) They shall come into force at once.

2. In these rules unless the context otherwise requires the following expressions shall have the meanings hereby respectively assigned to them, that is to say :—

(a) 'Board' means the Provincial Board of Management (Gazetted), West Pakistan Government Servants Benevolent Fund as constituted under section 6 of the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund Ordinance, 1960 ;

(b) 'Fund' means the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund, Part I ;

(c) 'pay' means the amount drawn monthly by a Gazetted Government servant as :—

(i) the pay, other than special pay granted in view of his personal qualifications, which has been sanctioned for a post held by him substantively or in an officiating capacity or to which he is entitled by reason of his position in a cadre ;

(ii) overseas pay, technical pay special pay and personal pay ; and

(iii) any other emoluments which may be specially classed as pay by the competent authority.

3. The following grants from the Fund shall, subject to the provisions of these rules, be admissible to Gazetted Government servants who are subscribers to the Fund or their families, as the case may be, namely ;—

(a) In the case of Gazetted Government Servants Class I :

(i) A sum not exceeding two hundred and fifty rupees per mensem for five years to the Gazetted Government servant if he is invalided during the service before retirement, or to the widow/members of his family if he dies during the service before retirement ;

(iii) a sum not exceeding to hundred and fifty rupees per mensem for three years to the widow/members of the family of the Gazetted Government servant if he dies within two years after his retirement.

(b) In the case of Gazetted Government Servants Class II and un-classified Gazetted Government Servants :

(i) A sum not exceeding two hundred rupees per mensem for five years to the Gazetted Government servant if he is invalided during the service before retirement or to the widow/members of his family if he dies during the service before retirement ;

(ii) a sum not exceeding two hundred rupees per mensem for three years to the widow/members of the family of the Gazetted Government servant, if he dies within two years after his retirement.

(c) a sum not exceeding Rs. 500 to the family of a Gazetted Government servant drawing Rs. 600 or less as pay for meeting immediate expenses in connection with the death of the Government servant himself.

"(d) Educational scholarships for pursuing studies to the children on the deceased or invalided Government Servants for such amounts and periods and on such terms as the Board may prescribe."

4. The Board may, in special circumstances and for reasons to be recorded in writing, enhance the amount of the grants specified in Rule 3.

5. (1) The grants specified in rule 3 shall be sanctioned by the Board.

(2) In cases of urgency, the Chairman of the Board may sanction a grant under rule 3 or rule 4 ; provided that the order sanctioning such grant shall be submitted to the Board as soon as possible for its *expost facto* approval.

6. Notwithstanding anything contained in these rules, the Board may make a special grant to a Gazetted Government servant or a member of his family in case of extreme financial distress which is not occasioned on account of actions or omissions on the part of the Gazetted Government servant himself.

7. If a Government servant has held both Gazetted and Non-Gazetted posts at different periods of his service, he shall not be entitled to the benefits of the Fund under these rules unless the post held by him at the time of his retirement, or at the time of his death or invalidation during service before retirement, was a Gazetted post.

8. The benefits admissible under these rules to a Gazetted Government servant or his family, as the case may be, shall become admissible immediately after the Government servant has made his first contribution to the Fund.

9. An application for a grant under these rules shall be made to the Chairman of the Board in the form set out in Annexure "A" and shall be submitted by the applicant through the Head of Office or Administrative Department in which such Government servant was employed at the time of his retirement, or at the time of death or invalidation during service before retirement.

10. Where a grant under these rules has been sanctioned in favour of a widow, such grant shall be subject to the condition that the widow does not re-marry. Such widow shall each month furnish to the Board a Certificate in the form set out in Annexure 'B'. On re-marriage of the widow during the period of such grant, the grant shall cease forthwith.

11. If a Gazetted Government servant quits the Government service for one reason or the other or is forced to leave Government service, he shall not be entitled to the refund of the contributions made by him towards the Fund during the period of his service.

By order of the Governor, West Pakistan

A. H. QURAISHI,

Chief Secretary to Government,

West Pakistan.

ANNEXURE "A"

(*See* RULE 9)

APPILICATION FOR GRANT FROM THE WEST FAKISTAN GOVERNMENT SERVANTS BENEVOLENT FUND, PART I

1. Name of Government servant.
2. Date of entry into Government service.
3. Date of death, invalidation or retirement.
4. Total lenght of service at the time of death, invalidation or retirement.
5. (a) Post held at the time of retirement or at the time of death or invalidation before retirement.

   (b) Whether such post was Gazetted.

(c) Whether the Government servant held such post permanently or temporarily.

6. Last pay drawn and scale of pay ...

7. (a) Details of dependent family members, such as their names, ages, whether married, or unmarried school or college where being educated, relationship of each with the Government servant.

(b) Details of earing family members not included in item. ...

(a) above, and their monthly income.

8. Details of property left by the Government servant for his dependents.

(i) Movable, including cash ...

(ii) Immovable ...

9. Amount of and date from which pension gratuity/compensation has been granted by the Government.

10. If insured, the amount for which insured

11. Total General Provident Fund accumulations———

12. (i) Date from which contributing to the Benevolent Fund ...

(ii) Total contribution towards Benevolent Fund ...

13. Amount applied for ...

14. Reasons for the application with proof, if any ...

15. In the case of application by a widow, a statement to the effect that she has not re-married.

I do hereby solemnly affirm and verify that the contents of the above application are true to the best of my knowledge and belief and that I have concealed nothing.

I know that in the event of making a wilful misrepresentation or suppressionof fact, I shall be liable to criminal prosecution.

Signature and name of the applicant _____

Son/Daughter/Wife/Widow of _____

Address _____

I CERTIFY and attest the details furnished above from the record available in this office and——

(i) Recommend _____

(ii) do not recommend the case for reasons _____

Signature and name of the Head of office (with official seal) _____

Signature and name of the Head of Administrative Department (with official seal) _____

ANNEXURE "B"

(See RULE 10)

NO MARRIAGE CERTIFICRTE

I do hereby solemnly affirm that I, Mst.————widow, of———— drawing Rs.————(Rupees————) per month as grant out of the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund, Part I have not yet remarried and am still a widow. I, therefore, request that the sanctioned amount of Rs.————for the month of————may kindly be remitted to me.

Attested

Signature with date————

Name in block letters————

Widow of ————

Signature with the

Name————

Official seal of the Attesting Officer————

No. S & GAD (BF)-52/63, dated Lahore the 20th January 1966

A copy is forwarded to the :—

(1) all Secretaries to Government of West Pakistan ;

(2) all Heads of Attached Departments and the Register, High Court of West Pakistan ;

(3) all Commissioners of Divisions and Regional Heads in West Pakistan and

(4) all District and Sessions Judges and Deputy Commissioners/Political Agents in West Pakistan.

MUHAMMAD HAMID
DEPUTY SECRETARY (GENERAL)
for Chief Secretary to Government
West Pakistan.

No. S & GAD (RF)-52/63, dated Lahore, the 20 January 1966

A COPY is forwarded to the :—

(1) Accountant-General, West Pakistan, Lahore ;

(2) Comptroller, Northern Area, West Pakistan, Peshawar ;

(3) Comptroller, Southern Area, West Pakistan, Karachi ;

(4) Comptroller, Southern Area, Quetta/Kalat Wing, Karachi ; and

(5) Director, Audit and Accounts (Works), West Pakistan, Lahore.

MUHAMMAD HAMID
DEPUTY SECRETARY (GENERAL)
or Chief Secretary to Government
West Pakistan.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

NOTIFICATION

The 8th November 1966

No. S. VIII-3-17/66—In exercise of the powers conferred on him by Section 7 of the West Pakistan Government Servants Fund Ordinance, 1960 (West Pakistan Ordinance XIV of 1960) and in supresession of the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund, Part II (Disbursment Rules. 1963, the Governor of West Pakistan is pleased to frame the following rules :—

1. (1) These rules may be called the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund, Part-II (Disbursement) Rules, 1966.

(2) They shall come into force at once.

2. In these rules, unless the context otherwise requires, the following expressions shall have the meanings hereby respectively assigned to them, that is to say—

(a) "Controlling Officer" means the officer who, in relation to the non-gazetted Government Servant concerned, exercises the powers of a Controlling Officer under the financial rules or in the case of death of such servant, last exercised such powers :

(b) "Divisional Board" means the Divisional Board of Management constituted under section 6 of the Ordinance ;

(c) "Medical Officer" means the Authorised Medical Attendant within the meaning of the West Pakistan Government Servants (Medical Attendance) Rules, 1959, or the Medical Officer specified under the corres ponding other rules applicable to the non-gazetted Government Servant concerned, who has examined or attended on the non-gazetted Government Servant concerned or a member of his family :

(d) "Pay" means the amount drawn monthly by a Govarnment Servant as—

(i) the pay which has been sanctioned for a post held by him substantively or in an officiating capacity or to which he is entitled by reason of his position in a cadre ;

(ii) Overseas pay, technical pay and special pay other than special pay granted in view of his personal qualifications ; and

(iii) any other emoluments which may specially be classed as pay by the competent authority.

(e) "Provincial Board" means the Provincial Board of Management (Non-Gazetted) constituted under section 6 of the Ordinance ; and

(f) "Ordinance" means the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund Ordinance, 1960.

3. The Divisional Board may, out of the amounts allocated to it by the Provincial Board in persuance of the provisions of section 6 of the Ordinance, and the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund Rules 1960, sanction and disburse grants admissible under rule 4 and rule 7.

4. The following grants from the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund, Part II shall, subject to the provisions of these rules, be admissible to non-gazetted Government Servants who are subscribers to the Fund or their families, as the case may be, namely :—

(a) For the marriage of a Government Servant or his son or daughter :	Rupees one hundred and fifty in the case of a Government Servant of Class IV or his son or daughter and rupees three hundred in the case of a non-gazetted Government Servant above Class IV or his son or daughter.
(b) For the funeral expenses of a Government Servant or of a member of his family :	Rupees two hundred in the case of a Government Servant of Class IV and rupees one hundred in the case of a member of his family wholly dependent upon him. Rupees two hundred and fifty in the case of a Government Servant above Class IV and rupees one hundred and twenty-five in the case of a member of his family wholly dependent upon him.
(d) Educational Scholarships for pursuing studies to the children of serving as well as deceased or invalided Government Servants:	Such amounts, for such period and on such terms, as the Provincial Board may prescribe.

(e) In the case of death of a non-gazetted Government Servant while in service or within two years of his retirement or in the event of his invalidation, the following grants may be sanctioned:—

(i) In the case of a non-gazetted Government Servant of Class IV, a sum not exceeding rupees fifty per month for a period upto three years;

(ii) in the case of a non-gazetted Government Servant getting pay upto Rs. 200-00 per month, a sum not exceeding rupees one hundred per month for a period upto three years; and

(iii) In the case of a non-gazetted Government Servant getting pay above Rs. 200-00 per month a sum not exceeding rupees one hundred and fifty per month for a period upto three years.

(f). The Provincial Board may also, with the approval of Government, introduce schemes for granting loans or advances to non-gazetted Government Servants for specified purposes, or any other beneficial schemes, such as housing societies, educational institutions, etc.

5. An application for a grant under Rule 4 shall be made in the form set out in Annexure 'A' and shall be presented to the Controlling Officer along with the certificate of the Medical Officer, where such certificate is necessary.

6. (1) Where an application is made to him under Rule 5, if the Controlling Officer, after taking into consideration the contents of the application and making such enquiries as he may consider necessary, is satisfied that the applicant is entitled to a grant under Rule 4, may recommend to the Divisional Board the amount to be disbursed or granted to the applicant.

(2) On receipt of the recommendation of the Controlling Officer under sub-rule (1), the Divisional Board may, after taking into consideration such recommendations and making such enquiries (if any) as it may consider necessary, sanction out of the funds allocated to it under Rule 3, a grant or payment to the Government servant concerned or a member of his family in accordance with the provisions of Rule 4.

(3) The amount sanctioned under sub-rule (2) shall be paid by the Divisional Board by issuing a cheque in favour of the Government servant concerned or a member of his family, as the case may be.

(4) The Divisional Board shall obtain proper receipts from the grantee in respect of all such payments and maintain a record of the same in the register prescribed under rule 13 of the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund Rules, 1960.

7. (1) Notwithstanding anything contained in these rules, the Divisional Board may, with the approval of the Provincial Board, make to a non-gazetted Government servant or number of his family, in case of extreme financial distress which is not occasioned on account of actions or omissions on the part of the Government servant himself, any grant not provided in Rule 4

(2) The procedure for a grant under this rules shall be as provided in rule 5 and 6.

8. Each Divisional Board shall by the tenth of each month, submit to the Provincial Board a monthly return relating to the last preceding month, showing the amount of allocation in hand at the beginning of the last preceding month the amount of further alication received, if any, and the disbursement made under Rules 4 and 7 during that month.

9. Where a grant under these rules has been sanctioned in favour of a widow, such grant shall be subject to the condition that the widow does not remarry. Such widow shall such month furnish to the Divisional Board a certification the form set out in Annexure 'B' to these rules. On remarriage of the widow, the grant sanctioned in her favour shall cease forthwith.

10. A non-Gazetted Government servant, who, for any reason whatsoever, quits Government service or is forced to leave Government service, shall not be entitled to the refund of the concributions made by him towards the Fund during the period of his service.

By order of the Governor of West Pakistan
A. H. QURAISHI
Chief Secretary to Government, West Pakistan.

No. S. VIII-3-17/66, dated Lahore the 8th November 1966

A copy, is forwarded, to—

(1) all Secretaries to Government of West Pakistan ;

(2) all Heads of Attached Departments;

(3) the Registrar, High Court of West Pakistan ;

(4) all Regional Heads of Departments ;

(5) all Commissioners of Divisions :

(6) all District and Sessions Judges and Deputy Commissioner/Political Agents in West Pakistan.

(7) all Members of the Provincial Board of Management, West Pakistan Government Servants Benevolent Fund—Part II.

MUHAMMAD AHMID
Deputy Secretary (General)
Service and General Administration Department
for Chief Secretary to Government, West Pakistan.

ANNEXURE "A"

(*See* RULE 5)

APPLICATION FOR GRANT FROM THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT SERVANTS BENEVOLENT FUND PART II

1. Name of the Government Servant.

2. Date of entry into Government service.

3. Date of death, invalidation or retirement.

4. Total length of service at the time of death, invalidation or retirement

5. (a) Post held that at the time of retirement, or at the time of death or invalidation before retirement.

(b) Whether such post was Non-Gazetted.

(c) Whether the Government servants held such post permanently or temporarily.

6. Last pay drawn, and scale of pay.

7. (a) details of dependent family members, such as their names, ages, whether married or unmarried, school or college where being educated. relationship of each with the Government servant ;

(b) details of earning family members not included in item (a) above, and their monthly incomes.

8. details of property left by the Government servant for his dependents—

(i) moveable, including cash.

(ii) immoveable.

9. Amount of and date from which pension/ gratuity/compensation has been granted by the Government.

10. If insured, the amount for which insured.

11. Total General Provident Fund accumulations.

12. (i) Date from which contributing to the Benevolent Fund.

(ii) Total contribution towards Benevolent Fund.

13. Amount applied for.

14. Reasons for the application with proof, if any ?

15. In the case of application by a widow, a statement to the effect that she has not remarried.

I do hereby solemnly affirm and verify that the contents of the above application are true to the best of my knowledge and behalf and that I have concealed nothing.

I know that in the event of making a wilful mis-representation or suppression of fact, I shall be liable to criminal prosecution.

Signature and name of the applicant.———————————

———————————

Son/daughter/wife/widow of———————————

Address———————————

I certify and attest the details furnished above from the record available in this office and

(i) recommend

(ii) do not recommend the case for reasons

———————————

———————————

Signture and name of the Controlling Officer

(with official seal).

ANNEXURE 'B'

(*See Rule 9*)

I do hereby solemnly affirm that I, Mst.——————————— widow of———————drawing Rs.———————(Rupees———————) per month as grant out of the West Pakistan Government Servant Benevolent Fund, Part II, have not yet remarried and still a widow. I, therefore, request that the sanctioned amount of Rs.——————————— for the month of———————may kindly be remitted to me.

Signature with date———————

Name in block letters———————

Widow of———————

قصبہ گوکڑاں میں بجلی کی فراہمی

*۲۳۷۱ - مسٹر نور محمد خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ گوکڑاں کو جس کی آبادی تقریباً دس ہزار ہے تا حال بجلی مہیا نہیں کی گئی - اگر جواب اثبات میں ہے تو وہاں کب تک بجلی مہیا کی جائیگی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ماضی میں قصبہ گوکڑوں کے باشندوں سے کوئی درخواست برائے حصول بجلی موصول نہیں ہوئی - تاہم اطلاع عرض ہے کہ یہ قصبہ بجلی کی موجودہ لائن سے تقریباً ۸ میل دور واقع ہے - اور قصبہ کو بجلی مہیا کرنے کے لئے اندازاً ۳ ½ لاکھ روپے خرچ آئیں گے - اس کام کا صحیح نتیجہ سروے کرنے کے بعد لگایا جائے گا - اور اگر کام فنی اور مالی طور پر مناسب پایا گیا - تو آئندہ مالی سال میں بھی مہیا کرنے کی سکیم میں اس قصبہ کو بھی شامل کر لیا جائے گا -

---

آدم واہن تا چھمب کلیار بجلی لائن چالو کرنا

*۲۳۷۱ - (ب) - خان نور محمد خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ آدم واہن تا چھمب کلیار بجلی کی لائن عرصہ ۲ سال سے مکمل ہو چکی ہے - اگر ایسا ہے تو یہ لائن کب تک چالو ہو گی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - آدم واہن سے چھمب کلیار تک بجلی کی لائن بچھانے کا کام زیر تعمیر ہے لائن بچھانے کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے - اور اب صرف پچاس کھمبوں کی بنیادیں بنانا باقی ہے - یہ کام بھی عنقریب مکمل ہو جائے گا -

---

سڑک کی پختگی

*۲۳۸۲ - چوہدری لال خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ایک نہایت

گنجان آباد اور زرخیز علاقہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس علاقہ کے عوام کو ذرائع آمدورفت اور اپنی اجناس منڈی تک پہنچانے میں بڑی تکلیف کا سامنا ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیدا تا بھیروال ۔ گوجرہ تا قادر آباد اور گوجرہ تا بھاپڑ براستہ ریڑکا بالا کچی سڑکیں واقع ہیں ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت ان سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں اس علاقے میں کچی سڑکیں اور کچے دیہی راستے ہیں ۔

(د) ضلع ورکس کونسل نے صرف گوجرہ تا قادر آباد سڑک کی تعمیر کے لئے محکمہ ہائی ویز کو سفارش کی ہے ۔ باقی سڑکوں کی تعمیر کے بارے میں ضلع ورکس کونسل ہی اپنے فنڈز اور ترجیحات کی روشنی میں کوئی حتمی فیصلہ کر سکتی ہے ۔

جوہر آباد میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی تقرری

*۲۳۹۷ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جوہر آباد ضلع سرگودھا میں چھ ماہ سے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات نہیں ہے ۔

ب) اگر جزو الف بالا کا جواب اثبات میں ہو تو وہاں کب تک ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کا تقرر کر دیا جائیگا ۔

ج) مذکورہ عدالت میں کتنے مقدمات فیصلہ طلب پڑے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔ جوہر آباد میں مورخہ ۱-۱۰-۱۹۷۱ء سے کوئی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نہیں ہے ۔

ب) مزید افسران بھرتی کرنے کے بعد ایک ریذیڈنٹ مجسٹریٹ جوہر آباد میں بھی تعینات کر دیا جائے گا ۔

ج) مورخہ ۱-۳-۱۹۷۳ء کو اس عدالت میں فیصلہ طلب مقدمات کی تعداد ۳۳۷ تھی یہ مقدمات اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں منتقل کر دیئے گئے ہیں ۔

وکلاء میں سے مجسٹریٹوں کی تقرری

*۲۳۹۸ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت وکلاء میں سے مجسٹریٹ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت صوبہ کے ہر سب ڈویژن میں ایک ریذیڈنٹ مجسٹریٹ مقرر کرنے کی تجویز پر غور کرے گی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) افسران کی مزید بھرتی کے بعد ضرورت کے لحاظ سے ہر ایک سب ڈویژن میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی ۔

شاہ پور ضلع سرگودھا میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی تقرری

*۲۳۹۹ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شاہ پور ضلع سرگودھا میں ایک ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات ہوا کرتا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اب کتنے عرصہ سے شاہ پور میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات نہیں ہے اور حکومت کب وہاں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) مورخہ ۷-۱۰-۷۰ء سے شاہ پور میں کوئی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نہیں ہے جونہی مزید افسران کا تقرر عمل میں آتا ہے شاہ پور میں بھی ایک ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات کر دیا جائے گا ۔

شاہ پور ضلع سرگودھا میں سول جج کی تقرری

*۲۳۰۰ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شاہ پور ضلع سرگودھا میں کوئی سول جج متعین نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ علاقہ میں کب تک سول جج مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں !

(ب) نئی بھرتی کے بعد شاہ پور میں سول جج تعینات کرنے پر غور کیا جائے گا ۔ اس وقت اتنے مقدمات نہیں ہیں ۔ کہ شاہ پور میں فوری طور پر ہمہ وقتی سول جج مقرر کیا جائے ۔

لوکل کونسل سروس کے درجہ اول اور درجہ دوم کے ملازمین کی تاریخ تعیناتی

*۲۳۰۶ ۔ مرزا طاہر بیگ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور میونسپل کارپوریشن میں لوکل کونسل سروس کے درجہ اول اور درجہ دوم کے ملازمین کی تاریخ تعیناتی کیا ہے ۔ ان ملازمین کے نام بمع تاریخ تعیناتی بیان کئے جائیں ۔

(ب) جن ملازمین کو اس ادارہ میں تعینات ہوئے عرصہ تین سال گزر چکا ہے ان کو کیوں تبدیل نہیں کیا گیا اور کیا حکومت پنجاب ان ملازمین کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) مطلوبہ فہرست ایوان کے روبرو پیش ہے ۔

(ب) یہ ضروری نہیں کہ تین سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ہر ملازم کو لازماً تبدیل کیا جائے خاص حالات میں کسی ملازم کو تجربہ ملازمت کے فرائض کی نوعیت اور کارکردگی کے پیش نظر رکھتے ہوئے تین سال سے زائد عرصہ کے لئے بھی ایک جگہ پر رکھا جا سکتا ہے تاہم اگر مناسب خیال کیا گیا تو کسی بھی ملازم کو کسی وقت بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے ۔

STATEMENT OF LCS I AND II OFFICERS WORKING IN L.M.C

Sr. No.	Name	Designation	Date of posting.
		Class-I (Senior)	
1.	Mr. A.U. Saleem,	Chief Offrce : / Administrator.	1-5-71/ 8-2-72
2.	Mr. Mohammad Manzoor Ahmad.	Chief A/Ces Officer	14-10-72
3.	Ch. Bashir Ahmed	Municipal Engineer.	6-1-71
4.	Dr. Hanif Ahmad Sh.	Asst : Medical Offr : Health	1-9-71
5.	Dr. A.T. Zaidi	—do—	1-7-68
6.	Dr. Sajjad Hassan	—do—	1-7-68
		Class-I (Junior)	
7.	Mr. Zaheer Hassan	Taxation Officer.	6-11-69
8.	Mr. Massrat Beg	Asstt ; Muncipal Engineer.	13-3-71
9.	Ch. Mohd Akhtar	—do—	24-7-70

10.	Syed Zahir Shah	—do—	4-4-70
11.	Syed Ghulam Raza Shah	—do—	13-4-71
12.	Mr. Abdul Sammad Khan	—do—	12-9-72
13.	Dr. Akhtar Ali Bukhari	Medical Offr :	1-7-68
14.	Dr. Khalid Ghaznavi	—do—	1-7-68
15.	Dr. Irshad Hassan Khan	—do—	1-7-68
16.	Dr. Saeed-ur-Rehman	—do—	—do—
17.	Dr. Jamsheia Qadir	—do—	—do—
18.	Dr. Mrs. Naseem Saleem	—do—	—do—
19.	Dr. Miss Najma Malik	—do—	—do—
20.	Dr. A.M. Zohera	—do—	—do—
21.	Dr. Nasir Mir	—do—	—do—
22.	Dr. Mushtri Khanum	—do—	—do—
23.	Dr. Mubasha Khanum	—do—	—do—
24.	Dr. Mohd Aslam Bhatti	—do—	—do—
25.	Dr. Manzoor-Ul-Haq Ch.	—do—	—do—
26.	Dr. Niaz Ahmad	—do—	—do—
27.	Dr. Khurshid Tarar	—do—	—do—
28.	Dr. Ihsan-Ul-Haq	—do—	—do—
29.	Dr. Mrs Iftikhar Malik	—do—	—do—
30.	Dr. Iftikhar Ahmad	—do—	—do—
31.	Dr. Jaffar Mahmood	—do—	—do—
32.	Dr. Mrs. K.L. Zaidi	Medical Offr.	1-7-68
33.	Dr. Zahida Bukhari	—do—	—do—
34.	Dr. Fazeelat Ali Qamar	—do—	—do—
35.	Dr. Tahara Butt	—do—	—do—
36.	Dr. Ejaz Khatoon	—do—	—do—
37.	Dr. Dr. Mrs Sofia Birjees	—do—	—do—
38.	Dr. Feroza Sheikh	—do—	—do—
39.	Dr. Sufia Malik	—do—	—do—
40.	Mrs. Abida Afzal	Headmistress	27-8-70

Class II

41.	Ch. Sardar Mohd	Dy : C.O	5-2-73
42.	Mr. M.R.K. Talib Yazdani	Edu : Officer	3-1-73
43.	Mian Mohd Din Kaleem	A/Ces Offr.	9-1-71 Working LIT
44.	M. Ali Akbar	—do—	—do—
45.	Mr. Mohd Younis	—do—	—do—
46.	Mr. Mohd Hussain	—do—	—do—
47.	Mr. Mohd Latif Zar	—do—	—do—
48.	Ghulam Ahmad Mirza	—do—	—do—
49.	Mohd Ismail	—do—	10-5-72
50.	Qazi Mohd Z Shafi	—do—	16-10-73
51.	Mr. Balal Ahmad	Muncipal Engineer.	17-12-1969
52.	Mr. Abdul Rashid Khan	Asstt : Muncipal Engineer	16-1-71
53.	Mr. Maqbool Ahmad Rai	—do—	21-6-72
54.	Abdul Sattar Malik	—do—	26-3-73
55.	Mrs. Khalida Khanum Gulzar	Lady Suptdt. Education	7-4-71

لاہور میونسپل کارپوریشن کے محکمہ چونگی کی آمدن

*۲۳۰۶ ۔ (الف) **مرزا طاہر بیگ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن کے محکمہ چونگی کو جنوری ۔ فروری ۱۹۷۳ء اور نومبر ۔ دسمبر ۱۹۷۲ء میں روزانہ اوسطاً کتنی آمدن ہوئی ۔ اگر مذکورہ مہینوں کی آمدن میں کوئی فرق ہو تو اس کی وجہ بیان کی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔

نومبر ۱۹۷۲ء	۹۲۱۳۲ روپیہ روزانہ اوسط
دسمبر ۱۹۷۲ء	۱۰۵۸۲۹ روپیہ روزانہ اوسط
جنوری ۱۹۷۳ء	۹۵۸۹۲ روپیہ روزانہ اوسط
فروری ۱۹۷۳ء	۹۷۵۲۵ روپیہ روزانہ اوسط

نومبر ۱۹۷۲ء میں کم اوسط آمدنی کی وجہ سال کی درآمد میں کمی تھی اور دسمبر ۱۹۷۲ء میں زیادہ آمدنی کی ایک وجہ یہ تھی کہ ایک لاکھ آٹھ ہزار چار سو چھتیس روپے کے بقایاجات وصول ہوئے۔

میونسپل کمیٹی چشتیاں کی جانب سے چک نمبر ۳۶ ایف و چک نمبر ۱۵-۱۴-۱۳ گجیانی میں تہ بازاری کی وصولی

*۲۴۷۲۔ حافظ علی اسد اللہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میونسپل کمیٹی چشتیاں نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳۱-۸-۱۹۶۸ء میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ چک نمبر ۳۶۔ ایف و چک نمبر ۱۵-۱۴-۱۳ گجیانی پرانی چشتیاں میں تہ بازاری نصف شرح پر وصول کی جائے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ سال ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۲ء تک جزو (الف) مذکورہ چک کے لوگوں سے تہ بازاری وصول نہیں کی گئی جس کی وجہ سے میونسپلٹی کو ہزاروں روپے کا نقصان پہنچا۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مندرجہ بالا چکوک کی حدود میونسپل کمیٹی میں واقع ہیں اور ان میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسی دکانات ہیں جو غیر تہ بازاری عرصہ سے استعمال ہو رہی ہیں۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ سابقہ دور کے چند سیاسی افراد کی بدولت ملازمین بلدیہ مذکور نے غفلت اور لا پرواہی کا ثبوت دے کر میونسپلٹی چشتیاں کو مالی نقصان ہوا۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت ان اشخاص کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی ہے جن کی بدولت میونسپلٹی چشتیاں کو مالی نقصان ہوا۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں بعد میں یہ شرح ڈیڑھ روپیہ مقرر کی گئی تھی ۔

(ج) جی نہیں ۔

(ج) ممکن ہے غفلت یا لا پرواہی سے کچھ لوگوں سے تہ بازاری وصول نہ ہوئی ہو مگر سیاسی دباؤ کا کوئی ثبوت نہیں ۔

(د) تحقیقات کے بعد ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے ۔

سڑکوں پر حادثات

*۲۴۸۲ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران سڑکوں پر (۱) کتنے حادثات ہوئے (۲) کتنی اموات ہوئیں (۳) کتنے لوگ زخمی ہوئے (۴) مرنے والوں کے لواحقین کو کتنی امداد دی گئی (۵) بس مالکان کو مجموعی طور پر کتنا جرمانہ ہوا ۔

(ب) حکومت حادثات کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔

(الف)	۱۹۷۱ء	۱۹۷۲ء
(۱) کل حادثات	۲۶۹۲	۲۴۹۳
(۲) کل اموات	۱۱۵۹	۱۲۳۷
(۳) کل تعداد زخمی	۲۷۷۳	۲۶۱۰
(۴) معاوضہ	۵۹۵۴۲۶	۶۸۴۸۵۰
(۵) جرمانہ	۱۱۳۶۶۳۸	۷۳۹۶۳۷

(ب) ہر ضلع میں علیحدہ علیحدہ موبائیل سٹاف تعینات ہوئے ہیں ۔ ایم ۔ ایم ۔ پی ۔ آئی اس کے علاوہ مکمل طریقہ سے سڑکوں پر گشت کرتے ہیں اور ڈسٹرکٹ ٹریفک مجسٹریٹ کے ہمراہ بھی چیکنگ کی جاتی ہے ۔

یہ ٹیم موقع پر ہی ٹریفک قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے جرمانہ وصول کرتی ہے ۔ علاوہ ازیں اہم حادثات کے معاملے میں حکومت ایک کمیٹی مقرر کرتی ہے جو کہ حادثات کا مفصل طور پر جائزہ لینے کے بعد حکومت کو اپنی رپورٹ بھیجتی ہے اور رپورٹ کے مطابق متعلقہ گاڑی کے مالکان اور ڈرائیوروں کے خلاف محکمانہ و عدالتی چارہ جوئی کا فیصلہ کرتی ہے ۔

گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کے خلاف رشوت لینے کے الزام میں تفتیش

*۲۸۷ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۱۹۷۲-۷۳ء میں اب تک صوبہ پنجاب کے کتنے گزیٹڈ افسران آفس سپرنٹنڈنس ہیڈ کلرک اور پٹواریوں کے خلاف صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی نے رشوت لینے کے الزام میں تفتیش کی اور تفتیش کے نتیجہ کے طور پر کتنے افراد کے خلاف محکمانہ کارروائی کی سفارش کی گئی ۔ کتنے افراد کے چالان مکمل کرکے سپرد عدالت کئے گئے اور کتنے اشخاص کی ملازمت سے جبری ریٹائرمنٹ کی سفارش کی گئی ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں آج کل کتنے گزیٹڈ آفیسرز ۔ آفس سپرنٹنڈنس ۔ ہیڈ کلرک ۔ کلرک اور پٹواریوں کے خلاف رشوت لینے کے الزام میں صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی تفتیش میں مصروف ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے ۱۴ مارچ ۱۹۷۳ء تک صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی نے ۷۹ گزیٹڈ افسران ۔ ۲ آفس سپرنٹنڈنس ۹ ہیڈ کلرک ۔ ۱۰۶ اور ۱۷۳ پٹواریوں کے خلاف رشوت لینے کے الزام میں تفتیش کی ۔ اس تفتیش کے نتیجہ کے طور پر ۲۲ افراد کے خلاف محکمانہ کاروائی کی سفارش کی گئی

اور ۲۳ افراد کے چالان مکمل کرکے سپرد عدالت کئے گئے - کسی شخص کی بھی ملازمت سے جبری ریٹائرمنٹ کی سفارش نہیں کی گئی -

(ب) صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی آج کل ۶۷ گزیٹڈ آفیسرز ۲ آفس سپرنٹنڈنس ۳ ہیڈ کلرک ۱۳ کلرک اور ۱۷ پٹواریوں کے خلاف رشوت لینے کے الزام میں مصروف تفتیش ہے -

---

ڈسپنسروں کو پنشن کی مراعات

*۲۵۰۳ - ڈاکٹر محمد صادق ملہی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسپنسروں کی تعیناتی کے لئے میونسپل کمیٹی ڈسٹرکٹ کونسل اور گورنمنٹ کی علیحدہ علیحدہ سروسز ہیں -

(ب) کیا میونسپل کمیٹی کا ملازم ڈسپنسر ڈسٹرکٹ کونسل میں تبدیل ہو سکتا ہے - اگر تبدیل ہو سکتا ہے تو اس کو اختتام ملازمت پر پنشن اور دیگر مراعات کون دے گا -

(ج) کیا حکومت اس پیچیدگی کے پیش نظر میونسپل کمیٹی کے ملازمین کو جو ڈسٹرکٹ کونسلوں میں ہیں - میونسپل کمیٹیوں میں واپس بھیجنے کو تیار ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

ضلع رحیم یار خان میں مجسٹریٹوں کی آسامیاں

*۲۵۱۲ - مسٹر محمد حنیف نارو - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے مجسٹریٹوں کی آسامیاں خالی ہیں اور

اس وقت کتنے مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) اگر مذکورہ بالا آسامیاں خالی ہیں تو وہ کب سے خالی ہیں اور ان کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) کل منظور شدہ آسامیاں ۱۰ ہیں اس وقت ۷ مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں ۔ جن میں ایک آفیسر زیر تربیت ہے ۔ جسے عنقریب درجہ اول کے اختیارات مل جائیں گے ۔

(ب) یہ آسامیاں مورخہ $1\frac{4}{72}$ ، $27\frac{2}{72}$ ، $14\frac{10}{72}$ ، $23\frac{10}{72}$ سے خالی ہیں ۔ زیر تربیت آفیسر کو اختیارات ملنے کے بعد تین آسامیاں خالی رہ جائیں گی ۔ جنہیں مجسٹریٹ صاحبان کی بھرتی مکمل ہونے پر پر کر دیا جائے گا ۔

کہروڑپکا شہر میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی تعیناتی

*۲۵۱۷ - رانا رب نواز نون ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہروڑ پکا شہر سب تحصیل ہے اور بہت ہی گنجان آباد ہے مگر وہاں کوئی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ علاقے میں حکومت کوئی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) حکومت نے حال ہی میں مجسٹریٹوں کی مزید آسامیاں منظور کی ہیں اور کمشنر صاحبان سے کہا ہے کہ وہ ان آسامیوں کو حسب ضرورت تقسیم کریں ۔

صوبہ پنجاب میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹوں کی تعداد

*۲۵۱۸ - میاں محمد رفیع - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں آج کل کہاں کہاں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات ہیں -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مستقبل قریب میں آبادی کے اضافہ کے پیش نظر مزید علاقوں میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کہاں کہاں اور کب تک ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) اس وقت کمالیہ ، رحمان اور اسلام آباد میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی آسامیاں موجود ہیں -

(ب) حکومت نے حال ہی میں مجسٹریٹوں کی مزید آسامیاں منظور کی ہیں اور کمشنر صاحبان سے کہا ہے - کہ وہ حسب ضرورت ان آسامیاں کو تقسیم کریں -

---

دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹوں کی تعیناتی

*۲۵۲۱ - میاں محمد رفیع - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب ٹریفک کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مقدمات کی سرسری سماعت کے لئے دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کب تک عمل درآمد ہو گا - اگر عمل درآمد ہو چکا ہے تو اب تک کتنے دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ تعینات کئے جا چکے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں -

(ب) معاملہ زیر غور ہے مطلوبہ تعداد میں دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ دستیاب ہونے پر عمل درآمد کیا جائے گا -

آمین پور بازار لائلپور میں ناجائز چرس کی فروخت

*۲۵۲۶ - مسٹر طاہر احمد شاہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ آمین پور بازار لائلپور میں کھلے عام ناجائز چرس فروخت ہوتی ہے - حالانکہ تھانہ پولیس کوتوالی اس اڈے سے چند گز کے فاصلہ پر ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس اڈے کو ختم کرنے کے لئے کوئی ٹھوس اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی نہیں -

(ب) شکایت موصول ہونے پر پولیس برابر ناجائز منشیات کی فروخت بند کرنے کی کوشش محکمہ آبکاری کے تعاون سے کرتی ہے -

---

کچی آبادی فیکٹری ایریا لائلپور میں جوا خانہ

*۲۵۲۷ - مسٹر طاہر احمد شاہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حکومت کے علم میں ہے کہ کچی آبادی فیکٹری ایریا لائلپور میں ایک منظم جوا خانہ چلایا جا رہا ہے -

(ب) کہ یہ حقیقت ہے کہ جوا خانہ لائلپور پولیس کی سرپرستی میں چل رہا ہے اور اس جوا خانہ کا مالک مقامی پولیس کا دلال ہے -

(ج) اگر جزو ہائے (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس اڈا کو ختم کرنے کے لئے کوئی ٹھوس اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) حکومت کے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) اطلاع ملنے پر ۔ جوا خانوں پر پولیس چھاپے مارتی ہے اور قانونی کارروائی کرتی ہے ۔

جھنگ بازار لائلپور میں ناجائز شراب کی فروخت

*۲۵۲۸ ۔ مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جھنگ بازار لائلپور میں افیون کے اڈا پر برسرعام ناجائز شراب فروخت ہوتی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ ناجائز کاروبار لائلپور کے پولیس اہلکاران کی سرپرستی اور ایما پر ہوتا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ اڈا کو بند کرنے کے لئے ٹھوس اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔

(ج) ناظم پولیس لائل پور کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ کڑی نگاہ رکھے اور ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی جو نا جائز کاروبار کے مرتکب ہوتے ہیں ۔

سیکرٹری یونین کونسل ساھن والا کا تبادلہ

*۲۵۹۶ ۔ میاں محمد اسلام ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غلام حسین سیکرٹری یونین کونسل ساھن والا کا تبادلہ ضلع ڈیرہ غازی خاں سے ضلع مظفر گڑھ کر دیا گیا ہے جب کہ اس کا بھائی جنگ قیدی ہے اور تمام کنبہ کی نگرانی اس کے ذمہ ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری یونین کونسل کا تبادلہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں قانون و ضوابط کے تحت اس کی رضامندی کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سیکرٹری یونین کونسل کے تبادلہ کے احکامات منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں ۔ جہاں تک اس کے بھائی کا جنگی قیدی ہونے کا تعلق ہے اس کی تصدیق ملٹری اتھارٹی ہی کر سکتی ہے ۔

(ب) اصولاً تبادلے مفاد عامہ کی خاطر کئے جاتے ہیں ۔ اس سلسلے میں کسی سیکرٹری یونین کونسل کی رضا مندی ضروری نہیں ۔

(ج) تبادلہ شکایات کی بناء پر کیا گیا ہے اور ان شکایات کی باقاعدہ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ملتان انکوائری کر رہے ہیں ۔ فیصلہ انکوائری رپورٹ ملنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے ۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ڈیرہ غازی خان کے خلاف الزامات کی تحقیقات

*۲۵۹۷ - میاں عبد اسلام : کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) چوہدری اصغر علی اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ضلع ڈیرہ غازی خان میں کب تعینات ہوئے اور کس عہدہ اور کون سی تاریخ سے وہ بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ترقی یاب ہوئے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مقامی افراد اور اسسٹنٹ سیکرٹری متعلقہ کی متعدد درخواستوں پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مذکورہ پر لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کے لئے کوئی تحقیقاتی افسر مقرر کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو کب اور کس کو مقرر کیا گیا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر مذکورہ کے خلاف جناب وزیر قانون حکومت پنجاب کے حکم سے محکمہ انسداد رشوت ستانی میں کیس درج کیا گیا ہے۔

(د) اگر جزو (ب) و (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس سلسلہ میں اب تک کیا کارروائی کی ہے۔

(ہ) اسسٹنٹ ڈائریکٹر مذکورہ نے اپنے دوران تعیناتی ڈیرہ غازی خان کتنے سیکرٹریز یونین کونسل تبدیل یا معطل کئے اور ان کی وجوہات کیا تھیں۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر مذکورہ کے تبادلہ کے احکامات ہو چکے ہیں مگر ان پر تا حال عمل نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (سید معراج خالد): (الف) ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء سے۔ یہ عہدہ ترقیاتی افسر ہی کی تنخواہ پر عارضی طور پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامی پر کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کو باضابطہ ترقی نہیں دی گئی۔

(ب) جی ہاں۔ جناب محمد نواز علی خان کھیڑا پی۔ سی۔ ایس ناظم لوکل گورنمنٹ ملتان کو تحقیقاتی افسر بارہ دسمبر ۱۹۷۲ء مقرر کیا گیا ہے۔

(ج) اس محکمہ کے علم میں کوئی ایسی اطلاع نہیں ہے۔

(د) ان کی ڈیرہ غازی خان سے تبدیلی کے احکامات جاری ہو چکے ہیں۔ ان کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لئے بھی احکامات جاری ہو چکے ہیں۔

(ہ) فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ افسر اپنے مقام تبدیلی پر تا حال نہیں جا سکے۔ کیونکہ جس افسر کو ان کی جگہ ڈیرہ غازی خان تعینات کیا ہے۔ انہوں نے اپنی چھٹی بڑھا لی ہے۔ تاہم نئے احکامات کے مطابق جناب اصغر علی کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں حاضر ہونے کے لئے کہا گیا ہے۔

TRANSFERRED

Sr. No.	Name of the Secretary	From	To	Reasons
1.	Mr. Yar Mohammad	Mohammadpur	Tuman Mazari & Drishak.	On public complaint of corruption & reports of absence and insobordination from supervisor, D.G. Jampur.
	—do—	Tuman Mazari Drishak	Kot Tahir.	On the directions of D.C. when the Secretary requested him to shift near to his home.
2.	Mr. Ghulam Hussain	Harrand	Kotla Dewan	On the complaints of Chairman, U.C.
	—do—	Kotla Dewan	Sahanwala.	On the public complaint of corruption and absence.
3.	Mr. Ghulam Nabi.	Paigah	Dajal	On the personal request due to his domestic affairs.
	—do—	Dajal	Shahwali	On the complaint of Chairman, People Party, Dajal about mis-use of his official position and mis-behaviour with local public.
4.	Mr. Mubin Khan Abdul Latif.	Jhokeuttra Chorutta Kala	Chorutta Jhokeuttra Hairo Sharqi	Mutual transfer.
5.	Khuda Bakhsh.			On his own request after completion of 3 years.
6.	Abdul Aziz.	Batil	Mukwal Kalan	On his own request after completion of 3 years.
7.	Sehnawaz Ali.	Nawan	Kot Tahir	On completion of 4 years service.
8.	Ghulam Ali.	Derkhast Jamal Khan	Rojhan	On public complaint and completion of 3 year's service, duly recommended by Supervisor.
9.	Abdul Ghafoor.	Shikarpur	Fazilpur	Mutual transfer with D.O.'s recommendation.
	Mohd Anwar Chema.	Fazilpur	Shikarpur	
10.	Mohammad Abbas Noor Ahmed.	Wong Kotla Isan	Kotla Isan Wong	Mutual transfer on the recommendation of D.C.
11.	Mohd Yasin.	Wadore	Jhokeuttra	On complaint of absence & corruption.
12.	Noor Mohd Shah. 7	Shah Sadar Din	Mamoori	On absence & complaint by Supervisor.
13.	Mohammad Hussain.	Mamoori	Drahma	On his own request due to his domestic affairs.

	—do—	Drahma	Khakhi	On public complaint of corruption & absence.
	—do—	Khakhi	Tuman Mazari & Drishak	Due to constant absence in Union Council.
14.	Hamid Raza.	Choti	Tuman Leghari	Transferred being Balochi-knowing.
15.	Khadim Hussain.	Tuman Leghari	Shah Sadar Din	On his own request as he was unable to pullon due to not knowing the balochi language.
16.	Mohd Iqbal Duddi.	Kot Tahir	Kacha Mian wali	The Chairman, U.C. Kot Tahir did not accept him.
17.	Ghulam Sarwar Sabqi.	Shadanlund	Kot Tahir	On the complaint of Chairman, U.C. Shadanlund.
	—do—	Kot Tahir	Mohdpur	On the complaint of Chairman U.M. Kot Tahir.
18.	Mohd Ali Amjad. 8	Wah Leshari	Dajal	Transferred by the D.C.
19.	Noor Mohammad Attaullah.	Vehova Fateh Khan	Fateh Khan Vehova	Mutual transfer on the recommendations of Supervisor, LG. Taunsa.
20.	Amjad Ali Buzdar.	Tuman qaisrani	Tibbi qaisrani	On admistrative grounds as recommended by the Supervisor, LG Taunsa.
	Karim Bakhsh.	Tibbiqaisrani	Tuman qaisrani	
21.	Ghulam Farid.	Tuman Mazari Drishak	Downa	As per directions of the Director, B. Ds. Multan Division, Multan.
22.	Mohammad Ashraf	Downa	Lakhani	After completion of 3 year's service.
23.	Mohammad Iqbal.	Mahtam	Raigah	On a vacant post as the public of Mahtam wanted the old Secretary to the posted in their U.C.
24.	Mohd Sarwar Rahi.	Kotla Dewan	Umarkot	On public complaints and absence from duty.
	Faiz Mohammad.	Umarkot	Kotha Dewan	On completion of 3 year's service.
25.	Ahmed Nawaz Durrani	Jehanpur	Tuman Gurchani	On complaints of absence sent inan un-attractive Union Council.

Statement showing the names of Secretartes, Union Councils placed under suspension and reasons thereof.

Sr. No.	Name of Secretary	Reasons of Suspension
1.	Mr. Hasil Khan U/C Choti Bala	He was suspended on 1-3-1973 by D.C. on the report of Assistant Commissioner D.G. Khan for his continuous absence from U. Council. He is still under suspension.
2.	Mr. Rashid Ahmad Haidrani, U/C Kacha Mianwali.	He was suspended on 13-2-1971 under the orders of Deputy Commissioner on the report of Assistant Commissioner, Rajanpur regarding his absence from Union Council. He was re-instated later on.
3.	Mr. Ghulam Hussain, Union Council, Sahanwala.	He was suspended on 23-1-73 under the orders of Deputy Commissioner on the report of Assistant Commissioner Rajanpur as the said Secretary manhandled and made criminal assault on Development Officer, L.G. Rajanpur. He is still under suspension.
4.	Mr. Ghulam Nabi, Union Council Dajal.	He was suspended on 9-12-1972. He was suspended as he refused to comply with the orders of the Deputy Commissioner regarding his transfer to U/C Shahwali. He is still under suspension.
5.	Mr. Ghulam Sarwar Sabqi, Union Council Kot Tahir.	He was suspended on 5-8-1971 on corruption and absence charges. He was reinstated after enquiry.
6.	Mr. Yar Mohammad, Union Council, Mohdpur.	He was suspended on 5-11-1971 on corruption, absence, disobedience and misbehaviour charges. He was reinstated after enquiry.
7.	Mr. Ghulam Sarwar Rahi, Kacha Mianwali.	He was suspended on 22-4-71 when he was found absent during the visit of Director, L.G. Multan Division, Multan. He was reinstated later on.

8. Mr. Ahmad Nawaz Durrani, Union Council, Jahanpur.	He was suspended on 3-2-1971 when he was found absent by the Deputy Commissioner when he visited U/C Jehanpur. He was reinstated later on.
9. Mr. Sardar Khan, Union Council Yaroo.	He was suspended on 4-1-1973 when the Deputy Commissioner visited his Union Council. He was later on re-instated after conducting necessary enquiry.

عبداللہ پور ضلع لائلپور میں جعلی دیسی گھی کی برآمدگی

*۲۶۰۲ - سید قابش الوری - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء کو لائل پور پولیس نے عبداللہ پور میں دیسی گھی بنانے والے ایک کارخانہ پر چھاپہ کے بعد جعلی دیسی گھی کے بارہ ٹین قبضے میں لے کر ان کے بارہ نمونے پبلک انالسٹ لائل پور کو بھجوائے اور اس نے گھی کو درست قرار دے دیا -

(ب) کیا یہی درست ہے کہ عوامی شکایات پر جب انہی ٹینوں سے دوبارہ نمونے حاصل کرکے صوبے کی دوسری لیبارٹریوں میں بھیجے گئے تو ان لیبارٹریوں نے گھی کے ان نمونوں کو نا درست قرار دیا -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو انتظامیہ نے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی - کیا متعلقہ کارخانہ دار کا چالان کیا گیا اور لائل پور کے پبلک انالسٹ کے خلاف بھی کوئی کارروائی کی گئی جس نے متذکرہ نمونوں کو درست قرار دیا تھا - اگر کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں نہیں کی گئی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں - ریونیو انالسٹ کے پاس بھیجے گئے تھے -

(ب) جی ہاں - دوبارہ اس گھی کا نمونہ پبلک انالسٹ لاہور کے پاس بھیجا گیا تھا -

(ج) ملزم محمد صادق (دیسی گھی ڈیلر) کے خلاف زیر دفعہ ۲۷۰-۳۲۰/ ۲۷۴ ت پ مقدمہ نمبر ۵۶۷ مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۷۳ء تھانہ نیلز کالونی لائلپور میں کیس درج کر لیا گیا ہے۔ مزید برآں جوائنٹ اکاؤنٹنٹ کے خلاف بھی دفعہ ۲۰۱ ت پ کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

چوہدری دلاور خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری دلاور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ میں ۱۹-۳-۱۹۷۳ کو بوجہ بیمار ہونے کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ اس یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Assembly Session due to my ill health on 19-3-73 and 20-3-73. Kindly grant me leave and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مہر دوست محمد لالی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر دوست محمد لالی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ مجھے ۲۱-۳-۷۳ کو پیواز ورکس پروگرام کی میٹنگ میں شمولیت کے لئے جھنگ جانا ہے اس لئے ایک یوم کی رخصت عطا کی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر دوست محمد لالی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر دوست محمد لالی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں ۱۹-۳-۷۳ کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری کلیم اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری کلیم اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری درد گردہ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ اس لئے گذارش ہے کہ مورخہ ۲/۱۹ ، ۲/۲۱ ۲/۲۳ تا ۲/۲۵ پانچ یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد اکرم اعوان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد اکرم اعوان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو نزلہ ، بخار کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ اس دن کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری مشتاق احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری مشتاق احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۱۹-۳-۷۳ کو بوجہ بخار حاضر سیشن نہ ہو سکا ۔ چھٹی عنایت فرما کر مشکور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری علی محمد خادم

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام چوہدری علی محمد خادم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

On Account of illness not able to attend the Session on 19th and 20th instant.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

دیوان سید غلام عباس بخاری

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست دیوان سید غلام عباس بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

۱۹ اور ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء کو بندہ اپنے ضروری کام کی وجہ سے حاضر اجلاس نہ ہو سکا براہ مہربانی دو یوم کی رخصت عنایت فرما کر مشکور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر غلام بلال شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر غلام بلال شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۱۹-۳-۷۳ کو بوجہ بخار اور زکام اسمبلی کی کارروائی میں شامل نہیں ہو سکا ۔ مہربانی فرما کر مورخہ ۱۹-۳-۷۳ کی رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک سردار محمد اقبال خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک سردار محمد اقبال خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں اپنے بھتیجے کی وفات کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ ۱۹ مارچ تا ۲۰ مارچ رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

سوال نمبر ۲۶ کے دو جوابات میں تضاد

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کہ زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء کو میرے ایک سوال نمبر ۲۶ کا جواب جناب وزیر نو آبادیات نے فراہم کر دیا تھا اور آج دوبارہ اسی سوال نمبر ۲۶ کا جواب دیا گیا ہے جس کی جزو (د) و (ہ) کا جواب پہلے دئیے گئے جواب سے مختلف ہے ۔ اس طرح نہ صرف متضاد بیانی سے کام لیا گیا ہے بلکہ پہلے دیئے گئے جواب کی آج کے جواب سے نفی کرکے غلط بیانی سے بھی کام لیا گیا ہے جس سے میرے اور اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔ ہر دو جوابات کی نقول لف ھذا ہیں ۔

حاجی صاحب میں صبح ۶ بجے اسلام آباد سے واپس آیا ہوں ۔ اس وجہ سے میں اسے دیکھ نہیں سکا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اسے کل پر رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسے کل پر رکھ لیتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے جناب ۔

میاں افتخار احمد تاری وزیر مواصلات پر قاتلانہ حملہ

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ آج مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء کے روزنامہ مشرق کی ایک خبر کے مطابق صوبائی وزیر مواصلات میاں افتخار احمد تاری پر قاتلانہ حملہ ہوا اور وہ خوش نصیبی سے مہلک وار سے بچ گئے ۔ میاں صاحب چونکہ صوبائی اسمبلی کے معزز رکن ہیں اس لئے ان پر حملہ اس معزز ایوان کو یہ احساس قبول کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ اگر تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود پیپلز پارٹی کے مرد آہن پر عوام نے ہاتھ ڈال لیا ہے تو باقی ممبران اسمبلی تو بالکل غیر محفوظ ہیں ۔ حکومت اگر اپنے وزراء جن پر لاکھوں روپے کے حفاظتی اخراجات اٹھ رہے ہیں کی حفاظت نہیں کر سکتی ہے تو باقی ممبران کو کوئی تحفظ حاصل بھی نہیں ہے ۔ واقعہ کی اہمیت سنگین ہے اور اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے اس پر بحث فرمائی جائے ۔

Let us not carry these motions too far. I withhold my consent.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ایک ممبر پر حملے کی خبر چھپ گئی ہے اور اس پر ہم بحث نہیں کر سکتے اس پر اپنا احساس ظاہر نہیں کر سکتے ۔ ایک معزز وزیر پر حملہ ہوا ہے اور اس کو مذاق سمجھا جا رہا ہے ۔ اگر یہ حزب مخالف کے ممبر کی گرفتاری کا اسمبلی میں مسئلہ آتا ہے تو اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جاتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو اس پر ایوان میں بحث ضرور ہونی چاہئیے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ اب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی تحریک استحقاق ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : This is no method of protesting. Will the Hon'ble member please resume his seat ? I will not like to stop him from protesting, but I will certainly him from making a speech.

مخدوم زادہ سید حسن محمود صوبائی اسمبلی کے ٹیوب ویلوں کے بجلی کے کنکشن کا بلا نوٹس انقطاع

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء کو ٹیلیفون کے ذریعہ آمدہ اطلاع کے مطابق اس ایوان کے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز رکن مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کے گھر واقع قصبہ جمال دین والی تحصیل صادق آباد اور ان کے تمام ٹیوب ویل واقعہ تحصیل صادق آباد کی بجلی کے کنکشن بلا وجہ اور بغیر کسی نوٹس و اطلاع کے محض اس لئے کاٹ دئیے ہیں کہ انہوں نے ایوان میں حکومت کی پالیسی پر تنقید کی ہے اور ان کا تعلق حزب اختلاف سے ہے جس سے اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس مسئلے پر دو رائے نہیں ہو سکتیں ۔ اس معزز ایوان کے فاضل اراکین کو حق حاصل ہے کہ وہ پوری آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کسی بھی زیر بحث مسئلہ پر کر سکیں اور اپنے افکار و عقائد کے مطابق کسی بھی بل پر بحث کر سکیں ۔ یہ میں ذاتی علم کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب کچھ سیاسی انتقام کے طور پر کیا گیا ہے ۔ کیونکہ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب بل کی مخالفت کر رہے تھے اس لئے یہ سزا اور تعزیری کارروائی کی گئی ہے ۔ اس طرح اسمبلی کے ایک رکن اور اس ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ واپڈا سنٹرل محکمہ ہے اور یہ مسئلہ معزز ایوان کے دائرہ اختیار سے باہر ہے یہاں اس کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔ بہر حال اگر کوئی واقعہ ہوا ہے تو میں آپ یقین دلاتا ہوں کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے گی ۔

Mr. Speaker: It should go to the Privileges Committee so

that they should verify the facts. The report to come within a fortnight.

مخدوم زادہ سید حسن محمود کا پیدا کردہ تاثر کہ رٹ پٹیشن کے بعد اسمبلی حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب کے بل پر قانون سازی کی مجاز نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء مخدوم زادہ سید حسن محمود بل حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب میں اپنی تراسیم پر تقریر کے دوران یہ تاثر پیدا کرتے رہے تھے کہ پنجاب صوبائی اسمبلی ان کے دائر کردہ رٹ پٹیشن کے پیش نظر قانون بنانے کی مجاز نہیں ہے ۔ اس طرح سے قانون ساز اسمبلی پنجاب کے حقوق پامال کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ جب کہ ایک مقولہ کے مطابق "parliament can do every thing but make a woman a man and a man a woman" ایوان کے حقوق کو پامال ہونے کے لئے اس مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے ۔

I withhold my consent.

Sheikh Aziz Ahmad : But I can make a short statement.

Mr. Speaker : I have already withheld my consent.

شیخ عزیز احمد ۔ کیا میں short statement نہیں دے سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب میں consent withhold کرتا ہوں تو مختصر بیان دینے کی اجازت دی نہیں جا سکتی ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں ۔ یہ چوہدری لال خان کی تحریک التوائے کار نمبر ۴۲۵ ہے ۔ اس کو میں pending رکھتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مسئلہ بڑا اہم ہے اور آپ اس کو pending کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور کل اجازت لے گئے تھے ۔ میں بھی اسلام آباد میں تھا مگر وہ وہاں نظر نہیں آئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ مجھے بھی کہہ گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے بھی کہہ گئے تھے لیکن کل وہ اسلام آباد نظر نہیں آئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ خواص ہیں وہ عام ہیں ۔

میونسپل دست کاری سکول منڈی بہاؤالدین کا بند کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میونسپل دست کاری سکول نومبر ۱۹۶۳ء میں منڈی بہاوالدین میں جاری ہوا اور ۱۹۶۶ء میں حکومت کے شعبہ ٹیکنیکل ایجوکیشن برائے خواتین نے باقاعدہ منظور کر لیا اور اسے حکومت کی طرف سے مبلغ ۱۸ ہزار روپے گرانٹ کے طور پر دلیے گئے جس میں سے میونسپل کمیٹی نے محض ۸ ہزار روپے خرچ کئے ۔ باقی رقم بطور کمیٹی کے تصرف میں ہے ۔ سکول میں باقاعدہ سرٹیفیکیٹ ڈپلومہ کے امتحانات سرکاری طور پر منعقد ہوتے رہے ہیں اس سال بھی جون میں امتحانات ہونے تھے اور ۴۳ طالبات امتحانات کی تیاری میں مصروف تھیں کہ مورخہ ۷ مارچ کو یہ سکول بغیر کسی جواز کے فوری طور پر بند کر دیا گیا ۔ معلمات اور لڑکیوں کو فارغ کر دیا گیا اور سکول کی عمارت عملہ کمیٹی نے سر بمہر کر دی ۔ اس کارروائی سے علاقہ میں شدید اضطراب پھیل گیا ہے اس پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ میونسپل دست کاری سکول منڈی بہاوالدین اس لئے بند کیا گیا ہے کہ اس میں طالب علموں کی تعداد تشویشناک حد تک کم تھی یعنی صرف دو لڑکیاں طالب علم تھیں اور تین استانیاں تھیں ۔ اور طالب علموں کی اتنی کم تعداد ایک سکول کے لئے کافی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا بیان ہے کہ وہاں ۳۳ طالبات ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ رول پر ۳۳ ہیں لیکن یہ تعداد صرف دکھائی گئی ہے ۔ جیسا کا میں نے کہا ہے پچھلے سال دو طالبات تھیں اور تین استانیاں تھیں حاضری میں ۳۳ طالبات کو دکھایا گیا ہے ۔ باقاعدہ طور پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے جتنی تعداد ایک سکول کے لئے درکار ہے وہ نہیں ہے اور پچھلے سال ایک طالبہ نے امتحان دیا تھا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ * * * * * * * * * * ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا تھی عوامی میلے کے متعلق ۔ اس پر بھی کارروائی کر لی جائے کیونکہ کل پرسوں شاید چھٹی ہو جائے پھر موقع نہیں ملے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو چھٹی کی نیت نہیں ہے ۔ چھٹی اگر میلے کے دنوں میں ہو جائے تو اچھا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ اس سکول کو لا قانونیت اور بے انصافی کے طور پر بند کیا گیا ہے ۔ اس کے متعلق کوئی انکوائری کرائی جائے یا انکوائری کمیٹی مقرر کی جائے جو اس کی چھان بین کرے اس کو اس طرح نظر انداز نہ کیا جائے ۔ میں نے اس کے متعلق صحیح واقعات پیش کئے ہیں ۔ آپ بعض اوقات ایسے ہی تحریک التوا کو منظور فرما لیتے ہیں اور بعض اوقات ضروری کو بھی رد فرما دیتے ہیں ۔ وزیر قانون بڑے غیر ذمہ دارانہ بیان دے رہے ہیں میں ان کے بیان کو چیلنج کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں التوا کار کے اصول کو دوبارہ واضح کرنا چاہتا ہوں ۔

My view is that an adjournment motion should be

---

*حکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

addmitted if there is no any infringement of rules.

If a Minister contradicts the statement of facts made in the motion and if these facts are not in the persnal knowledge of the Member. I have no reason to disbelieve the statement of the Minister who has the means to verify the facts and is supposed to know them.

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں وضاحت کرتا ہوں کہ وہ ۳۳ طالبات باقاعدہ طور پر داخل کی گئی ہیں اور صرف کاغذات میں نہیں ۔کیا وہ اپنے ذاتی علم کی بنا کہہ رہے ہیں ؟

Mr. Speaker : It is not his personal knowledge. He says that it is being verified. This is the statement of the Minister and I would accept that. This principle has been accepted in the whole history of legislators.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ کیا وزیر متعلقہ وزیر تعلیم ہیں ؟ ویسے جواب والی بات یہ ہے کہ جب ان کا جی چاہتا ہے جواب دے دیتے ہیں جب ان کا جی نہیں چاہتا جواب نہیں دیتے اور وہ شیر والا لطیفہ تو آپ نے سنا ہی ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : I rule it out of order on the basis of the statement made by the Law Minister.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دوسری بار اس ایوان میں مسٹر تابش الوری نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ قابل اعتراض ہیں ۔ ایک بار جو انہوں نے کہا تھا آپ نے اسے کارروائی سے حذف کرا لیا تھا ۔ آج پھر انہوں نے بات کی ہے ۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ الفاظ میں نے نہیں نوٹ کئے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میری درخواست ہے کہ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے ۔ اگر آپ یہ حذف نہیں کریں گے تو مجھے اجازت دی جائے کہ میں ان کا جواب دے سکوں ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب وہ بات کر رہے تھے ۔

* * * * * * * * * *

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے * * * * * * کوئی بات نہیں کہی ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ وہ جواب رک رک کر دے رہے تھے ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ انہوں نے کہا تھا کہ * * * * * * ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے الفاظ اور سید تابش الوری کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے کوئی بات نہیں کہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ نے الفاظ کہے ہیں تو وہ کارروائی سے حذف ہو جائیں گے اگر نہیں کہے تو نہ سہی ۔

سید تابش الوری ۔ وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہیں وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے ۔

میں نے ان کی شان میں ایسی کوئی بات نہیں کہی ۔

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

اسلامی سوشلزم سے مساوات محمدی مراد لینے سے نظریہ اسلام کی توہین

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ۲۳-۳-۸۴ کے روزنامہ امروز کی اس خبر سے کہ اسلامی سوشلزم سے مراد مساوات محمدی ہے اس سے پنجاب کے عوام میں غصہ اور نفرت کی لہر دوڑ گئی ہے کیونکہ مساوات محمدی اسوہ حسنہ ہے جو کہ ترجمان القرآن ہے لیکن سوشلزم کارل مارکس کی کتاب کا عمل ہے اس لئے ایک یہودی نظریہ کو اسلامی نظریہ کا آئینہ دار کہنا نظریہ اسلام کی توہین ہے ۔ اس مسئلہ پر بحث کی جائے اور پنجاب کے جذبات قومی اسمبلی کو پہنچائے جائیں ۔

In the first instance it is not a matter of recent occurrence. For years many leaders and political organizations have been of the view that Islamic Socialism means Musawaat Muhammadi and even the Constituent Assembly in its second reading the constitution has adopted this. Therefore, I rule it out of order.

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ اس کو اسلام کا آئینہ دار پہلی دفعہ آئین ساز اسمبلی میں کہا گیا ہے ۔ اس لئے میں نے یہ تحریک التوا پیش کی ہے ۔

Mr. Speaker : We cannot ciriticise th working of the Constituent Assembly.

راجہ محمد افضل خان ۔ میں نے صرف اپنا فرض پورا کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے اور میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ کسی کو حضور کی شان میں گستاخی کی اجازت نہیں دینی چاہئیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اور اسمبلی کے تمام اراکین آپ کے اس خیال سے اتفاق رکھتے ہیں ۔

پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں دیگر صوبوں کی بہ نسبت کم نشستیں ہونے کے خلاف طلبہ کا جلوس اور مظاہرہ

مسٹر سپیکر - راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ مشرق مورخہ ۱۳-۳-۷۳ کی اس خبر سے کہ لاہور میں ایف ایس سی کے کامیاب طلبا نے جلوس نکالا - مظاہرہ کیا - اس سے پنجاب کے تعلیمی اداروں کے طلبا اور عوام میں اس خبر سے کہ پنجاب پاکستان کا ۶۴ فی صد آبادی کا صوبہ ہے اور یہاں طلبا کے لئے میڈیکل کالجوں میں صرف ۳۵۰ نشستیں ہیں لیکن باقی صوبوں میں ۳۵ فیصد آبادی ہے اور ان میں ۹۶۰ نشستیں ہیں - اس خبر سے پنجاب میں نفرت - عدم اعتماد کے احساسات بڑھتے جا رہے ہیں اور عوام یہ محسوس کر رہے ہیں کہ قومی سرمایہ کی غیر منصفانہ تقسیم جاری ہے اور قوم کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کی بجائے اس سرمایہ سے کچھ شخصیتوں کی ذاتی ضرورتیں پوری کر کے ملک کی معیشت کو تباہ کیا جا رہا ہے - عوام اور طلبا کی دشواریوں میں مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے - اس مسئلہ پر بحث کی جائے -

کب سے پنجاب کی ۳۵۰ نشستیں ہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ کوئی حالیہ واقعہ ہے ؟ کیا اس سے پہلے زیادہ نشستیں ہوتی تھیں -

If it does not make sense, I have to rule it out.

راجہ محمد افضل خان - حالیہ خبر کے مطابق ۳۵۰ نشستیں ہیں - اگر اس کی تردید ہو جاتی ہے تو پھر ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - راجہ صاحب - آپ تشریف رکھیں - جلوس نکالنے پر کسی بات کا اخبار میں نکل جانا کہ یہ واقعہ یوں ہے اس سے تحریک التوا نہیں بنتی - جب یہ اطلاع چھپتی ہے یا گزٹ ہوتی ہے تو تمام کالجوں کی پراسپکٹس میں یہ اطلاع چھپتی ہے اور ہزاروں طلبا اس بات سے واقف ہوتے ہیں کہ کتنے بچوں کو پنجاب میں داخل کیا جاتا ہے اور کتنے بچوں کو دوسرے صوبوں میں داخل کیا جاتا ہے - یہ کوئی حالیہ واقعہ نہیں ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ بعض تحاریک التوائے کار یہاں اس لئے پیش کی جاتی ہیں جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ انگلستان میں ایک موشن for attention ہوتی ہے ۔ یہ بھی موشن for attention ہے ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ واقعی پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں طلبا کا داخلہ بہت کم ہے اور دوسرے صوبوں میں زیادہ ہے ۔ اس کی طرف حکومت کو توجہ کرنی چاہیئے تاکہ ایف ایس سی کے طلبا میڈیکل کی تعلیم میں بے بہرہ نہ رہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ حکومت اس مسئلہ سے پوری طرح آگاہ ہے اور میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری کوشش ہے کہ نمبر ایک موجودہ کالجوں میں جتنی بھی زیادہ سے زیادہ نشستیں بڑھائی جا سکیں اس کا بھی جائزہ لیا جائے اور کوشش کی جائے کہ اس طریقے سے کچھ مزید طالب علم میڈیکل تعلیم حاصل کر سکیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم یہ بھی سوچ رہے ہیں اور اس کے لئے بھی پوری کوشش ہو رہی ہے کہ ایک آدھ میڈیکل کالج اگلے سال میں ضرور قائم کیا جائے ۔ اس کے علاوہ حکومت کے ذہن میں یہ بات ہے کہ ہمارے دیہات کے اندر ڈاکٹر نہیں جاتے کیونکہ وہ باہر چلے جاتے ہیں ۔ ہم اندرون ملک اپنے ڈاکٹروں کے لئے ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں کہ جو سہولتیں انہیں بیرون ملک حاصل ہیں وہ اندرون ملک حاصل ہوں یعنی دیہات میں وہ سہولتیں انہیں حاصل ہوں ۔ ہم ان کو زیادہ increment دینے کی تجویز کر رہے ہیں اور رہائشی مسئلہ کو بھی حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ بجائے اس کے کہ وہ کویت میں ۔ ابوظہبی میں کینیا میں اور الجزائر میں جا کر سروس کریں وہ یہاں پر کام کریں ۔

راجہ محمد الفضل خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب وزیر موصوف شائد اصل موضوع سے ہٹ گئے ہیں ۔ مجھے صرف یہ تصدیق چاہیئے تھی کہ انہوں نے کیا یہ ارادہ کر لیا ہے کہ موجودہ تعلیمی اداروں میں توسیع کر دی جائے گی اور جو میڈیکل کالجوں میں نشستیں کم ہیں اس کے لئے میڈیکل کالجوں میں توسیع کر دی جائے گی ۔ مجھے صرف اس کی یقین دہانی چاہیئے ۔

Mr. Speaker : What is your position ? You want my decision or you have yourself decided.

راجہ محمد افضل خان ۔ میں صرف یہی پوچھنا چاہتا تھا ۔ اس کا انہوں نے جواب دینا ہے آپ نے تو صرف حکم کرنا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کا جواب فاضل قائد حزب اختلاف کے حوالے سے دے رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جس مقصد کے لئے انہوں نے توجہ دلائی ہے میں اس کو پورا کروں ۔ میں اس پورے مسئلے کا صحیح جواب دے رہا ہوں ۔ مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ محترم راجہ صاحب صرف خود بات کرنی چاہتے ہیں اور دوسری طرف سے وہ ہاں یا نہ کا لفظ سننا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں ان کے لئے جواب عرض کرتا ہوں کہ "ہاں" توجہ دے رہے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ مسئلہ بڑا اہم ہے ۔ مختصر سی بات کروں گا ۔ کیا حکومت اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ میڈیکل سکول کھول دئیے جائیں تاکہ دیہات کے لیے ڈاکٹر مہیا کیے جائیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ پہلے آپ اپنے ساتھی سے پوچھ لیں کہ وہ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں اور وہ اس کو اتنی اہمیت دیتے ہیں ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ اگر میری گذارش کا جواب دینا چاہتے تو دے دیں مجھے اپنے ساتھی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں پہلے بھی جواب دے رہا تھا لیکن انہوں نے جس طریقے سے کھڑے ہو کر اس بات کا احساس مجھے دلایا ہے اس پر میں نے یہ بات کہی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ کی یقین دہانی یقیناً خوش آئند ہے ۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ایسی سکیم بنائی جائے جس سے دیہی ڈاکٹر country doctor یا ضلعی ڈاکٹر مہیا کئے جائیں ۔ ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ تھوڑے سالوں کے اندر مثلاً دو سال کے اندر اپنا concentrated course ہو جس میں ڈاکٹروں کو

لیف ۔ ایس سی کے بعد دو سالہ کورس میں میڈیسن ، خاص طور پر بنیادی چیزیں جو ہیں وہ ان کو بتائیں ، سکھائیں اور اس کے بعد ان کو ہم یہ کہیں کہ کم از کم تین چار سال کے لیے لازمی طور پر دیہات میں serve کریں ۔ اس کے بعد ان کو اجازت ہوگی کہ پھر اگر وہ چاہیں تو ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کر سکیں ورنہ یہ ہوتا ہے کہ عموماً اس رستے سے لوگ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کرنے کے لیے سکول میں داخل ہو جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم ایک network پورے پنجاب میں بنا رہے ہیں جب دیہات میں کوئی complicated case آئے گا تو وہ آدمی خود deal نہیں کرے گا ۔ اس کو وہ ضلع کے ہسپتال کو refer کر دے گا ۔ ہر ضلع میں ایک competent ہسپتال بنایا جائے گا اس میں specialization ہوگی اور جو اس طرح کے cases ہوں گے وہ تحصیل کے بعد ضلع پہ آ جائیں گے اور اس طریقے سے پورے پنجاب کے صوبے کو میڈیکل cover دینے میں انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ چند سالوں میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے جو فرمایا ہے اس سکیم کے متعلق میں وزیر صحت سے متعدد مرتبہ پوچھ چکا ہوں ۔ لیکن آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے ۔ میں چاہتا تھا کہ وہ بھی اس کی وضاحت کر دیں لیکن انہوں نے کہا تھا کہ ہماری کوئی ایسی تجویز نہیں ہے کہ اس قسم کا ہم net work بنائیں ۔ بہر حال آپ نے یہ وضاحت کر دی ہے اس لئے میں یہ تحریک واپس لیتا ہوں ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ۔

حکومت کا صنعتی اداروں سے ملنے والے عطیات کا میلوں اور جلوسوں وغیرہ پر اسراف

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۶-۳-۷۳ روز نامہ امروز کی اس خبر سے عوامی میلہ کے لیے فلمی صنعت کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا جا رہا ہے اس سے غریب عوام میں غصہ ، نفرت اور عدم اعتماد کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اور غریب عوام

سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ حکومت میلوں استقبالیوں جلسے جلوسوں اور پاوٹی کنوینشن پر صنعتی اداروں سے اپنے اثر و رسوخ سے لاکھوں روپیہ لے کر بے جا اسراف کر رہی ہے اور عوام کی بنیادی ضرورتیں جن میں غریبوں کے لئے روزی بیماریوں کے لیے ہسپتال اور ادویات اور طالب علم طبقہ کے لیے تعلیمی اداروں کو پورا کرنے کے لیے شائق نہیں ۔ کیونکہ عوامی حکومت نے صنعتی اداروں پر کوئی ایسا اثر نہیں ڈالا کہ وہ اس اچھے کام کے لیے صدقہ جاریہ پر خرچ کرکے ملک کو ترقی پذیر کریں ۔ ایسے غیر ذمہ دارانہ اقدام اور پروگراموں پر ملک کا قلیل اور قیمتی سرمایہ خرچ کر کے عوام کی دشواریوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور قیدیوں کے خاندانوں کے زخموں پر نمک چھڑکا جاتا ہے جنھوں نے عید کی خوشیاں بھی نہیں دیکھیں اور حکومت کے ذمہ دار اسامیوں نے بھی اس وجہ سے عید کو سادگی سے منانے کا احساس دلایا ۔ اس لیے ایوان کی رائے ہے کہ کارروائی ملتوی کی جائے ۔

Raja Sahib it may be a very good speech but it does not contain even a single element of adjournment motion. I am sorry that I have to rule it.

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ جو احساسات ہیں وہ میں نے پیش کر دئیے ہیں ۔ کیونکہ میں بھی اس خاندان سے تعلق رکھتا ہوں جس کے ایک جنرل کو ایک کوٹھڑی کے اندر بند کرکے سزا دی جا رہی ہے ۔ بغیر کسی کپڑے کے وہ عید منا رہے ہیں ۔ آج ہم اس واقعہ سے یہ محسوس کرنے لگ پڑے ہیں کہ یہ مسئلہ فوت ہو چکا ہے ۔

Mr. Speaker : Even the Speaker may have at least ten members of his family in the Indian custody. Every member of this House can say that he has certain relations who are prisoners of war in India.

Now we go on to the legislative business I cannot permit speeches on adjournment motions which have nor been admitted.

سید قابش الوری مسٹر سپیکر ۔ میری دو تحاریک استحقاق بڑی مدت سے معرض التوا میں ہیں اور آج چیف منسٹر صاحب تشریف بھی لائے تھے اس کے

باوجود بھی وہ زیر بحث نہیں لائی گئیں ۔ کوئی تاریخ مقرر فرما دیجیے تاکہ ان کو زیر بحث لایا جا سکے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں ان سے آج دریافت کرتا ہوں ۔ انہیں ایک بڑے ضروری کام کے لیے جانا پڑا ہے ۔ مجھے بھی جانا تھا مگر شاید اب میری ضرورت نہیں رہے گی ۔ ہمارے ایک بھائی ہمسایہ اسلامی ملک (سعودی عرب) کے رہنما تشریف لا رہے ہیں ۔ دس بجے انہوں نے اسمبلی چیمبر میں تسریف لانا تھا ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم ثانی پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مجریہ ۱۹۷۳ء

Mr Speaker : Minister for Food and Cooperation.

Minister for Food and Cooperation : Sir, I beg to introduce the Cooperative Societies (Reforms) Order (Punjab Seoond Amendment) Bill, 1973.

Mr Speaker : The Cooperative Societies (Reforms) Order (Punjab Second Amendment) Bill, 1973, stands introduced.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I object to the presentation of the Bill, This is depriving us from filing our amendments which require two clear days notice On the agenda it was the Small Industries Corporation Bill, which was to be considered after the Land Acquisition (Housing) Bill's third reading had been completed. Will the Minister kindly. . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو بل پیش ہوا ہے ۔ ترمیم کی سٹیج بعد میں آئے گی ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, first that has to be taken up, and if we have an assurance that you will stick to the agenda then we will have no objection.

مسٹر سپیکر ۔ اب تو میں نے یہ تحریک پیش بھی کر دی ہے ۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور دی کواپریٹو سوسائیٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور دی کواپریٹو سوسائیٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی اجازت سے جناب محترم وزیر خوراک سے یہ گذارش کروں گا کہ یہ قاعدہ ۷۴ کے تعطل کے سلسلے میں وہ تحریک واپس لے لیں ۔ اس کے لیے بہتر یہ ہوگا کہ آپ اس کو مجلس قائمہ کے سپرد کر دیں اور پابندی لگا دیں کہ دو تین دن کے اندر وہ چھان پھٹک کر کے اس مسودے کو ہمارے پاس لے آئے ۔ اس طرح بہت سی ترمیمیں آتی ہیں اور لیجسلیشن کا وقت ضائع ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح پر نہ کریں تو بہتر ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں جناب کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ اس میں بہت زیادہ قانونی پیچیدگیاں ہیں ۔ اور اس کو اس وقت فوری طور پر ایوان کے سامنے رکھنا اور ان کو سوچنے کا موقع نہ دینا ممبران کے حقوق کو پامال کرنا ہے تو اس لئے میں استدعا کروں گا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے اور اس انداز میں جس انداز میں اسے اب پیش کیا جا رہا ہے یہ معزز ایوان کے اراکین کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہوگا ۔ اس لئے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ ابھی ابھی سرکولیٹ ہوا ہے اس پر کسی ممبر کو سوچنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا اور اس میں قانونی

الجھنیں بہت زیادہ ہیں اور یقینی طور پر ہم یہاں سمجھنے سے قاصر ہیں اس لئے میں استدعا کروں گا جناب والا ۔ کہ وزیر موصوف کی اس تحریک کو نظر انداز کر دیا جائے جس کے تحت یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے کی مخالفت کی گئی ہے ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

وزیر خوراک و امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ یہ بہتر موقع ہے کہ میں اس ترمیم کی وضاحت کر دوں تاکہ باقی ماندہ جو بحث اس بل پر ہونی ہے اور جس کی تحریک میں بعد میں کروں گا کہ اس کو فی الفور زیر غور لایا جائے کم ہو سکے ۔ وضاحت اس لئے بھی کرنا ضروری ہے کہ اگر علامہ صاحب اور لک صاحب اس کو دیکھیں تو اس میں ترمیم صرف یہ ہے کہ الیکشنوں کی تاریخ فروری ۔ مارچ ۔ اپریل سے بدل کر ہم جولائی اور اگست میں اس لئے لے جا رہے ہیں تاکہ معزز اراکین صوبائی اسمبلی اور نیشنل اسمبلی دونوں اہم فرائض جو ان کے ہیں نیشنل اسمبلی میں آئین کی تیاری ۔ اور اس اسمبلی میں اپنے دوسرے جو لیجسلیشن کا کام ہے کر کے فارغ ہو جائیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بات ہے کہ ہو سکتا تھا کہ ہم ان الیکشنوں کو مئی میں کرتے ۔ مگر مئی میں آپ سب کو معلوم ہے کہ اس صوبے میں فصل کا وقت ہوتا ہے ۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام حضرات جو بھی ان انتخابات میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ فارغ ہو جائیں ۔ اور وہ فارغ ہوں گے جولائی اور اگست کے مہینوں میں ۔ لہذا ان مہینوں کو الیکشن کے لئے مناسب سمجھا گیا ہے ۔ اس میں کوئی substantive matter نہیں ہے کوئی بنیادی اصول نہیں ۔ اس میں صرف ترمیم ہے تو تاریخ کی ہے ۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد علامہ صاحب اور لک صاحب مجھ سے متفق ہوں گے کہ اس کو مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اعتراض کیا گیا ہے مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے یہ ایجنڈے میں شامل نہیں ہے ۔ میں مانتا ہوں جس طرح انہوں نے فرمایا ہے اور مجھے اعتبار کرنا چاہیے کہ اس میں harmless سی امنڈمنٹ ہے ۔ لیکن طریقہ کار کے بغیر ، قواعد

کے خلاف اور غیر آئنی طریقے سے اس کو بدلنا نا مناسب ہے اور جیسا کہ ہمارے لیڈر نے فرمایا ہے اس کو دو تین روز کے لئے مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ ہم بھی اسے دیکھ سکیں اور ممکن ہے کوئی اس میں اچھی تجاویز بھی دے سکیں۔ تاکہ یہ طریقہ کار جو ہے یہ معمول نہ بن جائے اور اسی لئے یہ اعتراض کیا ہے۔ اور یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترکیب کیا ہوگی ۔ اس وقت ہاؤسنگ کے بل کی تھرڈ ریڈنگ ہونا تھی ۔ اس کے بعد ایجنڈے میں سمال انڈسٹریز کا بل تھا ۔ کیا اس کو واپس لے لیا گیا ہے ۔ اس کو موخر کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو ترمیم شدہ ایجنڈا نہیں ملا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اب پہلے کیا ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب جو ہو رہا ہے وہی ہو رہا ہے۔ اس کے بعد آئٹم نمبر ۲ ہے۔ ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء کی فہرست کارروائی سے باقی ماندہ کارروائی جو بھی اس میں ہے ہوگی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ گگلی ہاؤلنگ ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ تو پیش ہوگیا ہے ۔ میں نے جناب سے بصد احترام دریافت کیا تھا جو باقی ماندہ کارروائی ہے کیا وہ آج چلے گی ۔ جہاں تک ہاؤسنگ بل کا سوال ہے وہ ایوان میں زیر غور ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا ایجنڈے کی کارروائی تبدیل کر دی گئی ہے یعنی کیا سمال انڈسٹریز کا بل واپس لے لیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ منگل کی کارروائی جو ہوئی تھی اس کی باقی ماندہ کارروائی اس کے بعد ہوگی ۔ یہ جو اسنڈڈ ایجنڈا ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے ۔ نمبر (۱) آئٹم ہے کہ دی کوآپریٹو سوسائٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء نمبر ۲ آئٹم ہے منگل ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء کی فہرست کارروائی سے باقی ماندہ کارروائی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ پہلے جو ہمیں ایجنڈا ملا تھا اس میں سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا بل پہلے تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے تھا وہ اب نمبر ۲ پر چلا گیا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جی ہاں revise ہوا نہ پھر ۔ ممبران کو تو ایجنڈا کل گھر پر بھی نہیں ملا ۔ ویسے گگلی باولنگ کی ہم اجازت دیتے ہیں ۔

وزیر خوراک و امداد باہمی ۔ گگلی باولنگ بٹیسن کو آرٹ کرنے کے لئے نہیں کی جا رہی بلکہ مل کر کھیلنے کے لئے کی جا رہی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ ویسے کھیلنا تو ہم بھی چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے اور دی کواپریٹو سوسائٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء مجلس قائمہ کے سپرد نہ کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اس ایوان نے بھی فیصلہ کر دیا ہے اور آپ نے فیصلے کا اعلان بھی کر دیا ہے ۔ لیکن میں پھر آپ کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ ہم یہاں اچھے precedent قائم کرکے جائیں ۔ یہ واقعی ممبران کے حقوق کے ساتھ ایک مذاق سا ہے کہ ایک ہی وقت میں ایجنڈے کو تبدیل کر دیں اور اس کو under considration بھی لے آئیں ۔ سیکشن ۷۴ کو معطل بھی کر دیا جائے ۔ یہ کوئی اچھا precedent نہیں ہوگا ۔ اس کو آپ آئندہ کے لئے ملحوظ خاطر رکھیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں ۔ محترم قائد حزب اختلاف نے جو کچھ فرمایا ہے ۔ میں انہیں یاد دلاتا ہوں کہ جمہوریت در اصل اکثریت کی رائے کا احترام ہوتا ہے ۔ جب اس ہاؤس کی اکثریت نے یہ فیصلہ کر

دیا ہے کہ وہ یہ چاہتے ہیں ۔ تو کیسے وہ یہ فرما رہے ہیں کہ ممبران کے حقوق کا احترام نہیں ہے بلکہ استعمال ہے ۔ ممبران نے خود یہ فیصلہ کیا ہے اس معزز ایوان کی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا ہے اور اس کے بعد آپ نے فیصلے کا اعلان کیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ حزب اختلاف کے قائد کو خندہ پیشانی سے اسے قبول کرنا چاہیے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن گزارش یہ ہے جناب والا ۔ میں اس فیصلے کو خوش دلی سے تسلیم کرتا ہوں ۔ میں نے سپیکر صاحب کی توجہ مبذول کرائی ہے ۔ کارروائی مرتب کرنے کی ذمہ داری سپیکر صاحب یا سیکرٹری صاحب پر ہے ۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ precedent یہاں ہم اچھے قائم کرکے جائیں اور آئندہ کے لئے اس کو ضرور ملحوظ خاطر رکھ لیا جائے کہ اس ایوان کے معزز اراکین کو اس بات کا موقع ملنا چاہیے کہ وہ بل کی افادیت اور غیر افادیت پر سوچ سمجھ کر اپنی رائے کا اظہار کریں ۔ میں نے صرف اتنی گذارش کی ہے ۔

وزیر خوراک و امداد باہمی ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۵ کی مقتضیات کو جہاں تک کہ ان کا تعلق دی کواپریٹو سوسائٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء سے ہے معطل کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۵ کی مقتضیات کو جہاں تک کہ ان کا تعلق دی کواپریٹو سوسائٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء سے ہے معطل کر دیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر۔ اب تک کسی اہم بل کے سلسلے میں یا غیر معمولی ہنگامی ضرورت کے پیش نظر ضابطہ ۷۶ کو معطل کرنے کی کارروائی تو کی گئی ہے ۔ لیکن یہ پہلی دفعہ کیا جا رہا ہے کہ ضابطہ ۷۵ کو بھی معطل کرانے کی تحریک کی گئی ہے ۔ جس میں بنیادی طور پر ہر ممبر کو یہ حق دیا گیا ہے اور قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۷۵ (۲) میں کہا گیا ہے ۔

> 75 (2) The day on which a motion under rule 76 has been included in the List of Business shall be such that at least three clear days shall intervene between the issue of copies of the Bill to members and the consideration of the motion.

جناب والا ۔ اس قاعدے کے تحت ہر ممبر کو بجا طور پر یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اسے تین دن کا وقفہ دیا جائے تاکہ وہ اس بل پر غور کرنے کے بعد اس میں مناسب ترامیم پیش کر سکے ۔ یا اگر اس کی حمایت کرنا چاہے تو اس کی حمایت کے لئے بھی تیاری کر سکے ۔ اس لیے میں جناب والا سے اور جناب والا کے توسط سے جناب وزیر متعلقہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اس ضابطے کو معطل کرانے کی تحریک واپس لے لیں اور مجھے یقین ہے کہ اس کو تین دنوں کے بعد جب وہ اس کی consideration کی موشن پیش کریں گے تو ہاوس اس پوزیشن میں ہو گا کہ ذہنی ہم آہنگی کے ساتھ غور کرکے اس سلسلے میں صحیح فیصلے پر پہنچے ۔ اس لئے میں جناب کی وساطت سے وزیر متعلقہ کی خدمت درخواست کروں گا کہ وہ اس کو واپس لے لیں ۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ اس میں کوئی substantive matter یا کوئی بنیادی اصول پیش نہیں کیا جا رہا صرف تاریخ کو بدلا جا رہا ہے ۔ الیکشن کا التوا کیا جا رہا ہے ۔ الیکشن کا شیڈول جو announce ہو چکا ہے وہ اپریل سے شروع ہونے والا ہے ۔ اگر ہم نے ابھی اس بل کو پاس نہ کیا تو پھر الیکشن کا شیڈول follow کرنا پڑے گا ۔ اس لئے اس کی فوری اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس ہاوس کے معزز ممبران سے پھر التجا کرتا ہوں کہ اس ضابطہ کو معطل کر دیا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : As Mr. Alwari has pointed out, under emergency it can be considered by the House with all due sympathy and cooperation but the suspension of rule 75 means depriving us putting amendments in time, and this is entirely violation of our rights and we would like you to safeguard our rights.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں ایک چھوٹی سی گذارش ہے ۔ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل قطعی طور پر بے ضرر ہے ۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیں کچھ سوچنے پر مجبور کرے یا حزب اقتدار کو سوچنے پر مجبور کرے کہ اسے آج اور آج ہی منظور کرائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو ایسی روایت قائم ہو جائے گی کہ چاہے ہنگامی ضرورت ہو یا نہ ہو ضابطہ کی معطلی ہو جاتی ہے یا ہو جایا کرے گی ۔

جناب والا ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آرڈیننسز اینکٹمنٹ ۔ ۔ ۔ ۔ کا بل آیا تھا اس وقت یہ یقین دلایا گیا تھا کہ یہ ہنگامی صورت حال ہے جس کی وجہ سے اس ضابطہ کی معطلی کر رہے ہیں آئندہ اس قسم کی صورت حال نہیں ہوگی اور ضابطوں کا پورا پورا احترام کیا جائے گا ۔ اس committment کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بل کے subject matter کو سامنے رکھتے ہوئے میں نہیں سمجھتا کہ اس ضابطہ کی معطلی ضروری ہے ۔ جہاں تک قاعدہ ۷۵ کو معطل کرنے کا تعلق ہے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اس میں وہ حق بجانب ہیں اس میں خاص formality کی ضرورت نہیں تھی کہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی میں جاتا ۔ اس کی معطلی درست ہوئی ہے ۔ ہم اس کے حق میں ہیں ۔ لیکن جہاں تک اس کے contents کے پاس کرنے کا تعلق ہے وہ بھی ہم وزیر متعلقہ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں ۔ کیا آپ ان کو حزب اختلاف کی طرف سے یقین دلا سکتے ہیں کہ آخری ہفتہ میں نہیں کہیں گے کہ چھٹی ہونی چاہئیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آخری ہفتے کے متعلق میں نہیں سمجھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو Monday آ رہا ہے ۲۵ سے ۳۱ تک ممبران یہ نہیں کہیں گے جیسے کہ اب روٹین ہو گیا ہے کہ آخری ہفتے چھٹی ہو جاتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ہم نہیں کہتے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ ہم نہیں کہیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہم سے مراد حاجی محمد سیف اللہ اور مخدوم زادہ سید حسن محمود ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ حزب اختلاف بہر حال ڈیمانڈ نہیں کرتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس طرف بیٹھنے والوں کا تعلق ہے ان کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس طرف بیٹھنے والے ارکان چھٹی کے لئے بالکل اصرار نہیں کریں گے اور قانون سازی کے کام کو جاری رکھیں گے ۔ اس کو آپ خود دیکھ لیں رولنگ پارٹی اس کو دیکھ لے وہ ہارس شو میں زیادہ متوجہ ہوں گے ۔ عوامی میلے میں زیادہ متوجہ ہوں گے یا وہ پھر ادھر آئیں گے ۔ اگر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ایوان کی کارروائی نہ ہو تو اس کی ذمہ داری میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن اس کی میں ذمہ داری قبول کرتا ہوں کہ ہمارے اس طرف بیٹھنے والے ممبران میں سے کوئی بھی قانون سازی کے کام سے کسی اور چیز کو مقدم نہیں سمجھے گا ۔ اس فرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساری حزب اختلاف موجود ہوگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ساری حزب اختلاف موجود نہ ہوئی تو ؟

Will it be deemed that this bill has been passed.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : How can that be ?

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ جناب کو معلوم ہے کہ on paper ہمارے ممبر کتنے ہیں اور حاضر کتنے رہتے ہیں ۔ اس کو سامنے رکھ کر تمام اپوزیشن کو دیکھیں ۔

Mr. Speaker : This is your offer.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ اپوزیشن والوں سے مطالبہ کرتے ہیں ۔ ۱۵۰ ممبران کی پارٹی میں سے ۵۰ ممبران یہاں موجود ہوں یعنی ایک تہائی موجود ہوں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ۱۲ ممبران اس طرف حاضر ہوں گے ۔

Mr. Speaker : I give my consent.

میں زیر قاعدہ ۱۹۸ اس کو پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے جو اعتراض کیا ہے غالباً انہوں نے قاعدہ ۱۹۸ پڑھا ہی نہیں کہ ایوان اس کو معطل کر سکتا ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۵ کی مقتضیات کو جہاں تک کہ ان کا تعلق دی کواپریٹو سوسائٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء سے ہے معطل کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خوراک و امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی کواپریٹو سوسائیٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم ثانی پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے سوال پیش کرنا شروع کر دیا ہے ۔ مگر آپ کو شک کا فائدہ دیتا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا ۔ آپ تو دیکھ رہے ہیں کہ ہم کھڑے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔ میں نے صبح مسٹر عبدالحفیظ کاردار سے بات کی تھی وہ کہنے لگے کہ میں نے حزب اختلاف کے دو چار دوستوں سے بات کرنے کی کوشش کی ہے کچھ تھوڑی سی بات ہو گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ہم نے جناب وزیر متعلقہ کی خدمت میں گذارش کی تھی کہ ضابطہ ۵۷ کو معطل نہ کیا جائے ۔ انہوں نے اس سلسلے میں اتفاق بھی فرمایا لیکن نہیں معلوم کیوں اس سیٹ پر پہنچنے کے بعد وہ پھر اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو گئے ۔ تو جناب والا یہ صورت حال ہے آپ نے ایک جملہ معترضہ کہا تو میں نے اس سلسلے میں گزارش کر دی ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس مسودہ قانون کا تعلق ہے تو اس سے پہلے جب یہ تاریخ کا تعین کیا جا رہا تھا تو اسی ہاؤس کے دوسری جانب بیٹھنے والے فرا کین نے یہ کہا کہ اس سے پہلے متعدد تاریخیں بدلنے کی تجاویز کو وہ زیر غور لاتے رہے ہیں لیکن وہ ان کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہے ۔ چنانچہ اس وقت بھی جناب والا یہ کہا گیا تھا کہ تاریخ کا تعین کسی صورت میں مناسب نہیں اور جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ حزب اقتدار کے بعض فرا کان نے نہ صرف یہ کہ انہوں نے حزب اختلاف کے مطالبہ ووٹ کیا تھا بلکہ بڑی شدت سے وہ اس موقف پر ڈٹے ہوئے تھے کہ اس سلسلے میں جو کارروائی کی جا رہی ہے اور جو اسٹاند باسیں کی مختلف انہوں سے متعلق ہے وہ ان کے حقوق کے صریحاً خلاف ہے ۔ اب جناب والا جو بارہ اندیشے تھے اور سلسلے میں جو امکانات ہم آپ کے سامنے رکھ رہے تھے وہ پورے طور پر صحیح ثابت ہوئے اس اور موجودہ حکومت ایک قانون منظور کرانے کے باوجود اور حزب اختلاف کی شدید مخالفت کے باوجود اس قانون پر عمل در آمد کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے قلیل عرصے میں یہ ناکامی ہمارے لئے کسی طرح قابل رشک نہیں ہو سکتی ۔ جناب والا ۔ اس قانون کے ذریعے جس کو اس سے پہلے دو مرتبہ توسیع کیا جا چکا ہے اور اب تیسری بار اس کی مدت توسیع کی جا رہی ہے تو یہ اتنے قلیل عرصے کے لئے قابل رشک بات نہیں ۔ یہ عجیب بات ہے جناب والا ۔ جب اس سے پہلے اس دل میں اس تاریخ کے لئے ایک مسودہ

قانون پیش کیا گیا تھا تو وزیر متعلقہ نے بڑی شدت سے اعتراض کیا تھا کہ صوبے میں امداد باھمی کا نظام بری طرح متاثر ہو رہا ہے اور یہ فرمایا تھا کہ اگر اس قانون کو منظور کرنے کے لئے دفعہ ۳۷ کا ضابطہ معطل نہ کیا گیا اور اس کو فوری طور پر منظور نہ کیا گیا تو اس صوبے میں بیشمار بینک کے قائم کرنے کے جو اثرات ہیں وہ ان سے محروم ہو جائیں گے اور یہ بھی جناب والا کہا گیا تھا کہ اگر یہ مسودہ قانون منظور نہ کیا گیا تو کروڑوں روپیہ بینکوں کے assets خطرے میں پڑ جائیں گے کیونکہ ان کے ڈائریکٹرز موجود نہیں ہیں ان کے لئے نمائندے موجود نہیں ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ عوامی سطح پر ایسے نمائندے منتخب کئے جائیں جو ان بینکوں کو زیادہ بہتر اور فعال طریقہ سے چلا سکیں جناب والا ۔ ان کا یہ ارشاد اس وقت بھی ہمارے نزدیک محل نظر تھا ۔ اس وقت بھی ان کے نزدیک کچھ اور سیاسی مقاصد اور سیاسی محرکات تھے جن کے پیش نظر وہ نہایت تعجیل کے ساتھ نہایت عجلت کے ساتھ اس مسودہ قانون کو منظور کرا کر اپنے ڈھب کے کچھ لوگوں کو منتخب کرانا چاہتے تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ کہ وہ کھچڑی جو پک رہی تھی وہ دلیہ ہو گئی اور جو ارکان منتخب کئے جانے تھے وہ اس مختصر سے عرصہ میں منتخب نہیں کرا سکے ۔ اس لئے جناب والا یہ اب ترمیم پیش کی جا رہی ہے کہ انتخاب کی تاریخ میں توسیع کر دی جائے ۔ یہ ایسی صورت حال ہے جناب والا ۔ جس پر وزیر متعلقہ کو نہ صرف وضاحت کرنی چاہئے بلکہ ان کو اپنی ناکامی کے اعتراف میں کچھ ایسے اقدامات بھی کرنے چاہئیں جس سے یہ ایوان مطمئن ہو سکے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔

Mr Speaker : Will the Hon'ble member try to be relevant ?

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس تاریخ کے تعین پر بات کر رہا ہوں جس کے لئے اس سے پہلے بھی اس مسودہ قانون میں دلائل دئیے گئے تھے کہ اگر یہ تاریخ پہلے تعین نہ کی گئی تو اس صوبے کا امداد باہمی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نظام یقیناً اب تک درہم برہم ہو چکا ہوگا ۔ تو ایسی صورت میں ان کے کہنے کے مطابق اس نظام میں کوئی ہم آہنگی موجود نہیں اور الیکشن نہ ہونے کے باعث امداد باھمی کے تمام شعبے معطلی کا شکار ہیں ۔

تو ایسی صورت میں جناب والا ایسی مزید ترمیم کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ پھر یہ بھی محل نظر ہے کہ اس میں یکم جولائی سے ۳۱ اگست کی نئی تاریخ مقرر کرنے کے لئے ایک ترمیمی مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے لیکن یہ کون کہہ سکتا ہے کہ جولائی اگست میں ہمارا سیشن جاری نہیں ہوگا یا اراکین اسمبلی اس سلسلے میں زیادہ مصروف نہیں ہونگے ۔ جناب والا یہ کسی طور پر درست نہیں ہے کہ یہ کارروائی صرف اس لئے کی جا رہی ہے کہ نیشنل اسمبلی اور پراونشل اسمبلی کے ارکان اس وقت مصروف ہیں ۔ اس وقت بھی یہ دلیل دی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا یہ آپ کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ ہم نے یہی کہا تھا کہ اس تاریخ کو آگے نہ کیا جائے بلکہ آج ہی ان دنوں میں یہ الیکشن کرائے جائیں لیکن انہوں نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ ان کو جلد از جلد کرا کر امداد باہمی کے نظام کو بحال کر دیں لیکن جناب والا کونسی گارنٹی موجود ہے کہ صوبائی اور قومی اسمبلی کے ارکان جولائی اگست میں موجود ہوں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون ان کی ناکامی اور حکمت عملی کے سلسلے میں ۔ ۔ (قطع کلامی) ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order. Sir, the honourable Member should be asked to discontinue his speech. In order to support my point of view I draw your attention to rule 174 of the Rules of Procedure :

> The Speaker, after having called the attention of the member who persists in irrelevance or in tedious repetition either of his own arguments or of the arguments used by other members in debate may direct him to discontinue his speech.

Mr. Speaker : Please continue, Syed Tabish Alwari.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آخر میں مختصراً اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ ہماری موجودہ حکومت جو اپنے آپ کو نہایت فعال قرار دینے کی بہت متمنی ہے وہ اس صورت حال سے بچنے کی کوشش کرے کہ وہ اپنی حکمت عملی کو اور اپنی پالیسیوں کو اور اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں ان پر

عمل در آمد کرنے میں ہمیشہ ناکام رہتی ہے اور یہ مسودہ قانون اس کا ایک اور بین ثبوت ہے کہ انہیں اپنی اس حکمت عملی کی ناکامی کے نتیجہ میں تیسری دفعہ ایک قرارداد اس ہاؤس میں کرانی پڑ رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق پر اس ہاؤس کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے اور یہ انتہائی اسراف زر بھی ہے اور انتہائی افسوس ناک بھی ۔

خان امیر محمد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ جناب نے فرمایا ہے کہ منسٹر کوآپریٹو نے کہا ہے کہ میں نے پہلے گفت و شنید کر لی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ کچھ فاضل ارکان کو بتلا دیا ہے کہ ایجنڈا آنے سے پہلے میں یہ بل پیش کروں گا ۔

علامہ نصیر الدین ارشد ۔ جناب والا ۔ میں ایک کام کی خاطر ان کی خدمت میں گیا تھا ۔ اس وقت بھی انہوں نے اشارتاً اس کا تذکرہ نہیں کیا ۔

Minister for Cooperation : Point of personal explanation. Sir, the fact is that I spoke to the honourable members of the Opposition about this issue, which I think is very important one, because a schedule has already been prepared. Another reason was that I wanted that the discussion should be confined to only about the amendment concerning shifting of dates.

مگر اس سلسلے میں ایک بات کہی گئی جس کی میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ میرے خیال میں مخدوم زادہ صاحب فرما رہے تھے اور گوگلی بولنگ کی بات کر رہے تھے تو میں نے تابش صاحب اور حاجی صاحب سے جب اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کو معطل نہ کرائیں اس وقت میں نے سر ضرور ہلایا تھا لیکن میں نے کہا یہ تھا کہ میں اس کے متعلق جا کر سوچتا ہوں ۔ وہ شاید مجھے سمجھ نہیں سکے ۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے ۔ اس لئے جب انہوں نے سمجھا کہ میں متفق ہوں تو اسی طرح جب لیگ بریک کرتے ہیں دیکھا لیگ بریک جاتا ہے لیکن ہوتی گوگلی ہے تو انہوں نے سر ہلانے کو سمجھا کہ میں متفق ہوں جس کی میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ حکومت کی حکمت عملی فیل ہوئی ہے لیکن تاریخ کا تعلق حکمت عملی

سے کوئی نہیں ہوتا ۔ حکمت عملی تو substantive matter کا ہوتا ہے لیکن ہم نے کوئی substantive matter تبدیل نہیں کیا ۔

سید تابش الوری ۔ Point of personal explanation Sir, جناب والا ۔ میری حکمت عملی سے مراد یہ تھی کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا حکومت نے یہ حکمت عملی مرتب کی ہے اور یہ پالیسی تیار کی ہے کہ امداد باہمی اور ان چیزوں کا نظام عوامی منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے ۔ وہ اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں یہ ہے حکمت عملی ۔

وزیر خوراک و امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ ہم نے یہ تو نہیں کہا کہ اب کام غیر منتخب شدہ نمائندوں کے ذریعہ سے ہوگا ۔ کام تو منتخب نمائندوں کے ذریعہ ہی سے چلایا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ Question of Privilege, Sir. جناب والا ۔ یہ اس ایوان کا اور اس ایوان کے ہر ممبر کا حق ہے کہ وہ کبھی بھی موشن یا کسی بل میں amendments کا حق استعمال کر سکیں ۔ اور وہ amendment کا حق procedure of legislation میں دے دیا گیا ہے ۔ اس میں procedure متعین کر دیا گیا ہے ۔ اس کے بغیر تو کوئی legislation نہیں ہو سکتی ۔ جہاں تک قاعدہ ۷۵ کی معطلی کا تعلق ہے اس کی معطلی سے ہمارے وہ حقوق پامال ہوئے ہیں جو کہ اس بل میں amendments سے وابستہ ہیں اور جن کے دینے کا اختیار ہمیں حاصل ہے اور جو اب بھی باقی ہے ۔ چونکہ amendments کے سلسلے میں متعین کردہ اور نافذ کردہ ضوابط موجود ہیں ۔ ان رولز میں ان کو معطل نہیں کیا گیا لہذا ان رولز کے تحت amendments کے متعلق جو ہمارے حقوق متعین ہیں ان کی موجودگی میں قاعدہ ۷۵ معطل نہیں کیا جا سکتا اور اگر کر دیا گیا ہے تو اس بل کو اب زیر غور نہیں لایا جا سکتا تاوقتیکہ amendments ہمیں 2 clear days کے لئے نہ ملیں جن کے دینے کا ہمیں آئین اور قاعدہ کی رو سے حق ہے ۔ اس لئے اس سے ہماری پروپرٹی متاثر ہوئی ہے اور ہمارے ایک جائز قانونی حق سے ہمیں محروم کیا جا رہا ہے ۔ لہذا جناب والا ۔ جب تک ہمیں amendment 2 clear days کے دینے کے لئے نہ ملیں اس وقت

تک اس کو زیر غور نہ لایا جائے۔ اور اکیلا قاعدہ ۷۵ کسی بھی وجہ سے معطل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ دوسرے قاعدوں کے subject ہے۔ اس سے amendments کے حقوق وابستہ ہیں۔ اگر انہوں نے معطل کرانا ہی تھا تو اسی طرح کرتے جس طرح انہوں نے اس دن چودہ قاعدوں کو معطل کرا کے وہ بل پیش کیا تھا۔ تاوقتیکہ وہ چودہ قاعدے معطل نہ ہوں اکیلے ایک ایک قاعدے کی معطلی سے وہ تمام حقوق حاصل نہیں ہو جایا کرتے جو اب استعمال کئے جا رہے۔ میں التماس کروں گا کہ یہ ایوان اور اس کے ممبران کے حقوق کا سوال ہے اس لئے ہمیں amendments دینے کے مواقع فراہم کئے جائیں اور قانونی طریقے پر اس بل کو زیر غور لایا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ حاجی صاحب۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر درست نہیں ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میرا پوائنٹ آف پرولیج ہے۔

مسٹر سپیکر۔ پوائنٹ آف پرولیج بھی نہیں بنتا ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا جس کے جواب میں جناب وزیر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے صرف سر ہلایا تھا زبان نہیں ہلائی تھی۔ اب آئندہ ہم دونوں باتوں کی پورے طور سے تسلی کریں گے۔ جب تک وہ زبان اور سر دونوں نہیں ہلائیں گے اس وقت تک ہم یقیناً ان پر اعتماد نہیں کریں گے۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ cooperative movement کے ساتھ Minister for Cooperation کیوں cooperate نہیں کر رہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ قواعد کی رو سے پرولیج کا حق اس وقت پیدا ہو جاتا ہے جب کوئی چیز واقع ہو جائے۔

مسٹر سپیکر۔ ابھی کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری عرض یہ ہے کہ اس کی وضاحت کر رہا ہوں اور اس کے لئے آپ کی رولنگ چاہتا ہوں ۔ یہ درست ہے کہ occurrence کے بعد question of privilege arise کیا جا سکتا ہے اور وہ حق پیدا ہو جاتا ہے ۔ ضابطہ ۸۵ کے معطل ہو جانے اور اس کی consideration motion زیر غور آ جانے کے بعد ایک ایسی occurence واقع ہو گئی ہے کہ اس کے بعد ہم اپنے اس حق سے محروم ہو رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حق سے محروم نہیں ہو رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر آپ محروم نہ کریں تو پھر ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محروم نہیں ہو رہے ہیں اگر یہ ہو جائے اس کے بعد آپ کا cause of grievance پیدا ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کی consideration motion آ جانے کے بعد occurence واقع ہو گئی ہے ۔

Mr. Speaker : If Rule 83 is not suspended, then the cause of grievance will arise.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ دوبارہ تاریخ جو مقرر ہو چکی تھی اس کے بڑھانے کے لئے کونسی ایسی emergency واقع ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اس کی معیاد پھر بڑھانے کے لئے اسمبلی میں بل کی ترمیم کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے ۔ جناب والا ۔ ابھی سید تابش الوری صاحب نے فرمایا تھا کہ کونسا خدشہ پیدا ہو گیا ہے اور کون سا کواپریٹو کا نظام اس سے درہم برہم ہو جائے گا ۔ میں ان کو صرف یہی جواب دوں گا کہ اسی لئے تاریخ بڑھائی گئی ہے تاکہ کواپریٹو کا نظام جو ہے وہ پوری طرح درہم برہم ہو جائے تاکہ اس کے بعد کوئی الیکشن کرائے جائیں ۔

جناب والا ۔ میں وزیر صاحب سے التجا کروں گا کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو میری طرف توجہ دیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس وقت کافی مصروف ہیں

لیکن بہر صورت میں ان کے متعلقہ محکمے کے متعلق کچھ عرض کر دیا ہوں۔

جناب والا۔ اب میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ مجھے یہ خلش ہے کہ اس پر چوتھی دفعہ پھر معیاد بڑھانی پڑے گی تو آج ہی اس میں "ایک سال تک" کی ترمیم لے آئیں۔ جناب والا۔ جو نظام وزیر متعلقہ کی سرپرستی میں چل رہا ہے یعنی سرکاری افسروں کے ذریعے جن میں ان کو بہت ہی سہولتیں ہیں۔ جن میں وزیر متعلقہ اپنی پوری من مانی کر سکتے ہیں ان کی ایک سال کے لئے معیاد بڑھا دیں تاکہ جس طرح وہ اس کو تباہ کرنا چاہتے ہیں پوری طرح اس movement کو تباہ کر دیں اور بار بار ان کو ترمیم کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ کم از کم اس کی تباہی کے لئے ایک سال دے دیں اور میں یہ ترمیم آپ کی وساطت سے جناب وزیر صاحب کو پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ جب موقع آئے گا آپ ترمیم پیش کریں۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہم ترمیم ہر وقت پیش کر سکتے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ بل میں اس طرح ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ میں پھر یہی گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے کسی نہ کسی طریقے سے اس movemen کے ایکشن ہونے دیجئے تاکہ یہ movement اپنے پاؤں پر کھڑی ہو اور یہ movement ملک کے اندر چلنے دیجئے کیونکہ یہ ایک نظام ہے جو ملک کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ وزیر صاحب سے کہتا ہوں کہ آرڈر کرنے سے پہلے ان لوگوں سے مشورہ کر لیا کریں جو بعد میں ان کو اس آرڈر پر stick نہیں کرنے دیتے۔ میں گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے اب جو ۲۶ تاریخ انہوں نے لکھی ہے اس پر ایکشن ہونے دیں۔ اگر نہیں تو ایک سال کے لئے معیاد بڑھا دیں۔

مسٹر سپیکر۔ اب سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون (ترمیم ثانی پنجاب) (حکم اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیرغور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی

Mr. Speaker : Now I suspend the limitation contained in Rule 83 of the Rules of Procedure.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Thank you Sir.

(ضمن ۲)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی ضمن ۲ زیر غور ہے ۔

Syed Tabish Alwari : Sir, I want to move an amendment.

معزز سپیکر ۔ سیف اللہ خان ترمیم پیش کر رہے ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, we don't follow the procedure.

Mr. Speaker : We have gone over to the second reading of the Bill.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, we have not finished the third reading of the first Bill that was in the House. Now you want to give us only one hour and five minutes. Sir give us at least one day. You have suspended the rule.

Mr. Speaker : The House is adjourned for forty minutes. We shall re-assemble at 12.50 and the amendments may be given by that time.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۴۰ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : Haji Muhammad Saifullah Khan, please move your amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :

That clause 2 of the Bill be deleted.

Mr. Speaker : It would negative the bill which the rules do not permit

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, 'negative' means that when a clause is passed, a clause negates the already passed clause.

Mr. Speaker : No, even the May's Parliamentary Practice says :

> Any amendment that has the effect of negating the clause proposed is a negative amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan: What rules are you quoting, sir ?

Mr. Speaker : An amendment shall not be moved which has entirely the effect of a negative vote. This does not apply normally but where substantive part of the bill consists of this clause alone, it, would be applicable. The whole Bill would be negated if this clause is not passed. For that, the method provided is that you oppose it.

Haji Muhammad Saifullah Khan : And if this clause is deleted, there is third clause after this. It is not subject to clause 2. Only that clause can be approved.

Mr. Speaker : That is a consequential clause.

> Notwithstanding anything to the contrary contained in the order, no right shall be deemed to have accrued to any person by virtue of any election proceedings taken under the order before the coming into force of this Act.

This is consequence of clause 2. Therefere, consequence will not stand. It is the principal clause of the Act.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کو کس طرح جناب interpret فرما رہے ہیں ۔ اگر Negative vote to a whole bill ہوتا تو اس میں یہ آ جاتا ۔ یہ تو ایک کلاز سے متعلق ہے جس کو ہم negative کر سکتے ہیں ۔ We can do it in all respects. The bill may or may not remain.

Mr. Speaker : An amendment on a question must not be inconsistent with the previous decision. However, there is a direct method : "I oppose the Bill, and the Bill is opposed". By an amendment, this opposition cannot be introduced to a Bill.

Haji Muhammad Saifullah Khan : This clause has been opposed Sir.

Mr. Speaker : The Clause may be opposed. You can vote against this and out-vote it but not by an amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : In both ways I can do so, Sir, because I opposed the clause.

Mr. Speaker : That is different thing, we have to follow the rules and the precedents

Haji Muhammad Saifullah Khan : According to rules Sir, negation of a clause does not amount to negative vote. So far as my contention is concerned, that is correct, but if you say, I will accede to that. If this is so, Sir, then I oppose the Bill.

Mr. Speaker : That is right.

Haji Muhammad Saifullah Khan : If that is the procedure, first amendments to this clause will be taken up and I shall have a right to say on the opposition of this clause, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان ۔ ترمیم نمبر ۳ پیش کریں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رانا صاحب اگر آپ کے پاس ترمیم نہیں ہے تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں ۔

The amendment before the House is :

> That in Clause 2 of the Bill, for the words, commas and figures "1st day of July, 1973 and 31st day of August, 1973" occurring in lines 5-6, the words, commas and figures "1st day of September, 1973 and 31st day of December, 1973" be substituted.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس ترمیم کو پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ جناب میں نے یہ ترمیم دیکھی چونکہ آج میں دیر سے آیا تھا اس سے مجھے بہت حیرانگی ہوئی کہ محکموں کو اس طرح سے تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے صوبہ میں وزیر امداد باہمی نے صدر مملکت کے حکم کی اس قدر مٹی پلید کی ہے کہ میرے خیال میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ۔ اس سے پہلے ایک تاریخ مقرر کی گئی اور جس چیز کا اس اسمبلی کو اختیار نہیں تھا کہ وہ صدر کے حکم میں ترمیم کرے اور اس میں کمی بیشی کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس امر کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

I have already held that it can be.

رانا اقبال احمد خان ۔ جناب والا ۔ ایک گذارش ہے کہ اس سے پہلے ایک تاریخ مقرر ہوئی اور پھر اسی بل کو ایک آرڈیننس کی شکل میں لایا گیا اور صدر کے حکم کے بعد اس میں توسیع کرائی گئی اسے جولائی سے اگست تک کرایا ۔ جناب والا ۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انجمن امداد باھمی چونکہ لوگوں کے سرمائے سے بنی ہوئی ہے اس میں جناب وزیر امداد باھمی یہ چاہتے ہیں کہ اپنی مرضی کے اور اپنی منشا کے لوگوں کو اس پر مسلط کیا جائے ۔ یہ جمہوریت کی مخالفت اور انسانیت کی مخالفت ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۲۴ کی interpretation کی طرف مبذول کراؤں گا جس کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ جو کارروائی آج ہم کر رہے ہیں یہ قواعد کے خلاف ہے اور یہ بل consider نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ ایک بل پہلے ہی pending ہے ۔

Rule 24 of the Rules of Procedure says :

> (1) A list of Business for each day shall be prepared by the Secretary and a copy thereof shall be made available for use of every member and other person entitled under the Constitution to take part in the proceedings of the Assembly.
>
> (2) Save as otherwise provided in these rules—
>
> (a) the business for the day shall be transacted in the order in which it appears in the List of Business ;
>
> (b) no business not included in the List shall be transacted at any sitting except business of a formal or ceremonial nature which may be permitted by the Speaker ;

جناب والا ۔ جو آج list of business ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ کل کی بقیہ جو کارروائی ہے وہ transact ہوگی ۔

اس لحاظ سے جب تک اس سے پہلے اس List of bosiines کو ختم نہ کر لیا جائے اس وقت تک یہ نئی لسٹ آف بزنس dispose of نہیں ہو سکتی ۔ جناب اس تبدیلی کی اجازت دے سکتے ہیں اگر کوئی formal ceremonial nature کا کام ہو ۔ اس صورت میں اس قاعدہ کے مطابق business of the day کو ترمیم کرنے کا اختیار ہے ۔ جہاں تک ایک پورے subject matter کو تبدیل کرنے کا سوال ہے یا لیجلیشن کے دوران دوسری قانون سازی کو ترمیم کرنا ہو تو List of Business میں ترمیم کرکے ضمیمہ دیں ۔ اس قاعدے کے مطابق یہ جو کارروائی ہو رہی ہے وہ لسٹ آف بزنس جو ہم پہلے چھوڑ آئے ہیں کے خلاف ہے ۔ اور ضابطہ کے بھی خلاف ہے ۔

Mr. Speaker : I do not agree with this. You have an amended list of business of the day before you and that is the business of the day.

Haji Muhammad Saifullah Khan : After the first one Sir, which was already circulated, we have got the second.

سپیکر ۔ اس میں کچھ فرق نہیں پڑتا ۔

حاجی سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری گذارش ہے کہ انہوں نے تاریخ بڑھائی ہے ۔

سپیکر ۔ آپ کی ترمیم یہ ہے کہ جولائی اور اگست کی بجائے ستمبر کو دسمبر کر دیا جائے ۔ آپ تقریر اس کی مخالفت میں کر رہے ہیں ۔ آپ اپنی ترمیم کے حق میں تقریر کریں ۔

حاجی سیف اللہ خان ۔ ان حالات کو عرض کرتا ہوں جن حالات میں اس تاریخ کو بڑھانے کی کوشش کی گئی ۔

Minister for Food and Cooperation : Sir, has the amendment been put to the House ? Because if it is put to the House, I would like to oppose it.

سپیکر ۔ اصل میں یہ بات ہو گئی ہے کہ ان کے پاس ترمیم موجود نہیں تھی اس لیئے میں نے پڑھ دی تھی ۔

You may now oppose it so that he may continue his speech. Have you indicated your opposition ?

Minister for Food and Cooperation : I have. I wanted to know whether it has been put to the House.

رانا پھول محمد خان ۔ انتخابات کی تاریخ بڑھانے کے لئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ کیونکہ یہ اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب جب کلاز ایوان کے سامنے پیش کی جائے گی اگر آپ اس وقت مخالفت کر کے یہ تقریر کریں تو ٹھیک ہو گی ۔ لیکن آپ نے جو ترمیم پیش کی ہے اس سے یہ بات غیر متعلقہ ہوگی ۔

Minister for Food and Cooperation : Sir, can you remove this monument of irrelevance from this House.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اس ترمیم کو پیش کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ وزیر امداد باہمی کی طرف سے اس میں تاریخ بڑھانے کی کوشش کی ہے اور اس میں بہانہ یہ تراشہ ہے کہ اسمبلی کے ممبران ان انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے اس لئے تاریخ کو بڑھا دیا جائے ۔ جناب والا ۔ میں کہتا ہوں کہ شاید یہ اجلاس ابھی اور تین ماہ تک جاری رکھنا پڑے کیونکہ قانون سازی کے لئے اس ایوان کو جاری رکھنا پڑے گا ۔ اور دوسری بات یہ کہ عام طور پر انجمن امداد باہمی سے تعلق رکھنے والے لوگ زیادہ تر دیہات میں رہتے ہیں اور گندم کی کٹائی کی وجہ وہ اس میں حصہ نہیں لے سکتے اور جو تاریخ جناب وزیر نے تجویز فرمائی ہے کیا وہ ان دونوں انتخابات کرا لیں گے ۔ اس وقت اسمبلی کا اجلاس شروع ہے اس لئے میری گذارش ہے کہ اگر بڑھانا ہی ہے اور اس سے پہلے تین دفعہ اس کو الٹ پلٹ کر چکے ہیں ایک دم کیوں نہیں کر لیتے ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ اس کو یکم نومبر تا ۳۱ دسمبر تک توسیع کرنے کی اجازت دیجائے ۔ چونکہ اس سے یہ ہو گا کہ اسمبلی کا اجلاس بھی ختم ہو جائے گا اور پنجابی زبان میں یعنی "واڈیاں" بھی ختم ہو جائے گی ۔ اور اس میں حمائتی لوگ بھی انجمن امداد باہمی میں شامل کر سکیں گے ۔ اور وہ اس مقصد میں کامیابی حاصل کر سکیں کہ صحیح طریقہ سے منتخب ہونے والے لوگوں کو نظر انداز کر کے تہ و بالا کر کے اپنی مرضی کے چئرمین منتخب کرا سکیں ۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔

Minister for Cooperation : Point of order, Sir, the Hon'ble member is not relevant.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کیا کہا ہے میں سمجھا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی تقریر غیر متعلقہ ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کس طرح جناب ؟

مسٹر سپیکر ۔ کچھ غیر متعلقہ ہے ۔ شاید مکمل طور پر غیر متعلقہ نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ کس طرح غیر متعلقہ ہے ؟

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس لئے میں گذارش کرتا ہوں کہ ہمیں اس ایوان کا وقت ضائع کرنے سے بچایا جائے ۔ لوگوں کی ہنسائی سے بچایا جائے جو یہ کہتے ہیں کہ ایک وزیر انجمن امداد باہمی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ پھر اسی مضمون پر آ گئے ہیں آپ یہ بتائیں کہ جو تاریخ آپ نے بتائی ہے یہ بڑھانا کیوں ضروری ہے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں ایک تو وہ اپنی مرضی کے لوگ ان سوسائٹیوں میں داخل نہیں کر سکیں گے اور نہ اپنے چیئرمین منتخب کرا سکیں گے ۔ ایک تو میں ان کی اس مشکل کو آسان کرنا چاہتا ہوں ۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے بہت سے ایسے لوگوں کو بھی نظر انداز کیا ہے جو حقیقتاً اور صحیح طور سنٹرل کوآپریٹو بنکوں کے چیئرمین منتخب ہو گئے تھے لیکن اگلی کلاز میں جو میری دوسری ترمیم ہے اس کے متعلق میں پھر عرض کروں گا ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس تھوڑے سے عرصے میں جو ترمیم انہوں نے دی ہے اس میں آپ تمام لوگوں کو نظر انداز کر کے اپنے آدمیوں کو منتخب نہیں کرا سکیں گے ۔ وہ ادارہ ایسا نہیں ہے جس میں نامزدگی کے ذریعے نمائندے شامل کر سکیں ۔ ان میں تو سوسائٹیوں کے منتخب عہدیدار ہوں گے اور وہی چیئرمینوں کا چناؤ کریں گے ۔ تو اس ارادے میں آپ جلدی بھی کامیاب نہیں ہوں گے ۔ میں وزیر امداد باہمی کی بے بس پر رحم کرتے ہوئے یہ گذارش کروں گا کہ اس کو یکم ستمبر سے ۳۰ دسمبر تک بڑھایا جائے

تاکہ ان کی مشکل میں بھی آسانیاں نہ ہو اور ان زمینداروں کو بھی مشکل نہ ہو جنہوں نے "واڈیاں" کرنی ہیں ۔ گندم کی فصل اکھٹی کرنی ہے ۔ پھر ان شہریوں کے لئے اناج مہیا کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس سال "واڈیاں" جولائی اور اگست میں ہوں گی ؟

رانا پھول محمد خان ۔ پہلے "واڈیاں" ہو گی ۔ پھر کٹائی ہو گی ۔ پھر ہم شہر والوں کو سر پر اٹھا کر گندم دیں گے ۔ پھر یہ آٹا پیس کر ہمیں بھیجیں گے ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ رانا صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں گندم کی کٹائی اپریل میں ہوتی ہے اور وہ جولائی میں فرما رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے ہاں نہیں ہوتی ہوگی ۔ جولائی اور اگست میں ہوتی ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ پہلے کٹائی میں لوگ مصروف ہوں گے ۔ پھر گہائی میں ہوں گے ۔ پھر اس کے بعد اٹھائی ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ ناظم حسین شاہ صاحب جو بھی کہیں مجھے منظور ہے ۔ کیونکہ میں ان سے بہت پیار کرتا ہوں اور وہ بڑے خوبرو ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اٹھائی کے بعد پھر اٹھائی گیری کب آئے گا ؟

رانا پھول محمد خان ۔ اٹھائی کے بعد آپ کی ملائی ہو گی ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order, please.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ روز روز ایک سے بل میں ترامیم لانے ۔ اس ہاؤس کا وقت ضائع کرنے اور لوگوں کو ان کے اصل اور جائز حقوق سے محروم کرنے کی بجائے آپ یہ بھی آزما کر دیکھ لیں ۔ آپ کے لئے یہ سفارش کر رہا ہوں ۔ میری ترمیم آپ کے حق میں ہے کہ آپ

یکم ستمبر سے ۳۱ دسمبر تک اس معیاد کو بڑھا دیں تاکہ آپ کو دوبارہ یہ تکلیف نہ کرنی پڑے مجھے قوی امید ہے کہ انشاءاللہ دسمبر تک بھی آپ کو کامیابی نصیب نہیں ہو گی اور ناکامی کا منہ دیکھنا آپ کی قسمت میں لکھا گیا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ کاردار صاحب آپ نے کچھ کہنا ہے؟

وزیر امداد باہمی۔ میں نے کچھ نہیں کہنا ہے۔

Mr. Speaker : The question is :

That is clause 2 of the Bill, for the words, commas and figures "1st day of July, 1973 and 31st day of August, 1973" occurring in lines 5-6, the words, commas and figures "1st day of September, 1973 and 31st day of December, 1973" be substituted.

(The motion was lost)

Chaudhri Amanullah Jatk : Sir I move an amendment :

That in Clause 2 of the Bill, for the words, commas and figures" "1st day of July, 1973 and 31st day of August, 1973" occurring in lines 5-6, the words, commas and figures "1st day of May, 1973 and 31st day of May, 1973" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in Clause 2 of the Bill, for the words, commas and figures "1st day of July, 1973 and 31st day of August, 1973" occuring in lines 5-6, the words. commas and figures "1st day of May, 1973 and 31st day of May, 1973" be substituted.

Minister for Cooperation : I oppose it Sir.

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میری ترمیم بھی یہی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی۔

سید تابش الوری۔ کیوں جناب؟

مسٹر سپیکر۔ دونوں جگہ آپ نے کہا ہے کہ لفظ "May" substitute کر دیا جائے۔

سید تابش الوری۔ جی ہاں ٹھیک ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ گرائمر کے لحاظ سے اس میں کچھ غلطی ہے آپ اس کو پڑھیں۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ "31st day of May"۔

سید تابش الوری ۔ بالکل وہی ہے جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کو ذرا مختصر کر کے to the point کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم بھی ساتھ ہی لے لی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی ہو جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس ترمیم کے بعد آپ یہ نہ کہیں کہ یہ دونوں ترامیم ایک ہی قسم کی ہیں اس لئے یہ پیش نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ شاہ صاحب موقع آنے سے پہلے اعتراض نہ کریں ۔ آپ تشریف رکھیں کبھی تھوڑا سا اعتبار بھی کر لیا کریں ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جس وقت صبح یہ بل پیش ہو رہا تھا میرے فاضل دوست عبدالحفیظ کاردار صاحب نے نہایت معصومیت کے انداز میں فرمایا تھا کہ یہ بالکل بے ضرر اور سادہ سی ایک ترمیم ہے اور اس میں کوئی الجھن والی بات نہیں ہے ۔ آپ ضابطوں کی معطلی کے خلاف کیوں آواز اٹھا رہے ہیں ۔ میں جناب کی وساطت سے ان کی خدمت میں یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ باعث شرم اور باعث ندامت ہے کہ صدارتی آرڈرز کو جن کا مقصد اس تاریخ کو تحفظ دینے کا تھا بچانے کا تھا جس میں سابقہ حکومتوں نے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ میں نے رانا پھول محمد خان صاحب کو جب وہ اپنی ترمیم پر تقریر کر رہے تھے تین بار اس بات پر ٹوکا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب اس وقت بالکل حق بجانب تھے ۔ اس وقت وہ وقت جو دے رہے ہیں میں اس میں کمی اس لئے کر رہا ہوں اور اس کی

relevancy کے پیش نظر یہ کر رہا ہوں کہ پہلے بھی ہم بہت سا وقت ضائع کر چکے ہیں ۔ پہلے بھی اس وقت کو بہت بڑھا چکے ہیں اب نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں جب بول رہا ہوں تو درمیان میں جس کو پنجابی میں کانٹی مارنا کہتے ہیں وہ چھوڑ دیں تو میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا ۔ آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ بہت اچھا جی ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ جو آپ کا انداز ہے اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کلاز ایوان کے سامنے نہیں آنی چاہیئے تھی ۔ آپ کی ترمیم یہ ہے کہ جو دن انہوں نے لکھے ہیں آپ اس کو بدل رہے ہیں ۔ آپ یہ بتائیں کہ جو تاریخیں آپ نے متعین کی ہیں وہ کیوں بہتر ہیں اور وہ کیوں غلط ہیں ۔

وزیر امداد باھمی ۔ جناب والا ۔ میں نے بل کو پیش کرتے وقت یہ عرض کی تھی کہ اس میں any substantive matter under issue نہیں ہے ۔ ہاوس کے سامنے صرف تاریخ بدلنے کی بات ہے ۔ اس میں جو ترامیم آ رہی ہیں ہم نے ان پر پوری بحث سنی ہے ۔ اب ان کو ووٹ کے لئے پیش کیجئے تا کہ ھاؤس کا وقت جیسے وہ ارشاد فرما رہے ہیں زیادہ خرچ نہ ہو ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ پریذیڈنٹ صاحب کا جو پہلا آرڈر ہے اس میں جناب تین مہینے کی شرط ہے ۔ اب بھی آپ دو مہینے نہیں بڑھا سکتے ۔ اگر آپ اس میں ترمیم کریں گے ۔ اگر ھاوس اس کی اجازت دے گا تو تین مہینے بڑھانے پڑیں گے ۔ کیونکہ انہوں نے دو مہینوں کی شرط لگائی ہے ۔ اس لیے میری گذارش یہ ہے کہ اس میں دو مہینے کی بجائے تین مہینے کی ترمیم کریں تا کہ پریذیڈنٹ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی لیجسلیشن بالکل independent ہے ۔ یہ کسی پہلی لیجسلیشن کی پابند نہیں ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جناب نے ارشاد فرمایا تھا میں اس ضمن میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ٹائم میں کمی کی میری وہ ترمیم

جو میں پیش کر رہا ہوں ۔ کیونکہ جو ٹائم اس اسٹیٹمنٹ میں دیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پیش نظر وہ سوسائیٹیز موومنٹ جو ہے جس کو چلانے کے لیے یہ بل لایا جا رہا ہے ۔ اس کا مقصد بالکل فوت ہو چکا ہے ، فوت ہوتا جا رہا ہے ۔ وہ ایک پوزیٹو موومنٹ تھی جس کی ہم چلے ہی افادیت کو نظر انداز کر کے اس کی صورت حال کو خراب کر کے محض ایک نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے ان سوسائیٹیز میں اپنی حزب اقتدار کی منشا کے آدمی لانا چاہتے ہیں ۔ یہ آپ کس وقت اور کس انداز سے لا سکتے ہیں ۔ اس کے پیش نظر اس ٹائم میں توسیع وقتاً فوقتاً پہلے بھی کی جاتی رہی ہے اور آج بھی یہ جو توسیع کا بل دیا گیا ہے یہ اس کا مرہون ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ٹائم جو اب اگست تک بڑھایا گیا ہے جس میں یہ سہارا لیا گیا ہے کہ ممبران اسمبلی اجلاس میں مصروف ہوں گے تو جناب کی وساطت سے اپنے فاضل دوست وزیر متعلقہ سے یہ عرض کروں گا کہ وہ لکھو کھا روپے اور وہ ایک موومنٹ جو صدیوں سے چل رہی تھی جس میں لوگوں کی ، غریب آدمی کی فلاح کے بہت سے منصوبے تھے اس کو سابقہ حکومتوں کی دھاندلیوں نے خراب کیا تھا ۔ موجودہ حکومت کے منشور اور مشن کے مطابق ہر ادارے کی نمائندہ حیثیت قائم کرنا ضروری اور بنیادی پروگرام تھا ۔ اس ترمیم کے ذریعے اس سے انکار کرنا ۔ اس سے انحراف کرنا میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت کے اپنے منشور اور مشن کے خلاف ہے ۔ سب سے زیادہ قابل افسوس یہ بات ہے کہ رات کو کینٹ کی میٹنگ ہوتی ہے ۔ assessment کی جاتی ہے کہ کون سا وقت کس وقت موزوں رہے گا جس وقت ہم انتخابات جیت سکتے ہیں ۔ اس اس کو نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ یہ معصوم اور فلاحی ادارہ جس کو کوآپریٹو موومنٹ کہا جا سکتا ہے یہ اگست اور ستمبر تک مکمل تباہی کا شکار ہو چکا ہوگا ۔ اس لیے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اسمبلی کے اجلاس میں مصروفیت کی وجہ سے ممبران کا بہانا بنایا گیا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں بالکل غلط ہے ۔ اس لیے کہ اس میں ممبران سوسائیٹیز نے حصہ لینا ہے ممبران اسمبلی نے یا ممبران قومی اسمبلی نے اس کی نگرانی تو بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں ۔ اس کے پیش نظر جو نقصان ہو رہا ہے اس کی ذمہ داری ممبران پر

ڈالی گئی ہے ۔ اس کے باوجود بھی اگر یہ ترمیم کرنی مقصود ہو یا وقت میں توسیع کرنا مقصود ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اپریل کا جو مہینہ ہے اس کو extend کر لیا جائے اور یکم مئی سے ۳۱ مئی تک ٹائم دے دیا جائے اور اس عرصہ میں اس موومنٹ کو بھی تباہی سے بچایا جا سکے گا ۔ ممبران کو بھی یہاں اسمبلی سے فرصت مل سکے گی اور لوگوں کے لیے بھی کافی وقت ہوگا اگر ہم ان شیڈول ٹائم کے مطابق وقت دے سکیں ۔ اس لئے جناب والا میں جناب کی وساطت سے اپنے فاضل دوست جناب حفیظ کاردار اور ممبران حزب اقتدار سے بڑا زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ جس وقت کی بنیاد پر اس کو ملتوی کر رہے ہیں یہ اس کی امید کبھی بھی پوری نہ ہو سکے گی ۔ کوآپریٹو سوسائیٹیز میں وہ اپنی منشا کے مطابق اس وقت میں بھی نہ لا سکیں گے ۔ کیونکہ دن بدن حالات روبہ زوال ہو رہے ہیں اور اپنے لئے باعث بدنامی کام کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مجھے تو ختم کر لینے دیجیے ۔

Mr. Speaker : You have gone over to an other subject. Syed Tabish Alwari.

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Will the member please resume his seat ?

چوہدری امان اللہ لک ۔ اگر آپ کا حکم ہو کہ میں غیر متعلقہ بات کہہ رہا ہوں تو میں اپنی تقریر ختم کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کچھ باتوں کا conclusion معزز ممبر خود نکال سکتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میری گذارش یہ ہے کہ جب کوئی فاضل رکن ایک ترمیم پیش کرتا ہے تو اس کو اپنے خیالات کے اظہار کرنے کی آپ اجازت دے دیتے ہیں اور اس کے لئے کوئی time limit مقرر کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی time limit مقرر نہیں ضابطے میں یہ ہے کہ وہ غیر متعلقہ باتیں نہیں کرے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ لیکن جب وہ relevant ہو ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کی تقریر کے ایک منٹ کے بعد ہی بتایا تھا کہ آپ غیر متعلقہ تقریر کر رہے ہیں ۔ ممبر خود اپنے میں متعلقہ تقریر کرنے کی صلاحیت پیدا کرے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ہم تو relevant بول رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ کرنا میرا کام ہے کہ آیا ممبر متعلقہ ہے یا نہیں ہے ۔

(قطع کلامیاں)

* * * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * * * *

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اس رائے سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ جناب سپیکر جس وقت حکم دیں اس حکم کی تعمیل ہونی چاہیئے میں اس پر معذرت پیش کرتا ہوں کہ کچھ تلخی پیدا ہوگئی ۔ اصل میں آپ اگر اپنے حکم کو واضح فرما دیتے کہ آپ یہاں تک تو relevant تھے اب irrelevant ہو گئے ہیں تو ممبر اس سے مطمئن ہو جاتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی ساری تقریر غیر متعلقہ تھی ۔

---

*حکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میری گذارش سن لیں ۔ جہاں تک آپ کے احترام اور آپ کی عزت کا تعلق ہے ۔ آپ اس ہاوس کے کسٹوڈین بھی ہیں اور اس ہاوس کے سب سے زیادہ معزز رکن ہیں ۔ ہم سب کے متفقہ منتخب کئے ہوئے ہیں ۔ ہم آپ کی عزت و احترام کرتے ہیں اور احترام کرتے رہیں گے پارلیمانی زندگی کا سب سے ستھرا ۔ اجلا اور نکھرا ہوا اصول یہی ہے کہ جب سپیکر صاحب کسی قسم کا کوئی آرڈر دیں تو اس کو قبول کر لینا چاہیئے ۔ فاضل ممبر کے ساتھ جس بات پر تھوڑی سی تلخی پیدا ہو گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ ان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ یہاں سے آپ کی تقریر irrelevant ہے تو وہ بیٹھ جاتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب ۔ آپ نے یہ نوٹ کیا ہوگا کہ میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ کہا ہے کہ آپ غیر متعلقہ تقریر کر رہے ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ قانون سازی کی تاریخ کا یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ آج صرف تاریخ کی تبدیلی کے لئے چوتھی دفعہ قانون سازی کرنا پڑ رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے خود تاریخ کی تبدیلی کے لئے ترمیم دی ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تاریخ بدلوانے کے سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے خود تاریخ تبدیل کرنے کے لئے ترمیم پیش کی ہے ۔ اس لئے آپ کی یہ دلیل آپ کو available نہیں ہے کہ تاریخ تبدیل نہیں ہو سکتی ۔ آپ کو جو دلیل دستیاب ہے وہ یہ ہے کہ اتنی نہیں ہونی چاہیئے اور اتنی ہونی چاہیے جتنی میں تجویز کر رہا ہوں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جس تاریخ کی تبدیلی کے لئے یہ آج کا ترمیمی بل پیش کیا گیا ہے ۔ جناب سپیکر کس طرح سے وہ تواریخ تبدیل ہوئی ہیں جب تک میں یہ منظر آپ کے سامنے نہ رکھوں جو انتہائی relevant ہے اور اس سے متعلق ہے ۔ اس وقت تک اس ہاوس کے علم میں یہ بات کیسے آ سکتی ہے کہ یہ جو تبدیلی اس وقت عمل میں آ رہی ہے اس سے پہلے کتنی تبدیلیاں عمل میں آ چکی ہیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے نہایت

ادب کے ساتھ پورے ایوان کے سامنے یہ حقیقت لانا چاہتا ہوں کہ صرف ایک تاریخ کی تبدیلی جس کو پہلے بھی نہایت معمولی قرار دیا گیا ۔ نہایت بے ضرر قرار دیا گیا ۔ اور آج بھی اسی سادگی اور معصومیت کے ساتھ اسے نہایت بے ضرر قرار دے کر ایک ترمیمی قانون منظور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جناب والا سب سے پہلے یہ تبدیلی حکم اصلاحات انجمن ہائے امداد باہمی کے آرٹیکل ۵ کے تحت عمل میں لائی گئی ۔ جس میں کہا گیا تھا کہ یہ انتخابات یکم اگست ۱۹۷۲ اور ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء کے کسی تاریخ کو ہوں گے ۔ جناب والا یہ تاریخ یکم اگست ۱۹۷۲ء مقرر کی گئی تھی ۔ اس کے بعد یہ اعتراض اور بہانہ بنایا گیا کہ غیر معمولی انتظامی وجوہ کی بناء پر یہ ممکن نہیں رہے ۔ اور ساتھ میں ایک مقدس مہینے کی بھی آڑ لی گئی کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ کی وجہ سے یہ انتخابات نہیں ہو سکے ۔ اس لئے ایک ہنگامی قانون ترمیم پنجاب حکم اصلاحات انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۲ء جاری کیا گیا ۔ جس کے تحت یہ تاریخ مقرر کی گئی کہ مذکورہ تاریخ کی بجائے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء سے ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء تک کی تواریخ مقرر کی جائیں ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے جناب گورنر کو بنفس نفیس ایک ہنگامی قانون جاری کرنا پڑا ۔ اور ہم نے اسے قبول کر لیا ۔ لیکن جناب والا اس کے باوجود اس اعلان پر بھی عمل نہیں ہو سکا اور پھر ایک تیسرا قانون اس ایوان میں پیش کیا گیا جس کا نام مسودہ قانون ترمیم پنجاب حکم اصلاحات ہائے انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء ہے اور اس میں یہ کہا گیا تھا کہ چونکہ معزز اراکین صوبائی اسمبلی فی الوقت اسمبلی کے کام میں مصروف ہیں ۔ لہذا اب یہ تجویز ہے کہ انتخابات یکم فروری ۱۹۷۳ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء کے اندر اندر منعقد کئے جائیں ۔

جناب والا ۔ اس وقت یہ کہا گیا تھا اور وزیر موصوف نے یہ یقین دلایا تھا کہ محکمہ خوراک و امداد باہمی اس بات کا متمنی ہے کہ وہ صاف ضمیر کے ساتھ ابتداء کرے ۔ لیکن جناب والا وہ صاف ضمیر اس سلسلے میں کسی بھی ابتدائی کارروائی کرنے سے محروم رہا اور اب اسی صاف ضمیری کے ساتھ ایک اور ترمیمی بل پیش کیا گیا ہے جس میں یہ قرار دیا جا رہا ہے کہ یہ تاریخ یکم جولائی سے ۳۱ اگست کر دی جائے ۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تواریخ کا التواء اور اسی

سلسلے میں چوتھی دفعہ قانون سازی وزیر امداد باہمی سے زیادہ وزارت قانون کی اہلیت کی دلیل قرار پائی ہے ۔ حالانکہ یہ اس بل میں صرف ایک فقرے کے ساتھ ترمیم کر سکتے تھے ۔

"The dates to be notified later on."

Mr. Speaker : Please be relevant to your own amendment. Don't make these suggestions.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر اس سلسلے میں وزارت قانون سے مشورہ کر کے صحیح رائے حاصل کر لی جاتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب میں ایک distinction آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب کسی کلاز کی مخالفت کی جائے تو اس پر تقریر کا scope بڑا wide ہوتا ہے ۔ جب آپ امنڈمنٹ پیش کر رہے ہوں تو اس کا scope ترمیم کی حد تک محدود ہوتا ہے ۔ ہر ترمیم پر بھی اس طرح تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا جس طرح کلاز کی مخالفت کرنے والوں کا حق ہوتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ بجا ہے ۔

رانا بھوپال بہادر خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آج ہم کہہ رہے ہیں اور جناب کی آج نظر کرم نہیں ہے بلکہ نظر قہر ہے اپوزیشن کی طرف ۔ یہ تو میں مانتا ہوں کہ آپ کو گورنمنٹ پارٹی کی امداد تو کرنا پڑتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ نے اس سلسلے میں وضاحت فرما دی ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ تاریخوں کا یہ التواء اصل میں صاف ضمیری کے ساتھ نہیں بلکہ مخصوص سیاسی مقاصد اور مفادات کے لئے کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا اب مزید وقت لینے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ ایسے افراد کو منتخب کرانا چاہتے ہیں جو امداد باہمی کے پورے نظام پر یک جماعتی تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ چونکہ اب تک اس سلسلے میں اپنی اس سکیم کو کامیاب نہیں بنا سکے ۔ اس لئے جناب والا ایک اور تاریخ متعین کی جا رہی ہے تاکہ زیادہ سے

زیادہ وقت لے کر وہ اس سلسلے میں اپنے نصب العین کو پورے طور پر عملی جامہ پہنا سکیں ۔ جناب والا میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امداد باہمی کا یہ پورا ادارہ صوبے میں ایک تعطل کا شکار ہے اور اس سلسلے میں ہماری رائے کا جہاں تک تعلق ہے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ امداد باہمی کا کروڑوں روپیہ اور اس کے بینکوں کے پورے نظام کو خاص سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت کسی طور نہیں دی جا سکتی ۔

Minister for Food Coo-operation : Point of order. The Honourable Member is not relevant. No. 2, he is repeating what he said earlier on the clause.

Mr Speaker : Please take note what has been said by the Honourable Minister.

سید تابش الوری ۔ جناب والا میں اختصار سے wimd up کر رہا تھا اس لئے مجھے اپنے پہلے سے دئیے ہوئے جو arguement ہیں ان کو دھرانے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ گذارش میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت یہ تاریخ کا تعین جناب والا ہمارے نقطہ نظر سے زیادہ وقت لینے کے مترادف ہے ۔ اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جو انتخابات ہیں یہ زیادہ سے زیادہ یکم مئی سے ۳۱ مئی ۱۹۷۳ء تک کرا لئے جائیں تاکہ امداد باہمی کا نظام عوامی منتخب نمائندوں کے ذریعے زیادہ بہتر طور پر چلایا جا سکے ۔ اور اس سلسلے میں اس سے پہلے بھی جو التواء اور تاریخ کی پالیسی اختیار کی گئی ہے اس کو کم سے کم کیا جا سکے ۔ مجھے یقین ہے کہ وزیر متعلقہ چونکہ خود اس سلسلے میں اس سے پہلے بڑی صاف ضمیری کے ساتھ اس کام کو جلد سے جلد نپٹانا چاہتے ہیں ۔ اس لئے میری اس ترمیم کو قبول فرما کر جلد سے جلد امداد باہمی کے نظام کو عوامی سطح پر پوری طرح بحال کرنے میں مدد دیں گے شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک کی ترمیم ایوان کے سامنے پیش ہے اور اسی مضمون کی سید تابش الوری کی ترمیم بھی ہے جس کا مقصد ایک ہی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی سطر ۵ میں الفاظ اور ہندسے "یکم جولائی ۱۹۷۳ء اور ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء"

کی بجائے الفاظ اور ہندسے "یکم مئی ۱۹۷۳ء اور ۳۱ مئی ۱۹۷۳ء" ثبت کئے جائیں۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر۔ اگلی ترمیم چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ہے۔ یہ ترمیم قواعد کے مطابق پیش نہیں ہو سکتی۔ اس کا گرائمر اور construction کے لحاظ سے فقرہ ہی نہیں بنتا ویسے بھی

It will have the effect of negating the clause.

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں اس کو explain کرتا ہوں کہ اس میں جو الفاظ حذف کرنے ہیں وہ "یکم جولائی ۱۹۷۳ء اور ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء" ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ چوہدری صاحب اگر آپ توجہ کریں تو پنسل لے کر "یکم جولائی ۱۹۷۳ اور ۳۱ اگست ۱۹۷۳ کے الفاظ پر لکیر پھیر دیں۔ ایک لمحے کے لئے پھر انہیں پڑھیں اور مجھے بتائیں کہ کوئی فقرہ بنتا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ترمیم میں ضروری نہیں ہے کہ لفظ بلفظ ہو۔ ترمیم میں ترمیم بھی آ سکتی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ یہ غیر معمولی کام میرے ذمہ لگا دیتے ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ میری مراد یہ ہے کہ "یکم فروری ۱۹۷۳ء اور ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء" رہ جائے گا یہ اضافی ترمیم ختم ہو جائے گی۔ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے ورنہ میں with draw کر لیتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ with draw کر لیں ایک ہی بات ہے۔ قبل اس کے مزید کارروائی ہو میں جنیب رائے صاحب اور قائد حزب اختلاف کی توجہ چاہتا ہوں۔ آپ نے کل یہ فرمایا تھا کہ کیونکہ جمعہ کو چھٹی ہو رہی ہے اس لئے ہفتہ کو سیشن کیا جائے۔ میں نے علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب سے بات کی تھی۔ انہوں نے اپنے دوستوں سے بات کی ہے۔ میں ان کی بات سے آپ کی تجویز کے مقابلہ میں زیادہ متفق ہوں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کل جمعرات کو آپ

سرکاری کارروائی کا دن بنا لیں ۔ میں نے ان سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگلے ہفتے میں ان کو زائد دن دے دوں گا ۔ تاکہ قانون اور ضابطے کی requirement پوری ہو جائے گی ۔ میں اس کے بعد آپ سے بات نہیں کر سکا ۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں یہ بالکل مناسب تجویز ہے اور ہم تو اس لئے ڈرتے رہتے ہیں کہ غیر سرکاری کارروائی کا دن جس دن ہوتا ہے اگر ہم اس میں ردو بدل کریں تو اس کے کچھ اور معنی لئے جاتے ہیں اس لئے یہ بات بالکل بجا ہے ۔ ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں کہ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے لئے اگلے ہفتے میں کوئی اور دن مقرر کر دیا جائے ۔ اور بجائے ۲۳ تاریخ کے کل کا ایک دن بھی لیجسلیٹو کام کے لئے مخصوص کر دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جناب حنیف رامے صاحب نے فرمایا ہے اور جناب نے بھی ارشاد فرمایا ہے ۔ میں نے خود بھی حنیف رامے صاحب سے اس کے متعلق مشورہ کر لیا تھا اس لئے یہ بہتر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے مجھے نہیں بتایا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ جب کسی دن گرم ہوتے ہیں تو میں اس وقت بات کم کرتا ہوں ۔ گذارش یہ ہے کہ یہ متفقہ فیصلہ اس طرف سے بھی ہے اور اس طرف سے بھی ہے کہ کل غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دن کو سرکاری کارروائی کے لئے کر لیں اور بطور قرض کے اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی کہ ہم جب re-asemble ہوں گے تو آپ ایک دن ہمیں دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو آپ سے چیمبر میں بات ہوئی تھی اس کو ہم نے اس طرح کیا ہے اور سیکرٹری صاحب کو لکھنے کے لئے کہا تھا ۔

حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے متفقہ فیصلے کے نتیجے میں :

(۱) از ۲۳ مارچ تا یکم اپریل اجلاس نہیں ہو گا ۔

(۲) ۲ اپریل کو اجلاس صبح ۸ بجے شروع ہو گا ۔

(قطع کلامیاں)

عہ میں اسی حساب سے ایک گھنٹہ وقت بڑھا لیں گے۔

آوازیں ۔ ساڑھے آٹھ بجے کا وقت ٹھیک ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اپریل سے summer hours شروع ہو جاتے ہیں۔

رانا بھول محمد خان ۔ جناب والا ساڑھے آٹھ بجے کی بجائے ساڑھے نو بجے اجلاس شروع ہوتا ہے ۔ آٹھ بجے اجلاس بلانے سے کیا فائدہ ہو گا۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ فیصلہ drop ہو گیا ہے ۔ سوموار کو تین بجے اجلاس شروع نہیں ہوا کرے گا ۔ We had a very sad experience of Last Monday پورے دس دن کی چھٹی ہوگی ۔ کیا دس دنوں کے بعد بھی تین بجے اجلاس ہونا پسند فرمائیں گے ؟ موسم بڑا بدل جائے گا ۔ صبح آٹھ بجے ہی اجلاس شروع ہو گا۔

(۳) کل جمعرات ۲۲ مارچ کو غیر سرکاری کارروائی کی بجائے سرکاری کارروائی ہو گی اور اس میں آج کی بقایا کارروائی جاری رہے گی ۔

(۴) جو غیر سرکاری کارروائی کل ۲۲ مارچ کے لئے مقرر ہے وہی کارروائی جمعرات ۵ اپریل کو ہو گی ۔

(۵) ۲۲ اپریل کے عوض غیر سرکاری کارروائی کے لئے ۶ اپریل کا دن مقرر کیا جاتا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور اس دن وہ کارروائی ہوگی جس کا تعین ۲۲ مارچ کو ہونے والی قرعہ اندازی میں ہوگا ۔ البتہ اگر کوئی قرار داد ۵ اپریل کو زیر بحث رہ گئی تو اس پر ۶ اپریل کو بحث جاری رہے گی ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے بجا طور پر فرمایا کہ ۲ اپریل تک موسم کافی حد تک بدل جائے گا ۔ کیا ہم یہ توقع رکھیں کہ جناب کا مزاج بھی اس وقت تک خاصا خوش گوار ہو جائے گا ؟

(قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ ۲۲ تاریخ کے لئے جو کارڈ جاری ہوئے ہیں وہ ۳۰ ممبران کو جاری ہوئے ہیں باقیوں کے لئے کوشش کریں تاکہ ہم بھی avail کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ آف پرولیج تب آئے گا جس وقت آپ کو کارڈ نہ ملیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کارڈ تقسیم ہو چکے ہیں ہمیں کارڈ نہیں ملے ۔ صرف ۔ م ممبران کو ملے ہیں باقی کو نہیں ملے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ تقسیم ہو چکے ہیں ۔ چند ایک کارڈ آئے ہیں اس سے تفریق پیدا ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممکن ہے باقی تقسیم ہو رہے ہوں ۔

چوہدری امان لک ۔ جواب آ گیا ہے ۔

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے کلاز کی مخالفت کی ہے ۔

Now I have the right to speak as per the decision of the learned Speaker.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کلاز ۲ پر بولنا ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I have opposed the clause as a whole, Sir.

Minister for Co-operation : Who has opposed ? I am not aware that any member has opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I have opposed Sir, and the learned Speaker had also given a commitment that I will be given a right for the opposition of the clause.

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف انفرمیشن ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر آپ کلاز کی as a whol مخالفت کریں تو ہو سکتا ہے ۔ فیصلہ نہیں دیا ہے ۔ انہوں نے صرف بتایا تھا agreement نہیں ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے فیصلہ ہوا تھا پہلی ترمیمات جس پر بحث میری اور سید تابش الوری صاحب کی طرف سے ہوئی تھی اس کو ووٹ کے لئے پیش فرمائیں گے اس کے بعد پھر کریں گے ۔

(قطع کلامیاں)

پوائنٹ آف پروایج ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق آپ نے فیصلہ نہیں فرمایا ہے کہ ۔ م ممبران اسمبلی کو کارڈ دیئے گئے ہیں باقی کیوں debar کر دیئے گئے ہیں ۔ اس میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا سوال نہیں ہے ۔ میں استدعا کروں گا کہ اس کے متعلق فیصلہ کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا مطلب ہے کہ کارڈ نہیں ملے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ وہ جاری نہیں کئے گئے ۔ ۔ م ممبران کو دیئے گئے ہیں باقی کو نہیں دیئے گئے ۔ اس میں آپ بھی شامل ہوں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کرنی چاہتا تھا کہ در اصل اس ضمن میں اراکین اسمبلی کی conset مانگی گئی تھی ۔ جناب والا ۔ اس تقریب کے لئے اراکین اسمبلی سے ان کی مرضی طلب کی گئی تھی کہ وہ اس فنکشن کو attend کرنا چاہتے ہیں یا نہیں ۔ تو ہو سکتا ہے کہ چند دوستوں نے اپنی رائے نہ دی ہو ۔ میں ابھی چیف سیکرٹری صاحب سے رابطہ قائم کرتا ہوں اور جن دوستوں کو کارڈ نہیں ملیں گے ۔ اس کے علاوہ چند دوستوں نے شکایت کی ہے تو میں اس ضمن میں بات کرنے والا ہوں ۔ جیسا کہ حق اراکین کا ہے کہ جو مقام رکھا گیا ہے ان کو ان کے حق کے مطابق وی ۔ آئی ۔ پی شمار کیا جائے ۔ جناب والا اس کے ساتھ میں درخواست کرتا ہوں کہ وقت ایک گھنٹہ کے لئے بڑھا دیا جائے اس لئے کہ کل کا نہایت ہی ضروری کام پینڈنگ ہے ۔ تمام اخبارات نے اور تمام قوم نے جو ہم نے کام کیا اس کی داد دی ہے کہ لیجسلیشن کا کام اچھا ہوا اچھا کیا تو پھر ہم چاہتے ہیں کہ اس روایت کو جاری رکھ سکیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آنریبل مسٹر حنیف رامے کو شاید اس بات کا علم ہے کہ جناب سپیکر ہمارے ساتھ commitment کر چکے ہیں کہ وہ وقت نہیں بڑھائیں گے ۔ آج ان کے چیمبر میں میری بات ہوئی ہے

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ٹائم تو میں بڑھا دیتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے ابھی سپیکر صاحب سے بات کی ہے ۔ ان کی ایسی کوئی commitment نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا میری ان سے اس معاملہ میں بات ہوئی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگر وہ چاہیں گے تو وہ وقت کم بھی کر سکیں گے ۔ ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھا دیا جاتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ہم اس کو قبول نہیں کرتے ۔ یہ بات غلط ہے ۔ میں نے سپیکر صاحب سے بات کی ہے ۔ کام کو نارمل کورس میں آپ لے آئیں ۔ آپ خیال فرمائیں کہ اگلے دن جو ڈیڑھ دو گھنٹے وقت بڑھایا تھا تو اس کا ان کو حاصل کیا ہوا تھا ۔ یہ بڑا bad taste ہے کہ وقت کو خواہ مخواہ بڑھا دیا جائے ۔ کورم بھی پورا ہو جاتا ہے ۔ ہم ڈیڑھ بجے تک exhaust ہو جاتے ہیں ۔ کیا یہ بھی کوئی بات ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ہم نے درخواست کی تھی کہ ٹائم بڑھا دیا جائے ۔ آپ نے رولنگ دے دی ہے ۔ ٹائم آپ نے بڑھا دیا ہے لہذا اعتراض آپ پر ہو سکتا ہے ہم پر تو نہیں ہو سکتا اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کل ٹائم بڑھایا تو کیا حاصل ہوا تو اس ضمن میں آپ کی توجہ بعض اخبارات کی طرف لاؤں گا ۔ سارے پریس نے اس بات کی تعریف کی ہے کہ بہت اچھا کام ہوا شیخوپورہ

ریڈنگ مکمل ہوئی ۔ آج بل پر دوسرے دوستوں نے بھی بحث کرنی ہے اور میرا خیال ہے کہ انشاء اللہ بل پاس ہو جائے گا ۔ کل بھی فائدہ ہوا آج بھی ہو رہا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ آج بل پاس نہیں ہو سکے گا کیونکہ میں نے اس پر ابھی ڈیڑھ دو گھنٹے تقریر کرنی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی موجودگی میں جناب والا انہوں نے فرمایا تھا کہ وقت نہیں بڑھایا جائے گا ۔

* * * * * * * *

وزیر قانون

سید قابش الوری ۔ وقت کو نہیں بڑھایا جا سکتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مختصر سی بات ہے ۔ بل پر بحث اور غور و خوض کے لئے وقت بڑھایا گیا ہے انہوں نے اس کے متعلق استدعا کی ہے ہاؤس کی مجارٹی چاہتی ہے کہ وقت بڑھایا جائے ۔

I have extended the time for one hour.

(قطع کلامیاں)

میں نے جو فیصلہ دیا ہے براہ مہربانی آپ اس کا احترام فرمائیں اگر آپ احترام نہیں کریں گے تو میں کسی دوسرے سے کیا توقع کر سکتا ہوں ۔ حاجی صاحب آپ کلاز ۲ پر اپنی تقریر جاری رکھیں :

سید قابش الوری ۔ وہ سپیکر صاحب کا خود احترام نہیں کرتے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے ان کی بھی بات سنی ہے ۔ وقت کا بڑھانا ضروری تھا ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ نے کچھ کام کرنے کی نسبت باتیں کہی ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیشتر وقت آج قانون سازی پر صرف ہوا لیکن اس ہاؤس نے آج ایک نیا کارنامہ انجام دیا کہ یہاں پر ایک نیا بل انٹروڈیوس ہوا ۔ آج دفعہ ۱۴۴ کی بھی معطلی ہوئی آج پہلی خواندگی بل کی ہوئی دوسری خواندگی بھی ہوئی اور میں سمجھتا ہوں کہ تیسری بھی ہوئی چاہئیے لیکن اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ تمام قواعد کو معطل کر دیا جائے تو اس مسودہ قانون کے پاس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ پھر آپ قانون لائیے اور اس کا نفاذ فرمائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے ہاؤس کو غلط تاثر دیا جا رہا ہے ۔ ہم نے بیشتر وقت قانون سازی میں صرف کیا ۔ یہ نہیں کہنا چاہئیے کہ ہاؤس میں کام نہیں ہو رہا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں اپنا فیصلہ دے چکا ہوں ۔ اور میں مزید بات نہیں سننا چاہتا ۔

سید فاتح الوزیر - جناب والا : میں تاثر دینا چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس کا جواب آچکا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * *

وزیر قانون * * * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * * *

مسٹر ڈپٹی سپیکر - وزیر قانون صاحب کے آخری فقرے تک ایسے حذف کر دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ آج کے بل میں کلاز نمبر ۲ جو ہمارے زیر غور ہے میں سمجھتا ہوں کہ آئین سازی اور قانون سازی کی تمامتر روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہئیے کہ اس مسئلے پر غور کریں کہ ایک قانون جو ایک سیشن میں پاس ہؤا ہو اس کی ترمیم پھر اسی سیشن میں لائی جا رہی ہے ۔

یہ حقیقت میں قطعی طور پر ناقابل فہم بل ہے ۔ ناقابل فہم کلاز ہے ۔ جس وقت انہوں نے یہ بل اس ایوان میں پیش کیا تھا اس وقت بھی ان پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ یہ ترمیم آپ جس قانون میں چاہ رہے ہیں ۔ وہ قانون Presidential Order ہے اور اس Presidential Order کی آرٹیکل ۱۳ میں واضح طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ تاریخ نفاذ سے ۱۲ ماہ کے اندر اندر اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی ۔

Minister for Food & Co-operation : This particular point was taken up when the Bill was debated and it was passed. The member is repeating his arguments and it is wastage of time.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I am sorry to know that the learned Minister could not point out that repetition at the proper time because it does not relate to the subject matter being considered today but it was relating to a matter which had been passed a month ago. I have full right to recall the memory of the House to the past things which have happened in this House while considering this Bill. I hope that I am relevant in this subject.

---

*بحکم مسٹر ڈپٹی سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ابھی تک وہ معیاد بھی پوری نہیں ہوئی جو اس اصل آرڈر میں پریذیڈنٹ نے لکھ دی تھی کہ اس کے ایک سال کے اندر کوئی ترمیم نہیں کر سکتا ۔ ہم نے ایک خلاف ورزی پہلے کی ۔ اس میں ہم نے امنڈمنٹ کی اور ایک قانون پاس کیا اور اس وقت پاس کرتے ہوئے ہم نے کہہ دیا تھا کہ جناب والا ۔ یہ جو ترمیم آپ لا رہے ہیں یہ جو جمہوریت کشی آپ اس میں کر رہے ہیں آپ کو یہ راس نہیں آئے گی اور اس قانون کو پاس کرانے کے بعد آپ ضرورت محسوس کریں گے اور آپ دوبارہ اس میں امنڈمنٹ لائیں گے ۔ میں نہیں سمجھ سکتا اس وقت کس زعم میں ۔ کس خیال میں ۔ کس طاقت کے بھروسے پر انہوں نے ہماری کسی بھی گذارش کو در خور اعتناء نہ سمجھا اور اکثریت کے بل بوتے پر امنڈمنٹ پاس کرا کے لے گئے ۔

جناب والا ۔ آج تک یہ سنتے آئے تھے کہ ورکس ڈیپارٹمنٹ میں P.W.D. میں تو ایسا ہوتا آیا ہے کہ ایک سڑک شروع ہوتی ہے ابھی وہ ختم نہیں ہوتی کہ اس کے پچھلے حصے کی مرمت شروع ہو جاتی ہے ۔ مگر قانون سازی کی تاریخ میں آج یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک ہی سیشن میں ایک بل ہم نے پاس کیا ہے ۔ اس میں تاریخ خود انہوں نے دی ہے ہماری امنڈمنٹ نہیں تھی اور جو انہیں وقت کے مطابق ۔ حالات کے مطابق suit کرتی تھی انہیں کے مطابق انہوں نے کرایا اور وہ اس ایوان نے پاس کر دی ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر اس وقت ہاؤس کا سیشن ان کے مدنظر نہیں تھا ۔ Constituent Assembly کی sitting ان کے سامنے نہیں تھی ۔ اس وقت صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبران کی مصروفیت کا علم انہیں نہیں تھا بلکہ یہ ساری چیزیں ان پر واضح تھیں اور ہم نے یہی سمجھا تھا کہ شائد یہ ایک چیز کی difficulty انہیں محسوس ہو رہی ہے جس میں وہ اس کو amend کرا رہے ہیں مگر اس بار بار کی amendment سے اور بالخصوص آج کی اس امنڈمنٹ سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس کلاز کا لانا ۔ اس وقت کا بڑھانا ۔ اس کے motive قطعی طور پر نیک نیتی پر مبنی نہیں ہیں ۔ اس پر نیت بالکل صحیح نہیں ہے اور یہ ایک قطعی طور پر بہانہ بازی ہے کہ صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبران کی مصروفیت کی وجہ سے ایسا کیا جا رہا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کے قانون میں کس جگہ پر لکھا ہوا ہے ۔ اس Presidential Order میں کہاں لکھا ہوا ہے ۔ Cooperative Societies Act

میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ جب تک صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبران اس کے الیکشن میں حصہ نہ لیں آپ الیکشن نہیں کرا سکتے اور کونسی ایسی bar ہے ۔ میں کہتا ہوں اور کونسی ایسی پابندی صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی کے ممبران پر کہ آپ تاریخ الیکشن کی منعقد کریں ۔ ان کو مقرر کریں اور وہ اس میں شریک نہ ہو سکیں اور کوئی قانون انہیں روک سکے کہ آپ اس میں شرکت نہیں کر سکتے اور یہی آپ بیٹھے رہیں ۔ ہر چیز open ہے ۔ rights open ہیں ۔ اگر آپ یہ انتخابات جمہوریت کے تابع کرانا چاہتے ہیں ۔ آپ یہ انتخابات نیک نیتی سے کرانا چاہتے ہیں ۔ آپ کا motive صحیح ہے تو پھر تاثر دینا الٹا legislation پر ایک بہت بڑا حرف ہے ۔ اس ہاؤس پر بہت بڑا حرف ہے کہ ہم یہ ایک موقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ انتخابات ۔ وہ تواریخ جو بھی منعقد ہونگی وہ صرف اور صرف قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران کے لئے مقرر ہوں گی اور انہیں کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ قانون بنایا جا رہا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اس ہاؤس کی ۔ اس ہاؤس کے ممبران کی اور قومی اسمبلی کے ممبران کی زیادہ توہین ہو سکتی کہ ہماری خواہش شامل کی گئی ہے کہ یہی لوگ شائد چاہتے ہیں کہ چونکہ ہم یہاں بیٹھے ہیں ۔ ہماری عدم موجودگی میں عوام کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ جمہوری تقاضے پورے کر سکیں یا انتخابات میں ان کی عدم موجودگی میں وہ حصہ لے سکیں ۔ میں کہتا ہوں اگر اس میں کوئی قانونی موشگافی تھی یا جس طرح میں سمجھتا ہوں مجھے اعتراف ہے کہ وزیر محترم جناب عبدالحفیظ کاردار صاحب ہمیشہ صاف گوئی سے کام لیا کرتے ہیں ۔ وہ ہمیشہ اعتراف کا مادہ سامنے رکھا کرتے ہیں ۔ تو بجائے اس کا عذر ۔ اس کا سارا بوجھ ۔ اس کا سارا بنڈل اس ہاؤس کے معزز ارکان اور قومی اسمبلی کے ارکان پر ڈالنے کے وہ اگر اپنے اور اپنے محکمے کو کندھوں پر ڈال دیتے تو بہتر ہوتا یا اپنا وہ motive ظاہر کر دیتے کہ ہم اس لئے انتخابات وقت معینہ کے اندر نہیں کرا سکے کہ ہم نا اہل ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ہاؤس میں کورم پورا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

House is called to order. Haji Mohammad Saifullah Khan to continue his speech.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اسی میں ہم لوگوں کو ملوث کرنے کی بجائے اور عوام میں یہ تاثر دینے کی بجائے کہ میران قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی ہی اس بارے میں حائل ہیں کہ Cooperative Societies کے الیکشن نہ ہوں ۔ انہیں جمہوری تقاضوں کے مطابق نہ چلایا جائے ۔ ان کے Elected Chairmen ان کی Elected Societies قائم نہ کی جائیں وہ صاف گوئی سے کام لیتے اور کہتے کہ یا تو ہم یہ الیکشن کرانا ہی نہیں چاہتے اور یا یہ کہتے کہ یہ ہماری نا اہلی کی وجہ سے معیاد ختم ہو چکی ہے اور اس مقرر معیاد میں جو اس سیشن میں ہم نے اس ہاؤس میں ہر چیز کو سامنے رکھ کر مانگی اور منظور کرائی تھی اس کو ہم پورا نہیں کر سکے ۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میرے محترم فاضل وزیر صاحب نے جو ہمیشہ صاف گوئی سے کام لیتے ہیں ۔ اس بل میں صاف گوئی سے کام نہیں لیا ۔ جناب والا ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ یہ بل ایک اچھوتا بل ہے ۔ یہ اس بل کا introduce کرنا اور اسی بل میں جو اسی سیشن میں پیش ہوا ۔ پھر امنڈمنٹ لانا نہ صرف اچھی چیز ہے بلکہ پارلیمانی تاریخ میں آئین سازی کی تاریخ میں Legislative Assemblies کی تاریخ میں کبھی بھی ایسے اغراض و مقاصد آپ نہیں دیکھیں گے ۔ جو اغراض و مقاصد اس موجودہ بل میں لکھ دئیے گئے ہیں ۔ اندازہ فرمائیں کہ آخر قانون سازی کا جناب والا ۔ ایک procedure ہوتا ہے ۔ قانون سازی کرنے کے لئے چند ضوابط ہوتے ہیں ۔ قانون سازی اس طرح نہیں ہوا کرتی کہ جو خوشنودی مزاج میں حزب اقتدار کے آئے اس کو وہ اپنے صوبے پر لاگو کر دے بلکہ اس کے لئے وجوہات بیان کرنی پڑتی ہیں اور اسی لئے یہ must قرار دیا گیا ہے کہ جس بل کے ساتھ statement of reasons and objects نہیں ہوں گی وہ بل اس ہاؤس میں introduce ہی نہیں ہو سکتا ۔ یہ statement of reasons and objects کی پابندی صاف ظاہر کرتی ہے کہ اس کو legislate کرنے کے لئے reasons and objects وہ ہوں جن سے مفاد عامہ وابستہ ہو ۔ عوام کے لئے قابل قبول ہو اور عوام کے وسیع تر مفاد میں ہوں ۔ بجائے اس کے کہ میرے فاضل دوست ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ حاجی صاحب اپنی ترمیم کے four corners میں آ جائیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بہت اچھا جناب ۔ ابھی کتنے کارنرز میں ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو آپ کی relevancy کے four corners ہیں اس میں واپس آ جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ بہت اچھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ بہت اچھا ۔ جناب والا کا میں شکرگزار ہوں جناب نے بتا دیا ہے ۔ میں جناب کی اطلاع کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ آپ فرمائیں گے کہ میں بل کو consider کر رہا ہوں ۔ میں یہ گذارش کر دوں کہ جب میں نے اس میں سے ایک کلاز کو حذف کرنے کے لئے ترمیم دی تھی تو جناب سپیکر نے یہ کہا تھا کہ اگر یہ کلاز حذف ہو جائے تو بل میں کچھ رہتا کیا ۔ یہ کلاز ہی ایسی جامع ہے کہ سارے بل کا اس پر انحصار ہے ۔ اس کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ میں جہاں بھی irrelevant ہوں جناب چیک فرمائیں اور میں رک جاؤں گا ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ترمیم اور اس کے لئے وجوہات دینا میں سمجھتا ہوں کہ آئینی اور قانونی پہلو سے نا قابل فہم ہے آپ ان سوسائٹیوں کے الیکشن کرانا چاہتے ہیں اور اب بھی میں وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ آپ آج بھی ترمیم اس بل کے اندر ۳۱ اگست تک دے رہے ہیں اور حالات بنا رہے ہیں کہ آپ پھر بھی ان تواریخ میں مقررہ معیاد کے اندر الیکشن نہیں کرا سکیں گے ۔ کیونکہ آگے بجٹ سیشن آ رہا ہے اور یہ سیشن پتا نہیں کب تک چلے ۔ اور اگر آپ اس سیشن کو prorogue کریں گے تو بجٹ سیشن آگے پڑے گا ۔ چونکہ آپ کی وہ چھ ماہ کی مدت سامنے آ رہی ہے اور آپ پھر ایسی ترمیم لانا چاہتے تو میں کہتا ہوں کہ اگر آپ کی نیت واقعی یہ ہے کہ آپ الیکشن کرانا چاہتے ہیں تو پھر وہ مدت اس میں رکھیں جو آپ پورا کر سکیں آپ اس ایوان کے سامنے یہ وعدہ کریں کہ اس میں مزید مدت کو نہیں بڑھائیں گے ۔ اور مزید اس قسم کی قانون سازی نہیں کرائیں گے ۔ جو معیاد آپ نے پہلے رکھی ہے آپ کو اس معیاد کے اندر انتخابات کرانے ہوں گے اور وہ جمہوری حقوق جو عوام کے آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کرنا ہوں گے ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں امید کرتا ہوں کہ جناب وزیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے اور اس امر کی یقین دہانی کرائیں گے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب کلاز ۲ ایوان کے سامنے منظوری کے لئے پیش ہے ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳)

میسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۳ زیر غور ہے ۔ اس میں حاجی محمد سیف اللہ خان کی ترمیم ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میری بھی ترمیم ہے ۔

چوھدری محمد یعقوب اعوان ۔ آپ نے جو فیصلہ دیا ہے اس کو تین مرتبہ دہرانا چاہیئے تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اصول یہ ہے کہ جب ڈویژن ہو جائے تو ایک دفعہ فیصلہ دھرانا چاہیئے ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر امداد باھمی ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کلاز ۳ اس طرح سیدھے سادھے انداز میں پیش کی گئی ہے کہ اس کی اغراض اور گہرائیوں کا اس ایوان کے ارکان کو علم نہ ہو ۔ اس پر یہ شعر صادق آتا ہے :

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

جناب والا ۔ یہ کلاز جو اس ایوان میں لائی جا رہی ہے اس میں تمامتر جمہوری روایات اور اقدار کو پامال کیا جا رہا ہے ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ صدارتی حکم میں ایک کلاز ہوتی تھی کہ کوئی بھی عہدیدار کوآپریٹو سوسائٹیز جو ایک دفعہ عہدیدار رہا ہو وہ بارہ ماہ تک الیکشن نہیں لڑ سکتا اس کے بعد اسی ایوان میں ایک اور بل کی شکل میں ترمیم منظور کی گئی کہ وہ بارہ ماہ کی مدت ۲۴ ماہ تک کر دی جائے ۔ آج بجائے اس کے کہ یہ سیدھے سادھے انداز میں کہہ دیا جاتا تاکہ جو لوگ پہلے سوسائیٹیوں کے عہدیدار ہیں ان کو ہم کسی حالت میں دوبارہ نہیں آنے دیں گے ۔ اس کو ان الفاظ میں موڑ توڑ کر پیش کیا گیا ہے کہ وہ بارہ ماہ کی مدت ختم ہو اور ۲۴ ماہ کے لئے نا اہل قرار دیا گیا ہے ۔ وہ بھی ختم ہوئی تو اب اس کلاز کے ذریعے اس وقت تک نا اہل قرار دیا گیا جس وقت تک کہ وہ انتخابات نہ ہو جائیں ۔ وہ حق جو اس صدارتی حکم کی مدت ختم ہونے کے بعد پیدا ہوتا تھا وہ بھی ختم ہوا اور اب بھی ان سے وہ حق سلب کیا جا رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں جناب والا کہ اس قسم کے جمہوری حقوق کی پامالی ۔ پاکستان کے آزاد شہریوں کو ان کے حق سے اس طرح محروم رکھنا اچھی بات نہیں ہے ۔ پھر اس کا سہرا بھی اس ایوان کے سر پر باندھنا کیونکہ یہ ایوان

ہر اس چیز پر مہر ثبت کر دیتا ہے جو بھی عوام کے جمہوری حقوق اور ان کے شہریت کے جمہوری حقوق کو سلب کرنے کے لئے پیش ہوتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ ایوان جو ایک بار اس قسم کی کارروائی کر چکا ہے وہ اسے بار بار دہرائے۔ آخر اس کی بھی ایک حد ہونی چاہئے۔ اور یہ جس طرح سے اس بل کو پیش کر رہے ہیں کہ ایک دفعہ معیاد بڑھی، دوسری دفعہ بڑھی اور اب پھر اسے لا معیاد طریق پر بڑھایا جا رہا ہے وہ آپ لوگوں کی نا اہلی کی وجہ سے ہے آپ کی غفلت کی وجہ سے ہے۔ اور آپ کے بروقت اقدام نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ اب اہل ہو جائیں گے آپ پھر انہیں اس قانون کے تابع نااہل کر رہے ہیں۔

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ کی یہ کلاز آئین کے مطابق ہو اس سے ایک تو discrimination ہوتی ہے پاکستان کے آزاد شہریوں اور اس صوبہ کے شہریوں میں اور اس کے ساتھ جمہوری اقدار کی پامالی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم ایک ہی صوبہ کے افراد ہیں بغیر کسی الزام کے تفریق پیدا کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو آپ کو حق ہے کہ ایک غلط کار آدمی جس نے غبن کئے ہیں جس نے سوسائٹیوں کو لوٹا ہو اس کو محروم کریں۔ آپ ان پر چارج لگائیں ان پر انکوائریاں کرائیں۔ ان کے متعلق آپ باقاعدہ رپورٹ شائع کرائیں۔ انہیں عوام کے سامنے لائیں اور ایک تلوار سے ان کے سر قلم کر دیئے جائیں۔ لیکن جو لوگ اس قانون سے پہلے اس بل کے نفاذ سے پہلے اہل ثابت ہو چکے ہیں اور حق اہلیت حاصل کر چکے ہیں ان کو محروم کرنا کوئی جمہوری تقاضا نہیں ہے۔ آپ پہلے بھی اس قسم کی ایک چیز لا چکے ہیں۔ آپ بہت سی پابندیاں لا چکے ہیں۔ میں ببانگ دہل کہتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو عوامی ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ آپ پہلے ہی اس بل میں بہت کچھ کر چکے ہیں جس سے آپ نے ان سے تمام اختیارات سلب کئے ہیں۔ اس حد تک آپ کر چکے ہیں کہ ایک تہائی اکثریت اگر ممبر کی استعفا دے دیں تو ساری سوسوئٹی ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا چاہئیے۔ اب اگر وہ لوگ الیکشن کے ذریعے آتے ہیں اور انہیں عوام لاتے ہیں تو اس کلاز کے رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ اگر آپ جمہوری الیکشن کرانا چاہتے ہیں۔ جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ عوام کی حاکمیت پر یقین رکھتے ہیں تو پھر عوام کی حاکمیت اور جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اس کلاز کو حذف کریں اور جن کو عوام چاہتے ہیں اور جو آپ کے قانون کی پابندیوں کے باوجود بھی اہل ہو چکے ہیں انہیں مزید پابندیوں میں نہ جکڑیں اور انہیں حق دیں کہ وہ اب اس کو استعمال کر لیں۔ ان الفاظ کے ساتھ . . . . . .

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order, Sir, The honourable member may kindly be asked to keep himself within the scope of rule 178 (1), while delivering his speech.

Mr. Speaker : Please continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے محترم وزیر صاحب سے جناب کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ وہ اس غیر جمہوری کلاز کو کم از کم حذف کر دیں اور بل کو ہی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کی سڑک کی طرح منظور نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور صاحبہ وہ یہی کہنے لگے تھے کہ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ پہلے بھی وہ کافی غیر متعلقہ باتیں کر رہے تھے لیکن میں نے ان کو چھوڑ دیا ۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں ۔ گو حاجی صاحب میرے اعتراض کی وجہ سے غصہ میں دکھائی دیتے ہیں لیکن جناب والا یہ تو ترمیم ہی غیر متعلقہ ہے لہٰذا اس پر بحث کی اجازت ہی جناب نے کیوں فرمائی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ان کا ووٹ ہمارے ساتھ ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ان کا ووٹ ہمارے ساتھ ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ یہ آپ کی ترمیم غیر متعلقہ ہے ۔

Mr. Speaker : Please no cross talks. Rana Phool Muhammad Khan

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میری ترمیم یہ ہے کہ اس بل کی ضمن تین کو اس کارروائی سے حذف کر دیا جائے ۔ اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی اس کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس صوبہ کے ان منتخب نمائندگان کے لئے اس سے زیادہ اور بری بات کیا ہو سکتی ہے کہ جو لوگ جمہوریت کے ذریعے ، انتخاب کے ذریعے اس معزز ایوان کے رکن بنے ہوں اور وہ اس صوبے میں قانون کی حکومت چاہتے ہوں اور جمہوریت کے دلدادہ ہوں ۔ جمہوریت کے علمبردار ہوں اور وہ ایک ترمیم میں اس قسم کی کلاز کو منظور کریں کہ جو جمہوریت کا خون کر رہی ہو ۔ جناب والا ۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جناب وزیر امداد باہمی کی وہ کوششیں جب ناکام ہو گئیں جن کوششوں کی وجہ سے وہ نا اہل ۔ ناپسندیدہ اور غیر مقبول لوگوں کو ان اداروں پر مسلط کرنا چاہتے تھے تو پھر انہوں نے یہ کلاز جاری کر دی ۔ جناب والا ۔ اس میں اس سے بڑا ظلم ۔ ستم اور جمہوریت پر ایک تلوار اس طرح سے ہے کہ اس کو اس حکم کے باوجود انہوں نے پریذیڈنٹ کی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب ۔ یہ دلیلیں آپ سے پہلے بھی بہت سے ممبران دے گئے ہیں ۔

رانا بھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں ان کی کاپی نہیں کروں گا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ پریذیڈنٹ صاحب کے اس حکم کے باوجود مقررہ تاریخ کے اندر جو امداد باہمی کے ادارہ میں چئرمین منتخب ہوئے ہیں اب ان حقوق کو غصب کرنے کے لئے یہ اس قدر ناجائز کوشش کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر ایک جمہوری ادارہ اور اس صوبے کا نمائندہ ایوان یہ کوشش کرے کہ انتخاب کے ذریعے منتخب ہونے والے چئرمینوں کو برخواست کر دیا جائے تو اس سے بری اور غیر جمہوری بات اور کوئی نہیں ہو سکتی ۔ اور مجھے افسوس ہے کہ آج یہ ایک جمہوری ایوان ۔ یہ جمہوری ادارہ ایک آمرانہ شق کو منظور کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ کر نہیں رہا بلکہ مجبور کر کے اس سے آمرانہ شق کو منظور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ یقین رکھئے کہ اس صوبے کے عوام حوصلہ رکھتے ہیں ۔ عقل رکھتے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ غیر جمہوری اقدام کر کے ، یہ جمہوریت کو ختم کر کے آمرانہ کوششوں کے ذریعے ایسے نا اہل لوگوں کو ان اداروں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں جو اس کے اہل نہیں ہیں ۔ جناب والا ، اس لئے میں گذارش کرتا ہوں کہ کلاز ۳ حذف کر دیا جائے اور ان لوگوں کو کہ جو ان کے آرڈر کے باوجود اور اس تاریخ کے اندر چئرمین منتخب ہو چکے ہیں ان کے منتخب ہونے کے حقوق اور ان کے نمائندہ ہونے کے حقوق غصب نہ کئے جائیں اور ان کو بدستور ان اداروں کے چئرمین رہنے دیا جائے جن میں اس معزز ایوان کے ارکان بھی شامل تھے اور یہ اس معزز ایوان کے استحقاق کا مسئلہ بھی ہے کیونکہ اس کے استحقاق کو بھی مجروح کیا گیا ہے ۔ مجھے امید ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر امداد باہمی نہایت شریف اور نیک آدمی ہیں لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انجمن امداد باہمی کے سلسلے میں انہیں بالکل تجربہ نہیں ہے اور وہ اپنی اس نا تجربہ کاری کی وجہ سے بار بار اس آرڈر کی ترمیم کے ذریعے غلط طریقے سے عوام تک لے جاتے ہیں اور اگر اس کو عدالت میں چیلنج بھی کر دیا گیا تو ہماری اور بھی بے عزتی ہوگی ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ وہ شائد اب سمجھ جائیں اور کچھ اس بل پر رحم کھائیں ۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں دو فقرے کہنے چاہتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وقت کی تنگی ہے مگر میں مختصراً عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ذرا تشریف رکھیں علامہ صاحب سے وقت کے متعلق بات ہوئی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا کہ نارمل اوقات کار ہونے چاہئیں ۔ میں نے کہا کہ یہ تو سکول کے بچوں کا بھی وقت نہیں ہے وہ صبح ۸ بجے جاتے ہیں اور دو اڑھائی بجے سکول سے واپس آتے ہیں اور ہم ساڑھے آٹھ بجے سے ڈیڑھ بجے واپس ہو جاتے ہیں ۔ مگر ہمارے جو بھی نارمل اوقات کار ہوں ان کی پابندی کرنی چاہئیے فیصلہ اس فیصلے کے

انداز میں نہیں ہوا تھا مگر جو انہوں نے فرمایا تھا وہ یہی تھا کہ آج یہ بل پاس ہو جائے گا یا اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

Makhdoomzada Syed Hassan Muhmood : Only this bill, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ جب دوسرے بل کی باری آئے گی تو دیکھ لیں گے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ نہیں جناب ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں اس لئے پوچھ رہا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب سے میری یہی بات ہوئی تھی۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ چونکہ حاجی سیف اللہ صاحب نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ اس ایوان کی یاد دہانی کرائیں کہ پچھلے ایوان میں بل پاس ہونے کے وقت اس ایوان میں اغراض و مقاصد کی بات ہوئی تھی ۔ میں بھی معزز ایوان کی یاد دہانی کے لئے یہ بتا دوں کہ یہ بل کیوں لایا گیا اور وہ کونسی استحصالی طاقتیں تھیں جن کو تباہ کرنے کے لئے یہ بل لایا گیا۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ آپ کے آنے سے پہلے انہوں نے یہ کہا ہے۔

رانا بھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر متعلقہ بھی اسی کلاز پر تقریر کر رہے ہیں جس پر انہیں اعتراض ہے ۔ اس لئے یہ بھی متعلقہ نہیں ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ حاجی صاحب نے اس نکتہ پر کچھ فرمایا ہے۔

وزیر امداد باہمی ۔ یہ انکار نہیں کر سکتے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اغراض و مقاصد جامع ہونے چاہئیں اور جو آپ نے لکھے ہیں وہ قواعد کے تحت درست نہیں ہیں وہ غیر جامع ہیں ۔ اگر ان کے واقعی کوئی اور مقاصد تھے تو پھر ہمارے سر تھوپنے کا فائدہ کیا ہے ۔ یہ وہیں لکھ دیتے کہ ہم استحصالی قوتوں کو ختم کرنا چاہتے تھے ۔ وہاں تو نہیں لکھا آپ نے تو اب کیسے لے آئے۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ اس ایوان کے معزز ارکان کو معلوم ہے کہ یہ بل اس لئے لایا گیا ہے کہ جو تمام استحصالی طاقتیں تھیں جنہوں نے امداد باہمی کی تحریک کو زبردست دھچکہ پہنچایا تھا ۔ کروڑوں روپے کا نقصان عوام کا کیا جس کی وصولی اب ہم کر رہے ہیں اور انہی لوگوں سے ہم یہ وصولی کر رہے ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کو دوبارہ موقع نہ دیا جائے ۔ اس کی وضاحت ضروری تھی حاجی صاحب کے کہنے کا ایک مقصد یہ تھا کہ ہم کوئی غیر ضروری بات کر رہے ہیں ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ وہ استحصالی طاقتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس طرح نیست و نابود کر دی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Please don't repeat one point.

وزیر امداد باہمی ۔ میں بھی جلدی میں ہوں تاکہ یہ بل پاس ہو ۔ ممبر نمبر معزز رکن نے یہ فرمایا کہ اس ترمیم کے اغراض و مقاصد میں لکھا ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی اور قومی اسمبلی کے معزز اراکین کو فرصت ہو تاکہ وہ الیکشن میں حصہ لے سکیں ۔ تو جناب یہ تو بات ہے کہ جہاں بھی کوئی اہم قومی مسئلہ ہوتا اس میں ضرورت ہے کہ عوام کی اصلاح کے لئے ۔ عوام کی کائینڈنس کے لئے اقوام کے نمائندے موجود ہوں اور الیکشن میں حصہ لیں تاکہ پھر ان کا استحصال نہ ہو سکے ۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس ایوان کے تمام اراکین اور قومی اسمبلی کے اراکین جو اپنا وقت دے سکیں اس اہم کام میں حصہ لیں ۔ اسی لئے اغراض و مقاصد میں ان کی درخواست پر لکھا ہے کہ وہ اپنا وقت اس اہم کام کے لئے دیں ۔ اس لئے ان تاریخوں کو بدلا جا رہا ہے ۔ اس مختصر و ضاحت کے ساتھ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس کو آپ ایوان میں منظوری کے لئے پیش کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کو حذف کر دیا جائے ۔

(ترمیم منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱)

مسٹر سپیکر ۔ اب کلاز ۱ زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب ، آپ کی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیسے جناب ؟

مسٹر سپیکر ۔ جو آپ نے پاس کیا ہے یہ اس کو negate کر رہی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میری ایک گذارش ہے جناب کے توسط سے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کو موقع دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس کو چیلنج کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب ، بالکل نہیں ۔ میں بالکل سنجیدگی سے آپ کی توسط سے جناب قائم مقام قائد حزب اقتدار کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر وہ یہ مہربانی فرما دیں کہ اس بل کے پاس ہونے کے بعد آج کی کارروائی ختم ہو جائے گی تو ہو سکتا ہے کہ ہم تیسری خواندگی کا مطالبہ نہ کریں ۔

چونکہ آپ رضا مندی لیتے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جناب کی مہربانی ہے کہ آپ اپنے اختیارات کو بھی دونوں طرف کی رضامندی سے استعمال کرتے ہیں - اس لیے میں اس precedent کو سامنے رکھتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس کے بعد یہ ایوان ملتوی ہو جائے تو ہم تیسری خواندگی کے لئے زور نہیں دیں گے -

وزیر خزانہ - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ اگر آج کاردار صاحب کا بل مکمل ہو جائے - یعنی پاس ہو جائے تو ہم پاؤسنگ بل پہ بحث کل کے لیے ملتوی کرنے کو تیار ہیں -

مسٹر سپیکر - میں ضمن ۱ کو دوبارہ ایوان کی منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں -

سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر - اب بل کی تمہید زیر غور ہے - سوال یہ ہے :

کہ تمہید مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے -

(تحریک منظورکی گئی)

مسٹر سپیکر - longtille میں کوئی ترمیم نہیں ہے - اس لیے اب longtille بل کا حصہ بنتا ہے -

وزیر امداد باہمی - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی کواپریٹو سوسائیٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ دی کواپریٹو سوسائیٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب سیکنڈ امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے -

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

Mr. Speaker : The House is adjourned till 8-30 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعرات ۸-۳۰ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

جمعرات - ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء
(پنجشنبہ - ۱۶ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۚ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ
تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا

پ ۱۵- س ۱۷- ع ۴- آیات ۳۴ تا ۳۸

ترجمہ

اور تم یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکنا مگر ایسے طریق سے جو بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے
اور عہد کو پورا کیا کرو کیونکہ عہد کے بارے میں ضرور باز پرس ہوگی۔ اور جب کوئی چیز ماپ کر دینے لگو تو پیمانہ
بھرا کرو اور جب تولو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ نہایت ہی اچھی بات ہے اور انجام کے لحاظ سے
بہتر ہے۔

(اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے باز پرس
ہوگی۔ اور تو زمین پر اکڑ کر مت چل کہ تو زمین کو ہرگز پھاڑ نہیں سکتا اور نہ تو ہرگز پہاڑوں کی

مسٹر سپیکر ۔ کل جب اجلاس ملتوی ہوا اس وقت چوہدری امان اللہ لک صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے ۔ میں نے کل ایوان کو بتا دیا تھا اور آج پھر اس کو دہرا رہا ہوں کہ میں جب اپنے چیمبر میں تھوڑی دیر کیلئے گیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جن جذبات کا میں نے اظہار کیا تھا اگر میں نہ کرتا تو زیادہ بہتر ہوتا ۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میری تمام observations کارروائی سے حذف ہو جائینگی ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ سوال نمبر ۲۱۲۲ کی تفصیلات ضلع کے مقامی افسروں سے حاصل کرنا تھیں ان سے ۲۱ فروری ۱۹۷۳ کو طلب کی گئی تھیں لیکن تمام اضلاع سے معلومات فراہم نہیں ہو سکیں اس لئے اس کا جواب دینے کے لئے مزید مہلت درکار ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس میں تو لکھا ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وزیر متعلقہ کی بات تو سنیں ۔ اس سوال کو ملتوی کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال علامہ رحمت اللہ ارشد کا ہے ۔

وٹرنری اسسٹنٹ ۔ ایگریکلچرل اسٹنٹ اور اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی آسامیوں کی درجہ بندی

*۲۱۹۸ ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ عوامی حکومت نے وٹرنری اسسٹنٹ ایگریکلچرل اسسٹنٹ اور اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کی آسامیوں کو درجہ دوم قرار دے دیا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ویلفیئر آفیسرز (محکمہ سماجی بہبود) کی تعیناتی کے لئے بنیادی تعلیمی قابلیت ایم ۔ اے (سوشیالوجی) یا ایم ۔ اے (سوشل ورک) ہے اور ان کو

درجہ دوم حاصل ہے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پروبیشن آفیسرز (رکلیمیشن اینڈ پروبیشن ڈیپارٹمنٹ) کی بنیادی قابلیت بھی ایم ۔ اے (سوشیالوجی) یا بی اے (سوشل ورک) ہے اور ان کو درجہ سوم میں رکھا جا رہا ہے ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ پروبیشن آفیسرز (ریکلیمیشن اینڈ پروبیشن ڈیپارٹمنٹ) نے اپنی بنیادی قابلیت کی بناء پر سوشل ویلفیئرز آفیسر ۔ وٹرنری اسسٹنٹ ۔ ایگریکلچرل اسسٹنٹ اور اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کے برابر درجہ دوم کے لئے محکمہ مالیات میں اپنا کیس پیش کیا ۔

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مالیات نے ان کی درخواست برائے درجہ دوم مسترد کر دی ہے ۔

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں اس حد تک کہ وٹرنری اسسٹنٹ سرجن اور ایگریکلچر اسسٹنٹ کی آسامیوں کو درجہ دوم قرار دے دیا گیا ہے ۔

(ب) جی نہیں محکمہ سماجی بہبود میں ویلفیئر آفیسر نام کی کوئی آسامی نہیں ہے البتہ اس محکمہ میں سوشل ویلفیئر آفیسر کی آسامیاں موجودہ ہیں اور ان کو درجہ دوم حاصل نہیں ہے (یہ آسامیاں سپیشل گزیٹڈ درجہ دوم سے کمتر) کی درجہ بندی میں ہیں ۔

(ج) پروبیشن افسر کی آسامی درجہ سوم میں ہے ۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اس آسامی کے لئے بنیادی تعلیمی قابلیت ایم اے (سوشیالوجی یا سوشل ورک) ہے اس آسامی کے لئے دو بے سکیل مقرر ہیں اور ان میں تعیناتی کے لئے بنیادی تعلیمی قابلیت حسب ذیل ہے :-

(i) ۲۷۵-۲۰-۳۷۵/۲۰-۴۷۵-۲۵-۶۰۰ برائے بی اے/بی ایس سی بمعہ سوشل ورک کا ڈپلومہ -

(ii) ۲۲۵-۱۵-۳۰۰-۱۶/۳۸۰-۲۰-۴۸۰ برائے بی اے/بی ایس سی مندرجہ بالا تفصیلات سے ظاہر ہے کہ پروبیشن افسر کے لئے کم از کم تعلیمی معیار صرف بی اے یا بی ایس سی ہے -

(د) جی ہاں -

(ہ) جی ہاں -

(و) کسی آسامی کی درجہ بندی کا انحصار صرف تعلیمی قابلیت پر نہیں ہوتا - سرکاری محکموں میں آسامیوں کی درجہ بندی کرتے وقت ان کے کام کی نوعیت اہمیت اور معیار ذمہ داری کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے ایگریکلچر اسسٹنٹ اور ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کی آسامیوں کو ملک میں زرعی شعبہ کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر درجہ دوم قرار دیا گیا ہے اس لئے ان آسامیوں سے موازنہ کی بناء پر دوسرے سرکاری شعبوں کی آسامیوں کی درجہ بندی تبدیل نہیں کی جا سکتی -

چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پروبیشن آفیسر کا کام بہت ذمہ داری کا حامل ہے - اس کے لئے تعلیمی قابلیت ایم - اے کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر زراعت - جناب والا - میں نے اس کی اہمیت واضح طور پر بتائی ہے کہ ایم - اے پاس کو سکیل ۶۰۰-۲۷۵ دیا جاتا ہے اور جو بی - اے ہوتے ہیں ان کو کمتر سکیل دیا جاتا ہے یعنی ۴۸۰-۲۲۵ اس میں کوئی چیز مانع نہیں ہے کہ ایم - اے کو ہی لیا جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - ان کا سوال یہ تھا کہ کیا اس پر غور کریں گے کہ صرف ایم - اے پاس لیا جائے -

وزیر خزانہ - جناب والا - ہم نے اس کی درجہ بندی کر رکھی ہے - اس کو بھی ہٹانا پڑیگا اگر ایم - اے پاس لیا جائیگا تو پھر ایک سکیل رہے گا - ہم نے کام کی نوعیت کے مطابق دو سکیل بنائے ہوئے ہیں -

ایسے بلس کو اونچا سکیل دیا جاتا ہے جو کم تر قابلیت والا ہے اس کو دوسرا سکیل دیا ہے - جس طرح میرے دوست نے فرمایا ہے فی الحال ہم اس طرح نہیں کر سکتے -

---

صوبہ پنجاب میں کورٹ فیس کی مد سے آمدن

*۲۲۰۷ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں کورٹ فیس کی مد سے سال ۷۱-۱۹۷۰ء و ۷۲-۱۹۷۱ء میں کل کتنی آمدن ہوئی سال وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - کورٹ فیس کی مد سے صوبہ پنجاب میں ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء میں کل آمدنی مندرجہ ذیل ہوئی -

سال	آمدن
۷۱-۱۹۷۰ء	۸۷۲۷۰۵۰۳۱ (روپے) (چھتاسی لاکھ ستر ہزار اور اکتالیس روپے)
۷۲-۱۹۷۱ء	۹۸۹۰۳۹۷۳ (روپے) (اٹھانوے لاکھ دو ہزار ایک تہتر روپے)

صوبہ پنجاب میں پرائیویٹ بس مالکان سے ٹوکن ٹیکس کی وصولیابی

*۲۲۱۸ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں ۳۰ جون ۱۹۷۱ء تا ۳۰ جون ۱۹۷۲ء کتنے سال وار ۳۴ سیٹوں اور ۵۲ سیٹوں والی کتنی پرائیویٹ بسیں رجسٹر ہوئیں -

(ب) ۳۰ جون ۱۹۷۱ء تا ۳۰ جون ۱۹۷۲ء کتنے پرائیویٹ بس مالکان نے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ اس بنا پر ضائع رجسٹرڈ لک

اتھارٹیوں کے پاس جمع کرانے کہ بس بوجہ مرمت وغیرہ بند کر دی گئی ہے تاکہ بس کو ٹوکن ٹیکس سے مستثنیٰ کرایا جا سکے ۔

(ج) ۳۰ جون ۱۹۷۱ء تا ۳۰ جون ۱۹۷۲ء پرائیویٹ بس مالکان سے ۴۲ سیٹ والی اور ۵۲ سیٹ والی بسوں سے سال وار کتنا ٹوکن ٹیکس وصول کیا گیا ۔

(د) ایسی پرائیویٹ بسوں کی تعداد کیا ہے جس میں مسافروں کی تعداد ۴۲ سیٹ سے کم ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) ۴۲ (بیالیس) سیٹوں والی بسوں کی تعداد ۔ ۴۰۶ (چار سو چھ) ۵۲ (باون) سیٹوں والی بسوں کی تعداد ۔ ۷۵۸ (سات سو اٹھاون)

(ب) جمع شدہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹوں کی تعداد ۔ ۵۱۸ (پانچ سو اٹھارہ)

(ج) ۴۲ (بیالیس) سیٹوں والی بسوں سے ٹیکس کی وصولی ۱،۰۳،۴۸،۴۲۴۵۰ (ایک کروڑ تین لاکھ اڑتالیس ہزار چار سو چوبیس روپے اور تیس روپے) ۵۲ (باون) سیٹوں والی بسوں سے ٹیکس کی والی ۱،۰۳،۶۴،۲۶۷۰۶۸ (ایک کروڑ تین لاکھ چونسٹھ روپے اور اڑسٹھ پیسے) ۔

(د) ۴۲ (بیالیس) سیٹ سے کم سیٹوں والی بسوں کی تعداد ۹۵۸ (نو سو اٹھاون) ۔

تحصیل مری کی پسماندگی

*۲۲۵۰ ۔ مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر خزانہ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۱۹۰ کے حوالہ سے جو ۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء کو پوچھا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وہ کونسا علاقہ ہے جو تحصیل مری سے بھی زیادہ پسماندہ ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ تحصیل یا اس سے نچلی سطح پر اعداد و شمار موجود نہ ہونے کے باعث صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا ۔

کہ صوبہ پنجاب میں کونسے علاقے تحصیل سری سے زیادہ پسماندہ ہیں - تا حال صرف ضلعی سطح تک ترقی و پسماندگی کے فرق کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے - یہ کہا جا سکتا ہے - کہ چولستان کا صحرائی علاقہ کوہ غازی خان کے قبائلی علاقے اور سالٹ رینج کا کچھ حصہ ایسا ہے کہ جسے تحصیل سری سے زیادہ پسماندہ تصور کیا جا سکتا ہے -

حکومت اپنے وسائل کی حدود میں اقتصادی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے از حد کوشاں ہے - اس سلسلہ میں پیپلز ورکس کونسلیں قائم کر دی گئیں ہیں جو حکومت کے ترقیاتی پروگرام کی تشکیل میں مدد دیں گی - اور جملہ علاقوں کی ترقی و بہبود کو حصہ رسدی بنیاد پر مدنظر رکھیں گی -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - کیا یہ درست نہیں ہے کہ حکومت تمام پسماندہ علاقوں کا سرکاری گزٹ میں اعلان کرتی ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے کہ وہ ضلع کی سطح پر کرتی ہے -

وزیر خزانہ - وہ ضلعی سطح پر کرتی ہے اور اس میں واضح طور پر ہے کہ تقریباً ۹ اضلاع پسماندہ قرار دئے گئے ہیں اور تحصیل کی سطح پر ابھی کوئی علاقہ پسماندہ قرار نہیں دیا گیا -

مسٹر سپیکر - شیخ محمد اصغر -

شیخ محمد اصغر - چونکہ میں جوابات سے مطمئن ہوں اس لئے میں وزیر خزانہ آبکاری کو تکلیف نہیں دونگا کہ وہ ان کے جوابات دیں -

مسٹر سپیکر - اس کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں ایک یہ آپ ان کو واپس لے رہے ہیں - دوسرے یہ کہ آپ پیش کر رہے ہیں لیکن دوسرے ممبران کو ضمنی سوالات کرنے کا حق نہیں دے رہے -

شیخ محمد اصغر - میں تو وقت بچانے کے لئے کہہ رہا ہوں ورنہ میں سوالات کے نمبر پڑھے دیتا ہوں - سوال نمبر ۲۲۶۲ -

مرکزی حکومت کی جانب سے صوبائی حکومت کو ۱۹۷۱ء کی جنگ سے متاثرہ دیہات کے لئے رقوم کی فراہمی

*۲۲۶۲ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت کو مرکزی حکمت نے ضلع لاہور کے ان دیہاتوں کے عوام کی مدد کے لئے کچھ رقم دی ہے جو دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں بھارتی فوج کے قبضہ میں آ کر تباہ و برباد ہوئے - اگر ایسا ہے تو کتنی رقم مرکزی حکومت سے وصول ہوئی اور اس میں سے اب تک کتنی خرچ ہوئی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ دیہات کی تفصیل کیا ہے خصوصاً وہ جن کا تعلق تحصیل قصور - چونیاں اور لاہور سے ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر عبد حنیف رامے) - (الف) مرکزی حکومت نے ضلع لاہور کے بے گھر افراد کی مالی امداد کے لئے علیحدہ کوئی رقم مختص نہیں کی ہے - بلکہ سیالکوٹ اور لاہور اضلاع کے جملہ بے گھر افراد کی مالی امداد کے لئے مجموعی طور پر مبلغ بارہ کروڑ بالیس لاکھ اسی ہزار ۱۲،۲۲،۸۰،۰۰۰ روپیہ کی رقم مختص کی ہے منظور شدہ رقم میں سے مرکز کی طرف سے صوبائی حکومت کو مجموعی طور پر مبلغ چھ کروڑ انیس لاکھ ۶،۱۹،۰۰،۰۰۰ روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے - جس میں سے مبلغ چالیس لاکھ روپیہ کی رقم بغرض ادائیگی مالی امداد ڈپٹی کمشنر لاہور کو دی جا چکی ہے - اور مورخہ ۳۰-۲-۷۳ء تک مبلغ اٹھالوے ہزار پانچ سو ۹۸،۵۰۰ روپیہ لاہور ضلع کے بے گھر افراد میں تقسیم کیا جا چکا ہے -

(ب) لاہور اور تحصیل قصور کے مندرجہ ذیل مواضعات کو جو کہ دشمن کے قبضے میں آ گئے تھے مالی امداد دی جا رہی ہے -

تحصیل	نام موضع
لاہور	(۱) عاصریکی
	(۲) تھوڑہ
	(۳) خارک
	(۴) (گڑکی پڈھانہ)

تحصیل	نام موضع
تحصیل قصور	(۱) سہرہ
	(۲) مانوکی
	(۳) لکھرنین پورہ
	(۴) لا گھیر والا
	(۵) ستی کے
	(۶) کسوکی
	(۷) بدا سنگھ والا
	(۸) ماہی والا
	(۹) فتی والا
	(۱۰) بھکی وند
	(۱۱) چنڈہ سنگھ والا

تحصیل چونیاں کے گاؤں قلعہ ایمن کے بارے میں حال ہی میں پتہ چلا ہے کیونکہ وہ کسی وجہ سے فہرست میں درج ہونے رہ گیا ہے۔ اس کے بارے میں مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرونگا کہ جب بارہ کروڑ روپے میں سے ۹ کروڑ روپے کی رقم ریلیز ہوئی ہے تو اس میں سے صرف ۶ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اس کمی کی کیا وجہ ہے۔ کیا لوکل ضروریات نہیں تھیں؟

وزیر خزانہ ۔ میں اپنے عزیز دوست کی اطلاع کیلئے عرض کرتا ہوں کہ یہ رقم صرف لاہور کے ضلع کیلئے بیان کی گئی ہے ۔ قصور میں چند گاؤں ہیں ۔ زیادہ لوگ تحصیل شکر گڑھ اور ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ سوال لاہور کے چند دیہاتوں کے متعلق کیا گیا تھا ۔ جو بھارتی فوج کے قبضہ میں آکر تباہ و برباد ہوئے ۔ اس لئے تقسیم کے اعداد و شمار لاہور کے چند گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں ۔

سردار محمد عاشق ۔ میں وزیر خزانہ کو یہ تکلیف دونگا کہ تحصیل چونیاں کے صرف ایک ہی گاؤں کے بارے میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اس کی ابھی تک مکمل رپورٹ نہیں پہنچی اس کی کیا وجہ ہے ؟ اس ساری تحصیل کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ۹ کروڑ روپے میں سے ۱۷ لاکھ روپے ضلع لاہور کے لئے خرچ کئے جا چکے ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ سوال صرف اس بات سے تعلق رکھتا تھا کہ ضلع لاہور کے متاثرہ گاؤں میں اس وقت تک کتنی رقم خرچ کی گئی ۔ ایک تو میں نے یہ بتایا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو چالیس لاکھ روپے کی رقم دی گئی ہے اس میں سے اتنی خرچ ہوئی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ باقی لوگ زیادہ تر سیالکوٹ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ وہاں کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں ۔ اگر آپ الگ سوال کریں کہ سیالکوٹ میں کتنا روپیہ خرچ کیا گیا ہے تو اس کا جواب بھی آ جائیگا ۔

قومی پے سکیل میں غیر جریدی افسران کی درجہ بندی

*۲۳۰۰ ۔ شیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت نے مئی ۱۹۷۲ء میں نیشنل پے سکیل غیر جریدی افسران کی درجہ بندی کے مطابق منظوری دی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس منظوری کی تفصیلات کیا ہیں اور اس فیصلہ پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) صوبائی حکومت نے ۲ جون ۱۹۷۲ء کو اپنے غیر جریدی ملازمین کو لیشنل پے سکیل دینے کے احکامات جاری کر دیے تھے - یہ پے سکیل یکم مارچ ۱۹۷۲ء سے نافذ کئے گئے ہیں -

(ب) لیشنل پے سکیل کے صوبائی ملازمین پر اطلاق کی تفصیلات پنجاب (ان گزیٹڈ) سول سروسز (پے ریویژن) رولز ۱۹۷۲ء میں درج ہیں - جو حکومت نے ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کر دئے ہیں - کتابچہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے -

---

حکومت پنجاب کا بنکوں اور انشورنش کمپنیوں سے قرضہ جات حاصل کرنا

*۲۳۲۸ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ون یونٹ کے خاتمہ کے بعد پنجاب کی حکومت نے وقتاً فوقتاً مختلف بنکوں اور انشورنس کمپنیوں سے قرضے حاصل کئے - اگر جواب اثبات میں ہو تو ان قرضوں کی کل کتنی مالیت ہے اور اس پر کس قدر سالانہ سود دینا پڑتا ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - جی ہاں - حکومت اجناس کی سرکاری خرید کے سلسلے میں تجارتی بنکوں سے وقتاً فوقتاً قرض لیتی ہے - اس کے علاوہ حکومت سٹیٹ بنک آف پاکستان سے بھی ضرورت کے تحت تمسکات پر قلیل المیعاد قرضے لیتی ہے - انشورنس کمپنیوں سے کوئی قرض نہیں لیا جاتا -

اجناس کی خرید کے سلسلے میں حکومت نے مندرجہ ذیل قرض لئے ہیں -

---

* کتابچہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں -

سال	قرض	سود
۱۹۷۰-۷۱ء	۳۰،۱۷،۷۱،۰۰۰ (چالیس کروڑ سترہ لاکھ اکہتر ہزار صرف)	۱،۳۷،۲۸،۹۲۲ (ایک کروڑ سینتیس لاکھ اٹھائیس ہزار نو سو بائیس)
۱۹۷۱-۷۲ء	۲۳،۱۹،۰۱،۸۳۰ (تئیس کروڑ انیس لاکھ ایک ہزار آٹھ سو چالیس صرف)	۹۲،۳۸،۷۲۳ (بانوے لاکھ اڑتیس ہزار سات سو چوبیس صرف)

تمسکات پر حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل تفاوت المیعاد قرضہ جات لئے ہیں -

سال	قرض	سود
۱۹۷۰-۷۱ء	۳۱،۹۰،۰۰،۰۰۰ (اکتیس کروڑ نوے لاکھ صرف)	۵،۵۴،۰۰۰ (پانچ لاکھ چون ہزار صرف)
۱۹۷۱-۷۲ء	۳۲،۵۴،۰۰،۰۰۰ (بتیس کروڑ چون لاکھ صرف)	۹،۲۰،۰۰۰ (نو لاکھ بیس ہزار صرف)

محترمہ حمیدہ بیگم کھوکھر - کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے یہ قرضے آسان شرائط پر حاصل کئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

انصافی ملازمت کے لئے بیس سال کی عمر کے بجائے اٹھارہ سال کی عمر کا شمار

*۲۳۸۶ - چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر خزانہ میرے سوال نمبر ۱۹۵۶ کے جواب کے حوالہ سے جو کہ ۶ فروری ۱۹۷۳ء کو ایوان میں دیا گیا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا صوبائی حکومت نے ریٹائرمنٹ یعنی ۶۰ سال کی انصافی ملازمت

Qualifying Service بیس سال کی عمر کے بجائے اٹھارہ سال کی عمر تصور کرنے کی تجویز کے سلسلے میں مرکزی حکومت کی رائے معلوم کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا ہے ؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی تفصیلات بیان کی جائیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہو تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں اور جتنی تاریخ تفاق چاہئے جب صوبائی حکومت مرکزی حکومت کی طرف سے مذکورہ بالا تجویز کے بارے میں رجوع کرے گی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب و ج) مرکزی حکومت کو اس ضمن میں ایک مراسلہ ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء کو لکھا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ ریٹائرنگ پنشن کے لئے اتصافی ملازمت کی عمر بیس سال کے بجائے اٹھارہ سال کرنے کی تجویز پر غور کریں مرکزی حکومت نے ۲۱ فروری ۱۹۷۳ء کو اطلاع دی ہے کہ انہوں نے اتصافی ملازمت کے لئے کم از کم ۲۰ سال کی عمر کی شرط ختم کر دی ہے اب صوبائی حکومت بھی ایسے ہی احکام جاری کرنے کے لئے کارروائی کر رہی ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف جتنی تاریخ فرما سکیں گے تاکہ اس محکمے کو ان احکام کی اطلاع دی جا سکے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں جتنی تاریخ کے متعلق کچھ عرض نہیں کر سکتا البتہ میں اتنا کہتا ہوں کہ محکمہ فنانس کی طرف سے جناب گورنر کو اس سلسلے میں سفارش بھیجی جا چکی ہے ۔ جس وقت بھی اس کے متعلق فیصلہ ہوا اعلان یا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائیگا ۔

وفات پا جانے والے سرکاری ملازمین کی پراویڈنٹ فنڈ گریجویٹی اور پنشن کی ادائیگی

*۲۴۲۷ - میاں محمد رفیع - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو سرکاری ملازمین دوران ملازمت وفات پا جاتے ہیں ان کے بیواؤں اور بچوں کو جلد از جلد پراویڈنٹ فنڈ گریجویٹی پنشن وغیرہ دلانے کے لئے آیا حکومت نے کوئی ہدایت جاری کر رکھی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - جی ہاں ۔ حکومت وقتاً فوقتاً سابقہ سرکاری ملازمین کی پنشن گریجویٹی اور پراویڈنٹ فنڈ کی جلد از جلد ادائیگی کے لئے تمام محکموں کو ہدایات جاری کرتی رہتی ہے ان ہدایات کا اطلاق دوران ملازمت انتقال کر جانے والے ملازمین پر بھی ہوتا ہے اس سلسلے میں جاری کی گئی تازہ ترین ہدایات مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) سرکار نمبر ۷۰/۷۰-۱۹۷۰/(۲۶) ۴-S.O(SR) III مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۱ء

(۲) سرکار نمبر S.O. (SR) IV/72/ - ۳۹۷ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۷۲ء

(۳) سرکار نمبر ۷۲ /SOW-11-5(9) مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۲ء

(۴) سرکار نمبر ۷۲ -/SR-III/70(591) 4(26) مورخہ یکم جون ۱۹۷۲ء

(۵) سرکار نمبر SO(SR) III-234/73 مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء

ان ہدایات کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ۔

صوبہ پنجاب میں پرائیویٹ بسوں کی تعداد

*۲۴۵۷ - مسٹر شبیر حسین چیمہ - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنی پرائیویٹ بسیں ۔ ٹرک ٹیکسیاں اور ویگنیں رجسٹرڈ ہیں ۔

---

* سرکار اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں -

(ب) صوبہ میں غیر سرکاری کاروں اور سرکاری جیپوں کی تعداد کیا ہے ۔

(ج) مذکورہ بالا تمام ٹرکوں ۔ کاروں ۔ جیپوں ۔ ٹیکسیوں ۔ ویگنوں کا سہ ماہی روڈ ٹیکس علیحدہ علیحدہ کتنا ہے ۔ اور کتنی تعداد میں مندرجہ بالا گاڑیوں کی رجسٹریشن بکیں جمع ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) اگر پرائیویٹ سے مراد غیر سرکاری گاڑیاں اور رجسٹر سے مراد ایسی گاڑیاں ہوں ۔ جو ٹیکس ادائیگی کے رجسٹروں میں موجود ہیں ۔ تو مطلوبہ کوائف حسب ذیل ہیں ۔

پرائیویٹ بسیں	ٹرک	ٹیکسیاں	ویگنان
۶۰۵۳	۵۵۲۵	۸۰۳۶	۹۶۳
(چھ ہزار ترپن)	(چھ ہزار پانچ سو پچیس)	(آٹھ ہزار چھیالس)	(نو سو چولسٹھ)

(ب) غیر سرکاری کاروں کی تعداد	سرکاری جیپوں کی تعداد
۱۶۲۳۱	۱۲۸۱
(سولہ ہزار دو سو اکتیس)	(ایک ہزار دو سو اکیاسی)

(ج) پرائیویٹ بسوں کا سہ ماہی ٹیکس ۔ ۷۳،۶۱،۵۵۹ (تہتر لاکھ اکسٹھ ہزار پانچ سو اُنسٹھ) ۔

پرائیویٹ ٹرکوں کا سہ ماہی ٹیکس ۔ ۲۶،۴۸،۴۵۶ (چھبیس لاکھ اُنچاس ہزار چار سو چھپن) ۔

پرائیویٹ کاروں کا سہ ماہی ٹیکس ۔ ۱۳،۵۹،۵۲۲ (تیرہ لاکھ اُنسٹھ ہزار پانچ سو بائیس) ۔

پرائیویٹ جیپوں کا سہ ماہی ٹیکس ۔ ۱،۵۹،۷۲۲ (ایک لاکھ اُنسٹھ ہزار سات سو بائیس) ۔

پرائیویٹ ٹیکسیوں کا سہ ماہی ٹیکس ۔ ۶،۹۷،۱۵۱ (چھ لاکھ ستانوے ہزار ایک سو اکاون) ۔

ورائیوٹ ویگنوں کا ماہی ٹیکس) - ۴،۸۸،۸۱۳ء (چار لاکھ اٹھانوے ہزار آٹھ سو تیرہ)

والی گاڑیوں کی تعداد جمع شدہ رجسٹریشن بکوں } ۱،۰۰۳ (ایک ہزار چار)

گاڑیاں رجسٹریشن کے بغیر چلانا

*۲۴۵۸ - مسٹر شہیر حسین چیمہ - کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا اس وقت کوئی ایسی گاڑیاں سڑکوں پر چل رہی ہیں - جن کی رجسٹریشن بکیں محکمہ آبکاری میں جمع ہیں - اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہے اور ان کے متعلق کیا کارروائی کی جائیگی -

(ب) صوبہ پنجاب میں ایسے ٹریکٹروں کی تعداد کیا ہے - جن کی رجسٹریشن بکیں ہیں -

(ج) آیا کوئی ٹریکٹر بغیر رجسٹریشن کے چل رہے ہیں - اگر ایسا ہے تو کتنے اور ان کے متعلق کیا کارروائی عمل میں لائی جائیگی ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) رجسٹریشن بک کے جمع ہونے کی صورت میں گاڑی چلانا منع ہے - چوری چھپے چلانے کے ایسے چار کیس نوٹس میں آئے ہیں - انکے خلاف ٹیکس بمعہ تاوان وصول کرنیکی کارروائی ہو گی - علاوہ ازیں انکے خلاف پولیس چالان کی تحریک بھی کیجائیگی -

(ب) ۱۰،۲۰۹ (دس ہزار دو سو نو) ٹریکٹر -

(ج) ایسا کوئی ٹریکٹر نوٹس میں نہیں آیا - اسلئے کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوا -

میاں خان محمد - کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے

کہ لوکن لیکس ڈیزل یا پٹرول پر ہی فی گیلن کے حساب سے لیا جائے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ اس سوال سے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ، اس کے لئے الگہ سوال کیا جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ ٹریکٹروں کی موجودہ رجسٹریشن کے طریق کار کو آسان بنانے کے لئے حکومت کوئی غور کرنے کے لئے تیار ہے ۔ کیونکہ ٹریکٹروں کی رجسٹریشن کا موجودہ طریق کار بسوں کی مانند ہے جو زمینداروں کے لئے نہایت پیچیدہ ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کے لئے آپ کو علیحدہ سوال دینا پڑے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جواب کے جزو "ب" میں ٹریکٹروں کی رجسٹریشن کے متعلق ذکر ہے یہ دراصل ایک ایسا ضمنی سوال ہے ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ معزز رکن نے فرمایا ہے حکومت ہر وقت اس بات کے لئے تیار رہتی ہے ۔ اس کا فرض ہے کہ وہ پروسیجرز رولز اور ریگولیشنز کو اس حد تک آسان بنائے کہ عوام کو کم سے کم دقت ہو ۔ یقیناً اس بارے میں بھی غور کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ شکریہ جناب ۔

جنگی متاثرین کو مفت راشن کی فراہمی

*۲۴۸۶ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور ۔ سیالکوٹ اور بہاولنگر اضلاع کے جنگی متاثرین کو کچھ عرصہ کیلئے مفت راشن دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو (ا) کس کس قسم کا راشن کتنی کتنی مقدار میں فی کس یا فی خاندان دیا

جائیگا (۲) تینوں اضلاع کیلئے علیحدہ علیحدہ کتنا کتنا راشن مختص کیا گیا ہے ۔ اور یہ تمام راشن کتنی ملکیت کا ہوگا ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن جنگی متاثرین کے کھیت ۔ پیداوار اور باغ تباہ ہو گئے تھے ۔ ان کو بھی حکومت معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبائی حکومت کو مرکزی حکومت ۔ صوبہ سرحد سندھ اور بلوچستان سے کتنی امداد مل چکی ہے یا ملنے کی امید ہے ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) لاہور اور سیالکوٹ اضلاع کے جو علاقے دشمن کے قبضے میں چلے گئے تھے اور اس علاقہ کے جن لوگوں کو اپنے گھروں کو چھوڑنا پڑا تھا ۔ ان کو اپنے گھروں پر واپسی کے بعد ۸½ ماہ کی مدت کے لئے مفت راشن دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ بہاولنگر ضلع کا کوئی علاقہ دشمن کے قبضہ میں نہیں گیا تھا ۔ اسلئے اس ضلع کے کسی علاقہ کے لوگوں کو مفت راشن دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ب) (i) اقسام راشن معہ مقدار حسب ذیل ہیں جو کہ مندرجہ بالا اشخاص کو دیا جا رہا ہے ۔

گندم ۔ آٹھ (۸) چھٹانک فی کس یومیہ (سوائے دو سال سے کم عمر کے بچوں کے) ۔

چینی ۔ نو (۹) چھٹانک فی کس یومیہ معہ شیر خواراں ۔

گھی ۔ چودہ (۱۴) چھٹانک فی کس ماہوار معہ شیر خواراں ۔

دال ۔ ایک چھٹانک یومیہ فی کس تا حد چار چھٹانک یومیہ فی خاندان ۔

(ii) لاہور اور سیالکوٹ اضلاع کے لئے علیحدہ علیحدہ راشن کی مقدار مختص نہ کی گئی ہے ۔ مندرجہ بالا راشن ماہ فروری ۱۹۷۳ء سے وسط اکتوبر ۱۹۷۳ء تک دیا جائے گا ۔ اس کی مالیت کا تعین تقسیم کے پروگرام کے اختتام پر حساب مکمل کرنے کے بعد ہی ممکن ہوگا ۔

(ج) جی نہیں آبادکاری کی سکیم میں کھیت ۔ باغات اور فصلات کے معاوضہ کے لئے مرکزی حکومت نے کوئی رقم منظور نہیں کی ۔ البتہ بطور امداد مویشی بیج اور آلات کشاورزی خریدنے کے لئے جو علاقے دشمن کے قبضہ میں چلے گئے تھے ان علاقوں کے ہر کاشتکار خاندان کو مبلغ ایک ہزار روپیہ فی خاندان تقسیم کئے جا رہے ہیں ۔ اس امداد کے لئے مرکزی حکومت نے مبلغ (Rs. 6,00,00,000) چھ کڑوڑ روپیہ کی رقم مہیا کی ہے ۔ صوبہ سرحد ۔ سندھ اور بلوچستان سے کوئی رقم بطور امداد نہیں ملی ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ وہ دیہات جن کے باغات خاص طور پر فوج کے قبضے میں رہے ہیں ان کو کافی سے زیادہ نقصان پہنچا ہے ۔ ان کو معاوضہ نہ دینے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ فوج کا معاملہ ایسا ہے کہ اس میں ہم دخل نہیں دے سکتے ۔ فوج جن علاقوں میں اپنے زیر تصرف کوئی جگہ لاتی ہے یا جہاں مائنز بچھاتی ہیں اس کے لیے مناسب معاوضے کی سکیم بناتی ہے اور مختلف علاقوں پر جہاں ان کے خیال کے مطابق انہوں نے تصرف کیا ہے اور زمین اپنے اصل کام میں نہ لائی جا سکی اس کے لیے معاوضہ دیا ہے ۔ اگر کوئی خاص کیس ہو تو وہ حکومت کے نوٹس میں لایا جا سکتا ہے جس کو ہم اپنے توسط سے فوج کے پاس بھیج سکتے ہیں ۔

ملک ثناء اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ علاقہ متاثرہ جنگ کا سب سے بڑا مسئلہ بےروزگاری ہے اور حکومت ان علاقوں میں بے روزگاری دور کرنے کے لئے سمال انڈسٹریز کے قیام اور سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سوال کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ سوال اگرچہ اس سے متعلق نہیں ہے لیکن میں اپنے فاضل ممبر کو آپ کے توسط سے یقین دلاتا ہوں کہ حکومت شدید طور پر اس علاقے میں بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے ۔ اس علاقے میں شجر کاری کی جائے ۔ اس علاقہ میں سڑکیں پختہ کی جائیں ۔ اس علاقے میں سمال انڈسٹریز کا جال بچھا دیا جائے اور قالین بافی

اور دوسری ضروریات جو ان علاقوں کیلئے ہیں ان کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو ایک خاص پروگرام دیا گیا ہے کہ آٹے کی چکیاں لگانے کے لئے ۔ آرے کی مشینیں لگانے کے لئے بھٹے لگانے کے لئے کھلے قرضے دئے جائیں اور اس سلسلے میں لوگوں سے وہ شرائط جو عام طور پر ان کو پوری کرنے کے لئے کہا جاتا ہے ان میں بھی ان کو سہولتیں دی جائیں ۔ اس کے علاوہ ہم اس علاقے میں ٹریکٹر اور ٹیوب ویل لگانے کی بھی سکیمیں رکھتے ہیں ۔ جب ڈویلپمنٹ کا nucleus بن گیا تو ہمارا ارادہ ہے کہ ہر سیکٹر میں ۔ ہر سب سیکٹر میں جو تقریباً اس علاقے میں ایک سو ہیں ۔ ایک ٹریکٹر دیا جائے اور اس کے لئے ساتھ ٹیوب ویل کی سکیم بھی ہے اور جب ٹریکٹر آ جائیں گے ۔ ٹیوب ویل ہونگے ۔ مشین چل پڑے گی ۔ آرا اور ایسی چیزیں وہاں لگ جائیں گی ڈویلپمنٹ کا ایک nucleus بن جائے گا تو امید ہے بے روزگاری کا مسئلہ بھی بڑی حد تک tackle ہو جائے گا ۔

دوران ملازمت تعلیمی قابلیت میں اضافہ کرنے والے ملازمین کو خصوصی مراعات و ترقی دینا

*۲۵۲۰ - میاں محمد رفیع ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت جملہ صوبائی سرکاری ملازمین کو جو دوران ملازمت اپنی تعلیمی قابلیت میں اضافہ کریں خاصی ترقی یا مراعات دینے کے بارے میں غور کر رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت اس بارے میں تمام محکموں سے تفصیلات طلب کر رہی ہے یا کر چکی ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس بارے متعلق تفصیلات کب طلب کیں اور کتنے سرکاری ملازمین کو اس سلسلے میں کتنی مراعات یا ترقی دی جائیگی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر عبدالحنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔ اس سلسلہ میں حکومت کے زیر غور صرف یہ معاملہ ہے کہ سرکاری ملازمین

میں سے جو ملازمت کے دوران اپنی تعلیمی استعداد میں اضافہ کر لیں اور جنہیں اپنے دائرہ کار میں مزید ترقیات ہو ان کو مناسب پیشگی ترقیاں دی جائیں۔

(ب) جی ہاں۔ اس سلسلے میں تمام محکموں سے تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔

(ج) مطلوبہ تفصیلات یکم ۱۹۷۲ء میں طلب کی گئی تھیں کچھ محکموں اور انکے ماتحت دفاتر سے یہ تفصیلات موصول ہو چکی ہیں تمام محکموں میں سے مکمل تفصیلات موصول ہونے کے بعد ہی اس امر کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ مختلف شعبوں اور مختلف درجوں میں کام کرنے والے ملازمین کو کس قسم کی تعلیمی قابلیت کے لئے کس حد تک مراعات یا ترقیاں دی جا سکتی ہیں۔

صوبہ پنجاب میں قانونی و غیر قانونی افیون کی فروخت

*۲۵۲۳ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کس قسم کی قانونی و غیر قانونی افیون فروخت ہوتی ہے اور کس افیون کو قانونی کہا جا سکتا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں بھی غیر قانونی افیون پائی جاتی ہے۔

(ج) آیا حکومت افیون کو صوبہ میں آنے سے روکنے کے لئے کوئی سخت قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) جو افیون مقررہ معیار اور مقدار میں سرکاری افیون کی فیکٹری سے جاری ہوتی ہے وہ قانونی یا اکسائز افیون کہلاتی ہے۔ دیگر ہر طرح کی افیون غیر قانونی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔ پنجاب میں افیون کی کاشت نہیں ہوتی ۔ اس لئے یہاں غیر قانونی افیون بنانے کا امکان نہیں ۔

(ج) جی ہاں حکومت اس امر کی خواہاں ہے ۔ سمگلنگ روکنے کے لئے باقاعدہ اکسائز سٹاف متعین ہے ۔ اٹک کے پل اور دوسرے مقامات پر چیک پوسٹیں بھی ہیں اس کے علاوہ تمام متعلقہ محکموں مثلاً سنٹرل اکسائز اینڈ کسٹمز اور پولیس وغیرہ کے تعاون سے بھی انسدادی کارروائیاں کی جاتی ہیں ۔

صوبہ پنجاب میں افیون کے ٹھیکہ جات

*۲۵۶۳ ۔ شیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۱ء میں اور آج کل افیون کے کتنے ٹھیکہ جات ہیں ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں اندازاً کتنے افراد افیون کھاتے ہیں ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ افیون مضر صحت ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو افیون خوردنی کو ختم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) صوبہ پنجاب میں ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء اور آج کل بھی افیون کے کل ۲۰۵ (دو صد پانچ) ٹھیکے ہیں ۔

(ب) تا حال افیون کھانے والوں کا با ضابطہ اور مکمل شمار نہیں کیا گیا ۔ کچھ عرصہ ہوا یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ افیون کے ٹھیکوں سے ایسے کوائف فراہم کئے جائیں جن سے ایسے اعداد و شمار مرتب کئے جائیں ۔

(ج) افیون کا مسلسل استعمال مضر صحت تصور ہوتا ہے لیکن دوائی کے طور پر اس کا استعمال طب اور ایلوپیتھی میں مسلم

ہے - مضر صحت استعمال کی روک تھام کے لئے حکومت مکمل کوشش کرتی ہے - افیون نوشی جو کہ افیون خوردنی کی نسبت زیادہ مضر صحت ہے قطعی طور پر ممنوع ہے - اس طرح سوائے سرکاری فیکٹری سے جاری شدہ افیون کے باقی ہر قسم کی افیون کا قبضہ اور استعمال قطعی ممنوع ہے محدود مقدار میں سرکاری افیون لائسنس داروں کو بہم پہنچائی جاتی ہے - تا کہ وہ ایسے لوگوں کو فروخت کریں - جنہیں اس کی اشد ضرورت ہے - ایسی سرکاری افیون کا کوٹہ پہلے زیادہ تھا - لیکن ۱۹۶۵ء سے قلیل ترین مقدار پر متعین ہے - آبادی کے اضافہ کے باوجود اس سے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا - مزید اقدامات زیر غور ہیں -

شیخ صفدر علی - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گورنمنٹ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ کوئی بسکٹ فیکٹری والا بسکٹوں میں افیون نہ ڈال سکے ؟

وزیر آبکاری و محصولات - اس سلسلے میں میں شیخ اصغر صاحب کی خدمت میں ہی گزارش کر سکتا ہوں -

(قہقہہ)

شیخ محمد اصغر - اگر ایسی بات ہوگی تو پہلے فرنٹ بینچز کو کھلاؤں گا -

ملک ثنا اللہ خان - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ درست ہے کہ افیون کے ٹھیکے جو بڑی بڑی رقموں میں اونچی رقموں میں ہوتے ہیں اور ٹھیکیدار کو مال خانہ سے بہت تھوڑی مقدار میں کوٹہ جاری ہوتا ہے - اس لئے اس کمی کو دور کرنے کے لئے اور اپنی رقم اور منافع حاصل کرنے کے لئے وہ سمگل شدہ افیون فروخت کرتے ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات - جناب والا - ملک ثناءاللہ صاحب نے بڑا اہم سوال اٹھایا ہے - میں اس کے لئے شکر گذار ہوں - اس پر میں غور کر رہا ہوں یہ ایک policy issue ہے - میرے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ افیون کے ٹھیکوں کو جس رقم پر نیلام کیا جاتا ہے وہ بعض اوقات

اس الیون کی مقدار کی نسبت جو ان کو بیچنے کے لئے دی جاتی ہے وہ زیادہ رقم ہوتی ہے - اس پر میں غور کر رہا ہوں میرا محکمہ غور کر رہا ہے اور اس کے لئے صحیح کاروائی کی جائے گی -

چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ الیون جو صحت کیلئے مضر ہونے کے علاوہ ایک سماجی تباہی کا موجب ہے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے ٹھیکوں میں کمی کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات - جناب والا ، میں نے اپنے جواب میں پہلے ہی عرض کیا ہے کہ حکومت اس کے لئے کوشاں ہے کہ اور انشاءاللہ اس کا سدباب کیا جائے گا -

— ——

ٹیکس میں بد دیانتی کے الزام میں سینماؤں کے چالان

*۲۵۷۸ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) محکمہ آبکاری و محصولات کے انسپکٹران نے ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں صوبہ پنجاب کے کتنے سینماؤں کے ٹیکس میں بددیانتی کے الزام میں چالان کئے -

(ب) کیا بددیانتی کرنے والے سینما کے مالک یا منیجر کو سزائے قید ہوئی ہے یا جرمانہ یا دونوں -

(ج) جزو (الف) میں مندرج سینماؤں کو زیادہ سے زیادہ کیا سزا دی گئی ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) - تفریحی ڈیوٹی ایکٹ کے تحت ۱۹۷۱ء میں ۵۳۳ چالان اور ۱۹۷۲ء میں ۵۰۳ چالان ہوئے -

(ب) تفریحی ڈیوٹی ایکٹ کے تحت صرف تاوان ڈالا جا سکتا ہے -

(ج) زیادہ سے زیادہ ایک سینما کو مبلغ پچیس ہزار (۲۵,۰۰۰) روپے کا تاوان ڈالا گیا -

مرکزی حکومت سے حاصل کردہ قرضہ کی ادائیگی کی شرائط

*۲۵۸۰ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم میرے نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۸۳ جس کا جواب ایوان میں مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء کو دیا گیا تھا کے حوالے سے بیان فرمائیں گے کہ جو رقم بطور قرضہ مرکزی حکومت سے حاصل ہوئی ہیں ان کی ادائیگی کن شرائط کے تحت ہوگی اور اس رقم پر صوبائی حکومت کس قدر سالانہ سود مرکز کو ادا کرے گی ۔ نیز اس قرضہ کی ادائیگی کتنے عرصہ میں کی جائیگی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ مبلغ ۴۰,۵۰,۰۰۰ روپیہ (چالیس لاکھ پچاس ہزار) کی رقم چولگہ مرکزی شاہرات فنڈ کی مد سے بطور زر امداد دیگئی ہے لہذا وہ واجب الادا نہیں ہے ۔

مرکزی حکومت نے ترقیاتی قرضہ میں سے فی الحال مبلغ ۲۱,۲۷,۵۹,۰۰۰ وزیر خزانہ (اکیس کروڑ ستائیس لاکھ ننسٹھ ہزار) روپے سال رواں میں دلے ہیں ۔ مذکورہ قرضہ کے اصول و ضوابط کے تحت اصل زر کی ادائیگی بمعہ سود عرصہ ۲۰ (بیس) سال میں مساوی اقساط کی بنیاد پر کرنی ہوگی جبکہ پہلے ۵ (پانچ) سال کی رعائتی مدت میں صرف قرضے کا سود ہی ادا کرنا ہوگا جس کی سالانہ شرح 7¼ (سوا سات) فی صد مقرر کی گئی ہے ۔ امسال اس قرضہ کا سود مبلغ ۱,۲۴,۰۹,۵۳۴ (ایک کروڑ بائیس لاکھ نو ہزار پانچ سو چونتیس) روپے واجب الادا ہوگا ۔ گویا اس قرضہ کی ادائیگی بمعہ سود پچیس سال (بشمول ۵ سال کی رعائتی مدت) میں کرنی ہوگی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میاں مشتاق حسین ڈوگر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں مشتاق حسین ڈوگر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ ضروری کام مورخہ ۱۵-۳-۷۳ اور

۱۹-۳-۷۳ کو اجلاس میں شرکت نہ کر
سکا ۔ رخصت عنائت فرمائی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد نواز

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۲۱-۳-۷۳ کو
بسلسلہ اپنی ضمانت قبل از گرفتاری حاضر
اجلاس نہیں ہو سکا ۔ ایک یوم کی رخصت
منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اختر عباس بھروانہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر اختر عباس بھروانہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Due to illness I could not attend the Assembly Session held on 19th March, 1973. Leave may please be granted to me for the said date.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منظور حسین جنجوعہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر منظور حسین جنجوعہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> With due respect I beg to say that I could not attend the Assembly Session on 20th due to illness. I hope the requested leave may be granted for one day only.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں ۔ کل ایوان میں ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ ۲۳ مارچ کو جو فوجی پریڈ ہو رہی ہے اس میں اراکین اسمبلی کو جو دعوت نامے جاری کئے گئے ہیں وہ کچھ دوستوں کو ملے ہیں اور کچھ دوستوں کو نہیں ملے اور جو جگہ ان کے لئے مخصوص کی گئی ہے وہ ان کے warrant of precedence کے مطابق نہیں ہے ۔ میں نے ہاؤس میں عرض کیا تھا کہ میں چیف سیکرٹری سے اس سلسلے میں ابھی رابطہ قائم کرتا ہوں اور پھر میں ہاؤس کو اس بارے میں اطلاع دوں گا کہ اصل صورت حال کیا ہے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے کل بھی عرض کیا تھا ابتدا میں تمام دوستوں سے یہ عرض کیا گیا تھا کہ وہ بتائیں کہ وہ اس پریڈ میں تشریف لانا چاہتے ہیں یا نہیں ۔ صرف ۸۰ افراد کی جانب سے یہ اطلاع دی گئی کہ وہ تشریف لانا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ انہیں دعوت نامے جاری کر دئے گئے ۔ بہر حال میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے کہا ہے کہ وہ فوجی دوستوں سے یہ کہیں کہ ہمارے دیگر دوست بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ کچھ مزید دعوت نامے ہمیں دیں ۔ چونکہ پہلے خیال یہ تھا کہ ۲۳ مارچ کو ہی اجلاس ہوگا اس لئے ہمت سے دوست یہاں تشریف رکھیں گے ۔ میرا

اپنا اندازہ یہ ہے کہ اب چونکہ ۱۰ دن کے لئے آپ ہاؤس کو ملتوی کر رہے ہیں اس لئے شائد بہت سے دوست لاہور میں ۲۳ مارچ کو نہ ہوں ۔ لیکن اس کے باوجود جن دوستوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اس پریڈ کو دیکھنے کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ جناب سیکرٹری اسمبلی کو اپنے نام اور ایڈریس جہاں ان کو کارڈ دئے جائیں بتا دیں اور ان کے لئے کارڈ کا انتظام ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ دوسرا سوال میرے ہمعزز دوست یہ اٹھا رہے تھے کہ وہاں جو جگہ مخصوص کی گئی ہے وہ وی ۔ آئی ۔ پی کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور enclosure ہے ۔ اس کی بابت میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں صرف دو enclosure ہوں گے ایک نوجی دوستوں کے لئے اور ایک سول دوستوں کے لئے جو سول دوستوں کے لئے ہے اسی میں وزراء بھی ہوں اسی میں ہائی کورٹ کے جج صاحبان ہوں گے اور اسی میں ہمارے اراکین اسمبلی بھی ہوں گے ۔ اس لئے یہ بحث نہیں ختم ہو جاتی ہے کہ اس میں کوئی تفریق نہیں ہے ۔ تمام دوست جو وہاں تشریف لانا چاہتے ہیں وہ تشریف لائیں ۔ ان دوستوں سے میں دوبارہ گذارش کر رہا ہوں کہ جنہیں کارڈ نہیں ملے وہ جناب سیکرٹری صاحب کو اطلاع دے دیں ۔ اور اپنا ایڈریس بھی دے دیں جہاں کارڈ ان کو بھجوائے جا سکیں ۔

کرنل محمد اسلم خاں نیازی ۔ جناب سپیکر ۔ ہوائی میلہ میں پردہ نشین کے لئے علیحدہ enclosure کا انتظام ہونا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب آپ کا پیغام پہنچ گیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ صاحب نے جو کچھ انتظام فرمایا ہے ہم اس کے لئے شکر گذار ہیں ۔ لیکن ان سے یہ پوچھنا ہے کہ ایک ان لوگوں کا احاطہ ہوگا جن میں فوجی حضرات تشریف رکھیں گے ۔ ایک وہ ہوگا جس میں سول والے بیٹھیں گے ۔ جہاں سول والے بیٹھیں گے اس میں میرے خیال میں order of precedence کا یقیناً اہتمام کیا جائیگا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ میں یہ فقرہ ادا

نہیں کر سکتا - میرا خیال تھا کہ یہ واضح ہے - اس میں بنیاد warant of precedence کے مطابق اراکین اسمبلی کو وہی ممبرز بنام دیا جائے گا جس کے وہ مستحق ہیں -

مسٹر سپیکر - ایک رولنگ جس کا میں substance پڑھ چکا تھا - وہ ٹائپ ہو کر آ گئی ہے - ہر کوپیٹ بھی ممبران میں ہو چکی ہے اور آپ کو مل چکی ہوگی اب میں اسے پڑھتا ہوں -

---

پوائنٹ آف آرڈر

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مسودہ ۱۹۷۳ کے مالی بل ہونے کے متعلق (مسٹر سپیکر کی رولنگ)

RULING RELATING TO THE POINT OF ORDER RAISED BY HAJI MUHAMMAD SAIFULLAH KHAN ON 12TH MARCH, 1973

Haji Muhammad Saifullah Khan, a Member from Rahim-yar Khan has raised a point of order that as the Punjab Acquisition of Land (Housing) Bill, 1973 is a "Money Bill" and is not accompanied by Governor's recommendation, it cannot be considered by the House. He has further contended that the House having passed the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973, has extended the life of the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973, by six months during the current session. He argues that as the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 is substantially the same as the Punjab Acquisition of Land (Housing) Bill, 1973, the latter cannot be now considered in view of the provisions of Rule 165 of the Rules of Procedure.

As regards the first point raised by Haji Muhammad Saifullah Khan, the Housing is not considering the Bill clause by clause under Rule 81 of the Rules of Procedure and the stage of introduction when any such objection could have been

raised, has passed long ago. Though, ex-facie, the bill appears to be a 'Money Bill" it is not necessay at this stage to decide whether it is a "Money Bill" snd if so, whether it carries the required recommendation of the Governor. Article 144 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan has contemplated such situations whereby it has been provided that no Act of a Provincial Legislature and no provision in any such Act shall be invalid by reason only that same previous sanction or recommendation was not given, if assent to that Act was given—

(a) where the previous sanction or recommendation required was that of the Governor. either by the Governor or by the President ;

The other point that the bill under consideration raises a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session is not correct. The Punjab Ordinances Temporary Enactment Act. 1973, has a life of only six months whereas the legislation under consideration is of indefinite duration and whatever be their provisions, it cannot be said that the present bill raises a question substantially identical with one on which the Assembly has given its decision earlier.

The Member has also expressed his worry about the fate of the various ordinances whose life has been extended by six months by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973. I am not called upon to answer this question, as a point of order shall relate to interpretation of enforcement of Rules of Procedure or such Articies of Constitution as relate to the business of this Assembly. This point is not covered by the provisions of Rules of Procedure. Hence it is ruled out of order.

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے ایک تحریک استحقاق پیش کی ہے - آپ اسے پڑھ دیں اسکے بعد explain بھی کر دیں کیونکہ میں نے دونوں جوابات دیکھے ہیں - سائیکلو سٹائل شدہ بھی اور اسکے بعد آپکو جو ہاتھ سے لکھا ہوا پہنچا ہے وہ بھی - لیکن میں وہ تلاش نہیں کر سکا کہ یہ ہمارے دفتر سے کب گیا - آیا گیا بھی ہے یا نہیں گیا ہے اور اگر آپ تک پہنچا ہے تو کب پہنچا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - پہلے میری تحریک استحقاق پڑھ دیں - بعد میں میں مطمعن کر دیتا ہوں -

سوال نمبر ۲۶ کے دو جوابات میں تضاد

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان کو حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتے ہیں - مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۳ کو میرے ایک سوال نمبر ۲۶ کا جواب جناب وزیر نو آبادیات نے فراہم کر دیا تھا آج دوبارہ اسی سوال نمبر ۲۶ کا جواب دیا گیا ہے جس کی جز (د) و (ہ) کا جواب پہلے دئے گئے جواب سے مختلف ہے - اس طرح نہ صرف متضاد بیانی سے کام لیا گیا ہے بلکہ پہلے دئے گئے جواب کی آج کے جواب سے نفی کر کے غلط بیانی سے بھی کام لیا گیا ہے جس سے میرے اور اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے - ہر دو جوابات کی نقول لف ہذا ہیں -

قبل اسکے کہ آپ اپنا بیان شروع کریں اس سوال کے جواب کی تاریخ ۲۴ فروری مقرر تھی اس میں غالباً یہ جواب دیا گیا تھا کہ " ابھی جواب موصول نہیں ہوا "

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس میں میں آپکی تسلی یوں کراتا ہوں کہ اس محکمہ کی باری دو مرتبہ آئی ایک جنوری میں اور دوسری فروری میں - میرا سوال دسمبر میں آ چکا تھا جو بروقت وزیر متعلقہ کو بھیج دیا گیا - جب جنوری میں ان کی باری آئی تو انہوں نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر سے جواب موصول نہیں ہوا - جواب موصول ہونے پر بتلائیں

جائیگا ۔ اسکے بعد ۲۴ فروری کو اسی سوال کی باری آئی اس میں بھی یہی جواب لکھ دیا گیا ۔ جس پر میں نے ۲۵ تاریخ کو تحریک استحقاق دے دی کہ قاعدہ کے مطابق ایک دفعہ سوالات ٹالکے جا سکتے ہیں دوسری دفعہ جواب دینا ان کے لئے لازمی ہے ۔ کیونکہ انہوں نے دوسری دفعہ بھی جواب نہیں دیا سابقہ جواب کو ڈھرایا ہے ، اس لئے میرا استحقاق پامال ہوا ہے ۔ ۲۶ تاریخ کو میری تحریک استحقاق take up ہوئی ۔ جس وقت پروٹیم شوشن جناب نے لی اسی وقت جناب وزیر متعلقہ نے ۲۶ فروری کو اسکا جواب مجھے یہاں لا کر دیا اور اس پر اپنی قلم سے جز (ہ) کا جواب لکھ کر دیا اور ہر چیز کو درست تسلیم کیا کہ واقعی وہ لیلامیاں ۔ مستاجریان جو درج نہیں ہوئی ہیں ان کو منسوخ کیا جائیگا ۔ ان میں گڑ بڑ ہے ۔ میری اس تحریک استحقاق کے جواب میں اس حد تک یقین دہانی اس ہاؤس میں بھی کھڑے ہو کر کرائی کہ میں فاضل ممبر کو بھی مطمئن کروں گا اور الکوائری میں بھی شریک کروں گا ۔ ان کی یقین دہانی پر میں نے اپنی تحریک استحقاق واپس لے لی ۔ اسکے بعد اب وہ یہ بھول گئے کہ اسکا جواب وہ پہلے دے چکے ہیں ۔ اگر دے چکے ہیں تو پہلے کیا دیا تھا ۔ اب جبکہ تیسری بار اس محکمہ کی باری آئی انہوں نے جواب پرنٹ کر کے ہاؤس میں سرکولیٹ کرایا تو وہ جواب پہلے جواب سے بالکل الٹ تھا اس میں انہوں نے میں سمجھتا ہوں انصاف پسندی اور حقیقت پسندی کے ساتھ ساتھ اپنی ذاتی تجسس کا بھی ثبوت دیا تھا ۔ جو دوسرا جواب انہوں نے دیا ہے جس طرح محکمہ نے اپنے آپکو protect کیا ہے اسی طرح من و عن انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔ یہ نہیں دیکھا کہ اسکا جواب میں پہلے دے چکا ہوں یا نہیں دے چکا ۔ پہلے کیا جواب ہے ۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر اس ایوان کے اندر جوابات کس طرح دئے جاتے ہیں ۔ کیا اس ایوان میں وزراء صاحبان کا کام صرف یہ ہے کہ انہیں جو جوابات محکمہ لکھ کر دے دے ان کی پھر وہ تسلی نہ کریں کہ یہ جواب غلط ہے یا صحیح ہے ۔ ان کے دوسرے جواب سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ وزرا صاحبان یہاں پر صرف ایڈیٹر اور ٹرانسلیٹر کا کام کرتے ہیں ۔ وہ بیورو کریسی کی نمائندگی کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ نے statement of facts دے دی ہے ۔ آپ میری بات سنیں اور اگر آپ مطمئن نہ ہوئے تو آپ کی تحریک استحقاق قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کر دی جائے گی ۔

Haji Muhammad Sirfullah Khan : Thank you Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تین دفعہ مختلف اوقات میں سوال ملتوی کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹیلی فون پر چیف منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے ۔ ۲۰ دن کا وقفہ آتا ہے ۔ میرے ذہن میں بات یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب کو وقت مل جائے تو ہفتے میں ایک دن ضرور تحریک استحقاق کیلئے مقرر ہو جایا کرے ۔ میری آج صبح بھی بات ہوئی ۔ انہوں نے میرے ذریعے معذرت کی ہے پھر بھی انہوں نے اس ذمہ داری کو قبول کر لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ان کو تھوڑی سی مہلت دی جائے تو مناسب ہوگا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہماری درخواست ہے کہ یہ ٹیکنیکل سا مسئلہ ہے اگر اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو وہاں یہ معاملہ thrash ہو جائیگا ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کمیٹی میں یہ مسئلہ طے ہو جائے بجائے اس کے کہ اس کو پینڈنگ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں چاہتا تھا کہ ان کو موقع مل جاتا ۔

سید تابش الوری ۔ میرا خیال ہے کہ ان کو وقت مل جائیگا ۔ اگر اس کو معرض التوا میں ڈالا گیا تو اس کی اہمیت ختم ہو جائیگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سات دن میں کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔

سید تابش الوری ۔ تو کیا آپ ۲۰ دن کے بعد اس کو take up کریں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگر چیف منسٹر صاحب اس پر خود فرما لیں تو ۵ منٹ میں یہ مسئلہ حل ہو جائیگا ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

تحاریک التوائے کار

راولپنڈی میں ایم سی سی اور صدر الیون کے درمیان کرکٹ میچ کیوجہ سے عام تعطیل

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۳ مارچ ۷۳ء کی اس خبر سے کہ ۱۳ مارچ کو راولپنڈی میں عام تعطیل ہوگی کیونکہ ایم سی سی اور صدر الیون میں میچ ہونا ہے ۔ اس خبر سے عوام میں نفرت غصہ اور عدم اعتماد کے احساسات بڑھ گئے ہیں اور عوام یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ نوکر شاہی چھٹیوں کے منصوبے بنا کر ملک کی گری ہوئی معیشت کو اور تباہ کر رہی ہے اور آج جبکہ ملک اور ملت کو کام کے اوقات بڑھا کر ملک کی معیشت کو بہتر بنانا ہے ایسے اقدام قومی تعمیر کے منافی ہیں ۔ اس لئے اس مسئلہ پر بحث کے لئے کارروائی روک دی جائے ۔

میں اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتا ہوں جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔

(قطع کلامیاں)

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک سرکاری بینچوں کیطرف سے آنی چاہئے تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس پر تقاریر کی اجازت نہیں دی ۔ مجھے افسوس ہے کہ کل ایوان میں ایسا ایک واقعہ ہو گیا تھا کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا ۔ ہمیں اس تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے

It falls as it does not get the required number of votes.

موجودہ حکومت کا اسلامی سوشلزم کو اپنانا

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت

طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز کی اشاعت مورخہ ۱۴ مارچ ۷۳ء کی اس خبر سے کہ اسلامی سوشلزم جو کہ موجودہ حکومت اپنا رہی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے کئی ملک اس کو اپنا چکے ہیں۔ اس خبر سے پنجاب کے عوام میں دہشت اور اضطراب پھیل گیا ہے۔ کیونکہ اس نظام کو اپنانے میں جو خدا کا عذاب مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں پر نازل ہوا ہے اور جس طرح ایک چھوٹی قوم نے ان کو شکستیں دے کر ذلیل کر رکھا ہے۔ ایسی ہی ذلت پاکستان کے مسلمانوں کو اٹھانی پڑے گی اور خدا کی رضا اور رحمت سے یہ قوم محروم ہو جائیگی۔

Every member is entitled to have an opinion particularly opinion on political matters but any such opinion can not be a basis for an adjournment motion. It is therefore, ruled out of order.

آدم جی شوگر ملز دریا خان کی انتظامیہ کیطرف سے کارکنوں کا غیر قانونی اخراج

مسٹر سپیکر۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنیکی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آدم جی شوگر ملز دریا خان میں ۱۲۰ کارکنوں کو انتظامیہ "غیر قانونی طور پر علیحدہ کر دیا تھا جنکو میاں محمد افضل وٹو وزیر پنجاب نے بحال کرایا لیکن اب ان تمام کارکنوں کو پھر انتظامیہ نے نکال دیا ہے اور مزدوروں کو بونس بھی پورا نہیں دیا گیا اور سائیکل الاؤنس مبلغ ۱۵ روپے کی بجائے ۵ روپے دیا گیا جس پر مزدوروں نے شدید احتجاج کیا ہے۔ چند یوم ہوئے کہ اسی بنا پر ملز انتظامیہ اور مزدوروں میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اور اگر اس مسئلہ کا بروقت حل تلاش نہ کیا گیا تو حالات مزید خراب ہو جائیں گے اور نکالے ہوئے مزدور فاقہ کشی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس لئے اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے۔

چوہدری صاحب آپ نے لکھا ہے کہ کارکنوں کو انتظامیہ نے نکال دیا۔ اگر آپ نالم specify کر دیا کریں تو مجھے سہولت ہو جایا کریگی۔

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - یہ پریس میں بھی آیا ہے اور پھر ایک ورکر کو چھٹی موصول ہوئی - ۲ و تاریخ کو اس کو نوٹس دیا - ۳ تاریخ کو اخبارات میں شائع ہوا اور ۱۲ تاریخ کو ہی میں نے اپنی تحریک التوا دی تھی - مزید وہاں ہو چکی ہے یہ ۱۲ / ۱۳ تاریخ کا واقعہ ہے -

وزیر مال و آبپاشی - جناب والا - یہ مناسب ہوگا اگر آپ اس کو ملتوی فرما دیں کیونکہ متعلقہ وزیر باہر دورے پر ہیں -

Begum Reham Sarwar (Shaheed) : The motion is not of a specific nature and does not deal with a single matter.

Mr. Speaker : I have not admitted it so far. I will have to hear the Minister concerned on this point. It is kept pending.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - تحریک التوا کے specific ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک specific matter کو relate کرے -

مسٹر سپیکر - میں نے بھی کہا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - اس کے متعلق اگر وزیر صاحب کچھ بتا سکیں تو مناسب ہوگا -

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہا ہے کہ افضل وٹو صاحب لاہور سے باہر ہیں اور وہی اس کا جواب دے سکیں گے -

---

گجرات شہر میں مچھروں کی بہتات

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں - کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے - مسئلہ یہ ہے کہ شہر گجرات میں اس قدر مچھر زیادہ ہو چکے ہیں کہ شہر گجرات میں رات کو سونا عوام کے لئے حرام ہو چکا ہے - مچھر زیادہ نہیں بلکہ موٹا اور خطرناک قسم کا ہے - جسکے کاٹنے سے ملیریا نے اس مسئلہ کی

طرف کوئی توجہ نہیں دی ۔ شہر گجرات میں رہائشی انسانوں کا خون بالکل اسی طرح مچھر چوس رہے ہیں جس طرح سرمایہ دار استحصال کرتے رہے ہیں ۔ مچھروں کے ہاتھوں جس طرح گجرات کے عوام کا استحصال ہو رہا ہے اس طرح گجرات کے عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے ۔ اس مسئلہ پر فوراً قابو پانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ بظاہر تو یہ معمولی سی چیز نظر آتی ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو آج پتا چلا ہے کہ آپ علم و ادب سے بھی اتنا گہرا تعلق رکھتے ہیں کہ ایک تحریک التوا کو ادبیت کا رنگ دے کر پیش کیا گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس معاملے میں serious ہوں ۔ کہ وہاں ہزاروں جانوں کا سوال ہے ۔ وہاں ملیریا پھوٹ پڑا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ واقعی یہ ایک بہت بڑی مہلک مرض ہے ۔ اس کے لئے میں وزیر صحت صاحب سے استدعا کرونگا کہ اس کے انفاظ کو موضوع سخن بنایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے متفق ہوں ۔ وزیر صحت صاحب کے آنے کی آج توقع ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر صحت صاحب آج آئے ہوئے تھے اور چوہدری محمد انور سمہ صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر وہ آج کسی وقت ایوان میں آ جائیں تو میں وقت نکال کر اسے take up کر لونگا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ ٹھیک ہے ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ بہت serious ہے ۔ جناب والا ۔ ان سے یہ پوچھیں کہ گجرات میں سب سے موٹا مچھر کونسا ہے تاکہ اسکے متعلق specifically پتا کیا جائے ۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker: Let the Minister for Transport come I will take it up. Now we go on to the legislative business.

سید تابش الوری - جناب والا - میری ایک تحریک التوا سنده کے برطرف شدہ ملازمین کے متعلق ہے جس کا نمبر ۴۰۳ ہے اور وہ pending چلی آ رہی ہے - کیا آپ اس کے متعلق کچھ فرما سکیں گے کہ کب تک وہ take up ہو گی - یا وزیر خزانہ صاحب اس سلسلے میں کچھ فرما سکیں گیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور وہ لوگ پریشانی کے عالم میں روز ہمیں ٹیلیگرام دے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - اجلاس کے اختتام پر اگر وقت ملا تو اس تحریک کو لوں گا -

سید تابش الوری - جناب والا - ابھی تک تو کوئی تحریک التوا زیر بحث نہیں آئی صرف آپ نے دو تین پڑھی ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

کوالٹی کنٹرول سٹاف کو تنخواہ کی ادائیگی کے متعلق یقین دہانی پر عمل درآمد کرنے پر نوٹس

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے ایک نوٹس آیا ہے کہ میری ایک تحریک التوا درباره عدم ادائیگی تنخواہ جات محکمہ صنعت کے کوالٹی کنٹرول سٹاف کے سلسلہ میں ہے جناب وزیر صنعت نے یقین دہانی کرائی تھی کہ تنخواہ جات کی ادائیگی ایک ہفتہ یا دس دن کے اندر کر دی جائیگی اور کوشش کی جائیگی کہ ان کو نوکریاں بھی مل جائیں - یہ یقین دہانی مورخہ ۱۰ فروری ۷۳ء کو کرائی گئی تھی مگر قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس کا ایفا نہیں ہوا - اس لئے اس بارے میں قاعدہ ۱۵۵ (۳) کے تحت کارروائی فرمائی جائے - حاجی صاحب کیا اس معاملہ کو Committee of Assurances کے پاس بھیجنا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جی ہاں -

مسٹر سپیکر - یہ ہاؤس بھیجتا ہے یا میں نے بھیجنا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب نے بھیجنا ہے ۔

Mr. Speaker : It goes to the Committee of assurances ; report to come within 15 days.

حنیف رامے صاحب ! یہ دو یقین دھانیاں اس ایوان میں اور بھی کرائی گئی تھیں ۔ ایک آپ نے کرائی تھی کہ ایک مہینے کے اندر اندر مجسٹریٹوں کی کمی پوری کی جائے گی ۔ یہ یقین دھانی ۲۸ فروری کو آپ نے کرائی تھی ۔ ۳۱ مارچ کو ایک مہینہ ختم ہو جائے گا کیونکہ فروری کا مہینہ ۲۸ دن کا تھا ۔ دوسری یقین دھانی وزیر صحت صاحب نے کرائی تھی وہ اس sense میں تو نہیں ہے بلکہ under taking ہے ۔ کہ وہ اس سیشن میں ایک data پیش کرینگے جس سے یہ ظاہر ہو سکے گا کہ urban اور rural ایریا میں میڈیکل کالجوں میں داخلے کا تناسب کیا ہے ۔ چونکہ سیشن کافی طویل ہو گیا ہے اس لئے جب بھی پرائی یقین دھانی کی گنجائش ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک چھوٹی سی ترمیم فرما دیں ۔ جناب نے assurance کے لئے ۱۵ دن کا عرصہ رکھا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دس دن تو اس میں آ جائیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ آپ اس مدت کو بڑھا کر بیس یا تیس دن کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں تیس دن کر دیتے ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ اسی سیشن میں جناب وزیر صحت صاحب نے ایک یقین دھانی کرائی تھی کہ بہاولپور میں جو خسرے کی وبا پھیلی ہوئی ہے اس سلسلے میں وہ ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی آ جائے گی ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیونکہ وہ فوری اہمیت کا مسئلہ ہے ۔ اگر ہاؤس کو آج وہ اعتماد میں لے سکیں تو یہ زیادہ مناسب ہوگا ۔

مسودات قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ (بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم حمید الدین ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک امنڈمنٹ پیش کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کبھی کبھی آپ لیٹ ہو جاتے ہیں ۔ اب تیسری خواندگی پر عام بحث شروع ہو گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب ۔ شروع نہیں ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بالکل شروع ہو گئی ہے ۔

I have noted the names of those Members who wanted to participate in that debate.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تقاریر کیلئے نام آپ نے نوٹ کر لئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب ترمیم پہلے آئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ ایک باقاعدہ امنڈمنٹ ہے اس کو ہاؤس میں پیش کرلیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب میں آپ کو تقریر کا موقع دے دونگا ۔ اس کو آپ تجویز کے طور پر کر لیں ۔ ووٹ کے لئے پیش نہیں ہوگی ۔

Yes Makhdum Hamid-ud-Din Tabish Sahib, your suggestion has been heard by the members.

Makhdum Hamid ud-Din : Mr. Speaker, Sir, it is a well settled principle and postulate of law and rather a fundamental right to own, acquire and dispose of property. Sir, it is a very sacred right though yet this is co-existent with law ; prior to laws there was no property. Mr. Speaker Sir, the right to property lives with law and it dies with law.

(اس مرحلہ پر کیپٹن احمد نواز کرمی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Chairman : Yes Makhdum Sahib.

Makhdum Hamid-ud-Din : Mr. Speaker, Sir, as I have already maintained that right to property lives with law and it is a right which rests on equity and good conscience and as a necessary corollary to that, as a necessary incident to that, it has got to be subjected to certain restrictions, certain limitations. Mr. Speaker, Sir, it must have regard to public welfare; it must be considerate of public policy. Sir, our Article 21, laid down in the Interim Constitution, prohibits the making of laws relating to the compulsory acquisition of property, unless it is for better purposes. It is as against the compensation and the principles specified to govern the mode of compensation.....

Sir, there are three major legislative powers vesting in the State, namely, the right to taxation, compulsory powers of the State and the powers relating to the eminent domain. Eminent domain is the power of the State. It is the legal capacity of the sovereignty or any one of its governmental agents to acquire private property as against compensation and for public purposes and use. I think the present measure is calculated to be in furtherance of the doctrine of eminent powers vesting in the State. The principle of compulsory acquisition, and for that matter the eminent domain, rests on the maxim of *salus populi est suprema lax*, that is, public welfare is the supreme law, it is the paramount law. It also rests on an axiom of great judicial magnitude and importance, namely, *necessitas publica major est quam privata*, that is, public necessity is greater than private. I agree and for the information of the House I submit, through you, that almost all the constitutional documents and instruments have laid down provisions analogous to our provision of Article 21. Say for instance, Section 299 of the 1935 Act, Article 51 of the Australian Constitution, 5th and 14th amendments of the US Constitution, Article 31 of the Indian Constitution and

Articles 15 and 14 of the 1956 and 1962 Constitutions respectively. They are all analogous to our provision 21 of the Interim Constitution. But, Sir, I invite your attention to the fact that all these constitutional documents have laid down compensation as the necessary incident to the principle of acquisition of land. I say that the word "compensation" is the simpliciter where-ever it occurs. Its connotation has alway been a just compensation, an adequate compensation, a real compensation, a substantial compensation, a proper and full compensation and an equitable compensation. Its connotation has always been so, but where-ever, if at all, in any constitutional documents it occurs without having prefixes of real, adequate, just or fair ; it never matters, it never changes its interpretation or connotation because they are only topological abrasions. They are only epithets and not qualifications. Almost all the judicial tribunals of the superior jurisdiction have held judicially the interpretation of compensation as a real, substantial, equitable, just and equal.

Sir, although on the face of it, all the three major requirements contained in Article 21 are said to have been satisfied, namely, this is for public use, allows against compensation and the specification of principles, but I say yet the fixation of arbitrary limit of Rs. 20,000 is an act which arbitrarily renders the whole concept of compensation in-operative, immaterial and non-existent. I submit, the inherent automation and the inherent mechanism contemplated under clauses 9, 10 and 11 of this Bill and ali other provisions relating to it, their aggregate effect is very likely to operate and it is most probably to operate against the individual interest. My submission is that where-ever the operation of a statute is discretionary and as a result of it, it is limited, it is optional and it is selective, then, of course, it shall imbibe all sorts of ills, namely, nepotism, partialism and corruption. It will also result into coercion and victimization of the limited few, of the unlucky few against the very many blue-eyed. If at all it happens, Mr.

Speaker, I say that it would be a sin, it would be a shame and it would be a scandal.

The principal of compensation with specific reference to the doctrine of eminent domain and compulsory powers has been explained in the case of Land Acquisition Collector VS Abdul Aziz and His Lordship during the course of his judgement in this case referring to the case of Hafiz Salimullah observed as follows :—

> In Salimullah's case the true meaning of the term compensation was clearly brought out in the judgment of Mr. Justice Kiani and we think that we cannot do better than to refer to the definition given therein.

His Lordship observed as under :—

> Compensation means counter-balancing, rendering equivalent.....

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - معزز رکن جو criticise کر رہے ہیں - اس کیلئے یہ فورم ایسا نہیں ہے - ہمیں قانون سازی کا اختیار ہے - اور عدالت کو اختیار ہے کہ اسکی interpretation کرے جس کی عدالتوں میں کی جاتی ہے - اسطرح اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہیں کیا جا سکتا - یہ رولز کے خلاف بات ہو رہی ہے - میرا نقطہ اعتراض یہ ہے کہ اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے -

Mr. Chairman : I believe, the member can quote references.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : We are bound by the Interim Constitution and any citation, which pin-points any departure from it, is quite relevant, and is the right procedure in this House.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ کیا مخدوم صاحب نے تقریر ختم کر لی ہے ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ citation نہیں ہو سکتی ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اسکے متعلق سابقہ سپیکر صاحب نے فیصلہ دے دیا ہے ۔

Mr. Speaker : Cltation can be given within the scope but the discussion has to be limited. The citations should relate only to the third reading of the Bill and the contents of the Bill, not beyond that.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جہاں تک عبوری آئین کا سوال ہے اگر اس میں سے کوئی حوالے دیے جا رہے ہیں تو وہ متعلقہ ہیں لیکن اگر آسٹریلیا اور انڈیا کے آئین کی بات ہوتی ہے یا ان میں سے حوالے دئے جاتے ہیں اس دور کے جس وقت آج کے تقاضے نہیں تھے تو وہ غیر متعلقہ ہیں ۔ میرا یہی نقطہ اعتراض تھا ۔ جناب والا ۔ اگر عبوری آئین کے حوالے دینا چاہتے ہیں تو وہ بے شک دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر قانون صاحب کو یہ بتائیے کہ وہ اپنی تقریر کے دوران کسی بھی آئین کا حوالہ دے سکتے ہیں کہ اس میں فلاں دفعہ موجود ہے ۔ اس میں گناہ کیا ہے ۔

مخدوم حمیدالدین ۔ جناب والا ۔ یہ بات میرے لئے پچھلے کئی دنوں سے سوہان روح رہی ہے بلکہ ایک المیے سے کم نہیں رہی ۔ میرے محترم دوست جناب یعقوب اعوان صاحب نے بھی ایک مرتبہ اسی خیال کا اظہار فرمایا ۔ مجھے ان کا نہایت ہی احترام ہے کیونکہ یہ بزرگ اس پروفیشن سے وابستہ ہیں ۔ وہ نہایت eminent ہیں ۔ ابھی محترم وزیر قانون نے بھی یہی اعتراض کیا ہے ۔ تو کم از کم مجھے ان دوستوں سے یہ توقع نہیں کہ جو اس پروفیشن سے متعلق رہے ہیں ۔ جب ہم یہاں کسی اتھارٹی کا حوالہ دیتے ہیں تو اسکا مقصد یہ نہیں ۔

that we are asking for any judicial pronouncement here. This is only persuasive and educative.

Mr. Speaker : Please continue. There has been a ruling of the Speaker.

مخدوم حمیدالدین ۔ شکریہ ۔ میں نے ایسی کوئی غلط بات بھی نہیں کی ۔

مسٹر سپیکر ۔ بات صحیح یا غلط کی نہیں ہے ۔

Let us restrict ourselves to the scope of the Bill.

مخدوم حمیدالدین ۔ میرے خیال میں یہ نہایت ہی constructive بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ constructive باتیں تو اور بھی بہت سی ہو سکتی ہیں ۔

If the Member continues about constructive matters, there will be no end of this debate. Has that been decided ? Even that has been replied by the speaker. It is not called for.

مخدوم حمید الدین ۔ جناب والا ۔ میری گزارشات کے دوران کوئی ایک جملہ بھی غیر متعلقہ نہیں تھا ۔ جناب والا چونکہ آپ یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے وزیر قانون کا یہ فرمانا کہ citation عدالتوں میں کی جاتی ہے .....

Mr. Speaker : Let us deal with the subject under consideration.

Makhdum Hamid-ud-Din : And what about the second ; has that objection been disposed of ?

Mr. Speaker : Yes.

Makhdum Hamid-ud Din : Very well sir. I was dilating on this point that what has been the interpretation, what has been the construction placed and what has been the connotation held judicially in very many cases by the superior judicial tribunals.

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۱ پر بحث کر رہے ہیں اور اس میں کمپنسیشن کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپکی توجہ عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۱ (۴) کی طرف دلانا چاہتا ہوں .....

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of order. Now he is not raising a point of order because he is specifying clause 4, whether the adequacy or the inadequacy. That he can do in reply.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں آئین کے مطابق یہ بحث نہیں ہو سکتی ۔

Minister for Law : Sir "The adequacy or otherwise of any compensation provided for by any such law as is referred to in clause (2) or clause (3), or determined in pursuance thereof, shall not be called in question in any court".

جناب والا۔ فاضل رکن جو کمپنسیشن کے بارے میں نکتہ اٹھا رہے ہیں انکا اب تک argument عبوری آئین کے تحت غیر متعلقہ تھا وہ اس طرح پر debate کو develop کر سکتے اور میرا یہ پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر تھا اور میں نے اب جو بات کی ہے وہ عبوری آئین کے آرٹیکل کے حوالے سے بات کی ہے میں پھر عرض کرونگا کہ وہ جو پچھلے دور کے متعلق حوالے دینا چاہتے ہیں تو وہ عبوری آئین سے مطابقت نہیں رکھتے ۔ وہ سب غیر متعلقہ ہیں اور اس طرح پر معزز ایوان کا وقت ضوف نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیا ہے ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے یہ بات ٹھیک ہے کہ عدالتوں میں adequacy or inadequacy چیلنج نہیں کی جا سکتی ۔ اگر کوئی یہ دلیل دے کہ عدالتوں میں یہ چیلنج ہو جائیگی تو یہ دلیل irrelevant ہو جائیگی

in view of the Constitutional provisions such an argument will be irrelevant.

لیکن مجھے یہ سننے دیجئے کہ وہ کہہ کیا رہے ہیں ۔ جب مخدوم‌زادہ سید حسن محمود اس پر بات کر رہے تھے ۔

I brought this to his notice. Let me be satisfied.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ آپ اس وقت اس معزز ایوان میں موجود نہیں تھے ۔ تقریباً آدھا گھنٹہ یا اس سے بھی کچھ زیادہ وقت فاضل رکن نے محض اس بات کو develop کرنے پر خرچ کیا ہے ۔ وہ تمام بات irrelevant تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آدھ گھنٹے سے انہوں نے تقریر شروع نہیں کی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جب سے آپ تشریف لے گئے ہے اسی وقت سے لے کر اب تک صرف آرٹیکل ۲۱ پر argument دیا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں استدعا کروں گا اور میں وثوق سے کہتا ہوں کہ جناب وزیر خزانہ کو انکی تقریر میں سوائے لفظ کمپنسیشن کے اور کچھ سمجھ ہی نہیں آیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر وہ بتا دیں کہ وہ کونسا فقرہ ہے جو irrelevant تھا ۔

then he is fully competent to raise a point of order. He even does not know what has been said.

انہیں تو تقریر کا ہی پتہ نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں ۔ وہ صرف کمپنسیشن کا لفظ سن کر ہی کھڑے ہو گئے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ حاجی سیف اللہ صاحب کا یہ فرمانا کہ مجھے تقریر کا ہی پتا نہیں ۔ .....

مخدوم حمیدالدین ۔ میں نے تے کیہا اے ۔ ہور تسی گی چاہندے او ۔

Mr. Speaker : He is on a point of order.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ سچ ہے کہ میں ایسی زبان نہیں سمجھتا ہوں جو زبان سرمایہ‌داروں کے مفادات کو تحفظ دینے کیلئے استعمال کی جائے لیکن میں ہر وہ زبان سمجھتا ہوں اور سمجھانا بھی جانتا ہوں جس زبان کے استعمال سے غریبوں کو مکانات ملیں اور انہیں ایسے پلاٹ develop کر کے دیئے جائیں جہاں وہ اپنی ضروریات پوری کر سکیں ۔ حاجی سیف اللہ صاحب بھی اگر مخدوم صاحب کی زبان سمجھتے ہیں تو میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے ۔ حاجی صاحب کو اگر قانون پر بڑا زعم ہے تو میرے ساتھ باہر آ کر بات کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قانون کیا چاہتا ہے ۔

وزیر امداد باہمی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حاجی محمد سیف اللہ نے خطاب کرتے ہوئے وزیر قانون کی بجائے وزیر خزانہ کہا ہے ۔ اس کی تردید کر دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں بھی گذارش کرنی چاہتا ہوں ۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے وزیر خزانہ کا لفظ ٹھیک استعمال کیا ۔ خواہ مخواہ ملک مختار صاحب گرمی کھا گئے ۔ حقیقت میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ وزیر خزانہ کو سمجھ نہیں آتا ، کیونکہ ان کا خیال ہے کہ میں law کو نہیں سمجھتا ۔ میں مختار اعوان صاحب سے کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں ان پر کوئی حرف نہیں آتا ۔ ساری بات مجھے ایڈریس تھی ۔

(قہقہے)

Makhdum Hamid-ud-Din . Sir, I have submitted that this is in consonance with the public policy and welfare. So, Mr. Speaker Sir, for the information of the Law Minister.....

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن کی خدمت میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ جس طرح جی چاہے اپنے points کو devleop کریں ، اس لیے کہ اب کوئی ایکسپلینیشن دینے کی ضرورت نہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The House is called to order,

Makhdum Hamid-ud Din: For the information of the Law Minister, he has not properly understood my point because I am not basically challenging the adequacy or inadequacy of the compensation. I say that when Sections 9,10 and 11 and its related provisions are pressed into effect, as a result of the effect which they generate, the whole concept of compensation gets dissolved, liquidated, non-existent and disappears, and thus it conflicts with the constitutional guarantee. That is my point. I am quite considerate and I have read Article 24, not once but more than once.

Mr. Speaker Sir, I was referring to a case which has a precise and exact reference to my point. In the case of Land Acquisition Collector Vs. Abdul Aziz during the course of his judgment referring to the case of Salim Ullah, His Lordship Mr. Justice Anwarul Haq of the Lahore Court observed.....

Mr. Speaker: Is it Lyallpur's Abdullah Pur case ?

Makhdum Hamid-ud Din: Land Acquisition Collector Vs. Abdul Aziz case.

Mr. Speaker: Yes that is the same

Makhdum Hamid-ud Din: I reproduce it Sir—

> In Salim Ullah's case, the true meaning of the term "compensation" was clearly brough out in the judgment of Kayani, C.J. and we cannot do better than to refer to the definition given therein. His Lordship observed as under :—
>
> 'compensation' means counterbalancing, rendering equivalent, requital, weighing one thing against another, but it does not weigh copper against gold.....

That is what the Lordship says. If you want to pay Rs. 10.000/- as against one acre of land over the Mall, it would amount to weighing copper against gold.

> .....Therefore, you cannot compensate a man without requiting him for his land, without rendering to him, of an equivalent in money
>
> .....
>
> Reliance was also placed in that judgment on observations appearing in Jibendra Kishore's case (1) in which their Lordships of the Supreme Court had, in turn, quoted with approval the following passage from Nichol's "Eminent Domain",

Mr. Speaker Sir, as you know, because I have been dilating upon the 'Doctrine of Eminent Domain', that what it amounts to, you must be in the knowledge that Prof. Nichols has written volumes on the Eminent Domain. The following had been quoted by His Lordship in this judgment from Nichols' Eminent Domain (Volume III, page 29) :—

> 'Compensation' as used in the constitutional provision as a limitation upon the power of eminent domain implies a full and complete equivalent (usually monetary) for the loss sustained by the owner whose land has been taken or damaged. Many of the State Constitutions require that the compensation shall be just, reasonable or adequate, but these words are mere epithets rather than qualifications and add nothing to the meaning.....

I have already said that these words are mere epitehts rather than qualifications. They are not qualifying terms. These pre-fixes or suffixes, "adequate", this or that, are merely epithets and not qualifications, and the connotation always attached to the words "compensation simplicitor" has been really adequate, equitable, substantial, full etc.

> .....The Phrase 'just Compensation' means the value of the land taken and the damage. if any, to land not taken. More than this it does not imply. The adjective 'just' only emphasises what could be true if omitted, namely. that the compensation should be the equivalent of property.

This is the explanation given by Prof. Nichols in his very eminent work, a monumental work contained in Volume III, and His Lordship conceded, if necessary in support of his judgment, to observe according to Prof. Nichols :—

> The same idea is expressed in Paragraph 284 of Volume 10 of Halsbury's Laws of England. When dealing with the measure of compensation the learned author observes as follows :—
>
> All the rights which the person...

Mr. Speaker : What is the conclusion that you propose to draw from the citation of these authorities or what is the rationale which you propose to place before the House ?

Makhdum Hamid-ud Din : The rationale is Sir, I say that although on the face of it all the three and major ingredients of the Article have been satisfied, namely purpose, compensation and specification of rules, butif the mode of compensation

is pressed to such a low elab, the aggregate effect of Sections 9, 10 and 11 of the Bill is that it renders the whole concept of compensation non-existent, liquidated, dissolved, niggardly inadequate, unsubstantial, unreal, not full, not equitable, not according to justice.....

Mr. Speaker : But this is not what this authority says. This authority is based on a principle wherein the courts had the authority to decide the adequacy of compensation and the courts held that compensation means market value. This has been actually the basis on which the case of Malik Khizar Hayat was decided.

Makhdum Hamid-ud-Din : I was only by way of definition, as defined by His Lordship in his earlier paragraph, trying to draw what amounts to compensation simpliciter. With much reverence, Mr. Speaker Sir, now I will invite your attention.....

Mr. Speaker : Is it Mr. Brohi's book ?

Makhdum Hamid-ud-Din : In the words of Mr. A. K. Brohi, the most celebrated jurist of our land, in his most monumental work refering to the term "compensation" at page 412 observes.....

وزیر قانون - جناب والا - میں نے ایک پوائنٹ آف آرڈر آرٹیکل ۲۱ کی وضاحت کرتے ہوئے اٹھایا تھا ، آپ نے فرمایا تھا کہ میں فاضل رکن کو سن لوں - اس کے بعد میں اس پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ کروں گا -

Mr. Speaker : He has now gone on the next point.

مخدوم حمید الدین - جناب ایک مہینے کی طویل خاموشی کے بعد بھی ان کے انتظام کا جذبہ شاید سرد نہیں ہوا -

I thought he will be more magnanimous.

Mr. Speaker : He is providing you an opportunity to further dilate upon it.

Makhdum Hamid-ud-Din : Sir, as I have stated in the words of Mr. A. K. Brohi in his monumental work "The Fundamental Law of Pakistan" at page 412, he observes as follows :—

> In our Constitution tafeguards against arbitrary acquisition of property are provided for in the chapters relating to fundamental rights, and this of necessity means that these are justiciable matters. One manner of looking at the situation would be to say, in regard to cases where compensation provided for by the law relating to acquisition of property.....
>
> Mind it Sir :—
>
> ".....is grossly inadequate, that it is no compensation at all.....
>
> This is my whole point.

Mr. Speaker : This is one way and there should be an-another way. He has not excluded the other way.

Makhdum Hamid-ud-Din : Yes, the other way is also there. It further says :—

> .....and that, therefore, the Act in question, in effect, does not provide for compensation.

That is what I say that if at all due to the inherent.....

Mr. Speaker : This is apparent from the discussion in this House that there is one view in the House which is supporting Mr. A. K. Brohi and probably the other view which he is making is being supported by other section of the House.

Makhdum Hamid-ud-Din : I will present this book before you.

Mr Speaker : I read it to-day morning before entering the Hall. It is qualified by one view.

Makhdum Hamid-ud-Din : But Sir, the expression.....

Mr. Speaker : This is one view and he does not exclude the other view. This is very obvious whenever one says.....

Makhdum Hamid-ud-Din : Very well Sir. Then let me rely on this view.

Mr. Speaker : I am not disallowing you.

Makhdum Hamid-ud-Din : This is what I say, that if this view is logical, if this view is persuasive, if this view is full of substances, if this view is educative, Mr. Speaker, then I say I have every justification to persuade you also. But rely on this view because the phraseology employed in this view is so clear that if the compensation is niggardly, inadequate, unsubstantial then it amounts to no compensation at all. The term compensation has well known meaning and in monetary .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس بل کے انچارج وزیر اس وقت ہاؤس میں تشریف نہیں رکھتے ۔ یہ بات بڑی افسوس ناک ہے کہ جو دلائل اس طرف سے دئے جاتے ہیں چند دنوں سے یہ وطیرہ ہو گیا ہے کہ اس کا کوئی جواب نہیں دیا جاتا ۔ اور آپ سوال کو ہاؤس میں منظوری کیلئے put کر دیتے ہیں debate کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ جو اعتراضات کئے جائیں وزیر انچارج اس کا جواب دیں ۔ اس کے بعد ہاؤس میں سوال put کیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ وزیر متعلقہ اگر اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو لا منسٹر صاحب اس بات کے پابند ہیں کہ وہ جواب دیں ۔ رہا سوال ان نکات کے جواب دینے کا جو اٹھائے جا رہے ہیں تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اگر وہ بنیادی نوعیت کے ہوں گے تو ہم ان کا جواب دیں گے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of order, Sir. On the reply of the Hon'ble Minister for Finance, I quote the ruling on this subject. This is on 25th of March,...

Mr. Speaker : Makhdumzada Sahib, what is the statement which you want to be supported by this ruling ? I can't permit a ruling being quoted in vacuum.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Only Member-in-Charge can make a motion and .....

Mr. Speaker : This is true but it only relates to a "motion"

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir when you come to the passage stage.....

Mr. Speaker : That has been moved.... It has already been moved. Please resume your seat. It is now before the House. The third reading has started.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The Finance Minister said.....

مسٹر سپیکر - تشریف رکھیں - جواب دینے کے بعد انہوں نے کہا ہے -

وزیر خوراک و امداد باھمی - آپ کا جواب دیں گے -

مسٹر سپیکر - رولز بڑے واضح ہیں اور یہ provide کرتے ہیں کہ اگر وزیر متعلقہ نہ ہوں تو وہ جواب دے سکتے ہیں -

بیگم ریحانہ سرور (شہید) - پوائنٹ relevant ہو تو جواب دیں -

Makhdum Hamid-ud-Din : Sir referring to my argument as I have already maintained in your absence even, this is a law which has been initiated under the maxim "Sallus Populi" and it must have regard to public welfare also. I agree that, on the face of, it, all the three requirements of Article 21 have been satisfied, but my fear is that if the mode of compensation is pressed down to such a low ebb, to such a feable end that

as a result of it it virtually becomes non-existent or immaterial, it gets liquidated and dissolved in view of the common sense expression of compensation, then I say the statute suffers from lack of compensation that way, and in that case it violates, it negates, it militates and it offends against the constitutional guarantee, namely the "right to property". I say that this statute might be struck down when it is brought before the court for judicial scrutiny. I ask my learned brothers there that if they want to implement any such measure, then perhaps according to my understanding they will have to change the scheme of the constitution, but if they decide to retain these fundamental rights enshrined in their constitution, then of course these rights have not only to be defended, but to be doggedly guarded, jealously guarded according to the constitution. And since they are very sacred rights of the individuals, this is up to them to choose either to change the scheme of the constitution or to retain the fundamental rights. In case you lay them down and enshrine them, when you have to judicially enforce them and save them.

Mr. Speaker, Sir, since they are the constitutional rights provided by the Interim Constitution, I say, for your attention, that they are very sacred rights. They are not gifts. I say rights are not gifts from one man to another nor from one class of persons to another. It is very difficult though to determine the origin of rights as otherwise than the origin of land. It follows necessarily and consequently that rights accrue to man in right of his existence and must therefore be equal to all persons.

Mr. Speaker, Sir, the fact that the reach of judicial power, the fact that the authority of the court has been ousted in itself establishes this very fact beyond any reasonable doubt that perhaps the Law Minister, my learned brother, is inherently convinced of this fact that when such a law is brought before the court, it shall under no circumstance whatsoever be

held in the competence to stand the rigours of judicial scrutiny.

Mr. Speaker: This is not relevent. It does not take away the powers to strike down a law. This law does not provide to take away the authority of the High Court, and it cannot, to declare a law invalid.

Makhdum Hamid-ud-Din: I say Sir, the authority of the court has been ousted. They had not been rendered incompetent but it has only been ousted Sir. I say judicial power has not been rendered or declared incompetent but for purposes of implementing and giving effect to the provisions of this law, it has merely and just been ousted and I, therefore, say that perhaps the Law Minister is convinced that if such a statute is brought before the court, it shall not be able to stand the rigours of the judicial scrutiny.

Mr. Speaker Sir, finally and through your courtsey, and benediction ever enjoyed by me, always enjoyed by me, I will submit most humbly that according to my humble understanding the only way out to make this law pure is to have the unfettered principles laid down for the purpose of determing compensation, and also to restore the jurisdiction of the courts. Sir, I am sure, the history of our courts will show how they have been protecting the rights of the individual, the rights of the aggrieved and the rights of the distressed. Our judiciary is most popular on this account. I also assure the learned Law Minister that if he very kindly accedes to my request being myself profession, ally an officer of the courts of law, and restores the jurisdiction our judiciary will look after, will defend and will protect the rights of both the parties.

I have concluded, Sir

Mr Speaker: Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood.

مخدوم زادہ سید حسن محمود (رحیم یار خان ۔ ق) ۔ جناب والا

آج وہ میری طرف خوش مزاجی سے ۔ مسکراہٹ سے دیکھ رہے ہیں ۔ آج میری حوصلہ افزائی ہو رہی ہے کہ آج میری تقریر کے دوران شائد وہ مداخلت نہ ہو جو پہلے ہوا کرتی تھی ۔ آج چونکہ فضا بہت خوشگوار ہے ۔ اسمبلی بھی adjourn ہونے والی ہے اور موسم بھی ژالہ باری کے بعد گرمی سے اور زیادہ بہتر ہو کر خوشگوار ہو گیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ مخدوم صاحب نے آج تعویز بھی نہیں پہنا ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تعویز چھپا ہوا ہے ۔

وزیر قانون ۔ سونے کا تعویز ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جاگنے کا چاہئے ۔

وزیر قانون ۔ اس سے ٹائی پن کا کام لیتے ہیں ۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker: Law Minister please not to interrupt again and again.

رانا پھول محمد خان ۔ وزیر قانون صاحب عادت سے مجبور ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنے ان ممبران سے جو میرے دائیں ہاتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان ممبران سے بھی جو الٹے ہاتھ بیٹھے ہوئے ہیں یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ سنجیدہ لیجسلیشن ہے ۔ اور اس کی تیسری خواندگی پر انسان کو آخری نقطہ نظر پیش کرنے کا موقع ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں چند معروضات پیش کرنی چاہتا ہوں اس میں ممکن ہے آپکے نظریات اور ہمارے نظریات میں کچھ فرق ہو کوئی تضاد ہو لیکن جمہوریت میں آپکو بھی بات کرنے کا حق حاصل ہے ۔ آپ ذرا صبر سے سنیں ممکن ہے اس سے ہمیں فائدہ ہو یا آپ کو فائدہ ہو ۔

جناب سپیکر۔ اس ایوان میں یہ بل تقریباً ایک ماہ سے زیر بحث رہا ہے ۔ اور اس بل کے آغاز میں میں نے کہہ دیا تھا کہ اسکے مقاصد بہت نیک ہیں۔ ان میں ہم پیپلز پارٹی کے ہمنوا ہیں کہ غریبوں کو گھر ملنے چاہئیں ۔ سستے گھر اور جتنی جلدی ہو سکے ملنے چاہئیں لیکن جو نظریاتی تضاد ہے وہ آئین کی ان دفعات پر تھا ۔ چونکہ یہ اختلاف ہے اس سے یہ ٹکراؤ دکھائی دے اس

لئے ہم نے اپنے آپ کو مجبور پایا کہ ہم اپنے خیالات کا اظہار کریں ۔ یہ کہا گیا ہے کہ ہم مخالفت برائے مخالفت کر رہے ہیں ۔ ہم لیجسلیشن میں وقت بڑھانا چاہتے ہیں ۔ ہم filibustering کرنا چاہتے ہیں ۔ میں گورنمنٹ بینچز کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری تمام تقاریر صرف ایک منزل اور ایک مقصد کے لئے تھیں ۔ وہ آئین جو آپ ہی نے اس ملک کو دیا وہ چاہے اسلامی دفعات ہوں چاہے بنیادی حقوق کی دفعات ہوں ان کے ساتھ ہم غداری نہ کریں کیونکہ ہم نے اس اسمبلی میں حلف اٹھایا ہے کہ ہم آئین کی بھی حفاظت کریں گے ۔ اسلامک ایڈیالوجی پر بھی قائم رہیں گے ۔ یہ اپنے اپنے نظریے ہیں ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ جو آپ کر رہے ہیں اس میں کچھ تضاد نہیں ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں اس میں تضاد ہے جیسے پہلے بحث شروع ہوئی تھی ۔ اب جیسے اس بل میں ترمیمات پیش ہونے کے بعد قبول ہوئیں یا قبول نہ ہوئیں یا ہاؤس نے مسترد کیں ۔ اور چونکہ پہلے پرنسپل پر بحث کے موقع پر وقت نہیں ملا تھا ۔ اس لئے میں سپیکر صاحب کی خدمت میں اور ممبران کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ مجھے اس کیلئے کافی وقت دیا جائے تاکہ میں اپنے خیالات کا مکمل طور پر اظہار کر سکوں ۔

جناب والا ۔ پہلے میں اس لئے ترمیم شدہ بل جو موجودہ شکل میں ہے اور جو اسلامی احکام کے متعلق دفعات عبوری آئین میں درج ہیں منظور کی گئی ہیں اور لاگو ہیں ان سے جو تضاد ہے اسکے متعلق عرض کروں گا ۔ میں نے قرآن شریف کی آیات پڑھیں ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پیش کئے ۔ خلفائے راشدین کے وہ احکام اور عمل جو اسکے متعلق تھے وہ پیش کئے ۔ آئمہ کرام اور قاضی القضاۃ کے فتاوی پیش کئے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ اس نظریاتی مملکت میں جو اسلام کی بنیاد پر قائم ہوئی اور معرض وجود میں آئی اور گورنمنٹ بینچز کی طرف سے میری تقریر کے دوران یہ دعوے کیا گیا تھا کہ ہم ان سے زیادہ قرآن و سنت کو سمجھتے ہیں ۔ ہم حافظ قرآن ہیں ۔ ہم ان کے دلائل کے جواب قرآن و سنت کی روشنی میں پیش کریں گے وہ پیش نہیں ہوئے ۔

Mr. Speaker : I can't permit general discussions at the same time. It will become very easy for every member to speak for days and days if one accepts this style. Whether you are satisfied with the reply or not is a different thing but the reply was given.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: Sir, do you remember one reply? I do not know whether it was expunged.

Mr. Speaker: If the member is not satisfied that is a different thing.

میاں اسماعیل ضیا ۔ جناب والا ۔ میں آپ کا خادم بیٹھا ہوا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے .....

Mr. Speaker: Will the Law Minister please accept this position that whenever the Speaker is speaking or intends to speak, he will not interfere?

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ نہیں بول رہے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں بول رہا تھا ۔ میں پہلے مخدوم صاحب سے یہی بات کہنے والا تھا اب آپ سے بھی یہی بات کہہ رہا ہوں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی کر کے درمیان میں مداخلت نہ کیا کیجئے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ نہیں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پورے سات آٹھ منٹ اس بات پر لے لئے ہیں کہ انہوں نے ایسا جواب نہیں دیا جس سے آپ ان کے قائل ہو جاتے ۔

This is not their function.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: I have not asked them to satisfy me.

Mr. Speaker: But this appears to be your argument that you are not satisfied with his reply.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ جواب دیا ہی نہیں گیا ۔ وزیر متعلقہ کو چاہئے تھا کہ جواب دیتے ۔ ستم ظریفی یہ ہے اور یہ بھی مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے حلف کرایا ہے یا نہیں کہ ہم اگر قائد عوام کے احکام کی تعمیل میں کافر بنیں تو بھی ہمیں کفر قبول ہے

Mr. Speaker: Please don't misquote him.

انہوں نے یہ نہیں کہا تھا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ بہت اچھا جناب والا ۔

Mr. Speaker : Any reference to a member should be verbatim and not one's own version of that statement. It was never said in this House. I remember that reference is being made to Mr. Mansur. He never stated that.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میرا مقصد آپکی بات یہ ہے کہ قرآن و احادیث اور ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیں ۔ بالائے طاق کر دیں اور اس لئے بالائے طاق رکھیں کہ آئین میں پرویژن ہے ۔

"Reference to Islamic Council of Ideology."

اور اس میں صرف reference کا اختیار صدر قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کو ہے ۔

If fifty-one per cent of the National Assembly or 51 per cent of the Provincial Assembly do not want to make a reference.

تو ۵۱ فیصد اگر نہیں چاہتی کہ یہ refer کیا جائے تو وہ refer نہیں ہوگا ۔ یہ بے معنی کلاز ہے ۔ یہ Principles of policy ہے ۔ اور اس پر ایک اور شرط لگا دی ہے کہ بنیادی حقوق تو justiciable ہیں ۔

They are questionable in the Court.....

Mr. Speaker : We are not discussing the Constitution here.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I am only discussing which conflicts with the Constitution.

میں جناب ابھی کتنی چیز لانے والا ہوں ۔ فضا بدل گئی زمانہ بدل گیا ہے وی تو جناب ہم روز سنتے ہیں ۔ ابھی میں مال روڈ کی طرف سے گزر رہا تھا ۔ .....

Mr. Speaker : Makhdoomzada Sahib, I have not been able to understand what do you propose to say ; whether you

propose to discuss this law or you do not propose to duscais this law.

Makhdoom Syed Hassan Mahmood : I do sir ; very much sir.

Mr. Speaker : You have not even touched upon this so far. It is now about 12 minutes that I have been waiting for this.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, now I bring their attention to the Peoples Perty Manifesto.

وہ تو relevant ہو گا اگر وہ اس مسئلے سے تعلق رکھتا ہے ۔

Mr. Speaker : Makhdoomzada Sahib I would very much like to bring it to your notice that in this Sub-continent the debate in the third reading is very much restricted, but I have not adopted the normal procedure which is adopted in this sub-continent's legislature at the third reading of the stage, because it was brought to my notice that on account of a closure motion proceeding at a certain stage were curtailed. Therefore I have not adopted that method which is prevalent in this Sub-continent and I had actually for that permitted relaxation. But even in the House of Commons there is a restriction on the debate at this stage and the debate has to be relevant only to the bill which is before the House and all extraneous matters are not permissible.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : And a few subjects which I wish to discuss before I start on this isaue....

Mr. Speaker : I am extending a kind of relaxation but even for that there has to be some limitation as well.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I will not take undue advantage. I also point out that during my speech I put in a question, in fact that is a submission, as to when do I discuss the principles. Mr. Speaker, sir, there should be an occasion for discussing the policy underlying the bill.

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس بحث کو مختصر کریں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I only make one submission. I give you my points and you approve them and on these I will speak.

Mr. Speaker : Please continue with your speech. That will need another half an hour.

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جو چیز میں پہلے کہہ رہا ہوں اس میں continuity is lost میں ان میں تین principles discuss کرنا چاہتا ہوں ۔

One whether it is a just law and then I want to quote certain things.

مسٹر سپیکر ۔ quotation سے میں نہیں منع کرتا ہوں ۔

may be, from books, standard books, Party Manifestoes and even from the decisions of the Courts, but only that much from those which is actually relevant portion should be quoted.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Second thing is the application and implementation of law. Is that relevant ?

Mr. Speaker : That will be very much relevant.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, the executive which operates the law, is that relevant ?

مسٹر سپیکر ۔ تین تو ہو گئیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, there are some other points, so that then there is no interruption. Sir, the judiciary where its jurisdiction has been ousted. I will speak on four points. Sir, I will also speak on one more and that is the environments as they have put in this law, whether the law can be rightly applied. Is that relevant ?

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو آپ کا آخری پوائنٹ ہو گا ۔ اس پر آ کر دیکھیں گے باقی کو discuss کیجئے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Thank you for approving these five points. Sir, during the course of the debate on this subject we were told that there has been a verdict in 1970 and we should accept that verdict. We accept that. But Sir, that verdict has been based on this Manifesto of the Peoples Party which has ensured certain things and the promises on which they recieved the votes and those are in keeping with the Constitutional provisions. Sir, I refer to first section of unshakeable faith in Islam and accusing the previous Governments of deviation and hence this state of affairs of Pakistan. I entirely agree with the Peoples Party Manifesto on this ground. That clause is this.

This is all the more tragic as before Independence and soon thereafter the Muslims of the Sub-continent proclaimed with confidence that Pakistan's foundations would rest firmly on an ideology defined by the principles of Islam and that the political, economic and cultural life of its citizens would be put into high motion by pre-determined spiritual and temporal norms.

Sir, we hundred per cent agree with them and this is why in the Constitution they have put the provisions that this State can only exist on the basis of Islam.

اگر اسلام کو نفی کر دیں تو ہندوستان سے علیحدگی کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا ۔ میں cross-talk نہیں کر رہا ۔ وہ اس controversy میں نہ ڈالیں ورنہ پھر ہمیں تحریک پاکستان پر روشنی ڈالنی پڑے گی ۔ پھر ہمیں سب کچھ بتلانا پڑے گا اور کچھ باتیں ایسی ہونگی جو وہ شاید نہ سن سکیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ ضرور بتا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ چاہتے ہیں کہ وہ تقریر کرتے رہیں اور پھر آپ اپنی باری لے لیں ۔ میں اسکی اجازت نہیں دے سکتا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں application of law کے متعلق عرض کروں گا ۔ قانون پر عمل درآمد کرنے کے لئے ملک میں فضا کا سازگار ہونا ضروری ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو معلوم ہے کہ جسٹس ایس ۔ اے رحمان شیخ مجیب الرحمان کے trial کے لئے مشرقی پاکستان گئے تھے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Will Sheikh Aziz Ahmad please resume his seat? He should take notice that Speaker is addressing the House.

مخدوم صاحب میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ بل کی تیسری خواندگی پر تقریر اس طرح سے نہیں ہو سکتی جس طرح آپ کر رہے ہیں ۔

It is not a general discussion. We have to speak with reference to the contents of the Bill as passed at the second stage.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں اس سے باہر نہیں جا رہا ہوں ۔ جو ہالج پوائنٹ آپ نے منظور کئے ہیں انہیں کے متعلق عرض کرنی چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : It is more than half an hour but you have not touched the Bill.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر اسی کو touch کر رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : I doubt it very much.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس قانون کو مجلوا کرنے کے لئے فضا سازگار چاہیے ۔

Mr. Speaker: You have taken the last point first and that is the point which I said that when you will have spoken about four points I will decide about that point.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ مجھے ڈر یہ تھا کہ آخر میں شائد آپ کہیں کہ آپ نے اپنے تمام پوائنٹ واضح کر دیئے ہیں ۔

Mr. Speaker: Probably that might be my decision. But you are irrelevant even on the first point, and if you want to resume your seat, I can oblige you.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اچھا جناب ۔ اب میں executive پر آتا ہوں ۔ executive تو relevant ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ آپ کو معلوم ہے کہ جہانتک اس بل میں اختیارات ڈپٹی کمشنر کو دیے گئے ہیں وہ تمام اختیارات ایک سیکشن کے ذریعے گورنمنٹ نے اپنے پاس رکھے ہیں ۔ اب بیچارہ ڈپٹی کمشنر حکم عدولی کیسے کر سکتا ہے ۔ حکم عدولی تب کر سکتا ہے اگر اس کی شکایات کورٹ میں آپ نہ کرنے دیتے ۔ کسی روزنامے کے پاس جاتا کہ جناب میرے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے ۔ اس اخبار کو جرات ہوتی کہ وہ خبر اپنی اخبار میں شائع کر دیتا ۔ تو بھی کوئی بات تھی ۔ پیپلز پارٹی نے واضح طور پر اس کو link کیا ہے ۔ اور اس نے پریس کی آزادی کی ذمہ داری لی ہے جس کے ساتھ ہم عین متفق ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر اس بل میں ہے کہ پریس شائع نہیں کر سکے گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ افسر کی شکائت تو کورٹ میں ہم کر نہیں سکتے ۔ آپ نے فضا کے متعلق کہا ہے کہ آخر میں بات کرنا ۔ پھر میں عوام کی عدالت میں جا نہیں سکتا ہوں وہ تو آخری پوائنٹ ہو گا ۔ اور وہ civil liberties کا آئے گا ۔ اب میرا چارہ کار صرف ایک رہ گیا ہے کہ میں اخبار میں بیان شائع کراؤں اور وہ تب کہ اگر میں

یہاں مقبل ہوں۔ یہاں تو پروپیج موشن بھی پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن ایک غریب آدمی جو اس ہاؤس کا ممبر نہیں ہے وہ اخبار کے دروازہ بھی تو نہیں کھٹکھٹا سکتا اور جناب محمد حنیف رامے صاحب کو تو اس کا علم ہے۔

مسٹر سپیکر۔ وہ بات ٹھیک ہے مگر اس بل میں کہاں لکھا ہے کہ آپ اخبار میں نہیں جا سکتے۔ کوئی مضمون لکھنے کے لئے یا کوئی ریزولوشن پاس کرا کے نہیں بھیج سکتے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جناب والا۔ وہ یہ ہے کہ اخباروں کیلئے advertisement کا کوٹہ ہوتا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ کونسی کلاز ہے جس میں اخبار کا ذکر ہے۔ واقعی مخدوم زادہ صاحب کی یہ بات درست ہے کہ ممبر انچارج موجود نہیں ہیں اور آپ اس کو deal کر رہے ہیں۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, may I explain ?

Mr. Speaker : I am talking of the Minister. Is there any clause about this ?

Minister For Irrigation : The Minister is very much there. There is no such clause.

مسٹر سپیکر۔ اس میں کوئی کلاز ہے جس میں اخباروں پر کوئی پابندی لگائی ہے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جناب والا۔ اس پر پابندی نہیں ہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اپنی grievances کو ventilate کرنے کے لئے پریس کی آزادی کی ضمانت دی جائے۔

Mr. Speaker : Please bring an amendment in that law but do not discuss that law while you are discussing this.

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جناب والا۔ میری تھوڑی سی عرض ہے۔ ہم تو اس چیز کے ساتھ متفق ہیں اگر آزادی صحافت اور اداس ہو۔

Mr. Speaker : I cannot permit in this discussion.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گذارش ہے کہ فاضل مقرر آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی مجبوری کیا ہے جن کے پیش نظر باہر کے حالات ان کے لئے اس قدر ناسازگار کیوں ہیں ۔ نامساعد کیوں ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان کو اس پر بولنے کی اجازت نہیں دی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ وہ تو بعد میں عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلی خواندگی میں ممبران کو بولنے کا بڑا liberal موقع دیا ہے ۔ اس سٹیج پر principles of policy discuss ہوتے ہیں ۔ اب تقریباً تقریباً میں نے ان کو اتنی اجازت دے دی ہے کہ وہ باقی تیسری خواندگی کے موقع پر کہہ لیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ بڑی نوازش ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے قوانین پر آپ جنرل تقریر کریں ۔

I cannot permit him a public speech.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ دوسرے قوانین کا تعلق اس مضمون کے ساتھ ہوگا ۔ وہ اپنی مجبوری تو بیان کر سکتے ہیں ۔ اس کو آپ consider فرمائیں کہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ پریس کا یہ حال ہے civil liberties کا یہ حال ہے کہ جو تقریر کرتا ہے اس کے خلاف اسی اسی ۔ چالیس چالیس مقدمات بنائے جاتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I cannot permit him at this stage.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ ایک چیز مجھے فرما دیں ۔ میرے پاس تو کوئی ذریعہ رعب ڈپٹی کمشنر پر نہیں ہے ۔ اگر ڈپٹی کمشنر روز اخبار میں پڑھتا ہے اور اس میں اس طرح کی شکایت یا ایک پروڈیوسر کو اپیل یا Land Acquisition کے متعلق اس طرح کوئی اپیل جاتی ہوئی ہو اس سے تو کہہ دے گا کہ میں غلط قانون کا استعمال نہ کروں یہ جناب نہیں ہوتا ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ اخباروں کے پاس جانا چاہتے ہیں اگر آپ کو یہ اندیشہ ہے کہ کسی قانون کی وجہ سے وہ اخبار خبر نہیں شائع کرتے تو اس کے متعلق قانون میں ترمیم لانے کی کوشش کیجئے ۔

I would not stop you when you bring that bill or amendment.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ پیپلز پارٹی نے خود اس کا خدشہ محسوس کیا تھا اس لئے میں پڑھ رہا تھا ۔

Mr Speaker : But whole of the Peoples Party Manifesto is not relevant for the purposes of this discussion.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Why not ? They have assured civil liberties.

Mr. Speaker : Please don't compel me to make a request to resume your seat.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میرے تو پوائنٹ آپ نے منظور کر دیئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو آپ نے دوسرے پوائنٹ کو شروع کیا ہے ۔

Now you have gone to the question relating to the civil liberties prevalent in the Province.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ آپ نے civil liberties کے متعلق کہا ہے اور Civil liberties تو آ گیا ہے ۔

Mr. Speaker : It may be very much in this Party's Manifesto and many other parties' manifestos, but manifesto as such is not being discussed. It can only be referred.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir.

Mr. Speaker : Then I request the Hon'ble member to resume his seat. He is insisting to be irrelevant. Will the Hon'ble Member please resume his seat ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then I will walk out as a protest against your this decision, and I walk out.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - آپ اس معزز ایوان کی سابقہ روایات دیکھ لیجئے - پارلیمانی روایات دیکھ لیجئے کہ جس پارٹی کی حکومت ہوتی ہے ہمیشہ قانون سازی کے سلسلے میں اس پارٹی کے منشور کا حوالہ دیا جاتا ہے - اس منشور کو عوام کے سامنے رکھکر آپ نے عوام سے ووٹ لئے تھے - اب آپ کی یہ قانون سازی اس سے ٹکراتی ہے - اس سے متصادم ہے - یہ قانون سازی اس سے مطابقت نہیں رکھتی -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب - آپ غالباً اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھے - آپ کو پتا نہیں کہ کیا discuss ہو رہا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - مجھے جناب پتا ہے - میں معذرت چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ لفظ غصے میں کہے ہیں - میں لابی میں موجود تھا -

مسٹر سپیکر - یہ بات نہیں ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - relevancy کا فیصلہ کرنا کہ یہ بات متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ ہے یہ جناب کے اختیارات میں ہے - اس کا فیصلہ کرنے والا میں نہیں - اس کا فیصلہ جناب نے کرنا ہے اور ہم نے تو Chair کے سامنے bow ہی کرنا ہے - یہ بالکل واضح بات ہے اس میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہانتک پیپلز پارٹی کے منشور سے حوالہ دینے کا تعلق ہے یہ بات بالکل relevant ہے اس لئے کہ جو پارٹی برسراقتدار ہوتی ہے وہ عوام کے سامنے اپنے جن اغراض و مقاصد کا اپنے منشور میں ذکر کرتی ہے اس کی بنیاد پر وہ ووٹ لیتی ہے اس کا حوالہ دیا جاتا ہے - - جناب والا - اس ہاؤس کے اندر اس پارٹی کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ آپ کا منشور تو یہ تھا لیکن قانون سازی آپ یہ کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب - آپ تشریف رکھیں - میں نے بالکل انکو اس بات سے منع نہیں کیا - میں نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ کوئی کتاب - کسی پارٹی کا منشور - کسی قانون کا فیصلہ آپ یہاں refer کر سکتے ہیں مگر اس قانون کا وہ حصہ - فیصلے کا وہ حصہ - کتاب کا وہ حصہ یا منشور کا وہ حصہ بحث سے متعلقہ ہونا چاہیے -

مسٹر سپیکر - یہ بل مکالمات سے متعلق ہے اس لئے منشور میں سے

مکالمات سے متعلق حوالہ دے سکتے ہیں ۔ منشور میں civil riberties کے متعلق لکھا ہے ۔ اس کو refer تو کیا جا سکتا ہے ۔ مگر وہ اس موقعہ پر تقریر نہیں کر سکتے ۔

This is not relevant, and he has insisted for a counterable time that he was relevant.

رانا پھول محمد خان - حوالہ دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - civil liberties اس سے براہ راست کوئی متعلق نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پورے پندرہ منٹ اسی بات پر صرف ہو گئے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ باقی پوائنٹ کے متعلق انہیں اجازت دے دیں کہ وہ relevant تقریر کریں ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): Point of order, Sir, Mr. Speaker, you have already given your ruling.

Mr. Speaker: I can review it.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): Sir, I draw your attention to Rule 73.

Mr. Speaker: I know that. I can review my ruling.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ آپکو یہ مغالطہ ہوا ہے ۔

Mr. Speaker: Let us leave that. Please discuss the bill.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood: Sir, I am referring to the Peoples' Party's guarantee to the people that the independence of the services, the independence of the judiciary, and the independence of the press will be co-related with all the laws they enforce, because they have observed that by curbing these the laws cannot be rightly applied. That is why I am arguing.

Mr. Speaker : This is exactly what I suggested to you. Bring an amendment in the law relating to the civil liberties and the press.

But this you have not done. You are discussing another matter which is very specific. You are dilating upon a point which you have just referred that there are no civil liberties, and therefore, we can't achieve this object. But you took about 20 minutes on that and when I pointed out that you are irrelevant you insisted. It is now almost 15 minutes that you started your speech and I don't know what has been the material gain during these 15 minutes.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, may I read this.

Mr. Speaker : Primarily the Speaker should be the judge whether it is relevant or not.

Minister For Food : Can I specifically ask the Hon'ble member through you, Sir. Do we at any stage in manifesto say that we protect the oppressive laws ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But you say very much that you will finish the oppressive laws. That is what I want to point out.

Right Sir. Sir, for the freedom of the press, manifesto clearly lays down that the freedom of the press in Pakistan is resricted .....

Mr. Speaker : The Hon'ble member is again irrelevant and may I request him to resume his seat.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am again protesting. The law is in conflict with Qur'an and Sunnah and fundamental rights. I walk out.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ ہم آپکے اس رویے کے خلاف تمام ارکان حزب اختلاف واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کرگئے)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) زرعی اصلاحات مصدرہ ۱۹۷۳

(مسودہ قانون نمبر ۱۳ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) زرعی اصلاحات مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کریں گے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) زرعی اصلاحات مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) زرعی اصلاحات مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

وزیر مال - جناب میں اپنی تحریک کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب ۱۹۷۲ء کے قاعدہ ۷۴ ..... کی مقتضیات کو معطل کر دیا جائے کو واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : It is referred to the concerned Standing Committee and the raport to come within 10 days.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ چونکہ کمیٹی کے پاس پہلے ہی کافی کام ہے اور اسمبلی میں قانون سازی بھی کرنا پڑتی ہے اس لئے میعاد ۲۰ یوم کر دیں ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۸ مصدرہ ۱۹۷۳

(مسودہ قانون نمبر ۲۶ بابت ۱۹۷۳ء)

وزیر مال و آبپاشی - جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب)

مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۸ مصدرہ ۱۹۷۳ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۸ مصدرہ ۱۹۷۳ ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے اور اسکے متعلق کوئی اور تحریک نہیں ہے ۔

It is referred to the concerned Standing Commlttee and the report to come within 10 days.

مخدوم زادہ سید حسن محمود نہیں آئے ۔

وزیر مال ۔ سمال انڈسٹریز کارپوریشن بل پہلے ہی پیش ہو چکا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ساڑھے گیارہ بجے سے زیادہ وقت ہو گیا ہے آپ نے ممبران اسمبلی کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی ۔ چائے پینے کی اجازت فرما دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ پیشتر اسکے کہ آپ کچھ فرمائیں میں آپکی اجازت سے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ عوامی میلے کے سلسلے میں تمام ارکان اسمبلی کو pass پہنچانے کے لئے وہاں سے آدمی چل پڑا ہے اور میری گذارش ہے کہ جن دوستوں نے وہاں تشریف لے جانی ہو وہ اپنا پتہ بتا دیں تا کہ الکو اس پتہ پر کارڈ بھیجے جا سکیں ۔ یہ پتہ بتا دیں کہ اس پتہ پر آسانی کے ساتھ کارڈ پہنچائے جا سکیں ۔ تقریباً ۳۵ پاس فی ممبر کے لئے آ رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : You are expecting him within half an hour time.

Minister For Finance : Yes Sir.

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی ۲ اپریل ۱۹۷۳ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲ اپریل ۱۹۷۳ بروز سوموار ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

سوموار - ۲ اپریل ۱۹۷۳ء
(دو شنبہ ۲۷ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح [illegible]
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِينَ لَا
يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا
ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِينَ
يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ
فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝

پ ۱۹ ——— ص ۳۶۱ ——— ع ۴ ——— آیات ۷۱ تا ۷۶

اور جو شخص توبہ کرتا ہے اور اچھے کام کرتا ہے تو بلاشبہ وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب اُن کو بیہودہ چیزوں کے پاس سے گذرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو شریفوں کی طرح گذر جاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جب اُن کو پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو اُن پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور و فکر کرتے ہیں) اور وہ کہ جب دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔ ان صفات کے لوگوں کو اُن کے صبر و استقامت کے بدلے اونچے اونچے محل عطا کئے جائیں گے۔ اور وہاں فرشتے اُن سے دعا سلام کے ساتھ ملاقات کریں گے۔ اُس جگہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت عمدہ جگہ ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔ رائے میاں خان کھرل ۔
(نشان زدہ سوال نمبر ۲۱۶۹ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)
(نشان زدہ سوال نمبر ۲۱۷۰ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں پنکھوں کی تنصیب

*۲۱۷۶ - **چوہدری منظور احمد** ۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں ۴۰۰ (چار صد) پنکھوں کی ضرورت تھی جس کی حسب ضابطہ منظوری دے دی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جیل ھذا میں ۱۲۲ پنکھے لگائے جا چکے ہیں اور بقایا ۲۷۸ پنکھوں کی کمی ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۸۰۰۰ ہزار روپیہ کا فنڈ (Prisoners Aid) سوسائٹی ڈسٹرکٹ جیل گجرات کے پاس جمع ہے اور اس رقم سے پنکھے خریدے جا سکتے ہیں کیا وزیر جیل اس رقم سے پنکھے خریدنے کی اجازت دینے کو تیار ہیں اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) ۔ (الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات کے لئے صرف ایک سو پنکھوں کی ضرورت تھی ۔ لہذا چار صد پنکھوں کی منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ب) اس جیل کے لئے عطیہ کی صورت میں وصول ہونے والے ۳۳ پنکھے لگائے گئے ہیں بقیہ سڑسٹھ پنکھے خریدنے کے بعد لگائے جائیں گے ۔

(ج) یہ حقیقت ہے کہ آٹھ ہزار روپیہ کا فنڈ انجمن اصلاح اسیران ڈسٹرکٹ جیل گجرات کے پاس جمع ہے ۔ قواعد کے تحت اگر انجمن چاہے تو قیدیوں کی فلاح کے لئے اس رقم کو استعمال کر سکتی ہے ۔ چونکہ انجمن اصلاح اسیران ایک پرائیویٹ ادارہ ہے ۔ اس لئے حکومت اس کے مالی معاملات میں دخل نہیں دے سکتی ۔

صوبہ پنجاب میں جیلوں کی تعداد

*۲۳۳۲ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب میں کل کتنی سنٹرل - ڈسٹرکٹ اور سب جیلیں ہیں -

(ب) مذکورہ جیلوں میں سپرنٹنڈنٹوں ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹوں اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹوں کی کتنی آسامیاں خالی ہیں اور ان کو پر کرنے کے لئے کیا اقدام کیا گیا ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ھیں اگر جواب اثبات میں ہے تو درخواست دھندگان کی تعداد کیا تھی - ان میں سے کتنی وکلاء - ایم - اے ، بی - اے اور ایف - اے تھے -

(د) کیا یہ خالی آسامیاں پر کر لی گئی ھیں - اگر ایسا ھے تو کب اور کتنی آسامیاں پر ھوئی ھیں اور کتنی خالی ھیں - اگر جواب نفی میں ہے تو باقی خالی آسامیاں کب پر کی جائیں گی ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) - (الف) پنجاب میں سنٹرل جیلوں کی تعداد ۶ ہے - اور ڈسٹرکٹ جیلوں کی تعداد ۲۱ ہے - سب جیل صرف ایک ہے -

(ب) مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں -

(i) سپرنٹنڈنٹ جیل . . . ۱

(ii) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ۴

(iii) اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل ۱۹

نمبر (i) مندرجہ بالا کے بارے میں کیس پبلک سروس کمیشن بھیجا ھوا ہے -

نمبر (ii) کے بارے میں معاملہ سیلیکشن بورڈ کے زیر غور ہے -

نمبر (iii) کے سلسلے میں درخواستیں طلب کرنے کے بعد تقرریوں کے سلسلے میں ضروری اقدام کئے جا رہے ہیں -

(ج) جی ھاں - درخواست دھندگان کی کل تعداد ۳۷۲۳ ہے - جن کی تفصیل بلحاظ تعلیمی استعداد مندرجہ ذیل ہے -

ایم - اے ۴۵

بی ۔ اے ۱۰۵

ایل ایل ۔ بی (وکلاء) ۱۰

ایف ۔ اے ۳۵۶۲

(د) (ب) اور (ج) کے جوابات کی روشنی میں مزید تفصیل کی ضرورت ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۳۴۵ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

صوبہ پنجاب کی جیلوں میں مصنوعات کی تیاری

*۲۳۴۷ ۔ **شیخ محمد اصغر** ۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب کی کون کون سی جیل میں کس کس قسم کی مصنوعات قیدی تیار کرتے ہیں ۔

(ب) مذکورہ بالا مصنوعات کی فروخت کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں ؟

(ج) کیا حکومت نے مذکورہ بالا مصنوعات مارکیٹ ریٹ سے کم ریٹ پر فراہم کرنے کا کوئی پروگرام بنایا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عملدرآمد ہوگا ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) ۔ جناب والا ۔ میں جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔ (الف) پنجاب کی جن جیلوں میں قیدی جس قسم کی مصنوعات تیار کرتے ہیں وہ یہ ہیں ۔

(۱) دری اور قالین بافی — نیو سنٹرل جیل بہاولپور ۔
سنٹرل جیل میانوالی ۔
ڈسٹرکٹ جیل ملتان ۔
ڈسٹرکٹ جیل کیمبلپور ۔
ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی ۔

(۲) ٹیکسٹائل — نیو سنٹرل جیل بہاولپور ۔
نیو سنٹرل جیل ملتان ۔

(۳) چمڑے کی مصنوعات جوتے ۔ پیٹیاں وغیرہ ۔	بورسٹل جیل بہاولپور ۔ نیو سنٹرل جیل ملتان ۔
(۴) اونی کمبل جرسیاں اور بڑے کوٹ وغیرہ برائے قیدیان	سنٹرل جیل ساہیوال ۔ بورسٹل جیل بہاولپور ۔
(۵) فرنیچر	نیو سنٹرل جیل بہاولپور ۔ بورسٹل جیل بہاولپور ۔ نیو سنٹرل جیل ملتان ۔
(۶) برتن المونیم ۔ چاک ۔ فینائل	ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ ۔
(۷) کشیدہ کاری	زنانہ جیل ملتان ۔
(۸) ٹرانسسٹر ریڈیو وغیرہ	ڈسٹرکٹ جیل لاہور ۔
(۹) سونج بان اور چٹائیاں وغیرہ	ڈسٹرکٹ جیل قصور ۔ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ ۔ ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر ۔ ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان ۔ ڈسٹرکٹ جیل ڈیرہ غازیخان ۔ ڈسٹرکٹ جیل راجن پور ۔ ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ ۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور وغیرہ ۔
(۱۰) کھیلوں کا سامان فٹ بال وغیرہ	ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ ۔

(ب) مذکورہ بالا مصنوعات کی فروخت کا انتظام مذکورہ جیلوں پر ہی قائم کردہ شو رومز کے ذریعے کیا جاتا ہے ۔ بیشتر اشیاء مثلاً قیدیوں کا اونی اور سوتی لباس وغیرہ جیلوں کی مصنوعات سے فراہم کیا جاتا ہے ۔ نگران عملہ کی یونیفارم وغیرہ کی فراہمی بھی یہی جیلیں کرتی ہیں ۔ خاص آرڈر پر تیار کی گئی چیزیں بھی جیلیں خود فروخت کرتی ہیں ۔

(ج) چونکہ مصنوعات مذکورہ شق (الف) جیلوں میں قیدیوں کو فنی تربیت کے سلسلہ میں تیار کی جاتی ہیں ۔ انہیں مارکیٹ ریٹ پر

فراہم کرنے کا کوئی پروگرام نہیں تاہم جو چیز آرڈر پر تیار کر کے یا ویسے فروخت کی جاتی ہے وہ خام مال کی قیمت بمعہ ۳۳⅓ فی صد بڑھوتی پر بیچی جاتی ہے خواہ وہ قیمت مارکیٹ ریٹ سے زیادہ ہو جائے۔

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۴۰۱ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۴۰۲ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۴۰۳ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۴۰۴ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

(نشان زدہ سوال نمبر ۱۴۰۴ الف ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

غیر سرکاری وزیٹرز کا جیلوں کا معائنہ کرنا

*۲۴۸۳ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) لاہور ڈسٹرکٹ جیل - سیالکوٹ ڈسٹرکٹ جیل - شیخوپورہ سب جیل و قصور سب جیل کے غیر سرکاری وزیٹرز کے نام و پتے کیا ہیں نیز ہر ایک نے ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران کتنی بار متعلقہ جیلوں کا معائنہ کیا -

(ب) کیا یہ امر واقع ہے کہ متعدد غیر سرکاری وزیٹرز نے متعلقہ جیلوں کا ایک بار بھی معائنہ نہیں کیا - اگر جواب اثبات میں ہے تو ایسے غیر سرکاری وزیٹرز کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی گئی یا کی جائے گی -

(ج) کیا غیر سرکاری وزیٹرز پر لازم ہے کہ وہ ایک سال میں متعدد بار متعلقہ جیلوں کا معائنہ ضرور کرے - اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) - انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کو جواب مہیا کرنے کے بارے میں لکھا جا چکا ہے - چونکہ سوال ڈسٹرکٹ جیل لاہور ، سیالکوٹ ، شیخوپورہ اور سب جیل قصور کے متعلق ہے اس لئے مکمل جواب آنے پر معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پیش کیا جاوے گا -

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۵۶۷ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

Mr. Deputy Speaker : The question hour is over.

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر محمد اکبر منہاس

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اکبر منہاس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Due to bad cold I could not attend the Session on 19-1-1973. It is, therefore, requested that the leave for the day may kindly be granted.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

پیر محمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست پیر محمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۱۹ جنوری ، ۱۰ فروری اور ۲۴ فروری تا ۲۷ فروری ، ۱۵ مارچ و ۲۰ مارچ اور ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء بوجہ بیماری اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔ مہربانی فرما کر ان دنوں کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید احمد نواز شاہ گردیزی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید احمد نواز شاہ گردیزی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

Due to prolonged illness I could not attend the Assembly Session held from 9th March to 20th March, 1973. Leave may kindly be

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالرحمان جامی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عبدالرحمان جامی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was confined to my bed due to illness from 12th March to 15th March, 1973. Kindly excuse my absence from the Session of the Assembly and oblige.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

خان تاج محمد خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست خان تاج محمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۱۹ مارچ تا ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء بوجہ بیماری اجلاس میں شامل نہ ہو سکا ۔ لہذا ان چار یوم کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ ۱۹-۳-۷۳ کو اجلاس میں شامل نہیں ہو سکا ۔ اس لئے میری

رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I shall be grateful if you could grant me leave till the 25th March, 1973.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

نوابزادہ محمد خان خاکوانی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ محمد خان خاکوانی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں ۲ فروری ، ۲۳ تا ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء و ۸، ۱۶ اور ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء بوجہ علالت اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ برائے مہربانی ان دنوں کی رخصت دی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف نارو

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد حنیف نارو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I was coming on 19.3.73 to attend 'People Works Programme' Meeting at Rahim Yar Khan. It is therefore requested to grant

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری ۱۹ مارچ تا ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء حاضر اجلاس نہیں ہو سکا ۔ رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریک التوائے کار کو لیتے ہیں ۔ مجھے علامہ صاحب کا پیغام آیا ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے ۔ ان کے متعلقہ ایک تحریک استحقاق ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کچھ تحاریک التوائے کار معرض التوا میں ہیں ۔ کیا اس سلسلے میں آپ کچھ فرمائیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کاھلوں صاحب آ جائیں پھر ان کو لے لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ جناب وزیر اعلیٰ کے متعلق ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ تشریف لائیں گے ۔

شیخ صفدر علی ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ گزشتہ شب چیمبر آف کامرس کی طرف سے ایک ڈنر تھا ۔ وھاں جو ایم۔پی۔اے حضرات تشریف لے گئے انہیں وی۔آئی۔پی انکلوژر میں نہیں بٹھایا گیا ۔ جس سے ھمارا استحقاق پامال ھوا ہے ۔ میں تحریک پیش کرتا ھوں کہ اس مسئلہ پر غور کیا جائے یا اسکو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے یا جیسے آپ مناسب سمجھتے ھیں وہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو صحیح فارم میں لکھ کر بھیج دیں میں اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دوں گا اور یہ کہہ دوں گا کہ ایک ھفتہ کے اندر

پیش کی جائے۔

شیخ صفدر علی ۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ آنی چاہئے۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان لک کی تحریک التوا نمبر ۴۳۷ ہے ۔ وہ موجود نہیں ہیں ۔ It falls چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر ۴۳۹ ۔ واپڈا لاہور کے سٹور میں سامان چوری ہونے سے متعلق ہے ۔ وہ موجود نہیں ہیں ۔ It also falls.

لاٹھی بردار دیہاتیوں کی طرف سے شہر میں قوت کا مظاہرہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں محمد اسلام یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء روزنامہ وفاق کی اطلاع کے مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین کے ایک رشتہ دار کی قیادت میں لاٹھی بردار دیہاتیوں کی ایک تعداد نے شہر کی سڑکوں اور گلی کوچوں میں اپنی قوت کا مظاہرہ کیا ۔ ان لاٹھی بردار دیہاتیوں نے اپنے چہرے پگڑیوں سے ڈھانپ رکھے تھے ۔ انہوں نے متعدد بے گناہ شہریوں سے انتہائی ناروا سلوک کیا اور انہیں بری طرح زدو کوب کیا گیا ۔ اس سارے مظاہرے کا مقصد عوام کو خوف و ہراس میں مبتلا کر کے حکمران پارٹی کی پالیسیوں کی مخالفت سے باز رکھنا تھا ۔ ان مظاہرین نے ریلوے روڈ پر رینجرز کے دو سپاہیوں کو بھی اپنے تشدد کا نشانہ بنایا ۔ انہوں نے دونوں کو لاٹھیوں سے پیٹنا شروع کیا ۔ عوام اس قدر ہراساں تھے کہ کسی کی اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ ان بےگناہ افراد کو ان سے چھڑاتے ۔ جب مظاہرین ان دونوں کو اچھی طرح پیٹ چکے تو ایک لاٹھی بردار کو یہ احساس ہوا کہ وہ غلط آدمیوں پر پل پڑے ہیں ۔ وہ ان کا اصل نشانہ نہ تھے ۔ یہ لاٹھی بردار مظاہرین پنجابی فلموں کے ہیرو کی طرح بڑکیں مارتے رہے اور شہر کی سڑکوں پر گھومتے رہے ۔ انہوں نے اپنی یہ حرکات دیر تک جاری رکھیں لیکن قانون کے محافظ جو دوسرے مواقع پر بڑے چوکس رہتے ہیں ان کی غنڈہ گردی کو روکنے کے لیے کہیں نظر نہیں آئے ۔ اس واقعے سے شہر کے عوام میں سخت خوف و ہراس اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کس شہر کا ذکر ہے ؟

میاں محمد اسلام ۔ یہ جناب خان پور کا ذکر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اخبار پر انحصار کرنے کی بجائے آپ کو اپنی تحریک التوا میں لکھنا چاہئے تھا کہ یہ واقع خان پور سے تعلق رکھتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ وہ خود خان پور کے رہنے والے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی بھی اکثر تحاریک التوا گجرات سے متعلق نہیں ہوتیں ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ممبر اپنے ہی حلقے کے متعلق تحریک التوا پیش کرے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اب وضاحت تو ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک میں نہ کسی چیئرمین کا نام ہے ، نہ اس کے رشتہ دار کا نام ہے ۔ یہ تو بالکل نامکمل اور vague ہے ، آپ اس پر کیا بحث کریں گے ؟

میاں محمد اسلام ۔ جناب میں اپنی تقریر میں اس کی وضاحت کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو اگر تقریر کی اجازت ملے گی تو آپ اس کی وضاحت کریں گے ۔ لیکن ابھی وہ مرحلہ نہیں آیا ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی صاحب ، وکیل بننے کی بجائے اس کا جواب مجھے آپ ہی دے دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے وضاحت فرما دی ہے کہ واقعہ خان پور سے متعلق ہے ، چیئرمین خان پور کا ہے اور اس کے رشتہ دار سے متعلق ہے ، اس کے بعد مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا وزیر قانون اس بارے میں کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا میں شہر کا نام نہیں دیا گیا ہے ۔

میاں محمد اسلام ۔ شہر کا نام تو بتا دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک کے ساتھ enclosure میں شہر کا ذکر ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ بڑی مبہم سی تحریک التوا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس پر بحث کی جائے ۔ میں فاضل رکن کو آپکی وساطت سے اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا واقع ہوا ہے تو اس کی مکمل تحقیقات کرائی جائے گی ۔

میاں محمد اسلام ۔ میں جناب اس یقین دہانی پر اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تابش الوری صاحب کی تحریک التوا نمبر ۴۴۱ ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک آج ایوان میں نہیں ہے ۔ ان کی تحریک التوا نمبر ۴۵۰

اور راجہ محمد افضل کی تحریک التوا نمبر ۴۵۱ اس مضمون کی ہیں۔

بہاول پور میں تحریک استقلال کے جلسہ میں ہنگامہ کے موقع پر پولیس کی عدم مداخلت

مسٹر سپیکر۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاول پور سے آمدہ اطلاعات کے مطابق تحریک استقلال کے سربراہ ایر مارشل اصغر خان جلسے سے خطاب کرنے پہنچے تو ان پر اور جلسہ گاہ پر پتھراو شروع ہو گیا۔ پیپلز پارٹی اور تحریک استقلال کے کارکنوں کے درمیان اس موقع پر افسوسناک تصادم بھی ہوا جس کے نتیجے میں جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔ ایر مارشل اصغر خان نے جلسہ گاہ میں موجود پولیس کو امن قائم کرانے کے لئے کہا لیکن وہ خاموش رہی۔ اس صورت حال سے عوامی حلقوں میں اشتعال و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔

سمہسٹہ میں تحریک استقلال اور پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنان میں تصادم

مسٹر سپیکر۔ راجہ محمد افضل یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز لاہور کی اشاعت مورخہ ۱۴-۳-۱۹۷۳ء کی ایک خبر کے مطابق ۱۳-۳-۱۹۷۳ء کو سمہسٹہ میں تحریک استقلال کے سربراہ ایر مارشل اصغر خان ایک جلسہ عام سے خطاب کرنے گئے۔ جلسہ گاہ میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے غنڈہ گردی کی۔ اس کے نتیجہ میں تحریک استقلال اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں میں تصادم ہوا جس کے نتیجے میں کئی کارکن زخمی ہوئے۔ پولیس اور انتظامیہ نے ایر مارشل اصغر خان کے کہنے کے باوجود کوئی مداخلت نہ کی۔ اس خبر سے عوام میں بےچینی اور غصے کی لہر دوڑ گئی ہے اور یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ حکومتی پارٹی اپنے کارکنوں کو یہ ہدایت دے چکی ہے کہ حزب مخالف کے جلسوں میں گڑبڑ پیدا کی جائے اور حزب مخالف کو عوام تک حقائق پہنچانے سے روک دیا جائے۔ اس واقع سے عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے کہ حکومتی پارٹی صوبہ پنجاب میں خانہ جنگی کرانے پر تل چکی ہے اور انتظامیہ عوام کی جان و مال کا تحفظ کرنے میں یا تو ناکام ہو چکی ہے یا پھر حکومتی پارٹی کا آلہ کار

بن چکی ہے ۔ مسئلہ شدید نوعیت کا ہے ۔ اس پر بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ سابق ایر مارشل اصغر خان ضلع بہاول پور کے دورے کے دوران مختلف دیہاتوں میں تقاریر کرتے رہے اور اپنی تقاریر کے دوران انہوں نے سادہ لوح دیہاتیوں کے سامنے جن خیالات کا اظہار کیا وہ نہایت ہی قابل اعتراض باتیں تھیں ۔ انہوں نے لوگوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کی ۔ اس حد تک کہ تحریک استقلال کے چند مسلح کارکن انہوں نے تمام دورے کے دوران اپنے ہمراہ ایک جیپ میں رکھے ہوئے تھے اور جیپ پر باقاعدہ اعلان کیا جاتا تھا تا کہ لوگوں کو اکٹھا کیا جائے ۔ جہاں پندرہ بیس دیہاتی اکٹھے ہوتے تھے ۔ وہاں یہ تقریر کرتے تھے ۔ جناب والا ۔ تحریک استقلال کے کارکنوں نے سمہسٹہ میں یہ کوشش کی کہ پر امن شہریوں کے امن میں خلل اندازی پیدا کی جائے اور وہاں پر جنہی بھی پولیس موقع پر تھی اس نے مداخلت کی ۔ جناب والا ۔ وہاں پر قانونی کارروائی کی گئی اور تحریک کے چند کارکنوں کے خلاف پرچے بھی درج کئے گئے ۔

جناب والا ۔ پیپلز پارٹی کے کسی بھی کارکن کو حکومت کی طرف سے کوئی ہدایت دے کر نہیں بھیجا گیا کہ وہاں جلسے کو خراب کرنا ہے ۔ جلسہ وہاں تھا ہی نہیں کہ جس کا نوٹس لیا جاتا اور جس کے متعلق سوچا جاتا کہ یہاں پر کوئی ایسی بات ہو سکے گی ۔ جناب والا ۔ کوئی جلسہ خراب نہیں کیا گیا وہاں پندرہ بیس تیس دیہاتیوں کو اکٹھا کرنا ، جیپ پر اعلان کرنا ، اشتعال انگیز تقاریر کرنا اور لوگوں میں افراتفری پھیلانے کی کوشش کرنا ، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی بات تھی کہ جس کے متعلق پیپلز پارٹی کوئی ایسا نوٹس لیتی ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے وہاں پر کوئی مداخلت کی ہو ۔ بلکہ تحریک کے اپنے کارکن تھے جنہیں یہ سمجھایا گیا تھا اور باقاعدہ طور پر جیپ دی گئی تھی ۔ ان کو وہاں موقع پر بھیجا جاتا تھا کہ وہاں پر لوگوں کو اکٹھا کریں اور اشتعال انگیز باتیں کریں ۔ یہ ہیں وہ تمام حقائق جو میں نے عرض کئے ہیں ۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی طرف سے کسی قسم کا کوئی بھی اشتعال ہوا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ سٹیٹمنٹ ، mis-statement کی بد ترین مثال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا بہترین mis-statement کی بھی کوئی مثال ہوتی ہے ؟

سید تابش الوری ۔ میں بد ترین کہہ رہا ہوں ، بری بھی ہوتی ہے ۔ یہ اس کی آخری صورت ہے ۔ واقع کو اس طرح مسخ کر کے اس ایوان میں پیش کرنا نہ صرف اس ایوان کے استحقاق کی پامالی ہے بلکہ عوام سے ایک بھونڈے مذاق کے مترادف ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے سمہ سٹہ کے جلسے کا حال بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ وہاں پچیس آدمی تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے پچیس تیس آدمیوں کو جیپ میں لے جا کے اکٹھا کیا جاتا تھا ۔

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب ۔ انہوں نے کہا ہے وہاں پچیس تیس افراد موجود تھے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ کوئی ایسے جلسے ریٹائرڈ ایر مارشل اصغر خان نے کئے جن کو پبلک میٹنگ کہا جائے ۔ جیپ میں اپنے کارکنوں کو اکٹھا کر کے اعلان کرتے تھے جہاں کہیں پندرہ بیس تیس دیہاتی اکٹھے ہوئے ، یا اس سے تعداد میں کہیں زیادہ ۔ میں صحیح تعداد نہیں بتا سکتا ہوں ، وہ اس کو جلسے کی شکل دے دیتے تھے ۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ سمہ سٹہ کے جلسے میں پچیس تیس آدمی تھے ۔ اس کی تعداد میں نہیں بتا سکتا ہوں ، بہر حال پورے دورے کے دوران ان کا طریقۂ واردات یہی تھا ۔

سید تابش الوری ۔ میری تحریک یہ نہیں ہے کہ انہوں نے ۲۵ افراد سے خطاب کیا یا ۲۵ ہزار افراد سے بلکہ میری تحریک یہ ہے کہ پولیس امن امان قائم رکھنے میں ناکام رہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب انہوں نے یہ کہا ہے کہ جلسہ اس نوعیت کا نہیں تھا جس کا نوٹس لینے کی ضرورت ہوتی ۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ پچیس تیس آدمی جیپ میں بیٹھ کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے اشتعال انگیز نعرے لگاتے تھے ۔ تیسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ پولیس نے وہاں امن قائم کرنے کی کوشش کی اور وہ کامیاب ہوئی ۔ چوتھی چیز یہ کہی گئی کہ کارروائی ہو رہی ہے اور تحریک استقلال کے کچھ لوگوں کے خلاف رپورٹ درج ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جیپ کے متعلق کہا ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا کسی جیپ میں پچیس تیس آدمی آ سکتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ تین چار جیپوں میں تو آ سکتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ میری تحریک کا مقصد یہ ہے کہ وہاں پر اصغر خان کے

جلسے میں پتھراؤ ہوا ۔ تصادم ہوا اور پولیس خاموش کھڑی رہی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہاں پر پنجاب پیپلز فیسٹیول میں اگر ایک موٹر سائیکل پر ۴ ۱ آدمی سوار ہو سکتے ہیں تو پھر جیپ پر اتنے آدمی کیوں سوار نہیں ہو سکتے ۔

سید قابش الوری ۔ یہ جناب وزیر قانون کی بازی گری کا کمال ہو سکتا ہے ویسے عموماً ایسا نہیں ہوتا ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی تحریک میں یہ کہا ہے کہ اصغر خان کے جلسے پر پتھراؤ ہوا ۔ وہاں تصادم ہوا اور اس کے نتیجے میں لوگ زخمی ہوئے ۔ پولیس خاموش تماشائی بنی رہی اور اس نے اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا ۔ اگر بعد میں کوئی قدم اٹھایا گیا تو وہ یہ کہ تحریک استقلال کے کارکنوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ۔

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ جب فاضل وزیر نے واضح طور پر یہ بات کہہ دی ہے کہ مقدمات درج ہو چکے ہیں اور کارروائی ہو رہی ہے تو یہ معاملہ sub-judice ہو جاتا ہے ۔ اس لئے اس پر اس ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی ۔

سید قابش الوری ۔ یہ بات نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ ایر مارشل کی ہوا بازی کا کمال ہے کہ ۲۵ آدمی جیپ میں بیٹھ سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جیپ میں ۲۵ آدمیوں کا بیٹھ جانا کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ الیکشنوں میں ہم نے چالیس پچاس آدمی بھی بٹھائے تھے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ ۱۲ سے زیادہ نہیں بیٹھ سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تیس پینتیس آدمی بیٹھ جانا کوئی بات نہیں ۔ کچھ کھڑے ہو سکتے ہیں ۔

Let us not discuss that aspect of the matter.

شیخ صفدر علی ۔ تابش صاحب کے سائز کے ۷۰ آدمی بھی بیٹھ سکتے ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے سو ڈیڑھ سو کہا ہے ۔ کیا اس میں تھوڑی سی رعایت نہیں ہو سکتی ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ سو ڈیڑھ سو نہیں کہا ۔ زیادہ سے زیادہ ۵۰ کہا ہے ۔

1537
5137

سید تابش الوری - جناب والا - یہ مسئلہ بے حد سنگین ہے - بالخصوص اس اعتبار سے کہ آج کل جلسوں میں اس قسم کی دھشت پسندی کا رجحان عام ہو رہا ہے اور یہ اس صوبے کے لئے انتہائی افسوس ناک ہے - جناب والا - سوال یہ ہے کہ وہاں پولیس خاموش تماشائی کیوں بنی رہی اور اس کے بعد اس نے اگر کوئی کارروائی کی تو یہ کہ تحریک استقلال کے کارکنوں کے خلاف مقدمات درج کر لئے - جب کہ وہاں زخمی ہونے والوں میں تحریک استقلال کے کارکن شامل تھے - اس صورت میں یہ کس طرح سے کہا جا سکتا ہے کہ تحریک استقلال کے لوگ خود ہی اپنے جلسوں کو درہم برہم کرانے کے لئے کارکن اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں -

Mr. Speaker : I have not permitted the speech.

سید تابش الوری - جناب والا - میں خالصتاً یہ عرض کروں گا کہ وہاں کھلے عام تشدد ہوا - پولیس خاموش تماشائی بنی رہی اور حکومت امن و امان قائم رکھنے میں ناکام رہی -

Mr. Speaker : Are you not satisfied with the statement of the Minister.

سید تابش الوری - میں بالکل اس کی تردید کرتا ہوں جو بات انہوں نے کہی ہے یہ صریحاً غلط بیانی ہے -

وزیر قانون - جناب والا - میں فاضل رکن کے اطمینان کے لئے مزید ایک دو باتیں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں - اولاً تحریک استقلال کوئی ایسی جماعت ہے ہی نہیں جسے سیاسی جماعت کہا جائے - جناب والا - ایسی سیاسی جماعت جس کی ایک سیٹ نہ قومی اسمبلی میں ہے اور نہ صوبائی اسمبلی میں - جس جماعت کے لیڈر نے خورشید حسن میر کے مقابلے میں راولپنڈی میں ضمانت ضبط کرائی - اس سیاسی جماعت کا کوئی وجود ہی نہیں ہے -

Mr. Speaker : I have not permitted the debate. I only wanted to know the statement of facts.

وزیر قانون - مہربانی -

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - وزیر قانون نے یہ کہہ کر بڑی زیادتی کی ہے کہ یہاں تحریک استقلال کا کوئی ممبر نہیں ہے - راجہ محمد افضل خان صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں جن کا تعلق تحریک استقلال سے ہے -

شیخ صفدر علی - یہ بعد میں شامل ہوئے ہیں -

راجہ محمد افضل خان - پوائنٹ آف پرولیج - جناب والا - یہاں ایک ممبر تحریک استقلال کا موجود ہے اور میں کوئی شیشے کا بنا ہوا نہیں ہوں کہ دکھائی نہ دوں - میں بھی اسی مٹی کا بنا ہوا ہوں جس کے آپ ہیں -

Mr. Speaker : Before I entertain the point of privilege by Raja Muhammad Afzal, I would like to know from the Secretary whether there is any member belonging to Tehrik-e-Istaqlal sitting in this House.

آوازیں - کوئی نہیں ہے -

میاں خورشید انور - یہ خود کلیم کر رہے ہیں - آپ کیسے کہتے ہیں کہ کوئی نہیں ہے -

Mr. Speaker : We do not take notice unless we formally know about such matters.

راجہ محمد افضل خان - چاہے دو منٹ پہلے ہوں یا دس منٹ پہلے - انفارمیشن تو دے رہا ہوں -

Mr. Speeker : The Minister for Law and Parliamentary Affairs has said that he did not know it.

سردار عبدالحمید خان دستی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - بار بار سید تابش الوری صاحب کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا کہ اس میں آدمیوں کی تعداد کا تعلق نہیں ہے بلکہ تحریک اس بات کے متعلق ہے کہ پولیس خاموش تماشائی بنی رہی اور لوگ مجروح ہوئے - اس بات کا جواب دینے کے لئے وزیر قانون صاحب دو تین بار کھڑے ہوئے مگر انہوں نے ابھی تک اس کا جواب نہیں دیا - بلکہ اس کے جواب میں یہ کہا کہ یہ کوئی سیاسی جماعت ہی نہیں ہے - میں یہ عرض کروں گا جناب والا کی اجازت سے جس طرح انہیں اجازت دی گئی کہ ان کی طرف سے پیپلز پارٹی کا کوئی ممبر نہیں تھا اس وقت بھٹو صاحب کے جلسوں میں ایک ایک لاکھ کا اجتماع ہوتا تھا - اس وقت یہ کیا کہیں گے کہ کیا یہ سیاسی پارٹی نہیں تھی - اگر اس وقت یہ آپ کی سیاسی پارٹی تھی تو بعینہ تحریک استقلال کی بھی یہی پوزیشن ہے -

Mr. Speaker : I have not permitted the Hon'ble Member. I am not allowing discussion on that point.

وزیر قانون - جناب والا - میں نے پہلے بھی آپ کی وساطت سے عرض کیا ہے

کے پرچے درج ہوئے ۔ پولیس خاموش تماشائی نہیں بنی رہی بلکہ مداخلت کی گئی جناب والا ۔ یہ معاملہ عدالت میں جائے گا اور جو بھی مجرم ہوگا اسے سزا ملے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا اس بات سے متعلق ہے کہ جھگڑا ہوا اور پولیس نے وہاں کوئی مناسب کارروائی نہیں کی ۔

I admit it. Those who are not in favour of the motion may rise in their seats.

Raja Muhammad Afzal Khan : Sir, on a point of privilege.

Mr. Speaker : When I ask for votes I do not listen to any Member in the House. . . . .

Count was taken. . . . . It falls short of the required number.

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون نے انکشاف کیا ہے کہ تحریک استقلال کا کوئی سیاسی وجود نہیں ہے اور یہ سیاسی جماعت نہیں ہے ۔

آوازیں ۔ یہ سازشی جماعت ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ یہ ایک غلط بیانی ہے اور اس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہمیشہ ہر دور میں کہی جاتی رہی ہے اور ایک روایت ہے کہ دوسری جماعت کو ہمیشہ سازشی کہا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات وزیر موصوف نے نہیں کہی ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جو بر سراقتدار جماعت ہوتی ہے وہ ہمیشہ یہ کہتی چلی آ رہی ہے اور یہ ایک روایت بن چکی ہے ۔ اس روایت کے ہم عادی ہو چکے ہیں ۔ ہم سنتے رہے ہیں اور سنتے رہیں گے ۔ باقی جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک جمہوریت کا تعلق ہے ہم لوگ اس حد تک تعاون کر رہے ہیں کہ پیپلز پارٹی کا جلسہ بھی ہوتا ہے اس میں بھی چندہ دیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Your point has been noted.

راجہ محمد افضل خان ۔ پیپلز پارٹی کا جلسہ ہوا تھا تو میں نے اس میں بھی چندہ دیا تھا ۔ یہ ہر شخص کا بنیادی حق ہے کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق بات کرے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ نے وزیر قانون کی تردید کر دی ہے

جو ان کی رائے ہے آپ نے اس سے اتفاق ھی نہیں کیا بلکہ آپ نے اپنی رائے کا اظہار بھی کر دیا ہے - یہ معاملہ ختم ہوگیا ہے - اب ایک قرارداد میاں خورشید انور صاحب کی طرف سے آئی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میری ایک تحریک التوا ہے -

مسٹر سپیکر - جتنی تحریک ھائے ہوئی تھیں آج ہو گئی ہیں باقی کل ہوں گی -

سید تابش الوری - آج آپ نے ایک تحریک التوا take up کی ہے - جناب والا - یہ آپ کی اپنی روایت ہے کہ کم از کم پندرہ بیس تحریک التوا take up کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر - نہیں - کافی ہو گئی ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - take up نہیں ہوئیں بلکہ drop ہوئی ہیں -

مسٹر سپیکر - اگر کوئی تحریک take up نہیں ہوئیں تو اور بات ہے - میں جن کو پڑھ کر آیا تھا وہ میں نے take up کر لی ہیں - اگر آنریبل ممبر تشریف نہیں لائے تو میں کیا کر سکتا ہوں -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ پرانی ہو جائے گی -

مسٹر سپیکر - ایک دن میں کیا پرانی ہو جائے گی -

سید تابش الوری - جناب والا - آپ اس کو leniently دیکھیں کیونکہ آج ایک گھنٹہ کا کام پانچ منٹ میں ختم ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - سید صاحب میں ہمیشہ رعایت کرتا ہوں آپ بھی کبھی رعایت کر لیا کریں - I could count the votes اس کے باوجود میں نے اس میں تھوڑی سی بحث کی اجازت دی ہے - مجھے تحریک کے حقائق کا علم تھا -

Please do not insist in that manner.

قرار داد

پاکستان کے مستقل آئین میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ارکان کی تعداد میں اضافہ

میاں خورشید انور - جناب والا - میں ایک قرار داد پیش کرتا ہوں جس سے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں نے اس سے اتفاق فرمایا ہے کہ اس

کو متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے۔ قرار داد یہ ہے :

اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ قومی اسمبلی سے پر زور سفارش کی جائے کہ پاکستان کے مستقل آئین میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ارکان کی تعداد ۲۰۰ سے بڑھا کر ۲۵۰ کر دی جائے۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ جیسے آپ نے خود فرمایا ہے بالکل صحیح تھا ۔ اصولی طور پر ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں ۔ اصول یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کی سیٹوں کی تعداد بڑھائی جائے جب کہ دوسرے صوبے جو چھوٹے ہیں ۔ جہاں آبادی کم ہے وہاں یہ تعداد دوگنی کی جا رہی ہے لیکن پنجاب میں ماشا اللہ آبادی کی اکثریت ہے ۔ وہاں پہلے کافی تعداد ہے لیکن اس خیال سے کہ حلقوں میں ارکان اور بھی زیادہ اچھی طرح خدمت کر سکیں ۔ حلقے جو دور دراز ہیں ان میں کچھ کمی آ جائے تو اس اعتبار سے ہم اس سے بالکل متفق ہیں لیکن میری طرف سے اس قرار داد میں یہ اصولی تبدیلی ہے کہ چونکہ مرکز میں مرکزی اسمبلی کے لئے آئین میں ایک خاص تعداد سیٹوں کی مقرر کر دی گئی اور پنجاب کو آبادی کے اعتبار سے قومی اسمبلی میں نشستیں ملی ہیں تو میں اس میں یہ تبدیلی کرنی چاہتا ہوں کہ جتنی سیٹیں پنجاب کے لئے مرکزی اسمبلی میں رکھی جائیں پنجاب کی اسمبلی میں اس سے دوگنی سیٹیں رکھی جائیں ۔ تقریباً تقریباً یہی فگرز آ جائیں گی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے حساب لگایا اس طرح سے ۲۵۰ سیٹیں ہی بنتی ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ہم ایک اصول کے تحت سیٹیں رکھنی چاہتے ہیں ۔ فرض کیجئے ۲۴۸ ہوں ، ۱۲۰ ہوں جتنی بھی اس کے حساب یا اس کے مطابق یہ تعداد ہو اس میں ایک یا دو کی کمی بیشی نہیں ہونی چاہئے اس میں ایک چیز متعین حد تک رہے گی ۔ ہر ممبر نیشنل اسمبلی کے نیچے دو ممبر صوبائی اسمبلی کی سیٹیں آ جائیں اس طرح انتخابی مہموں میں کام کرنا زیادہ بہتر ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں وزیر خزانہ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ اصولی طور پر انہوں نے ٹھیک فرمایا ہے ۔ میں نے حساب لگایا ہے ۲۵۰ سیٹیں بنتی ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ ہم نے بھی حساب لگایا ہے یہی فگرز نکلتے ہیں لیکن ہم ان

اعداد و شمار کو سامنے نہیں رکھتے - اس کی بجائے ہم اس اصول کو سامنے رکھتے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - بالکل ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - پھر اس قرار داد کو re-draft کر لیا جائے -

مسٹر شمیم احمد خان - (مسٹر ڈپٹی سپیکر) - جناب والا - اس سلسلہ میں میری طرف سے ایک ترمیم لے لی جائے -

میاں خورشید انور - دو سو سے بڑھا کر قومی اسمبلی کی مخصوص نشستوں سے دوگنی تعداد کر دی جائیں - اس سے کوئی فرق نہ ہوگا - سیٹیں تقریباً ۲۵۰ ہی ہوں گی -

وزیر خزانہ - ٹھیک ہے - میری اس ترمیم کے مطابق قرار داد آ جائے گی -

مسٹر شمیم احمد خان - جناب والا - میری ترمیم یہ ہے کہ جہاں پر ''قومی اسمبلی،، لکھا ہے وہاں '' آئین ساز اسمبلی ،، کر دیا جائے - کیونکہ آئین آئین ساز اسمبلی نے بنانا ہے قانون ساز اسمبلی نے نہیں بنانا ہے -

وزیر خزانہ - نہیں - جناب والا - میں معافی چاہتا ہوں - آئین بنانے کے بعد اس کی حیثیت قومی اسمبلی کی رہ جائے گی اور جس سے ہم نے متعین ہونا ہے وہ قومی اسمبلی ہے -

مسٹر شمیم احمد خان - میرے کہنے سے یہ مراد ہے کہ جو قرار داد انہوں نے پیش کی ہے اس میں '' قومی اسمبلی ،، لکھا ہے کہ قومی اسمبلی سے سفارش کی جائے - میں یہ کہہ رہا ہوں کہ '' قومی اسمبلی ،، کی بجائے اس میں ''آئین ساز اسمبلی،، لکھ دیا جائے - اس قرارداد میں یہ سقم ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ایک گزارش ہے کہ جہاں تک حنیف رامے صاحب کی تجویز کا تعلق ہے یہ اصولی طور پر درست ہے - قابل عمل ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے - میں صرف ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ پہلے بھی بلوچستان ، سندھ اور سرحد کی صوبائی اسمبلیوں کے لئے نشستیں متعین ہوئی ہیں وہ اس اصول کے تحت نہیں ہوئیں کہ ان کے جتنے ممبر قومی اسمبلی میں ہوں اس سے دوگنی سیٹیں کی جائیں - انہوں نے اپنے فارمولے اور اپنے criteria کے لحاظ سے ان کی تعداد مقرر کی ہے - اگر ہم پنجاب کے لئے انہیں یہ تجویز کریں کہ قومی اسمبلی میں دوگنی سیٹیں دی جائیں تو پھر ان تمام صوبوں کے لئے ایک اصول بنانا پڑے گا اور ان کے لئے مزید پیچیدگی کا

باعث بن جائے گا ۔ جس طرح انہوں نے دوسرے صوبوں کی نشستیں تعین کرتے وقت اس چیز کو مد نظر نہیں رکھا کہ قومی اسمبلی کے ممبران سے دوگنی ہوں اسی طرح ہم بھی انہیں مشکل میں نہ ڈالیں ۔ اب اگر ہم specifically تجویز کریں کہ پنجاب کے لئے ۲۵۰ نشستیں مقرر کی جائیں تو ان کے لئے بھی سہولت ہوگی اور دوسروں کو اس میں سوچنے کا موقع نہیں ملے گا ۔ اگر ہم نے ایک اصول ان کے سامنے رکھا پھر انہیں یہ سوچنا پڑ جائے گا کہ آیا بلوچستان میں قومی اسمبلی میں جتنی سیٹیں ہیں اس کو دوگنا کرنے سے ان کی موجودہ نشستیں کم ہوتی ہیں یا زیادہ ہوتی ہیں اسی طرح سندھ اور سرحد میں بھی complication پیدا کر دیں گے ۔ اگر آپ نظر ثانی فرمائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر اسی شکل میں قرار داد بھیجیں تو بھی ٹھیک ہے ۔ اگر نظر ثانی فرما سکتے ہیں تو اس میں specification دے دیں کہ ۲۵۰ نشستیں پنجاب کی رکھیں اور اس کے مطابق وہ سوچ لیں گے کہ آیا یہ جائز ہے ، درست ہے یا نہیں ۔ دوسرے صوبوں کو بھی اس میں اعتراض نہیں ہوگا ۔ اگر دو کا مطالعہ ہم نے کیا تو یہ ان کے لئے مشکل ہو جائے گا کہ پنجاب کے لئے تو ایک فارمولا رکھیں اور سندھ ۔ بلوچستان اور سرحد کے لئے دوسرا فارمولا بنائیں ۔ میں سمجھتا ہوں یہ قابل عمل نہیں ہوگا ۔

جناب والا ۔ میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ آپ specific figures دیں کہ اس ایوان کی ۲۵۰ نشستیں نئے آئین میں مقرر کی جائیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ جہاں تک اس قرار داد اور اس بات کا تعلق ہے کہ قومی اسمبلی سے صوبائی اسمبلی کی نشستیں دوگنی کر دی جائیں ۔ میں جناب حنیف رامے صاحب کی اطلاع کے لئے یہ گزارش کروں گا کہ پہلے بھی ایک ممبر نیشنل اسمبلی کے حلقہ سے اڑھائی ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے ہیں کسی حلقہ میں تین بھی ہیں ۔ اگر سیٹیں بڑھیں بھی تب بھی ہمارا حق پورا نہیں ہوتا ۔ جو مراعات دوسرے صوبوں کو دی گئی ہیں چونکہ یہ الیکشن کا اصول ہے انتخاب کا اصول ہے اس لئے آبادی کے لحاظ سے سیٹیں مقرر کی جائیں کہ اتنی آبادی پر ایک سیٹ ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں ۔ پھر تقریر کریں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اسی پر آ رہا ہوں ۔ جب صوبہ سرحد ، سندھ اور بلوچستان کی صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں دوگنی کر دی گئی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ پنجاب کی حق تلفی کی جائے

اور اس کی سیٹیں دوگنی نہ کی جائیں ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ہمیں اپنا مطالبہ پورا کرنا چاہئے ۔ اس لحاظ سے پنجاب اسمبلی کے لئے ۳۷۲ نشستوں کے لئے سفارش کرنی چاہئے ۔ جب ایک اصول بنا لیا گیا ہے تو ہم پھر ڈرتے کیوں ہیں ۔ جھجھکتے کیوں ہیں ۔ سکھڑتے کیوں ہیں ۔ حقوق مانگے بغیر نہیں ملتے ہیں ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا پورا مطالبہ کریں ۔ اس میں کوئی زیادتی نہیں ہے ۔ ہم کوئی ناجائز مراعات نہیں مانگ رہے ہیں ۔ جب دوسرے صوبوں کے لئے یہ اصول اپنا لیا گیا ہے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو اصول سندھ ، بلوچستان اور سرحد سے کیا گیا ہے پنجاب کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے اور ہمیں بھی اتنے ہی حقوق دیئے جائیں ۔ اس لئے ہمیں ۳۷۲ سیٹوں کا مطالبہ کرنا چاہئے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ کوئی جذباتی مسئلہ نہیں ہے جو صوبہ بھر کے لئے آبادی کے تابع ہے ۔ فرض کیجئے کہ جہاں ۱۰ یا ۲۰ سیٹیں ہوں جن سے اس اسمبلی کی کارروائی صحیح طریقہ سے نہ چل سکتی ہو تو وہاں کے لئے ایسا کیا گیا ہے کہ وہاں سیٹوں کی تعداد ۱۰۰ فی صدی بڑھا دی گئی ہے لیکن یہ کسی عام اصول کے تحت نہیں ہے کیونکہ سندھ میں تعداد ۱۰۰ فیصدی نہیں بڑھائی گئی ۔ سوال یہ ہے جناب والا ۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ کسی صوبائی اسمبلی یا کسی قومی معاملے میں رائے دینی ہو یا خیال ہو کہ رائے دینے میں کسی صوبہ کے ممبران کی تعداد اگر کم ہوگئی تو اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ دیکھنا یہ ہے کہ معزز ایوان کو viable اور پریکٹیکل حالت میں رکھنے کے لئے کتنے ارکان کی ضرورت ہے ۔ یہ بھی ایک صحیح حقیقت ہے کہ ۱۵۰ آدمی بھی بڑے اچھے طریقہ سے اسمبلی چلا سکتے ہیں لیکن چونکہ بہت بڑے بڑے حلقوں میں حلقہ ہائے نیابت پھیلے ہوئے ہیں اس لئے بہت غور و فکر کے بعد یہ مناسب سمجھا کہ اس کی تعداد ۲۰۰ سے بھی آگے چلی جائے لیکن اگر اس طرح ہم کریں گے تو پھر یہاں پر کوئی یہ بھی کہہ سکیں گے کہ ۵۰۰ یا ہزار ہو جائے ۔ جناب والا ۔ ایوان میں صدیوں میں جا کر اضافہ ہوتا ہے ۔ اس لئے یہ مسئلہ جذباتی نہیں ہے ۔ اس میں کسی اسمبلی نے کسی قومی مسئلے پر رائے نہیں دینی ۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ ۱۵۰ کا ایک ایوان کافی ہے اگر اس کی بجائے ۲۰۰ بھی کافی نہیں سمجھے گئے تو ہماری جچی تلی رائے ہے جناب والا ۔ اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے یہی ایک رائے دینی چاہتا ہوں کہ اسی طریقہ سے ہمیں یہ بات نیشنل اسمبلی کو کہنی چاہئے کہ پنجاب اسمبلی کی تعداد پنجاب کی اس تعداد سے جو اسے نیشنل اسمبلی میں حاصل ہو اپنی آبادی کے تناسب سے دوگنا

رکھی جائے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی ترمیم تحریری طور پر دیدی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب وزیر خزانہ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ نیشنل اسمبلی کی تعداد سے دوگنی سیٹیں صوبائی اسمبلی کے ممبران کی رکھی جائیں گی ۔ اس وقت غالباً آپ نے سنا نہیں ہے میں آپ کی وساطت سے ان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ موجودہ پوزیشن یہ ہے کہ کسی جگہ صوبائی اسمبلی کے ممبران کی تعداد تین گنا ہے اور کسی جگہ ڈھائی گنا ہے ۔ مثلاً مظفر گڑھ میں تین ممبر نیشنل اسمبلی میں ہیں لیکن صوبائی اسمبلی کے ممبران کی تعداد سات ہے اس طرح یہ تعداد دوگنی سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ جو اصول آپ وضع کر رہے ہیں اس کے تحت تعداد کم ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ نیشنل اسمبلی کی سیٹیں بڑھ رہی ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ میاں خورشید انور صاحب نے ۱۰ دفعہ فرمایا ہے کہ میں نے حساب لگایا ہے کہ ۲۵۰ سیٹیں بنتی ہیں اس کے بعد یہ بات کی جا رہی ہے کہ شاید سیٹیں کم ہو جائیں ۔ جناب والا ۔ یہ حساب کا مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پرانی تعداد سے حساب لگا رہے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اب نیشنل اسمبلی کے ممبران کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker : It will come up in due course.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر تعداد زیادہ سے زیادہ بڑھی تو ۱۰۰ ہو جائے گی ۔ وہاں تعداد ۱۰۰ ہو جانے سے پنجاب کو فائدہ نہیں پہنچتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہو رہا لہذا یہ مسئلہ کل زیر بحث آئے گا ۔ مجھے پہلے یہ تاثر دیا گیا تھا کہ اس پر بحث نہیں ہوگی ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ رائے لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسا ریزولیوشن جس پر ووٹنگ ہونی ہوتی ہے اس کا آپ نوٹس دیں ۔ وہ ایجنڈے پر آئے گا ۔ اسی لئے اس کو کل تک کے لئے رکھ لیا ہے ۔ کیونکہ جب آج یہ میٹنگ ختم ہو جائے گی تو ممبران کوئی متفقہ فیصلہ کر لیں گے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۴۴ کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۴۴ کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۹ کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۹ کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ چوہدری فرزند علی رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ چوہدری فرزند علی رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسد اللہ ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۸ (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت متعین ۴ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ دی مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۸ (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۴ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں لیاقت حسین مڑل ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی لینڈ ریفارمز (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ دی لینڈ ریفارمز (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ پیش

کرنے کی مدت میں ۱۳ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۸ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء کو لیتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ پہلے جو ہمیں ایجنڈا مہیا کیا گیا تھا کیا یہ ایجنڈا اس کے مطابق ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آج کی تاریخ کے ایجنڈا میں یہ بل نمبر ۱ آئٹم ہے ۔ کیا آپ کو یہ ایجنڈا نہیں ملا تھا ؟

میاں خورشید انور ۔ جناب کل ملا ہے ۔ گورنمنٹ کی طرف سے جتنے بل پیش کئے گئے ہیں ان کا تسلسل قائم رکھا گیا تھا جو ہمیں بتایا گیا ہے ۔ اس کے مطابق سمال انڈسٹریز کے بل پر بحث ہونی تھی لیکن دفتر کی طرف سے جو ہمیں مہیا کی گئی ہے وہ کچھ مختلف ہے ۔

Mr. Speaker : That was the agenda for an earlier date and not for the 2nd of April. I have not been able to appreciate your point.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I draw your attention to Rule 25 of the Rules of Procedure, in which it is clearly laid down—

> Subject to these rules all business fixed for any day and not disposed of before the termination of the sitting shall (shall is mandatory) stand over until the next day available for such class of business or until such other day in the session so available as the member-incharge of the business may desire but private members' business so standing over shall have no priority on such day unless it has been commenced, in which class it shall only have priority over private members' business fixed for such day except the Bills to be introduced.

جناب والا ۔ جو ایجنڈا جاری کیا گیا ہے یہ ۹ مارچ کا ایجنڈا ہے ۔ جو بہت comprehensive تھا ۔ اس کی رو سے پہلے پنجاب ایکیوزیشن آف لینڈ بل آیا جو کہ پاس ہو گیا ۔ پھر اس کے بعد لینڈ ریفارمز بل کی presentation ہو گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو summarize کرنے کی کوشش کیجئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایجنڈا کے مطابق سمال انڈسٹریز بل پر بحث ہونی چاہئے تھی ۔ یہی ایجنڈا چلتا آیا ہے ۔ میں یاد دلا دوں کہ آخری اسمبلی کی نشست ۲۲ تاریخ ہوئی تھی ۔ اس روز کے ایجنڈا میں بھی لکھا تھا کہ منگل کی فہرست سے باقی ماندہ کارروائی ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۲۴ کی طرف دلاؤں گا جس میں صاف طور پر درج ہے اور اس کے ساتھ ہی قاعدہ ۲۱ کی طرف بھی توجہ دلاؤں گا ۔

> 21 (1) The Secretary shall arrange Government business in such order as the Minister for Law and Parliamentary Affairs or, in his absence, any other Minister may intimate on behalf of the Government.

جس وقت جناب والا ۔ ایجنڈا تیار کیا جا رہا ہوتا ہے تو جناب لا منسٹر صاحب کے مشورہ سے تیار کرتے ہیں جو کہ اپنے وقت پر dispose of ہوتا ہے ۔ اسی طرح قاعدہ ۲۵ کے مطابق جو ایجنڈا بچ جائے گا وہ اگلے دن پر آئے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ نیا ایجنڈا تو ہر روز جاری ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : Haji Sahib Rule 25 opens with the words "Subject to these rules" and it is also subject to Rule 21. Therefore fresh agenda is issued for every day. Rule 25 is subject to 21 and the Minister for Law and Parliamentary Affairs and another Minister in his place is entitled to change order of agenda.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ کل ہمیں یہ ایجنڈا ملا ہے ۔ کل کے لئے ترامیم پیش کرنے کی اجازت فرما دیجئے ۔

Mr. Speaker : How can I permit that. This bill has been on the agenda for the last one month and there are scores of amendments.

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ اس ہاؤس کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ جب کارروائی شروع ہو تو اس کے مطابق اپوزیشن اور حکومتی پارٹی کے ارکان تیاری کریں ۔ اب ہم نے تیاری تو چھوٹی صنعتوں کے بل کے متعلق کی ہے ۔ اس لئے اب ہمیں اس بل پر تیاری کرنے کا موقع ملنا چاہئے ۔

Mr. Speaker : I have given my decision.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے ۔ یہ ناانصافی ہے آپ حکومت کے اشارہ پر چل رہے ہیں ۔ ہم احتجاج کرتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں) جناب والا ۔ ہم اور کیا کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : A Minister to move the University of the Punjab bill, 1973.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء جیسا
کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے
سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء جیسا
کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے
سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

آوازیں ۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ پہلے میں نے oppose کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ترامیم ہیں ۔ پہلے ترامیم پیش ہوں گی ۔ مخالفت کرنے والی بات بعد میں ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس کو میں نے سب سے پہلے oppose کیا ہے ۔ اس لئے مجھے پہلے بولنے کا موقع دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رولز کے مطابق پہلے ترامیم پیش ہوں گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے بل پیش کیا ہے اور ہم نے اس کی مخالفت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ رولز پڑھیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ جیسا
کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے

سفارش کی ہے ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ معلوم
کرنے کے لئے متداول کرایا جائے۔

جناب والا ۔ چونکہ یہ تاریخ گذر چکی ہے اس لئے میں اب اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے اپنی ترمیم واپس لے لی ہے اگلی تحریک میاں خورشید انور صاحب کی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء جیسا
کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے
سفارش کی ہے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول
کرایا جائے۔

جناب سپیکر ۔ اس کے ساتھ ہی میری اور بھی ترمیم ہے ۔ مجھے پتا ہے کہ آپ اس کے خلاف فیصلہ دیں گے ۔ نمبر ۴ پر میری امنڈمنٹ ہے اس میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ معلوم کرانے کے لئے متداول کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو خود ہی اس کا احساس ہو گیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس لئے دوبارہ ترمیم دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء جیسا
کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے
سفارش کی ہے ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ معلوم
کرنے کے لئے متداول کرایا جائے۔

جناب والا ۔ ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء کی تاریخ گزر چکی ہے ۔ اصل میں ہم سمجھ رہے تھے کہ ابھی یہ بل take up نہیں ہوگا ۔ اور جب یہ بل اپنی باری پر آئے گا تو ہم اس میں مناسب ترامیم پیش کر سکیں گے اس کا ہمیں موقع نہیں ملا ۔ کل ہی ہمیں یہ ایجنڈا serve کیا گیا ہے اور ہم اس حق سے جو بنیادی طور پر ایک ممبر کی حیثیت سے میں حاصل ہے محروم ہو گئے ہیں ۔ یہی میں آپ کی خدمت میں احتجاجی طور پر گذارش ابھی پیش کر رہا تھا جس کی آپ نے

اجازت نہیں دی ۔ ہر اصول اور قاعدہ کے پس منظر میں اس کا الگ فلسفہ ہوتا ہے ۔ یہاں بھی اسمبلی کے لئے جو اصول و ضوابط مرتب کئے گئے ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ اراکین اسمبلی کو پورے طور پر یہ موقع مل سکے کہ وہ بل کے سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کر سکیں ۔

Mr. Speaker : The Rules are very clear.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ رولز کے پس منظر میں **common sense** کو مدنظر رکھنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ ۲۰ مارچ گزر چکی ہے اس لئے یہ ترمیم **infructuous** ہو گئی ہے ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء
> جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم
> نے سفارش کی ہے ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء تک
> رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion moved is :

> **The University of the Punjab Bill, 1973 as recommended by the Standing Committee on Education be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April, 1973,**

Minister for Education : I oppose it Sir.

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں خورشید انور (ملتان ۱۲) ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم صاحب نے یہ قانون پیش کرتے وقت فرمایا تھا کہ یونیورسٹی کو زیادہ سے زیادہ جمہوری اور خود مختار ادارہ بنانے کے لئے یہ بل پیش کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اس بل کے مطالعہ کے بعد یقیناً آپ بھی اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے کہ یہ یونیورسٹی بل جمہوری اداروں اور دیگر خودمختار اداروں کو پابند کرنے کے لئے یہ قانون حکومت لا رہی ہے اور اس کو یہاں پیش کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ یونیورسٹی بل پر طلباء کا ردعمل اخبارات میں آ چکا ہے ۔ طلباء

اس سے مطمئن نہیں ۔ ۔ اساتذہ اس سے مطمئن نہیں ۔ وزیر تعلیم صاحب یہ کس طرح فرما سکتے ہیں کہ اتنے بڑے اہم ادارے کے لئے وہ کوئی اصلاحی قسم کا قانون لا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ دراصل بر سر اقتدار پارٹی کا اس قانون کو لانے کا کوئی اچھا مقصد نہیں ہے ۔ حکومت نے ۔ سرکاری پارٹی نے اس بل کے ذریعے کوشش کی ہے کہ اتنے اہم اور باعزت ادارے پر سیاسی کنٹرول کیا جائے ۔ جناب والا ۔ اس میں تجویز کیا گیا ہے کہ چانسلر اور وائس چانسلر کے ساتھ ساتھ وزیر تعلیم کو پرو چانسلر بنا دیا جائے ۔ اس دفعہ کے خلاف اور اس تجویز کے خلاف پورے صوبے میں خاصا احتجاج کیا گیا ہے ۔ عوام میں بے چینی ۔ اضطراب پایا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ وزیر تعلیم صاحب اتفاق سے ایک بڑے شریف آدمی ہیں لیکن یہ کرسی ان کی مستقل وراثت نہیں ہے ۔ کل کو جناب بھی وزیر تعلیم بن سکتے ہیں ۔ جناب رؤف طاہر صاحب بھی اس کے لئے امیدوار بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جب ہم مستقل قانون سازی کرتے ہیں تو ہمیں اس میں بڑی دور اندیشی اور دور بینی سے کام لینا چاہئے ۔ وزیر تعلیم صاحب نے یونیورسٹی پر اپنے آپ کو مسلط کرنے کے لئے یا اپنی پارٹی سے مجبور ہو کر یہ دفعہ اور تجویز رکھی ہے جس کی کوئی باشعور آدمی تائید نہیں کر سکتا ۔ یونیورسٹی انتظامیہ کو بھی اس قانون کے تحت کافی حد تک پابند بنایا گیا ہے ۔ اس کے خلاف ملازمین بارہا احتجاج کر چکے ہیں ۔ پروفیسر صاحبان بھی اس پر اپنی برہمی کا اظہار کر چکے ہیں ۔ ان تمام وجوہات کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ اس مسودہ قانون کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکمران پارٹی کو اسے جلد پاس کرانے کی کوئی اتنی جلدی نہیں ہے کیونکہ اب اس کی میعاد چھ ماہ بڑھ چکی ہے ۔ خاصا وقت ہمارے پاس ہے ۔ رائے عامہ رکھنے والے پروفیسر حضرات ۔ اساتذہ کرام ۔ طلباء اور ان کی انجمنوں سے رائے لینے اور مناسب رد و بدل کے بعد اس کو باقاعدہ یہاں پیش کیا جائے ۔

مجھے امید ہے کہ وزیر تعلیم صاحب اس ایوان میں پارٹی سے بالاتر ہو کر اور پارٹی کے نقطہ نظر سے بالا تر ہو کر غور فرمائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اگر اس پر سنجیدگی سے غور کریں تو وہ اپنی فطری شرافت کی وجہ سے اس اپیل کو منظور فرمائیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں ان کو اس سلسلے میں جلدی بھی نہیں ہے ۔ اس لئے طلباء کی رائے اس پر لینا بھی ضروری ہے ورنہ یہ ہوگا کہ اگر طلباء مطمئن نہیں ہوں گے تو آپ جانتے ہیں کہ وہ سڑکوں پر نکل آئیں

گے اور ہڑتالیں کریں گے ، مظاہرے کریں گے - اس طرح تعلیم کا نقصان بھی کریں گے اور پریشانی کا موجب بنیں گے - انتظامیہ کے لئے نت نئے مسائل پیدا ہوں گے - ضروری ہے کہ اس بل پر رائے عامہ معلوم کی جائے - اگر جناب کو موقع ملا ہو تو آپ نے اس بل پر ایک نظر ڈالی ہوگی - آپ بھی اتفاق فرمائیں گے کہ سینٹ اور سنڈیکیٹ میں ارکان اسمبلی کو بھیجنے کا جو طریقہ کار رکھا گیا ہے وہ بھی نہایت ناقص ہے - ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر اس اہم ادارے میں اس معزز ایوان کے نمائندے جانے تھے تو ان کو باقاعدہ طور پر منتخب کر کے بھیجا جاتا - لیکن ہوگا یہ کہ پروچانسلر یا ان کی پارٹی اپنے چہیتے آدمیوں کو وہاں بھیج دے گی اور یہ ضروری بھی نہیں کہ وہ کوئی اہم کام کر سکیں گے یا تعلیم کے سلسلے میں ماہر ہوں - چونکہ رؤف طاہر صاحب آج کل وائس چانسلر کی کمیٹی کے ممبر ہیں یہ تعلیم کی روشنی پھیلانے کی بجائے اندھیرا پھیلا رہے ہیں -

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن - جناب والا - یہ بالکل غیر متعلقہ بات کہہ رہے ہیں - انہوں نے اپنی ترمیم کے بارے میں صرف ایک دو فقرے کہے ہیں - وہ مسودہ قانون پر تبصرہ کرنا چاہتے ہیں جو ان کو نہیں کرنا چاہئے اور ان کے دائرہ ترمیم سے باہر ہے یہ اپنی ترمیم کے دائرہ میں رہ کر خیالات کا اظہار کریں -

Mr. Deputy Speaker : I have been listening very carefully. The member is not irrelevant.

میاں خورشید انور - شکریہ جناب -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے حکمران جماعت سے اپیل کروں گا کہ اگر انہوں نے بل جلدی اور بر وقت پاس کرانا ہے تو کم سے کم مداخلت کریں صرف کارروائی ڈالنے کے لئے مداخلت نہ کریں - آپ نے بھی ان کی تقریر کو relevant سمجھا اور میاں خورشید انور صاحب بھی relevant تقریر کر رہے ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - کورم نہیں ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - گنتی کی جائے . . . . . گنتی کی گئی . . . . . کورم پورا نہیں ہے . . . . . گھنٹی بجائی جائے . . . . . گھنٹی بجائی گئی . . . . . کورم پورا ہوگیا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - پنجاب یونیورسٹی

بل جو زیر غور ہے یہ money bill ہے اور آئین کے آرٹیکل ۱۲۹ کے تابع کوئی بھی money bill پیش نہیں ہو سکتا جب تک جناب گورنر صاحب کی اس پر assent نہ ہو ۔ اس سلسلے میں آپ کی توجہ عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۲۹ کی طرف مبذول کراؤں گا ۔

Article 129 (1) of the Interim Constitution :
Except on the recommendation of the Governor, no Bill or amendment shall be introduced or moved in the Provincial Assembly.

اس کے بعد آپ کی requirements قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۷۲ میں واضح طور پر درج ہیں ۔

Rule 72(2) of the Rules of Procedure :
"The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of objects and reasons, and if the Bill is one that requires the previous sanction or recommendation of the Governor for its introduction, the notice shall also be accompanied by such sanction or recommendation."

اس کے بعد میں بل زیر غور کی کلاز ۱۰ - ۱۵ اور ۲۵ کی طرف مبذول کرواتا ہوں ۔

کلاز ۱۰ میں Creation of Posts رکھی گئی ہیں ۔

"10. The following shall be the officers of the University :—

(i) The Chancellor :
(ii) The Pro-Chancellor ;
(iii) The Vice-Chancellor ;
(iv) The Deans ;
(v) The Directors ;
(vi) The Principals of the constituent colleges ;
(vii) The Chairman ;

(viii) The Registrar ;
(ix) The Treasurer ;
(x) The Controller of Examinations ;
(vi) The Librarian ; and
(xii) such other persons as may be prescribed."

کلاز ۱۵ (۴) میں powers دی گئی ہیں ۔

"15(4) The Vice-Chancellor shall also have the powers :—

(i) to create and fill temporary posts for a period not exceeding six months ;
(ii) to sanction all expenditure provided for in the approved budget, and to re-appropriate funds within the same major head of expenditure ;
(iii) to sanction by re-appropriation an amount not exceeding Rs. 5,000 for an unforseen item not provided for in the budget, and report it to the syndicate at the next meeting."

یہ تمام بل money bill ہے ۔

قواعد کے تحت اور آئین کے تحت کوئی بھی منی بل اس وقت تک پیش نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ساتھ جناب گورنر صاحب کی رضامندی کا نوٹس منسلک نہ ہو ۔ جناب والا ۔ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ اس بل کے لئے جناب گورنر صاحب کی رضامندی نہیں لی گئی ۔ ان کی سفارش حاصل نہیں کی گئی اور وہ نوٹس جو ہمارے پاس تقسیم ہوا ہے وہ اس کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی وہ آفس میں بھیجا گیا ہے ۔ ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بل اس وقت تک اس ہاؤس میں زیربحث نہیں آ سکتا جب تک اس کی رضامندی جناب گورنر سے نہیں لے لی جاتی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں بھی یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس بل کو بالکل غیر ضروری طور پر اس ہاؤس میں لایا گیا ہے اور گورنر صاحب کی منظوری حاصل کرنے کے بعد یہ بل ایسے ہی ہوگا جیسے آج پیش ہو رہا

ہو ۔ اس کے بعد یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جائے گا اور اس کے بعد اس ہاؤس میں آ سکتا ہے ۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی پہلی رپورٹ بھی جائز نہیں ہے کیونکہ پہلے جب اس کو پیش کیا گیا تو یہ خلاف قاعدہ پیش کیا گیا تھا ۔ اسلئے اس کو واپس کیا جائے اور گورنر صاحب کی منظوری حاصل کرنے کے بعد پھر یہ ایوان میں پیش ہو اور پھر ہاؤس اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جناب سپیکر صاحب پہلے یہ رولنگ دے چکے ہیں کہ کسی بل کے پیش ہونے کے بعد اس پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ پیش ہونے سے پہلے اس پر اعتراض کر سکتے تھے لیکن اس وقت نہیں کر سکتے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ پہلے یہ بل پیش ہونا نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ اس کی ابتدا ہی غلط ہوئی تھی ۔ پہلے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اور آج یہ بل پیش ہونے کے بعد اس کی ترامیم زیر غور آ چکی ہیں اور اس کی وہ سٹیج گذر چکی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے اس کو بل تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اور اگر انہوں نے پہلے غلطی کی ہے تو ہم اس غلطی پر انگوٹھا کیسے لگا سکتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : I have ruled it and now Mian Khurshid Anwar to continue his speech.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قاعدہ ۷۲ (۳) کے تحت جناب سپیکر کو یہ اختیار تو ضرور ہے کہ وہ اس امر کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ بل منی بل ہے یا نہیں ہے ۔ اگر وہ یہ فیصلہ کر دیں کہ یہ بل منی بل ہے تو پھر اس کو یہیں drop کرنا لازمی ہے ۔ کیونکہ وہ بل پیش نہیں ہو سکتا ۔ جہاں تک عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۳۱ کا تعلق ہے اس میں یہ پاورز دی گئی ہیں کہ اگر کسی بل کے لئے پہلے گورنر کی رضامندی نہ لے لی گئی ہو اور وہ گورنر صاحب بھی بل کو اسمبلی کے پاس کرنے کے بعد منظور کر دیں تو یہ تصور کیا جائے گا کہ اس کی منظوری پہلے ہو چکی ہے ۔ اس کا اطلاق اس صورت میں ہوگا کہ اسمبلی میں پوائنٹ آؤٹ نہ کیا جائے ۔ یہ بل زیر غور ہو اور یہ نوٹس میں نہ لایا جائے کہ یہ بل منی بل ہے اس پر آپ بحث نہیں کر سکتے ۔ اور وہ misconception میں go through ہو جائے ۔ اسمبلی سے بل پاس ہو جائے ۔ اس کے بعد جناب گورنر اس پر رضامندی

دے دیں تب تو آئین کا آرٹیکل ۱۴۱ حاوی ہو جائے گا - جب بل کو زیر غور لانے کے دوران یہ نوٹس میں لایا جائے کہ یہ بل منی بل ہے اور ہم اس پر بحث نہیں کر سکتے - اس پر آپ یہ تو فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ منی بل نہیں ہے ہم اس کو چیلنج نہیں کر سکتے - آپ کا فیصلہ فائنل ہے اور اگر آپ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ منی بل ہے تو پھر آپ کے پاس اور کہیں بھی ایسا اختیار نہیں ہے کہ آپ اس کی relaxation کر دیں - یہ گورنر صاحب کو اختیار ہے کہ جس وقت منی بل اس کے پاس رضامندی کے لئے جائے تو وہ اعتراض کر سکتا ہے کہ چونکہ میں نے پہلے سفارش نہیں کی تو اس کو واپس بھیج دیا جائے یا وہ اس پر رضامندی دے دیں کہ میری پہلی سفارش اس پر حاوی ہو جائے گی - آپ کو یہ اختیار نہیں کہ آپ قواعد یا آئین کی مقتضیات کو relax کر دیں یا قواعد میں کسی ایسی پروویژن کو آپ relax کر کے اسے ختم کر دیں یا منی بل جس کی مقتضیات آئین میں ہیں اس کو خلاف ضابطہ یہ ہاؤس منظور کر سکتا ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میرے پاس سپیکر صاحب کی رولنگ موجود ہے اور وہ ایک مثال ہے - میں اس پر عمل کروں گا - میاں خورشید انور -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جناب کو یہ اختیار نہیں ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں نے کہہ دیا ہے کہ کوئی بل چاہے وہ منی بل ہو یا نہ ہو - جب وہ ہاؤس کے سامنے پیش ہو جائے اور اس پر بحث شروع ہو جائے تو اس کے بعد اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا -

رانا پھول محمد خان - جناب - یہ کون سا قانون ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ رولنگ ہے شیخ رفیق صاحب کی -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - آپ یہ رولنگ دیں کہ منی بل ہے کہ نہیں -

(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا پھول محمد خان - جناب والا - حاجی سیف اللہ صاحب نے نکتہ اٹھایا تھا کہ پنجاب یونیورسٹی بل ایک منی بل ہے - اس پر گورنر صاحب کی منظوری حاصل نہیں کی گئی اس لئے یہ یہاں پیش نہیں ہو سکتا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں نے یہ پوائنٹ آف آرڈر پیش

کیا ہے ۔ کہ جناب سپیکر کو قاعدہ ۷۲(۳) کے تحت یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ کوئی بل جس کے بارے میں اعتراض کیا جائے کہ یہ منی بل ہے آیا وہ منی بل ہے کہ نہیں ہے ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ میں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ بل منی بل ہے اور آپ اس کو یہاں زیر غور نہیں لا سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ میں نے ایک رولنگ پہلے دی تھی ۔ رائے قائم کرنا تو آپ کا کام ہے ۔ فیصلہ کرنا میرا کام ہے ۔ رولنگ یہ تھی کہ جب بل پیش ہو جائے اس سٹیج پر اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ جب یہ پیش ہو رہا ہو اس سٹیج پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اعتراض پیش ہونے کے متعلق ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جناب سپیکر کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ آئین کی کسی پروویژن کو **relax** کر دیں یا اس کی **interpretation** کریں ۔ اس کے متعلق جو خاص اختیارات جناب گورنر صاحب کو ہیں کہ اس پر رضامندی دے دے وہ آرٹیکل ۱۴۱ کے تحت اسے استعمال کر سکتے ہیں کہ اگر وہ پاس ہونے کے بعد منظوری دے دیں تو وہ تصور ہوگا کہ پہلے بھی ان کی سفارش تھی ۔ جب ایک چیز اسمبلی میں پوائنٹ آؤٹ ہو جائے کہ یہ بل منی بل ہے تو آپ کو اس کا فیصلہ کرنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کا آئینی اعتراض بل پیش ہونے سے متعلق ہے ۔ اب بات گورنر صاحب کے اختیار کی رہ جاتی ہے ۔ یہ بل پیش ہو چکا ہے کہ آیا یہ **properly** پیش ہوا ہے یا نہیں ۔ اس کو آئین کس طرح **cover** کرتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ہم آپ سے رولنگ کا مطالبہ کر سکتے ہیں ۔ پوائنٹ اٹھا سکتے ہیں ۔ ان کا پوائنٹ بھی یہی ہے اور میرا پوائنٹ بھی یہی ہے کہ آپ رولنگ دیں کہ یہ بل منی بل ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ہر پوائنٹ پر رولنگ دینا میرے لئے ضروری نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مطالبہ کرنے سے کیا ہو جاتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب ۔ اس کے متعلق میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے اس

کے متعلق آپ فیصلہ فرمائیں ۔

Mr. Speaker : This point of order does not arise at this stage.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب بل پیش کیا جائے یا جب اس پر غور شروع ہو تو اس وقت اعتراض کیا جا سکتا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ جب کوئی بل پیش کیا جا رہا ہو تو پیشکش کے دوران اعتراض نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ مسلسل رولنگز ہیں اس سلسلے میں ۔

Mr. Speaker : This is a constitutional objection that no money bill can be introduced without the consent of the Governor.

سید تابش الوری ۔ جناب ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آئینی اعتراض کسی بھی سٹیج پر کیا جا سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : آپ بل کی introduction کے متعلق بات کر رہے ہیں

It has already been introduced. Therefore, this objection has become infructuous.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ بل غلط طور پر پیش کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی دلیل اسی طرح ہے جس طرح کوئی کہے کہ ایک آدمی دروازے سے باہر نہیں جا سکتا اور وہ آدمی دروازے سے باہر چلا گیا ہے ۔ اب آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ اگر کوئی غاصبانہ طور پر داخل ہو گیا ہے تو پھر اس کے متعلق کیا خیال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو داخل ہو گیا ہے اس کے متعلق آپ کچھ نہیں کر سکتے ۔ لیکن جہاں تک غاصبانہ طور پر داخلے کی بات ہے ۔

Constitution makers are well aware of this.

انہوں نے ایک دوسری پروویژن اس کے لئے بنائی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ تو اس شکل میں ہے کہ جب وہ بل پاس ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب ۔ ہم نے بل پیش ہونے پر بھی مخالفت کی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ، جناب سپیکر ۔ آپ واضح طور پر رولنگ دے

چکے ہیں میرے خیال میں اب تابش الوری صاحب کو بیٹھ جانا چاہئے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کے رولنگ دینے کے بعد اس طریقے سے بحث کا جاری رہنا کم از کم میرے لئے ناقابل فہم ہے ۔

Mr. Speaker : I think that I need no advice on this point.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ابھی علامہ صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر مداخلت نہ ہو تو قانون سازی کا کام جلد ہو سکتا ہے ۔ میں ان کی نصیحت کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ان سے بھی استدعا کروں گا کہ وہ اپنی پچھلی طرف بھی نگاہ رکھیں اور ان نکات کے بارے میں کہ جن پر جناب سپیکر پچھلے اجلاس میں اپنی رولنگ دے چکے ہیں ان کو دھرانا کیا اس ایوان کا وقت صحیح طور پر صرف کرنا ہے ، میں علامہ صاحب سے متفق ہوں کہ جب کوئی تحریک غلط ہو تو ایسے پوائنٹ آف آرڈر جن کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہو اس کو ایک نئے طریقے سے پیش کرنا اس ایوان میں قانون سازی کے سلسلے میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ میں بارہا اپنی طرف سے اور اپنے رفقاء کار کی طرف سے عرض کر چکا ہوں کہ جہاں تک قانون سازی کا تعلق ہے ہم اس میں مزاحمت نہیں کریں گے ۔ ہم اس میں تعاون کریں گے ۔ لیکن جس حد تک bad legislation کا تعلق ہے یا بے ضابطگی کا تعلق ہے ہم اس کی شدید مزاحمت کریں گے اور جو اس وقت پوچھا گیا تھا یا آپ کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی وہ اس نکتہ پر تھی ۔ جناب نے اس کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا ہے ۔ ہم اس کے سامنے bow کرتے ہیں ۔ ہم سر تسلیم خم کرتے ہیں ۔ آپ کا فیصلہ چیلنج نہیں کیا جا سکتا اور ہم چیلنج نہیں کرتے ۔ اس ایوان کا ہر ممبر اس حقیقت کو جانتا ہے کہ آپ کی رولنگ کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا ۔ اتنی وضاحت اس رولنگ کے متعلق ضرور کی جا سکتی ہے کہ آپ نے یہ قرار دیا ہے کہ یہ بل منی بل ہے یا نہیں ہے یا ان دونوں چیزوں کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ نے رولنگ دے دی ہے ۔ اتنی وضاحت ہر ممبر پوچھ سکتا ہے اور اس کو پوچھنے کی اجازت ہے ۔ میں پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ جہاں تک قانون سازی کا تعلق ہے ہم ان کے ساتھ تعاون کرینگے لیکن اگر ہم یہ محسوس کریں کہ یونیورسٹی آرڈیننس کے آنے کے بعد ہماری دانش گاہیں قتل گاہوں میں تبدیل ہو جائیں گی تو پھر ہم اس میں تعاون نہیں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس اہم ترین بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔ جناب رؤف طاہر صاحب نے کافی اعتراضات کئے اور ان کے اعتراضات سننے کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اگرچہ رؤف طاہر صاحب روشنی کے اس گھر میں اس ایوان کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اور وہ چانسلر کمیٹی یا وائس چانسلر کمیٹی کے ممبر ہیں لیکن میرے خیال میں وہ وہاں بھی اندھیرا پھیلاتے ہوں گے اور اسی طرح سے کہ رکاوٹیں پیدا کرتے ہوں گے ۔

Mr. Speaker : Please speak on your amendment and not about Mr. Rauf Tahir.

میاں خورشید انور ۔ آپ کے جانے کے بعد بات ہوئی تھی اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ آپس میں دوست ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ آپ طلباء اور اساتذہ کو مجبور نہ کریں کہ وہ اس غیر جمہوری قانون کے خلاف ۔ وہ اس قانون کے خلاف جو ان کے اتنے بلند اور بڑے اہم ادارے کو پابند کرنے کے لئے بنایا جا رہا ہے وہ اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے سڑکوں پر نکل آئیں ۔ جلوس نکالیں ۔ جلسے کریں ۔ ہڑتالیں کریں ۔ اس سے قبل کے ایسی نوبت آئے میں برسراقتدار پارٹی سے آپ کی وساطت سے دردمندانہ اپیل کرونگا کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ اس پر متعلقہ لوگوں کی رائے لینے کے لئے اس کو متداول کرائیں ۔ وقت کافی ہے ۔ کوئی اتنی جلدی نہیں ہے ۔ اس میں بڑی اہم اہم تجویزیں کی گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب ان کی باری آئے گی وہ کر لیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ اس کو متداول کروایا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ تابش الوری نے میاں خورشید انور کی تحریک کی مخالفت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے پتہ ہے ۔ کیا ان کی آپس میں آج لڑائی ہو گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے واقعی بڑا شدید احساس ہے کہ میں

اپنے عزیز دوست اور فاضل رکن میاں خورشید انور صاحب کی تحریک کی مخالفت کر رہا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے اندازے کے مطابق کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ایوان میں کورم پورا ہے ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میرے پاس اس کی وجوہ موجود ہیں کہ میں ان کی اس تحریک کی مخالفت کیوں کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ رائے عامہ ہر جمہوریت کا سرچشمہ اور ہر جمہوری حکومت کی قوت حاکمہ ہوا کرتی ہے ۔ جن ملکوں میں جمہوریت کا احترام اور نفاذ ہے وہاں رائے عامہ ہی کو زندگی کے ہر شعبے میں بنیادی طور پر اتنی اہمیت دی جاتی ہے کہ جب بھی کوئی بنیادی مسئلہ قومی یا صوبائی سطح پر طے کرنا ہو تو رائے عامہ کو لیک راہ نما اور مشعل ہدایت کے طور پر ہمیشہ پیش نظر رکھا جاتا ہے ۔ جناب والا رائے عامہ اگر منظم ہو ۔ رائے عامہ اگر بیدار ہو ۔ رائے عامہ اگر باشعور ہو تو یہ حکومتوں کو ہی بلکہ تاریخ کے دھاروں کو بھی بدل دیا کرتی ہے ۔ اس لئے بنیادی طور پر یہ بات درست ہے کہ اہم بل کو رائے عامہ کے سپرد کیا جانا چاہئے لیکن جناب والا ۔ میں اس کی اس لئے مخالفت کر رہا ہوں کہ اس ملک میں اور خاص طور پر اس صوبے میں رائے عامہ پر جو پابندیاں عائد ہیں ۔ رائے عامہ جس طرح پابندیوں کی مختلف زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے ۔ رائے عامہ جس طرح سے ایک فسطائی نظام کے سانچوں میں ڈھالی جا رہی ہے اس کے پیش نظر میں عرض کروں گا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے جس ترمیم کی مخالفت کی ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول نہ کرایا جائے ۔ وہ اس سے باہر جا رہے ہیں اور وہ اصل موضوع سے ہٹ رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ہر جمہوری حکومت ایک خاص طریقہ وضع کیا کرتی ہے اور اسی کی روشنی میں قومی پالیسیاں ترتیب دی جاتی ہیں ۔

Mr. Speaker : Please restrict yourself to the present amendment.

سید تابش الوری ۔ لیکن جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب

تک رائے عامہ کے دوائر متعین نہیں کروں گا اس وقت تک اس ایوان کے لئے میرا نکتہ نظر سمجھنا بڑا مشکل ہوگا۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل رکن جب سے بول رہے ہیں میں گن رہا ہوں کہ انہوں نے رائے عامہ کا لفظ ۴۰ بار استعمال کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ۴۰ بار کرنا چاہئے تھا ؟

(قہقہہ)

وزیر قانون ۔ اگر صرف رائے عامہ ۔ رائے عامہ ۔ رائے عامہ کر کے اس ایوان کا وقت صرف کر رہے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ وقت کا صحیح مصرف ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ حضرت رائے عامہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اس لئے اس کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتے ۔ میں رائے عامہ کا نمائندہ ہوں اس لئے میں بار بار رائے عامہ کا نام لوں گا اور بار بار اسے اہمیت دوں گا ۔ جناب والا ۔ میں یہی عرض کر رہا تھا کہ یہ تحریک اس صوبے میں اس عالم میں پیش کی جا رہی ہے جب رائے عامہ کے اظہار کے تمام دائرے اور تمام وسائل بے انتہا محدود کر دیئے گئے ہیں ۔ اس لئے جناب والا ۔ یہ پارٹی جو اس وقت بر سر اقتدار ہے چونکہ رائے عامہ پر یقین نہیں رکھتی اور عوام کے جذبات و احساسات کو مختلف ضابطوں ، قوانین اور فسطائی ہتھکنڈوں کے ذریعے دبا رہی ہے اس لئے اس مرحلے پر یہ مطالبہ کرنا کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کر دیا جائے ایک عجیب اور محل نظر تجویز معلوم ہوتا ہے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ صوبے بھر میں مختلف قوانین کے ذریعے مختلف احکامات کے ذریعے جلسے اور جلوسوں پر پابندی لگا کر عوام کو جذبات و حقائق کے اظہار سے محروم کر دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : Will the Hon'ble member restrict himself to the amendment that is before the House.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ تحریک میں کہا گیا ہے کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس بل کو مشتہر کیا جائے ۔ میرا موقف یہ ہے کہ اسے مشتہر نہ کیا جائے ۔ اس لئے کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے جو احوال جو فضا اور جو لوازمات ضروری ہوتے ہیں وہ اس وقت موجود نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب اس وقت یہ موضوع زیر بحث نہیں ہے کہ رائے عامہ کیا ہے ۔ زیر بحث ترمیم یہ ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے یا نہ کرایا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ اور میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول نہ کرایا جائے ۔

Mr. Speaker : You have to understand the scope of the discussion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر نہ کیا جائے اس لئے کہ رائے عامہ کے اظہار کے لئے مناسب ذرائع موجود نہیں ہیں ۔ ماحول موجود نہیں ہے ۔ فضا موجود نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں نہایت relevant ہوں ۔ چونکہ مجھے اس وضاحت کا حق حاصل ہے کہ اس بل کو جس مقصد کے لئے متداول کرانے کی تحریک پیش کی گئی ہے وہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اگر وہ مقصد حاصل نہ کیا جا سکے تو اس تحریک کو پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اس اعتبار سے مجھے اجازت دی جائے کہ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کر سکوں کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے کون سے بنیادی لوازمات ہوتے ہیں اور اگر وہ موجود نہ ہوں ۔

Mr. Speaker : That I can't permit. I would like the Hon'le member to know for this amendment and for the discusion in future.

رانا پھول محمد خان ۔ وجوہات تو وہ بیان کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ذرا توجہ کریں جو موضوع زیر بحث ہو اس سے متعلق باتیں تو ہو سکتی ہیں ان کا ذکر تو کیا جا سکتا ہے لیکن جو متعلقہ باتیں ہیں وہ بحث کا موضوع نہیں بن سکتیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب نے بجا ارشاد فرمایا ہے ۔

مسٹر سپیکر : میں اس سکوپ کو واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔ جب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب تقریر کر رہے تھے اس وقت بھی یہی مسئلہ آیا تھا ۔ موضوع زیر بحث سے متعلق جتنی چیزیں ہوں گی ان کا ذکر تو ہو سکتا ہے مگر وہ متعلقہ چیزیں بطور موضوع زیر بحث نہیں لائی جا سکتیں ۔ امید ہے کہ فاضل ممبر نے میری اس وضاحت کو سمجھ لیا ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جب یہاں ایک ترمیم آئی ہے ایک تحریک آئی ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرانے کے لئے متداول کرایا جائے ۔ تو اس پر میری گزارش یہ ہے کہ رائے عامہ معلوم کرانے کے لئے مخالفت کرنے والا رکن یہ کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اب حالات ایسے ہیں اس لئے ان حالات میں اسے مشتہر نہ کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے بڑی وضاحت سے کہہ دیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ وجوہات تو وہ بتا سکتے ہیں کہ کیوں نہ مشتہر کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کو بڑا واضح کر دیا ہے ۔ میں یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ اس میں اگر ایک جگہ یونیورسٹی کا لفظ آیا ہے اور وہ یونیورسٹی کی ہسٹری بیان کرنا شروع کر دیں کہ پہلی یونیورسٹی کب بنی تھی اور آخری کب بنی ۔ پھر سٹینڈنگ کمیٹی کا لفظ آیا ہے یا کسی اور کمیٹی کا لفظ آیا ہے تو وہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کی تاریخ بیان کرنا شروع کر دیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ رائے عامہ کا لفظ آیا ہے ۔

Mr. Speaker : I can't permit that. It is not a debate on "RAI A'AMA". I have already made it clear.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں اپوزیشن کی طرف سے التماس کرتا ہوں کہ ہمیں لفظوں کی لسٹ دے دی جائے کہ ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں بول سکتے ۔ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے ۔ اگرچہ رائے عامہ کا لفظ آیا ہے تو جناب کو روکنے کا حق نہیں ہے اختیار نہیں ہے، کہ وہ رائے عامہ کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ رائے عامہ کو بھیجنے سے رائے عامہ معلوم نہیں ہو سکتی ۔ ایسی فضا نہیں ہے ایسا ماحول نہیں ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب نے مجھے اجازت دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو میں نے کہا ہے اس پر پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ نہیں جناب وضاحت کے متعلق میں مزید وضاحت چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کسی اور موقع پر کر لیں ۔ آپ کی اور میری زندگی رہی تو بہت سے مواقع آئیں گے ۔

وزیر قانون ۔ وضاحت کے بارے میں پوائنٹ آف آرڈر ہو ھی نہیں سکتا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ آپ نے رولنگ دی ہے یا یہ رولنگ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ میں عرض کرنا چاھتا ھوں کہ موضوع زیر بحث یہ ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے یا نہ کرایا جائے۔ اب زیر بحث معاملے کے لئے وجوھات دینا پڑیں گی کہ کیوں نہ اس کو مشتہر کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وجوھات دی جا سکتی ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ وہ وجوھات قطعی طور پر یہاں زیر بحث آ سکتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بحث کا موضوع نہیں بن سکتیں ۔ ان کا ذکر بحث میں آ سکتا ہے ۔ میں نے اس چیز میں یہ تمیز پیدا کی ہے آپ نے توجہ سے سنا نہیں کہ وہ زیر بحث ضرور آئیں گی مگر ان کو بحث کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا بلکہ ان کا ذکر کیا جا سکتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری بحث کا موضوع وہ نہیں ہے میں صرف بتانے کی کوشش کر رہا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے جس انداز سے بحث شروع کی ہے اس سے یوں معلوم ھوتا ہے جیسے بحث کا موضوع وہ ہے ۔

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب والا ۔ آپ کو غلط فہمی ھوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ھوئی ۔

سید تابش الوری ۔ اس سلسلے میں میں یہ گزارش کرنی چاھتا ھوں کہ جن بنیادی وجوہ کے پیش نظر اس کی میں مخالفت کر رہا ھوں اس میں ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے ۔

Mr. Speaker : The Hon'ble member need not rise on that. I have made the scope of discussion very clear.

سید تابش الوری ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ شائد موجودہ حکمران پارٹی چونکہ رائے عامہ میں بنیادی طور پر یقین نہیں رکھتی اور یہ پارٹی جو رائے عامہ کے دباؤ سے بر سر اقتدار آئی تھی اب رائے عامہ کو دبا کر بر سراقتدار رھنا چاھتی ہے ۔ اس لئے اس نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ ھمیں اس قسم کی تحریک پیش کرنے سے متعلق اپنی روش پر نظر ثانی کرنی ھوگی ۔ رائے عامہ

معلوم کرنے کا ایک طریقہ ہمارے قائد اور صدر جناب ذوالفقار بھٹو صاحب نے خود پیش کیا ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ جتنے بھی مسائل ہوں گے جتنی بھی بنیادی باتیں ہوں گی وہ عوام سے معلوم کرنے کے بعد طے کی جائیں گی ۔ جناب آپ کو معلوم ہے .....

Mr. Speaker : The Hon'ble member is again going to that direction. I would like to warn him.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کی ہے کہ رائے عامہ پر خود ہمارے صدر مملکت کتنا زور دیتے ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں بعض طریقے بھی ایجاد فرمائے ہیں ۔ ان میں سے ایک طریقہ انہوں نےیہ بھی ایجاد فرمایا...

Mr. Speaker : The member is talking about what are the methods and what are the means which point is not under discussion. I have made it very clear and I have to repeat it again. Will the member try to contain himself within the limits that I have earlier enunciated.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں ۔ ایک طریقہ سیاسی ہے .....

Sheikh Aziz Ahmad : "Rai Aama" is under discussion and not the Bill.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جناب نے واضح طور پر تعین فرما دیا ہے کہ ترمیم کا سکوپ کیا ہے ۔ مسئلہ زیر غور یہ ہے کہ آیا اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے یا نہ کرایا جائے ۔ ابھی اس سلسلے میں ہمارے ایک ساتھی نے یہ تجویز پیش کی کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرانے کے لئے مشتہر کیا جائے ۔ دوسرے ساتھی کی رائے یہ ہے کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے ذرائع اور وسائل مسدود ہیں جن ذرائع سے رائے عامہ معلوم ہو سکتی ہے یہ تمام راستے مسدود کر دیئے گئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں ۔ اس پوائنٹ پر تفصیل سے بات کر سکتے ہیں ۔ رائے عامہ معلوم کرانے کا کوئی طریقہ موجود نہیں رہا ۔ کیونکہ طریقہ موجود نہیں اس لئے اب اس ہاؤس کو فیصلہ کرنا چاہئے ۔ یہ بل ایک نازک بل ہے ۔ اس کا تعلق ہماری آئندہ نسل کے ساتھ ہے ۔ ہماری موجودہ دانشگاہوں کے ساتھ ہے ۔ ہمیں ہر طرح سے دیکھنا پڑے گا کہ پہلے جس بل کو ختم کیا گیا اس میں کیا نقائص تھے ۔ اس میں کیا خرابیاں تھیں ۔ پہلے میں اگر

خرابیاں تھیں تو اس میں کیا نقائص ہیں ۔ میرا خیال ہے آپ مہربانی فرما کر پوری آزادی سے تقریر کرنے کی اجازت عطا فرمائیں ۔ یہ کہنا بالکل relevant ہے کہ فلاں ذرائع مسدود ہیں ، فلاں ذرائع مسدود ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب جو میں نے کہا ہے اس کو آپ نے توجہ سے نہیں سنا ۔

علامہ رحمت اللہ اوشد ۔ جناب والا ۔ میں نے توجہ سے سنا ہے اس لئے کہا ہے کہ آپ نے واضح طور پر فرما دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تاریخ بیان کرنی شروع کر دی ہے کہ کس نے ایجاد کیا ۔ نئے طریقے کون کون سے ایجاد ہوئے ۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ وہ یہ کہہ سکتے ہیں جیسے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ راہیں کھلی ہیں یا راہیں مسدود ہیں ۔ لیکن میں ان راہوں کی تاریخ بیان کرنے کی یہاں اجازت نہیں دے سکتا ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں ۔ ایک سیاسی طریقہ ہے اور دوسرا قانونی طریقہ ہے جو سیاسی طریقہ ہے اس پر جناب صدر مملکت نے نہ صرف خود عمل کیا بلکہ دوسری صوبائی حکومتوں کو بھی تلقین کی کہ یہ اسی طرح سے عوام کی رائے کو اولیت اور فوقیت دیں ۔ اس سلسلے میں آپ کو یاد ہوگا کہ انہوں نے جلسہ عام میں مجیب الرحمن کی رہائی کے متعلق رائے عامہ معلوم کی ۔

Mr. Speaker : Will the member resume his seat, please ? I can't permit that.

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ اسلام آباد میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں طلباء کے نمائندے شامل تھے اس میں تمام پاکستان کی یونیورسٹیوں کے لئے ایک خاکہ تیار کیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی ہمارے ساتھ کس طرح سے ناانصافی برتی گئی ہے ۔ ہمیں تقریر کرنے سے روکا گیا ہے تو ہم مجبور ہوں گے کہ آپ کے رویے کے خلاف احتجاج کریں ۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ارکان واک آؤٹ کر گئے)

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اسلام آباد کی میٹنگ میں پاکستان کے تمام طلباء اساتذہ اور دانشور حضرات کے نمائندے شریک ہوئے ۔ وہاں ایک خاکہ تیار کیا گیا کہ پاکستان میں تمام یونیورسٹیوں کے لئے ایک متفقہ لائحہ عمل تیار کیا جائے ۔ بعد میں جناب والا ۔ اس لائحہ عمل اور خاکہ سے جو ہم نے تیار کیا اس کو نیپ کی دونوں حکومتوں نے جو سرحد اور بلوچستان میں تھیں اتفاق کیا ۔

سید قابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے میری تقریر پر کہا تھا کہ آپ اپنے نکتہ پر آئیں ۔ میں نے اپنے خیالات کو سمیٹنے کی کوشش کی آپ نے کہا ۔

"Please resume your seat."

مسٹر سپیکر ۔ وزیر تعلیم ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جو خاکہ اسلام آباد میں تیار کیا گیا اس میں طلباء کے نمائندوں کو consult کیا گیا ۔ اساتذہ کے نمائندوں کو consult کیا گیا اور دانشوروں کے نمائندوں کو consult کیا گیا پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اس میں نہ صرف سندھ اور پنجاب کے وزیر اور نمائندے شامل تھے بلکہ نیپ کی دونوں حکومتیں صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کے وزرا یعنی عبدالرحمن صاحب بلوچستان سے اور امیر زادہ صاحب صوبہ سرحد سے موجود تھے ۔ نیپ کے وزرا نے بھی کہا کہ اسی خاکے کا قانون دوسری یونیورسٹیوں پشاور اور کوئٹہ میں نافذ کریں گے ۔ چنانچہ جب ہم نے خاکہ تیار کر لیا اور ہم یہ خاکہ تیار کر کے اسلام آباد سے لائے تو اس کے بعد میں خود پنجاب یونیورسٹی میں گیا ۔ میں اساتذہ کے نمائندوں سے ملا ۔ جونیئر اساتذہ اور سینئر پروفیسرز سے الگ الگ بات کی ۔ اساتذہ اور طلبا کے نمائندوں سے بات چیت پچھلی جمعرات کو کی ۔ پنجاب یونیورسٹی کے تمام اکیڈمک سٹاف کو میں نے بلایا اور ان کے ساتھ چار گھنٹے تک بات چیت کی ۔ جتنی ترامیم جو معقول تھیں اس دائرے میں تھیں جو ہم قبول کر سکتے تھے وہ ہم نے قبول کیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جو بل ایوان کے سامنے ہے اس پر کئی مرحلوں سے رائے عامہ اخذ کی گئی ہے اور ہر مرحلے پر متعلقہ حضرات سے منظوری لی گئی ۔

جناب والا ۔ میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں اور گزارش کروں گا

The question may now be put.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ہاؤس کورم میں نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹی بجائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ایوان میں کورم پورا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء جیسا
کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے
سفارش کی ہے ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ
معلوم کرنے کے لئے متداول کر دیا جائے ۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اگلی تحریک نمبر ۵ چوہدری امان اللہ لک کی طرف سے پیش کی گئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ممبر حاضر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب حاجی محمد سیف اللہ کی ترمیم ہے کہ مجلس منتخبہ ۱۵ مارچ تک رپورٹ پیش کرے ۔ ۱۵ مارچ گزر چکی ہے اس لئے یہ ترمیم infructuous ہو گئی ہے ۔ اس کے بعد سید تابش الوری کی ترمیم ہے کہ مجلس منتخبہ ۲۰ مارچ تک اپنی رپورٹ پیش کرے ۔ ۲۰ مارچ کی تاریخ گزر چکی ہے اس لئے یہ ترمیم بھی infructuous ہو گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب یہ ترمیم پیش ہی نہیں ہو سکتی ۔ آپ تحریک کس بات کی کر رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ یہ ترمیم ایجنڈا پر موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ infructuous ہو گئی ہے ۔ جو بھی ترمیم کا نوٹس آتا ہے ہم اس کو ایجنڈا پر آنے سے نہیں روک سکتے ۔ اگلی تحریک نمبر ۸ چوہدری امان اللہ لک کی طرف سے ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ممبر حاضر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ مخدوم حمید الدین اور میاں محمد اسلام کی طرف سے ترامیم پیش کی گئی ہیں ۔ یہ فاضل ارکان ایوان میں موجود

ہیں ہیں ۔

Now we will discuss the Principles of the Bill.

رانا پھول محمد خان ۔ پہلے میں نے oppose کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا نام سب سے آخر میں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ ہمیشہ رعایت فرمایا کرتے ہیں اگر ان کو پہلے موقع دے دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ میری اپنی صوابدید پر ہے ۔ کیا آپ تقریر نہیں کریں گے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تقریر تو کروں گا ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ان کو تقریر کرنے کا پہلے موقع دے دیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر مصطفیٰ ظفر اور سردار محمد عاشق موجود نہیں ہیں ۔ رانا پھول محمد خان ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور ۱۰) ۔ جناب والا ۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کی اجازت دے دی ہے ۔ میں گزارش کر دوں کہ جب ارکان اسمبلی کسی خاص بل کو oppose کرتے میں تو مخالفت کرنے کی ترتیب سے نام آتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مجھ پر کوئی پابندی نہیں ۔ اگر چند اراکین اکٹھے مخالفت کریں تو بیک وقت وہ کس طرح تقریر کر سکتے ہیں ۔

Mirza Tahir Beg : Rana Phool Muhammad Khan is absent.

رانا پھول محمد خان ۔ میں جناب تقریر کر رہا ہوں ۔

Mirza Tahir Beg : You are absent-minded.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں موجود ہوں ۔ آپ عینک لگوائیں جناب سپیکر ۔ یہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب ۱۹۷۳ کے پیش کرنے کے بعد میں حیران ہوں کہ وہ طبقہ جس نے اس ملک کی آمریت کو ختم کیا جس طبقے کی بدولت عوامی حکومت بنی اور ہم اس ایوان تک پہنچے وہ طبقہ طالب علموں کا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ ان کی بات کا خیال نہ کیجئے ۔

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - وہ بلا اجازت اٹھ کر بولنا شروع کر دیتے ہیں -

شیخ صفدر علی - بیٹھ جاؤ -

مسٹر سپیکر - شیخ صفدر علی مجھے آپ کو تنبیہ کرنا پڑے گی -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - اس قانون میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جامعہ پنجاب کو با اختیار ادارہ بنانے کے لئے یہ بل پیش کیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو پیش کرنے کے بعد اس ادارے کی خود مختاری کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی ہے - جناب والا - سب سے پہلے میں گزارش کروں گا کہ بل میں چانسلر کا عہدہ گورنر صاحب پنجاب کے پاس ہوگا - یہ نہیں کہ موجودہ گورنر کے پاس بلکہ جو بھی صوبے کے گورنر ہوں گے وہ جامعہ کے چانسلر ہوں گے - جب بھی اس صوبہ میں کوئی گورنر مقرر ہوں گے وہ جامعہ کے چانسلر ہوں گے اور وہ مرکزی حکومت کی مرضی سے تعینات ہوں گے اور وہ حکومت کے اہم ترین رکن ہوں گے - جناب والا - دنیا کی یونیورسٹیوں کو آزاد رکھا گیا ہے لیکن ہمارے اس بدقسمت صوبے کی یونیورسٹی کو حکومت کے عہدیداروں کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور پھر جناب والا - اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ پروچانسلر کا عہدہ بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے جو ابھی تیا بنا ہے اور جناب وزیر تعلیم پروچانسلر ہوں گے - اب بتائیے کہ یونیورسٹی کے ادارے کو آپ کیسے خود مختار ادارہ کہہ سکتے ہیں کہ جس کے چانسلر گورنر ہوں اور پروچانسلر وزیر تعلیم ہوں یہ جس شخص کو چاہیں اس کو نکال دیں - جناب والا - چاہئے تو یہ تھا کہ سنڈیکیٹ یا تعلیمی کونسل اپنے ارکان میں سے ایک ٹریبیونل بناتے اور اس کو یہ اختیار دیتے کہ اگر کسی عہدے دار کو نکالنا درکار ہے تو اس کو چارج شیٹ کرتے اس کے بعد تحقیقات کرتے کہ آیا واقع یہ آدمی گنہگار ہے - فرض کیجئے کہ ہم ایک شخص کو یہ کہہ کر نکال دیتے ہیں کہ یہ پاگل ہے تو اس کا معائنہ میڈیکل بورڈ سے کرایا جائے گا لیکن وہ معائنہ کرانے کے بعد رپورٹ کس کے سامنے پیش ہو گی اس چیز کا اس میں ذکر نہیں ہے - جناب والا - اس میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن پر اعتراض کیا جا سکتا ہے یہ جس کو چاہیں نکال دیں - جو حکومت کی مرضی کے مطابق وفادار استعمال نہ ہو رہا ہو اس ملازم کو نکال باہر کر دیں اس کی کوئی

شنوائی نہیں ہوگی -

جناب والا - جہاں تک یونیورسٹی بل کا تعلق ہے ہمیں خوشی ہوتی اگر اس کو حکومت کے دباؤ سے آزاد رکھا جاتا - چونکہ اس یونیورسٹی میں تعلیم پانے والے طلباء اس قوم کے صدر - گورنر - وزیر اور رکن اسمبلی بھی ہوں گے - وہ قوم کے جائز وارث ہیں - ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں - اس لئے ان کو تعلیم دینے والے اگر آپ کے ہاتھوں کھیلتے رہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے بلکہ سخت نا انصافی اور آمریت ہے -

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون - جناب والا - ٹریبیونل کو ٹربونل کہا گیا ہے یہ ایسے ہے جیسے میں گلاب کے پھول کو گوبھی کا پھول کہہ دوں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - مجھے وضاحت کرنی پڑ گئی ہے - چونکہ وزیر قانون صاحب نے فرما دیا ہے اور وہ ایک قانون دان ہیں لہذا ان کے حکم کی تعمیل کسی حد تک کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں -

جناب والا - میں نے یہ کہا ہے کہ اگر کسی ملازم کو نکال دیا جائے تو اس کے لئے ٹریبیونل ہونا چاہئے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please, order, order,

رانا پھول محمد خان - جناب والا - جب تک اس قسم کا کوئی ادارہ نہ بنایا جائے کہ جہاں نا انصافی ہو رہی ہو وہ ادارہ اس کو دیکھے -

وزیر قانون - جناب والا - شرمندگی حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب محسوس کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں جناب محمد حنیف رامے صاحب کو متوجہ کراؤں گا - ان کو زبان کے اصول معلوم ہیں - جو لفظ کسی دوسری زبان کا کسی زبان میں منتقل ہو - جس طرح اس کو عام لوگ استعمال کرتے ہیں ضروری نہیں اس طرح دوسرے لوگ بھی اس کو استعمال کریں - یہ ضروری نہیں ہے کہ Tribunal کو Tribunal ہی کہا جائے اور اس میں I کا ضرور

اضافہ کیا جائے اور وہی تلفظ قائم رکھا جائے۔ جناب آپ کے توسط سے ان کی توجہ کے لئے کہتا ہوں چونکہ غالب فارسی کے شاعر تھے اور فارسی میں کافر کو کافر کہا جاتا ہے اس لئے انہوں نے باندھا ہے :

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گنہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ pronunciation کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے ۔ اس پر ممبران کو کوئی قید نہیں ہے ۔ انہیں اس بات کی اجازت ہے کہ انگریزی کے الفاظ ہوں یا اردو کے الفاظ وہ ان کو پنجابی میں بھی pronounce کر سکتے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مرزا طاہر بیگ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری درخواست ہے کہ اس مسئلے کو دوبارہ review کیا جائے ۔ کیونکہ یہ ریت ہاؤس میں نہ بن جائے کہ رانا بھول محمد خان کو رانا فلانا خان کہا جائے ۔

رانا بھول محمد خان ۔ اگر مرزا طاہر بیگ کو مرزا طاہرہ بیگ کہا جائے تو ٹھیک ہے ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ یہ مسئلہ pronunciation کا تھا اس سے زیادہ نہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ تعلیمی بل پر بحث ہو رہی ہے ۔ رانا بھول محمد خان کا تو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ۔

رانا بھول محمد خان ۔ میں آپ سے زیادہ پڑھا لکھا ہوں ۔ آپ اسمبلی کی کارروائی نکال کر دیکھیں آپ کا کہیں نام و نشان نہیں ۔

Mr. Speaker : Please, Rana Sahib continue your speech.

رانا بھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب چانسلر صاحب موجود نہ ہوں تو ان کے بعد ادارے کے اجلاس کی صدارت وہ صاحب کریں گے جن کو چانسلر صاحب نامزد کریں گے ۔ جناب والا ۔ یہ اختیارات جمہوریت کے منافی ہیں ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جب وائس چانسلر موجود ہوں گے تو چانسلر صاحب کی عدم موجودگی میں وہ صدارت فرمائیں گے ۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ وائس چانسلر پر اعتماد نہیں کیا گیا کیونکہ وہ حکومت

کی مرضی کے خلاف نہ چل پڑے ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ اس میں سب سے بڑی زیادتی یہ کی گئی ہے کہ ہماری قوم کی غیرت کو للکارا گیا ہے ۔ ایک نظریاتی مملکت ۔ ایک اسلامی مملکت میں تعلیم کو مخلوط قرار دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا ۔ (نعرہ ھائے تحسین) آئین کی رو سے آپ کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتے جس میں کوئی غیر اسلامی دفعہ بھی شامل ہو ۔ میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ مخلوط تعلیم کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا ۔ ہم ایک پردہ دار قوم ہیں ۔ ایک باغیرت قوم ہیں اور مسلمان ہیں ۔ مسلمانوں کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کو اکٹھے تعلیم دینا کسی حالت میں اسلامی قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ (نعرہ ھائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ میرے پاس ایک فاضل ممبر کی چٹ آئی ہے ”کہ مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دی جائے کہ کیا اسمبلی مخلوط ہو سکتی ہے ؟“

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ بھی مخلوط نہیں ہو سکتی ۔ میں اس کے بھی مخالف ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ کسی حالت میں بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا کہ مسلمانوں کے نوجوان بچے اور بچیاں اکٹھے تعلیم حاصل کریں ۔ یہ اسلام کے بالکل منافی ہے ۔ اس کے علاوہ میں گزارش کروں گا کہ ہم نے ایک اور عجیب بات کی ہے کہ اس یونیورسٹی کے ادارے میں اسمبلی کے ارکان کو ٹھونسا جا رہا ہے شامل نہیں کیا جا رہا ہے ۔ وہ اسمبلی جسے جمہوری ادارے میں عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس اسمبلی کے ارکان جو شامل کئے جائیں گے ان کو نامزد کیا جائے گا ۔ جب میں نے یہ الفاظ مسودہ قانون میں پڑھے تو شرم سے میرا سر جھک گیا ۔

آوازیں ۔ شیم ۔ شیم ۔

رانا بھول محمد خان ۔ وہ ارکان اسمبلی جو منتخب ہو کر آئے ہیں اب نامزد ہو کر جائیں گے ۔ کس قدر ہمارے لئے شرم کا مقام ہے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر اس کو سیاسی اکھاڑہ بنانا ہی ہے اور اسمبلی کے ارکان کو شامل کرنا ہی ہے تو اسمبلی اپنے میں سے اتنی تعداد کے ارکان کو منتخب کر کے بھیجتی کیونکہ یہ ایک منتخب ادارہ ہے اور منتخب ادارے سے نامزدگی کے ذریعے جانے والے کو خود ہی شرم ہوگی کہ ہم جمہوریت کے ذریعے منتخب ہونے کے بعد اب آمریت کا سہارا لے رہے ہیں اور نامزد ہو کر آ رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس میں سب سے بڑی خرابی یہ پیدا ہوگی جب سیاستدانوں کو جامعہ میں شامل کر لیا جائے گا ۔ اس ادارے میں تو یقینی طور پر نامزد ہونے والے اراکین حکومتی پارٹی سے تعلق رکھیں گے اور پسندیدہ اور yes men کو نامزد کیا جائے گا ۔ اس لئے اپوزیشن پارٹیاں بھی مجبور ہوں گی کہ وہ وہ بھی یونیورسٹی میں اپنا اثر رسوخ استعمال کریں ۔ اپنے حربے استعمال کریں ۔ اس سے وہ تعلیمی ادارہ نہیں رہے گا جس ادارے سے بچوں کے والدین یہ توقع کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے بچوں کو ڈگری حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے ۔ انسانیت سیکھنے کے لئے بھیجا ہے ۔ اخلاق سیکھنے کے لئے بھیجا ہے بلکہ وہ وہ سیاسی اکھاڑا بن جائے ۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس قانون میں ان دفعات کو منظور کرنے سے انصاف کا خون نہیں ہوگا کیونکہ قوم کی اصل دولت اصل متاع غزیز نوجوان طبقہ ہے جو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ اگر ہم ان کو تعلیم کی بجائے سیاست میں کھینچنا شروع کر دیں گے تو اس ملک کے لئے یہ کبھی مفید نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ اس میں ایک اور سب سے بڑی دفعہ رکھی گئی ہے کہ طلباء کے نمائندے صرف دو ہوں گے ۔ حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ ارکان اسمبلی میں سے جتنے ارکان ہوتے اتنی ہی تعداد میں طلبا کو نمائندگی دی جاتی ۔ تاکہ وہ اپنے مستقبل کے بارے میں صحیح رائے دیتے اور اپنے جائز مطالبات پیش کر سکتے ۔ لیکن اس کی بجائے نمائندہ ایوان کے فاضل ارکان کو نامزد کر کے ٹوڈی بنانے کی کوشش کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھے مخاطب کریں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں جناب والا ۔ پوائنٹس دیکھ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پوائنٹس دیکھیں ۔ کسی نے منع نہیں کیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کی خامیوں کی اصل وجہ یہ بھی ہے کہ وزیر تعلیم صاحب تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ۔ وہ ایک اچھے ڈاکٹر ہیں ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ وزیر صحت ہوتے اور کوئی اور صاحب جن کو تعلیم پر عبور حاصل ہوتا وہ وزیر تعلیم ہوتے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ خامیاں نہ ہوتیں ۔

Mirza Tahir Beg : Point of order, sir, he has challenged the Education Minister and I feel duly bound to give a reply to that question.

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔ اگر سب ممبر آپ کی طرح duty bound ہو جائیں تو ایوان کا کام مشکل ہو جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں نے وزیر تعلیم کا ذکر اس لئے کیا کہ میں ان کی قابلیت کا معتقد ہوں اور ان کا بھی معتقد ہوں ۔ وہ نہایت قابل ترین اور شریف انسان ہیں ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اگر ان کو وزیر صحت بنا دیا جاتا تو وہ اپنی صلاحیتوں سے اس صوبے کے عوام کی صحت کے لحاظ سے زیادہ خدمت کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنے موضوع سے ہٹ رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ تعلیمی کونسل کا جب اجلاس ہو تو اس میں چانسلر صاحب کے نامزد کردہ صاحب کو صدر نہ بنایا جائے بلکہ ایک جمہوری حکومت اور اس ایوان میں عوام کے منتخب نمائندگان کو ایسا قانون پاس کرنا کہ وہاں صدارت کے لئے چانسلر صاحب کسی کو نامزد کر سکتے ہیں کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔ چاہئے یہ تھا کہ اگر چانسلر صاحب تشریف نہیں رکھتے ۔ تو تعلیمی کونسل کے ارکان میں سے کسی رکن کو صدر چن لیتے ۔ اس میں ایسا نہیں کیا گیا بلکہ پروچانسلر کا ایک عہدہ جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ جب وائس چانسلر موجود ہے تو پھر وزیر تعلیم کو ایک تھانیدار کی حیثیت سے پروچانسلر بنانا سخت نا انصافی ہے اور زیادتی ہے

میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد اللہ خان (رحیم یار خان ۔ ۱) جناب والا ۔ یہ بل جسے ہم یونیورسٹی بل کے نام سے موسوم کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ اتنا اہم بل ہے کہ اس کی اہمیت کے پیش نظر جس سنجیدگی سے آج ہمیں مظاہرہ کرنا چاہئے تھا مجھے افسوس ہے وہ سنجیدگی پیدا نہیں ہو رہی ۔ اس ایوان میں آج ہم ایک ایسے بل کو پاس کرنے کے لئے بیٹھے ہیں جس سے قوم کی تقدیر اور قوم کی تاریخ بالخصوص گواہ اور شاہد ہے کہ اس ملک کے قیام میں اس ملک کو معرض وجود میں لانے کے لئے ایک اہم اور بڑا کردار طلبا نے ادا کیا ہے ۔ یہ وہی طلبا ہیں جنہوں نے اس ملک کو قائم رکھنے میں حصہ لیا بلکہ اس ملک کی بقا کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جب اس ملک کی بقا کو ذرا برابر خطرہ لاحق ہوا تو یہ ہمارے نوجوان طلبا ہماری قوم کے نونہال سیاسی میدان میں نکل آئے اور ہر آفت ، ہر مصیبت میں اور ہر ابتلا میں انہوں نے اس قوم کا ساتھ دیا ۔ قوم کو ہر آفت سے نجات دلائی ۔ ہم نے اس بل کو اس لحاظ سے نہیں دیکھا کہ ہم نے طلبا کے اوپر ایک قانون مسلط کرنا ہے ۔ ہم نے قانون کے تحت انہیں جکڑنا ہے بلکہ سب سے اولین فریضہ قانون سازی کا جمہوری ملک میں یہ ہوتا ہے کہ قانون ایسا بنایا جائے ، قانون کے اغراض و مقاصد یہ ہونے چاہئیں کہ ان لوگوں کو جن کو ہم قانون دے رہے ہیں ، جن کے لئے قانون بنا رہے ہیں ان کے لئے وہ قانون ہر حال قابل عمل اور قابل قبول ہو ۔ پنجاب یونیورسٹی آرڈیننس یا پنجاب یونیورسٹی بل جسے ہم زیر غور لا رہے ہیں ۔ جسے ہم پاس کرنے کے لئے بیٹھے ہیں یہ اس ملک میں پہلا بل نہیں ہے یہ پہلی اس قسم کی قانون سازی نہیں جو ہم کر رہے ہیں ۔ ہم خوش قسمت ہیں اور خوش قسمت اس لحاظ ہو سکتے ہیں کہ اگر ہم ماضی کی غلطیوں سے ، ماضی کی کارکردگیوں سے سبق حاصل کریں ۔ قانون بناتے وقت یا قانون سازی کرتے وقت یہ سوچیں کہ اس قسم کے بل پہلے بھی اس ایوان میں پاس ہوئے تھے اسی صوبے میں پاس ہوئے تھے اور اسی یونیورسٹی کے لئے قانون بنایا تھا آخر وہ کیوں ناکام رہا ۔ یہ نوبت ہمارے ملک میں کیوں آتی ہے کہ کوئی بھی قانون ہمارے ملک میں uniform نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب آپ اگلا پوائنٹ شروع کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں بل پر آ رہا ہوں - پرنسپل اسی کا نام ہے -

Mr. Speaker : I want discussion on the Principles of the Bill and not on the Principles of the legislation.

حاجی محمد سیف اللہ خان - میری گزارش یہ ہے کہ یونیورسٹی بل جو آج زیر غور ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلے بل کی تنسیخ ہے اور نئے بل کو لانے کے لئے جو اغراض و مقاصد ہمارے سامنے رکھے گئے ہیں مجھے یہ بل اس کا بالکل الٹ محسوس ہو رہا ہے - صحیح بات تو یہ ہے کہ اس بل میں جو اغراض و مقاصد بیان کئے گئے ہیں یہ بل کی قطعی طور پر نفی کرتے ہیں - سب سے پہلے جو چیز اغراض و مقاصد میں بیان کی گئی ہے کہ یونیورسٹی کے نظام کو زیادہ سے زیادہ جمہوری بنانے کی کوشش کر رہے ہیں - اس ادارے میں جمہوریت کو لانے کی کوشش کر رہے ہیں - جہاں تک اس بل کے contents کا تعلق ہے اس کی مدوں کا تعلق ہے - اس کے آرٹیکل اور کلاز کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں اس میں زیادہ سے زیادہ طلبا کو جکڑنے کی کوشش کی گئی ہے - طلبا کی آوازوں کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے - طلبا پر نامزدگیوں کو مسلط کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جس چیز کو اغراض و مقاصد میں بیان کیا گیا ہے اس کا شائبہ تک اس بل میں موجود نہیں ہے - (1)

جناب والا - آپ اندازہ فرمائیں گے کہ طلبا کو یہ بل قطعی طور پر قابل قبول نہیں - اس لئے کہ آپ نے ان کی نمائندگی کا خیال نہیں رکھا - آپ ان کے خیالات کو اس میں بر سر عمل نہیں لائے - آپ نے یہ نہیں سوچا کہ طلبا چاہتے کیا ہیں - آپ نے یہ نہیں سوچا کہ طلبا کی بھلائی کس قانون میں ہے . آپ نے یہ نہیں سوچا کہ ہمارے پہلے قانون کیوں فیل ہوتے رہے ہیں ، کیوں وہ نظر انداز ہوتے رہے ہیں ، کیوں ان کے خلاف resentment ہوتی رہی ہے - ان کی واحد وجہ یہ تھی کہ جو بھی حکومت آئی ہے اس نے طلبہ کو دبانے کی کوشش کی ہے اور یہ ایک یقینی امر ہے کہ ہمارے طالب علم قطعی طور پر باشعور ہیں ، وہ کسی ناجائز دباؤ کو قبول نہیں کریں گے - (2)

جناب والا ۔ سب سے بڑی غلطی جو میں سمجھتا ہوں اس بل میں ہم کر رہے ہیں اور جو پہلے بھی ہوتی رہی ہے وہ یہ ہے کہ/ ہم جو بھی قانون بناتے ہیں وہ ایک مخصوص ادارے کے لئے بناتے ہیں بالخصوص تعلیمی قوانین مخصوص اداروں کے لئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں بجائے اس کے کہ ہر صوبہ اپنی یونیورسٹیوں کے لئے الگ قانون بنائے ، یا ہر/صوبہ ہر یونیورسٹی کے لئے الگ قانون بنائے۔ بہتر یہ ہوگا کہ ہماری ایک تعلیمی پالیسی ہونی چاہئے جس طرح یونیفارم پالیسی ہوا کرتی ہے ، اس میں تمام تر یونیورسٹیوں کے لئے ، ہمارا ایک اور ایک ہی قانون ہونا/ چاہئے کہ اس میں یکسانیت پیدا ہواور اس میں کوئی تضاد پیدا نہ ہو کہ پنجاب یونیورسٹی کے لئے الگ قانون ہے ، زرعی یونیورسٹی کے لئے الگ قانون ہے ، میڈیکل کالجوں کے لئے الگ قانون ہے ۔ انجینرنگ یونیورسٹی کے/لئے الگ قانون ہے ۔ جب ایک قانون تعلیمی ہی دینا چاہتے ہیں تو یونیفارم قانون ہونا چاہئے ۔ ہماری قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس ملک میں تعلیم یونیفارم حیثیت میں نہیں آتی ، اس کو یکسانیت /نہیں دی جاتی ۔ اگر ہر صوبہ اپنا اپنا نظام الگ بناتا رہا ، اپنے اپنے قوانین الگ بناتا رہا ، اپنے اپنے منصوبے الگ بناتا رہا تو یہ قوم جس طرح بٹی ہوئی ہے ، زیادہ سے زیادہ بٹی رہے گی ۔ سب سے/پہلے میری تجویز یہ ہے ، کیونکہ وہ ایک مرکز کا موضوع ہو جاتا ہے ، کم سے کم ہم اپنے صوبے کے لئے اس بل کو ایک یونیورسٹی کے ساتھ موسوم نہ کریں، اس وقت پنجاب یونیورسٹی صرف ایک ادارہ ہے اور عین ممکن ہے ہمیں کل کو ملتان یونیورسٹی بنانی پڑے ، بہاول پور یونیورسٹی بنانی پڑے اور جس طرح تعلیمی پالیسی کے متعلق اعلانات کیے جا چکے ہیں کہ یہاں زیادہ سے زیادہ یونیورسٹیاں بنیں گی ۔ پھر آپ ہر/یونیورسٹی کے لئے الگ بل لائیں گے ۔ اس کو اگر آپ بجائے ایک یونیورسٹی کے نام سے موسوم کرنے کے تمام یونیورسٹوں کے لئے جامع طور پر ایک جامعہ کا قانون بنائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ بہتر/ہوگا ۔ باقی اس چیز میں ہم نے دیکھا ہے کہ اس بل کے تحت تین ادارے سب سے زیادہ اہم ہیں ، ایک سینیٹ ، ایک سنڈیکیٹ ۔ اور ایک تعلیمی کونسل ۔ جس وقت ان کی طرف ہم نے نظر اٹھائی ہے/ ان کا غور سے مطالعہ کیا ہے تو ہمیں یہ دکھائی دیا ہے کہ اس میں ۹۰ فی صد نامزدگیاں ہیں اور صرف دس فی صد elected representation

دی گئی ہے - جن لوگوں کے لئے آپ قانون بنا رہے ہیں ان کی/مثال بالکل اسی طرح ہوگی کہ ہم نے پنجاب کے لئے ایک قانون بنانا ہے اور وہ قانون لندن میں ہمارے لئے بنے ، یا پنجاب کے لئے ہم نے ایک کونسل بنائی ہے اور اس کے لئے اس علاقے/ اس محدود دائرے سے باہر کے آدمی اس میں ہم لا کے رکھ دیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ ان لوگوں کے لیے قابل قبول ہو - آپ نے تمام سنڈیکیٹ کو، آپ نے تمام سینٹ کو ، آپ نے اس تعلیمی کونسل کو سرکاری ملازمین تک محدود کر دیا ہے اور اس میں اگر آپ دیکھیں تو طلبہ کی اس تمام سینیٹ ، سنڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل میں جو نمائندگی ہے وہ صرف چار چار چار ہے - دو سو سے زیادہ سینیٹ کے ممبر ہیں اس میں طلبہ کے صرف چار نمائندے ہیں - سینڈیکیٹ جس کی تعداد میں پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتا اس میں بھی طلبہ کے صرف چار نمائندے ہیں - آپ اندازہ لگائیں کہ ہزارہا طلبہ کے لیے آپ ایک قانون بنا رہے ہیں ، صرف طلبہ کا ہی انحصار قانون پر ہے اور آپ دیکھتے رہے ہیں کہ صرف وہی قانون یونیورسٹیوں میں چل سکتا ہے جس کو طلبہ کی تائید حاصل رہی ہے ، جو قانون طلبہ کی تائید حاصل نہیں کر سکا وہ ایک دن کے لیے بھی اس صوبے میں یا اس ملک میں نہیں چل سکا - تو کیا آپ کا خیال ہے کہ آپ محدود تعداد میں ان کی نمائندگی رکھ کر طلبہ کو صحیح نمائندگی دے سکتے ہیں سینیٹ میں ، سنڈیکیٹ میں اور تعلیمی کونسل میں ، اور یہ یقین کر سکتے ہیں کہ طلبہ اس کو قبول کر لیں گے - طلبہ اس بل کو قبول کر لیں گے ، قطعاً نہیں -

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا - جس طرح میرے فاضل اور واجب الاحترام دوست جناب وزیر تعلیم نے فرمایا تھا کہ ہم نے اس بل کے سلسلے میں طلبہ کے نمائندوں سے بات کی ہے ، ہم نے اس سلسلے میں اساتذہ سے بات کی ہے ، اور اس کے لئے انہوں نے دن بھی بتایا تھا کہ پچھلی جمعرات کو ملاقات کی ہے - میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہمارے پاس سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ آئی ہے - یہ پچھلی جمعرات سے کہیں پہلے آ چکی ہے اور یہ پوری رپورٹ ہم زیر غور لا رہے ہیں اس میں کہیں بھی ان ترامیم کا ذکر نہیں جو کہ اساتذہ کرام سے یا طلبہ سے گفت و شنید کے ذریعے سے انہوں نے قبول کرنی ہیں یا تسلم کرنی ہیں ، یا کر لی ہیں - گفت و شنید کے مطابق جب تک ان تمام چیزوں کو اس

میں شامل نہ کر لیا جائے اس وقت تک یہ بل مفید ثابت نہیں ہو سکتا ۔ انہیں اگر اساتذہ کرام ملے ہیں انہیں اگر طلبہ ملے ہیں تو وہی طلبہ ، وہی اساتذہ کرام ہمیں بھی ملے ہیں ، ہمیں بھی انہوں نے اپنے تاثرات دیے ہیں کہ یہ بل ہمارے لیے قطعاً قبول نہیں ۔ انہوں نے اس پہ جتنی ترامیمیں دی ہیں جو انہیں قابل قبول ہو سکتی تھیں وہ ترامیم ہم نے پیش کی ہیں اور یہ کہنا کہ ہم یہ بل مشورے سے لا رہے ہیں ۔ اور کوئی ترمیم بھی لائیں تو میں کہوں گا ۔ ہاں درست ہے ۔ لیکن جس شکل میں آپ نے سٹینڈنگ کمیٹی کی یہ رپورٹ پیش کرائی ہے ۔ اور جو بل سٹینڈنگ کمیٹی نے پیش کیا ہے میں وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس بل کو طلبہ اور اساتذہ کی تائید قطعاً قطعاً حاصل نہیں کیونکہ وہ جو ترامیم چاہتے ہیں جس طرح وہ قابل قبول بنانا چاہتے ہیں وہ نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ پہلے یونیورسٹی آرڈیننس صوبے میں ناکام ہوا ، اس میں چانسلر کے بعد سب سے بڑا عہدہ وائس چانسلر کا ہوا کرتا تھا اس کو طلبہ نے تسلیم نہیں کیا ۔ اگر میں سمجھتا ہوں کہ اس بل میں عہدہ وہی برقرار رکھا جاتا ، چانسلر کے اختیارات وزیر تعلیم کو دے دیئے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قطعی طور پر جمہوری فعل ہوتا اور اس میں کسی کو اعتراض نہ ہوتا ۔ چانسلر بھی رکھا گیا ہے ، وہ بھی اسی طرح Ex-officio Chancellor رکھا گیا ہے اور اس کے ساتھ ایک قدغن لگا دی گئی ہے کہ نیا عہدہ پروچانسلر کے نام سے تجویز کر دیا گیا ہے ۔ یہ آپ پابندیاں زیادہ لا رہے ہیں ۔ وہی نامزدگیاں زیادہ لا رہے ہیں وہی قدغن زیادہ عاید کر رہے ہیں ۔ آپ کے طلبہ تو گورنر کا چانسلر ہونا پسند نہیں کر رہے تھے ۔ چہ جائیکہ آپ نے پروچانسلر کا عہدہ وہاں پہ لا دیا ہے ۔ میں کہوں گا کہ جمہوری ملک کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ، جمہوری روایات کو سامنے لاتے ہوئے آپ اس یونیورسٹی کے بل کو زیادہ سے زیادہ جمہوری بنائیں ۔ آپ نے اس بل کے اندر کہیں بھی یہ اختیارات اساتذہ کو نہیں دیئے کہ وہ اپنے طلبہ کو ضروریات کے پیش نظر ، اپنے طلبہ اور اپنے ملک کی ضروریات کے پیش نظر آپ کو مجبور کر سکتے کہ اس ملک کے اندر ، اس یونیورسٹی کے اندر نصاب کیا ہوگا ، تعلیم کے ذرائع کیا ہوں گے ۔ طریق کار کیا ہوگا ۔ بلکہ تمام پالیسیوں کے تحت ایک سوچے سمجھے پروگرام

کے تحت آپ نے ہر چیز اوپر سے مسلط کرنے کی کوشش کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قطعی طور پر ایک مسلمہ اصول ہے کہ شراب کسی بھی بوتل میں بند کر دیں ، جس قسم کا بھی لیبل آپ اس کے اوپر لگا دیں ، وقتی طور پر تو وہ تھوڑی سی کشش محسوس کرکے گی مگر جب اس کا ذائقہ دیکھیں گے تو وہ وھی شراب کی شراب ھی رہے گی - آپ نے نیا جو یونیورسٹی آرڈیننس پیش کیا ہے ، میں کہتا ہوں کہ ایک نیا نام دے کر ، ایک نیا لیبل لگا کر ، ایک نئی کتاب چھاپ کر اور ایک نیا تاثر دے کر پرانے ھی آرڈیننس کو پیش کر دیا ہے -

مسٹر سپیکر- آپ آرڈیننس کی بات کر رہے ہیں یا بل کی ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - بل کے متعلق عرض کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - بل زیر غور کے متعلق بات کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس کا اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ وھی کا وھی ہے ، وھی ایک true کاپی پرانے آرڈیننس کی ہے جسے منسوخ کیا گیا ہے - جو طلبہ رد کر چکے ہیں - اس سے بھی بڑھ کر آپ نے مزید پابندیاں لگا دی ہیں - میں سمجھتا ہوں آپ اس ملک کی بقا کی خاطر اس قوم کی بقا کی خاطر اور اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ یہی طلبا ھی قوم کا مستقبل ہیں ، یہی طابہ ھی قوم کی بقا کے ضامن ہیں - یہی طلبہ ھی اس ملک کے معمار ہیں ، آپ ان کی بقا کی طرف توجہ دیں ، آپ ان کی فلاح و بہبود کی طرف توجہ دیں - بجائے اس کے کہ اختیارات زیادہ خود حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس بل کو ایک حکمرانی کی شکل میں دیں کہ جامعہ پنجاب پہ قبضہ کرلیں ، جامعہ پنجاب کو گرفت میں لے لیں , طلبہ پہ پابندیاں عاید کر دیں ، ان چیزوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ، جمہوریت اور ملکی بقا کے پیش نظر ہمیں زیادہ سے زیادہ طلبہ کو اعتماد میں لینا چاھیے ، ہمیں زیادہ سے زیادہ ان کی بھلائی کو مدنظر رکھنا چاھیے جو میں سمجھتا ہوں کہ اس موجودہ بل میں قطعاً نہیں اور طلبہ کسی طور پر بھی اس بل کی تائید اور تصدیق کرنے کے لئے تیار نہیں - اگر یہ بل اسی شکل میں پاس کر دیا گیا اور اگر طلبہ کے مطالبات ، طلبہ کی جائز گزارشات ، طلبہ کی جائز ضروریات کو

مدنظر نہ رکھا گیا تو یقین جانیں ، جس طرح ہر نئی آنے والی حکومت نیا آئین دیتی ہے ، اسی طرح ہر آنے والی حکومت بھی ایک نیا یونیورسٹی بل دیتی رہے گی اور اس کے وہ مقاصد پورے نہ ہوں گے جو آزاد اور جمہوری ملک کے طلبہ کے لیے ہوا کرتے ہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے ؟

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا ذکر اس میں نہیں آیا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ سٹینڈنگ کمیٹی کا ذکر آیا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کا ذکر آیا ہے ۔ میں حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی توجہ اس طرف آپ کی وساطت سے مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ سردار عبدالمجید دستی صاحب بھی سٹینڈنگ کمیٹی میں موجود تھے اور اس سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ مرتب کرتے وقت یہ بات فاضل وزیر تعلیم نے کہی تھی کہ ہم اپنے طور پر بھی میٹنگ کریں گے اور دیکھیں گے کہ اگر کہیں کہیں ترامیم آنی ضروری ہیں تو ہم لائیں گے ۔ لہذا سیف اللہ صاحب کا یہ کہنا کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں کس طرح بات چیت کی گئی ہے ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات کہنے میں کوئی پابندی نہیں ہے ؟

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ انہوں نے یہ بات کہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ پہلے آ گئی ہے ۔ وہ سمجھتے تھے کہ شاید انہوں نے جو وقت کا تعین کیا ہے وہ غلط کیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ چائے کے وقفہ کا وقت ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم توڑ کر دو مرتبہ تو وقفہ آپ نے کر لیا ہے ۔ سید تابش الوری صاحب کی تقریر کے بعد کر لیں گے ۔ وہ صبح تقریر نہیں کر سکے ۔ اب تو انہیں موقع دیجیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ چائے کا وقفہ ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب چائے کا وقت تھا اس وقت تو آپ نے یاد کرایا نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ چائے کا وقفہ تو ساڑھے گیارہ بجے ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آٹھ بجے کے حساب سے تو گیارہ بجے ہونا چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ بل تو آج منظور نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو ایوان کی بات ۔ اسی نے اس کو منظور کرنا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ کی نظر تو گھڑی کی طرف ہے ۔ ساڑھے گیارہ سے آگے سوئی جا چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ادھر سے آپ کے ساتھ کوئی اتفاق نہیں کر رہا ۔ آج کیا بات ہے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ کیا بیس منٹ کے لئے بارہ بجے تک چائے کے لیے وقفہ کر لیں ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن ادھر سے دوست شاہ صاحب کی تقریر ہے بڑے مشتاق ہیں ۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہو جائے گا ۔

(قطع کلامیاں)

میں نے کہا ہے بیس پچیس منٹ کے بعد کر لیں گے ۔ صبح سے سید تابش الوری صاحب کی تقریر سے محروم رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

اتنی دیر میں تو ان کی آدھی تقریر ہو گئی ہوتی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا پھر تو ہم کھانا نہیں کھا سکیں گے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ قائمقام قائد ایوان تجویز کر رہے ہیں کہ آج اڑھائی بجے تک بیٹھنا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ معزز دوستوں کو چائے کی طلب بہت زیادہ ہے ۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو بارہ بجے تک کے لیے ہاؤس ملتوی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارا ایوان آج اکٹھا ہو گیا ہے اب چائے کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی جاتی ہے ۔ بارہ بج کر پانچ منٹ پر ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوگی ۔

(اس مرحلہ پر چائے کے وقفہ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

رانا بھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ توجہ دلاتا ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے . . . . . گنتی کی گئی . . . . ایوان میں کورم پورا ہے ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری (بہاول پور-۱) ۔ جناب سپیکر ۔ کون نہیں جانتا کہ جامعات اور یونیورسٹیاں علم و دانش اور تدریس و تربیت کا سرچشمہ ہی نہیں بلکہ صداقت و ہدایت کا مینار نور بھی ہوتی ہیں ۔ برصغیر کی تاریخ میں پنجاب یونیورسٹی کے لئے یہ بات وجہ امتیاز ہے کہ اسے نو ر کے ان میناروں میں ایک امتیازی اور منفرد مقام حاصل ہے ۔ جناب والا ۔ آج جب ہم اس بل پر غور کر رہے ہیں تو اس کی اہمیت ۔ انفرادیت اور فضیلت کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا ۔ یہ بل ایک ایسی یونیورسٹی سے متعلق ہے جس نے اس صدی میں فکر و عمل کی نئی نئی راہیں تخلیق کیں اور ایسے طلبا ۔ اساتذہ ۔ سیاستدان اور ماہرین علاج پیدا کئے جو آج بھی ہماری تاریخ کا جلی عنوان ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے ۔)

جناب والا - پنجاب یونیورسٹی ماضی ہی کی نہیں بلکہ ہمارے حال اور مستقبل کی بھی امین ہے اور اس سے وہ تمام امیدیں ، وہ تمام نظریات اور مستقبل کے وہ سنہرے خواب وابستہ ہیں جن کے لیے ہم نے اس عظیم مملکت کا قیام عمل میں لانے کی عظیم جدوجہد کی تھی - اس یونیورسٹی سے ایسے عملی و فکری سوتے پھوٹیں گے , ایسے ہونہار اور امتیازی شان رکھنے والے طلبا جنم لیں گے جو ہمارے حال و مستقبل کے ضامن بن سکیں گے - اس لیے جناب والا - آج جب کہ ہم پنجاب یونیورسٹی کے لیے بل زیر غور لا رہے ہیں اور قانون بنا رہے ہیں تو ایسا جامع ، ایسا جمہوری اور ایسا عوامی ہونا چاہیے جس کے ذریعے ہم ان توقعات کو عملی جامہ پہنا سکیں جن کے لیے ہم اپنی توانائیاں اور اپنے تمام مالی وسائل صرف کر کے ایک نئی قوم اور ایک نئی مملکت کو جنم دینے کی خاطر عظیم جدوجہد میں مصروف ہیں -

جناب والا -آپ کو معلوم ہے کہ سن ۶۱ء کا رسوائے زمانہ یونیورسٹی آرڈیننس، جو ایوب کی آمریت کا نشان تھا - اسے پوری قوم نے حقارت سے ٹھکرا دیا تھا - جب اس کو قومی سطح پر زیر بحث لایا جا رہا تھا تو نہ صرف طلبہ ، نہ صرف اساتذہ ، نہ صرف عوامی قوتیں اس سلسلے میں صف آرا تھیں ، بلکہ خود ہماری حکمران پارٹی اس وقت اس آرڈیننس کے خلاف سراپا اضطراب و احتجاج کا پیکر بنی ہوئی تھی - یہی وہ تحریک تھی جس میں طلبہ اور عوامی قوتوں نے ہراول دستے کا کام کرکے اس یونیورسٹی آرڈیننس کو منسوخ کرانے کے لیے اُس ملک میں بیداری اور شعور و فکر کی نئی لہریں پیدا کی تھیں - یہ بات اطمینان بخش ہے کہ وہ رسوائے زمانہ آرڈیننس آج اس بل کے ذریعے منسوخ کیا جا رہا ہے ، یا اس کو **replace** کیا جا رہا ہے اور یہ بات بھی میں اپنی تقریر کی ابتدا ہی میں کہہ دینا چاہتا ہوں اور اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل میں بعض ایسی سفارشات کی گئی ہیں اور بعض ایسی دفعات رکھی گئی ہیں جن کے پیش نظر یہ بل سن ۶۱ء کے رسوائے زمانہ آرڈیننس کے مقابلے میں بہت بہتر ہے - اس میں پہلی دفعہ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ جامعہ میں طلبہ کی ایک انجمن ہوگی اور اس کی نمائندگی کا بھی اسے ہر حق حاصل ہوگا - اس میں ایک خوش گوار بات یہ بھی کی گئی ہے کہ اس بل کے ذریعے جامعہ کے معاملات طے کرنے کے لیے اساتذہ کو بھی نمائندگی دی گئی ہے -

اس میں یہ بات بھی بہتر ہے کہ یونیورسٹی کی سینیٹ اور سینڈیکیٹ میں صوبائی اسمبلی کے اراکین کو عوامی نمائندوں کی حیثیت سے شرف نمائندگی بخشا جا رہا ہے اور اس میں یہ بات بھی نہایت خوش آئند ہے کہ وہ لاقانونی دفعہ جس کے تحت سن ۶۱ء کے یونیورسٹی آرڈیننس میں یہ اختیار دیا گیا تھا کہ کسی بھی طالب علم کو اس کے کسی جرم کی پاداش میں اس کو ڈگری سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ اس بل میں موجود نہیں۔ اس لیے کہ یہ بل اپنی بعض خصوصیات کے اعتبار سے اس کے مقابلے میں خاصی منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا۔ اس میں بعض ایسی دفعات کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے جن کی وجہ سے یہ بعض اعتبار سے اس آرڈیننس سے کہیں کہیں بدتر بھی ہوگیا ہے۔ اس لیے آج جب ہم اس بل پر ایک اجتماعی نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں جہاں بعض خوبیاں نظر آتی ہیں، وہاں اس میں بعض خرابیاں بھی اپنی پوری بدعت اور اپنی پوری شدت کے ساتھ کارفرما دکھائی دیتی ہیں۔

جناب والا۔ اس یونیورسٹی آرڈیننس میں جس کو پوری قوم نے حقارت سے مسترد کر دیا، اس میں یہ دفعہ رکھی گئی تھی کہ طلبہ اور اساتذہ کی کم از کم نمائندگی ہو، بلکہ اس میں بالکل نمائندگی کا کوئی اختیار ہی نہیں دیا گیا ہے۔ لیکن ان کو نامزدگی کے تابع بنا دیا گیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ مجھے افسوس ہے کہ جناب تابش الوری صاحب کی تقریر معطل ہو گئی ہے۔ مجھے ابھی ابھی وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا تھا کہ انہوں نے اپنے اس بل میں کچھ ترامیمیں کی ہیں۔ اگر وہ اس کا اعلان فرما دیں کہ کون کون سی چیزوں میں ترمیمیں کی ہیں تو اس سے بحث میں آسانی پیدا ہو جائے گی اور ہمیں بھی محنت کم کرنی پڑے گی۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ یہ تو منسٹر صاحب کی اپنی مرضی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ میں آپ کے توسط سے ان کو ہی درخواست کر رہا ہوں۔ جو ترمیمیں انہوں نے ابھی ابھی کی ہیں اور اساتذہ اور ان کے

نمائندوں سے مل کر افہام اور تفہیم کے ساتھ ترمیم شدہ صورت میں جو مسودہ وہ لانا چاہتے ہیں وہ لے آئیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کون سی چیزیں انہوں نے خذف کی ہیں ، کون کون سی چیزوں کا انہوں نے اضافہ کیا ہے ۔ کون سی بڑھائی ہیں ، کون سی گھٹائی ہیں ، ان کو دیکھ کر ہم ان پر محنت کریں گے ۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاضل قائد حزب اختلاف نے یہ بالکل ٹھیک نکتہ اٹھایا ہے ۔ بات یہ ہے کہ اس مسودہ قانون کو تیار کرنے میں کئی مرحلوں پر ہم نے اساتذہ اور دیگر حضرات سے بات چیت کی ہے ۔ لیکن ایک آخری بات چیت پچھلی جمعرات کو ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں ان سے بالکل کھل کر کوئی پونے چار گھنٹے تک بات چیت ہوئی اور جو بھی ان کی طرف سے اکیڈمک کونسل میں ، سنڈیکیٹ میں ، سینیٹ میں ترامیم آئی ہیں وہ ساری ہم نے منظور کر لی ہیں ۔ ان کی کاپیاں بننے کے لیے میں نے ابھی دی ہیں ۔ کچھ دیر کے بعد ہی وہ آپ کو مل جائیں گی ۔ شاید آج ہی ایک آدھ گھنٹے کے بعد ۔ لیکن ابھی تو ہم جنرل پرنسپل پر بحث کر رہے ہیں ۔ یہ جاری رہنی چاہیے تاکہ ہم وقت کا فائدہ اٹھائیں ۔ جب کلاززز تک پہنچنے والے ہوں گے تو اس سے بہت پہلے وہ ترامیم آ جائیں گی لیکن **generally** میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ اور اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کے بہت سے نمائندے تشریف لائے تھے جن میں میں خصوصاً شامی صاحب جو پریذیڈنٹ ہیں اور خالد علوی صاحب جو جنرل سیکریٹری ہیں ۔ ان کی بالکل تشفی ہو گئی تھی جو ہم نے ان سے معاہدہ کیا تھا ۔ اس کی رپورٹنگ شاید کل کے یا پرسوں کے نوائے وقت میں ہوئی ہے اور مساوات میں بھی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب نے طلباء کے نمائندوں سے بھی گفتگو کی تھی ؟

وزیر تعلیم ۔ طلبہ کے نمائندے اس آخری میٹنگ میں شامل نہیں ہوئے لیکن اس سے پہلے وہ بالکل مطمئن ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جیسا کہ جناب وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ ابھی ہم نے بھیجا ہے ، وہ ابھی تیار ہو رہا ہے ۔ تو

یہ بہت اچھی بات ہے کہ ایسی ترامیم جن کو اس ہاؤس کے ارکان بھی مناسب سمجھتے ہیں اور حالات و واقعات کے مطابق انہوں نے وہ ترمیمیں تیار کی ہیں۔ لہذا جب تک وہ ترمیمیں نہ آ جائیں اس وقت تک اس بل پر بحث ملتوی کر دی جائے۔ کیونکہ وہی باتیں جو ہم کہنا چاہتے ہیں، اگر تسلیم کر لی گئی ہوں تو کیوں ہماری حکومت یا ہمارے وزیر تعلیم کے خلاف یہ باتیں پریس میں آئیں۔ تو اس لیے بحث کو کل تک کے لیے ملتوی کر دیں تاکہ وہ ترمیمیں آ سکیں اور اس کے بعد ہم بحث کر سکیں تو بہتر ہوگا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ رانا صاحب۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر تو پہلے پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں ہے اور دوسری بات، اگر آپ نے اس قسم کا کوئی صلاح مشورہ کرنا ہے تو وہ ایوان کے باہر کر لیا کریں۔ جب یہاں پر کوئی بحث شروع ہو چکی ہو تو اسے میں ختم نہیں کر سکتا۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں نے تو کسی افہام و تفہیم کی بات نہیں کی کہ ہم بات چیت کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں۔ جناب والا نے میرا مطلب سمجھا نہیں۔ میرا مطلب تو یہ تھا کہ وزیر تعلیم صاحب نے ابھی ابھی وضاحت فرمائی ہے کہ ہم نے کچھ ترمیمیں اس میں دینی ہیں جو صلاح اور مشورے سے کی گئی ہیں۔ ان کے آنے تک اس کو ملتوی کر دیا جائے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کسی وزیر صاحب کی تشریح یا وضاحت پر ایوان ملتوی نہیں کر سکتے۔

رانا پھول محمد خان ۔ تو جناب والا۔ آپ نے انہیں قائد حزب اختلاف کے پوائنٹ آف آرڈر پر کیوں اجازت دی کہ وہ اس کی وضاحت کر سکیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے قائد حزب اختلاف کا احترام کیا ہے ورنہ پوائنٹ آف آرڈر ان کا بھی . . .

رانا پھول محمد خان ۔ وزیر تعلیم کا بھی آپ نے احترام کیا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ لیڈر آف دی ہاؤس موجود نہ تھے تو وزیر تعلیم

ان کے فرائض سرانجام دے رہے تھے -

رانا پھول محمد خان - اگر اس میں کچھ باتیں شامل کی جا رہی تو پھر بحث میں وقت ضائع نہ کیا جائے ، لا حاصل بحث کا فائدہ نہیں ہوگا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ چاہتے ہیں کہ جو بات افہام و تفہیم کی ہوگی وہ entirely ہاؤس کے باہر ہو ؟

رانا پھول محمد خان - جی نہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - پھر تو میں قطعاً اجازت نہیں دوں گا- اگر آپ اپنے قائد کا احترام نہیں کرتے ہیں . . . .

رانا پھول محمد خان - جو آپ کی رولنگ ہوگی وہ میں تسلیم کروں گا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اگر آپ اپنے قائد کا احترام کرتے ہیں تو مجھے بھی موقع دیں کہ میں ان کا احترام کروں -

رانا پھول محمد خان - شکریہ - مہربانی - لیکن میں نے تو وزیر تعلیم کی وضاحت پر عرض کی ہے کہ اس بحث کو ملتوی کر دیں - یہ لا حاصل بحث ہوگی -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ ان کی مرضی ہے - لیڈر آف دی ہاؤس کہیں تو میں اس پر غور کروں گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - آپ کی اجازت سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معاملہ افہام و تفہیم کا اس کو کہا جاتا ہے کہ حکمران پارٹی اپوزیشن پارٹی سے یا اپوزیشن پارٹی حکمران جماعت سے جا کر کوئی بات کرے - یہ مسئلہ نہیں تھا - مسئلے کی نوعیت یہ تھی کہ چونکہ فاضل وزیر تعلیم نے یہ فرمایا تھا کہ جو مسودہ قانون اس وقت ہمارے سامنے ایجنڈے پر ہماری میزوں پر رکھا گیا ہے جس پر اس وقت جنرل ڈسکشن جاری ہے - اس میں کچھ ترامیم اساتذہ اور طلبا کے نمائندوں سے مل کر کرلی ہیں - تو میں یہ چاہتا تھا کہ چونکہ مسودہ قانون اس وقت زیر بحث ہے جتنی جلدی وہ ترامیم اس

ہاؤس کے سامنے آ جائیں تو ہم اس قابل ہوں گے کہ ہم اس پر غور کر سکیں اور اس کے مطابق ہم اس پر مجنت کر سکیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ منسٹر صاحب اس وقت نہیں لانا چاہتے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ میں موضوع زیر بحث پر کچھ عرض کروں میں آپ سے ایک درخواست کروں گا کہ آج ایوان کا وقت ایک گھنٹہ یعنی دو بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں سپیکر صاحب سے اس بات کا فیصلہ کرکے آیا ہوں کہ ایوان کا وقت نہیں بڑھایا جائے گا ۔ جناب ان سے دریافت کرلیں ۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور میں فاضل وزیر قانون کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح سے کوئی کامیابی اور کوئی فائدہ بھی نہیں ہوگا ۔ جس طرح نارملی کام چل رہا ہے اس کو چلنے دیجئے ۔ آپ وقت بڑھائیں گے تو رات کے ۱۲ بجے تک بھی جنرل ڈسکشن ختم نہیں ہوگی اور کوئی کلاز بھی زیر بحث نہیں آئے گی ۔ اس طرف سے مزاحمت ہوگی ۔ فائدہ کوئی نہیں ہوگا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ . .

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ پہلے سردار امجد حمید صاحب کو بول لینے دیں ابھی ایک نہیں بجا ۔

میاں خورشید انور ۔ ان کے بارہ بجے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پہلے اجازت مجھے دی گئی ہے ۔ میں اس کی وضاحت کر دوں تب آپ فرمائیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اسی بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

اس وقت بل کے پرنسپلز پر بحث جاری ہے اور اگر فاضل وزیر تعلیم جناب ڈاکٹر عبدالخالق نے فرمایا ہے کچھ ترمیمات جو کہ اساتذہ اور طالبعلموں سے ڈسکشن کرنے کے بعد انہوں نے وضع کی ہیں تو ان ترمیمات پر بعد میں بحث کی جا سکتی ہے ۔ ان کو شامل کیا جا سکتا ہے لیکن اگر پرنسپلز پر ڈسکشن ہو رہی ہے تو یہ ایسا کوئی موقع نہیں ہے کہ یہاں پر اعتراض کیا جائے کہ تمام بل پر ڈسکشن روک دی جائے ۔ صحیح وقت کا مصرف یہی ہے کہ بحث جاری رہے اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض بھی کیا ہے کہ اب اس بات پر تقاریر کی اجازت جناب والا نہ دیں کہ بحث جاری رہے یا نہ رہے ۔ اگر آپ نے اجازت دی ہے کہ بحث جاری رہے گی تو جناب والا مزید وقت اس بات پر صرف نہ کیا جائے اور اس بحث کو اب ختم کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس پر اب کوئی بحث نہیں ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ دستی صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر لا منسٹر صاحب کو تقریر کرنے کی اجازت بخشی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے اجازت نہیں دی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ویسے ہی بغیر اجازت کے بولتے رہے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابھی وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ اس ہاؤس کا وقت بڑھا دیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جناب شمیم احمد صاحب جو اس وقت صدارت کر رہے تھے وہ رولنگ دے چکے ہیں کہ اس موضوع پر مزید بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسئلہ کیا ہے جس پر دونوں صاحبان بول رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر میری طرف سے اٹھایا گیا تھا اور بول رہے ہیں لا منسٹر صاحب ۔ یہ کیا طریقہ ہے کس قاعدے کے تحت وہ بول رہے ہیں ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ مسئلہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Let me hear the Chairman.

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ علامہ صاحب نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر یہ کہا کہ کچھ ترامیم منسٹر صاحب نے آج کے اس بل میں پیش کی ہیں ۔ وہ ترامیم اگر ہمیں بتا دیں تو بحث میں کمی ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ غالباً کمی ہو جائے گی ۔ یہ کہا ہوگا ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جی ہاں ۔ منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ ترامیم ڈرافٹنگ کے لئے گئی ہوئی ہیں وہ جائیں گی تو بتلا دی جائیں گی ۔ رانا پھول محمد خان نے دباؤ ڈالا کہ ابھی بتائی جائیں ۔ میں نے اس پر یہ رولنگ دی تھی کہ منسٹر صاحب ابھی نہیں بتانا چاہتے اب اس پر مزید بحث نہیں ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جب شمیم احمد صاحب صدارت کر رہے تھے ۔ میں نے اس وقت یہ نہیں کہا تھا کہ ترامیم ہمیں بتائی جائیں ۔ بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ ان ترامیم کے یہاں آنے تک اس بحث کو ملتوی کر دیا جائے ۔ اس بل پر بحث نہ کی جائے تاکہ ہمارا وقت بچ سکے یہ نہیں کہا کہ وہ ترامیم ہمیں بتا دیں بلکہ یہ کہا تھا کہ اس بل پر بحث ملتوی کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب بول رہے تھے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دی گئی تھی ۔ اسی ضمن میں جب میں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا ۔ بار بار چونکہ اس میں مداخلت کی گئی اس لئے میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر پیش نہیں کر سکا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اسی ضمن میں پوائنٹ آف آرڈر ہو ہی نہیں سکتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ بول سکتے ہیں اور کوئی نہیں بول سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے ان کا پوائنٹ آف آرڈر سننے دیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ ابھی وزیر تعلیم نے یہ فرمایا تھا کہ اس وقت جنرل پرنسپل پر اس لئے بحث جاری رکھنی چاہئے کہ وقت کا ضیاع نہ ہو تو اس پر ہماری طرف سے کہا گیا کہ وقت کو بچانے کے لئے کارروائی ملتوی کر دی جائے جب تراسیم یہاں آئیں گی تو اس کے بعد شاید ضرورت ہی نہیں رہے گی کہ ہم اس قسم کی تقریریں کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جنرل پرنسپل پر تقاریر ہو جانے دیجئے یہ ایوان اس موضوع پر بڑا تشنہ ہے ۔ پہلے بھی ایک بل تھا اور وہ ایک موشن کے باعث اس سٹیج سے یونہی پھلانگ کر گزر گیا تھا ۔ تو میں نہیں چاہتا کہ اس میں بھی ایسا ہو ۔ جب تراسیم آئیں گی پھر دیکھ لیں گے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ تراسیم تو بعد میں آئیں گی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب کی غیر حاضری میں جو واقع آیا ہے ۔ اس کی وضاحت کے لئے مجھے موقع دیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ صاحب کے اعتراض کو بھی appreciate کریں ۔ ان کا اعتراض یہ ہے کہ اگر بعد میں گورنمنٹ کی طرف سے تراسیم آ جاتی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ جو باتیں وہ پالیسی پر اب کر رہے ہیں وہ بعد میں نہ ہوں یا تقریر کا ممکن ہے کچھ حصہ اس سے متعلق نہ ہو ۔

شیخ عزیز احمد ۔ تراسیم تو ممبران کی طرف سے پیش ہوتی ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ مجھے تھوڑی سی وضاحت کا موقع دیں ممکن ہے آپ کو میری بات پسند آ جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت بڑھانے کے لئے کس نے تحریک کی تھی ۔

میاں خورشید انور ۔ وہ واپس لے لی تھی ۔

وزیر قانون ۔ میں نے گزارش کی تھی کہ آج ایوان کا وقت دو بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی - وہ تحریک واپس لے لی گئی تھی -

وزیر قانون - جناب والا - شمیم احمد خان صاحب جو اس وقت کرسی صدارت پر متمکن تھے وہ خود بتائیں گے کہ انہوں نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا یا نہیں - میں نے اپنی تحریک واپس نہیں لی تھی -

مسٹر سپیکر - اب کیا پوزیشن ہے -

مسٹر شمیم احمد خان - وزیر قانون نے تجویز پیش کی تھی کہ اب ایوان کا وقت دو بجے تک بڑھا دیا جائے -میں نے فیصلہ نہیں دیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ ایک بجے میں اپنا فیصلہ سناؤں گا -

مسٹر سپیکر - اس کے متعلق فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ کتنا وقت بڑھایا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جناب وزیر تعلیم کے اس ارشاد کے بعد کہ وہ مزید کچھ ترامیم پیش کرنا چاہتے ہیں- یہ نہایت ہی ضروری ہو گیا ہے کہ اب پرنسپلز پر بحث اس وقت ہو جب وہ ترامیم سامنے آ جائیں تاکہ ان کی خوبیاں اور برائیاں بھی بحث کرتے وقت سامنے لائی جا سکیں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب ترامیم بعد میں زیر بحث آ جائیں گی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اگر میں کہتا یا کوئی اور فاضل رکن کہتا تو اس پر تو اس کا اطلاق نہیں ہوتا تھا - جناب وزیر تعلیم کا ارشاد ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے ترامیم آتی ہیں -

Mr. Speaker : Let us stick to the rules.

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - جناب والا - میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اور ساتھی ملک مختار احمد اعوان صاحب نے ہاؤس کا وقت بڑھانے کی اپیل کی ہے لیکن اگر یہ منظور بھی ہو جاتی ہے تب بھی بنیادی طور پر یہ ہو سکتا ہے کہ اگر خوشدلی سے کام نہ چلایا گیا تو آدھ گھنٹہ - پون گھنٹہ یا ایک گھنٹہ جو وقت ہمیں ملے وہ بھی اس

بحث کی نظر ہو جائے اس لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ صحیح ماحول میں ہم اس قانون سازی کے کام کو آگے بڑھائیں اور اس کے لئے میں نے گزارش کی ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف سے اور میں آپ کی وساطت سے پورے ہاؤس سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کل اور پرسوں دو دن اس بات کی اجازت دی جائے کہ ہاؤس کی دو میٹنگ ہوں صبح بھی ہو اور شام بھی ۔ اور اس طریقے سے شام کو اگر ہمیں دو دن کے لئے وقت مل جائے گا تو وہ پورے ایک ہفتے کا ایک طرح سے اضافہ ہو جائے گا ۔ اس لئے میری گزارش آپکی وساطت سے یہ ہے کہ کل یعنی منگل اور بدھ دو دن ہمیں دو سیشن کرنے چاہئیں ۔ اس طریقے سے شام کو ساڑھے چار بجے سے لے کر ساڑھے آٹھ بجے یا نو بجے تک جیسے آپ مناسب سمجھیں سیشن کر لیا جائے ۔ نو بجے تک اس لئے کہ درمیان میں آدھ گھنٹے کے لئے مغرب کی نماز کا وقفہ بھی کریں گے اس طریقے سے ہمیں ہر روز تقریباً چار گھنٹے خاص لیجسلیشن کے لئے مل جائیں گے ۔ دو دنوں کی صورت میں آٹھ گھنٹے ہفتہ میں لیجسلیشن کے لئے شامل ہو جائیں گے ۔ اگر آپ باقی پورے ہفتے کو دیکھیں تو اس میں بمشکل آٹھ گھنٹے لیجسلیشن کا کام ہوتا ہے اس اعتبار سے میری یہ درخواست جو بہت اہم ہے نسبتاً اس کے کہ آج یہ بحث کرتے رہیں کہ ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ وقت بڑھا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رامے صاحب آپ کو یہ ensure کرنا پڑے گا مثلاً آج بھی نو بجنے میں سات منٹ باقی تھے اور سیشن اس سے پہلے شروع نہیں ہوا ہے ۔ ذرا کورم کی طرف بھی توجہ دینی پڑے گی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ مجھے احساس ہے آج ایک خاص بات تھی ۔ صدر مملکت تشریف لے جا رہے تھے ۔ بہت سے ممبر صوبائی اسمبلی اور وزرا حضرات ایئر پورٹ چلے گئے اور اس وجہ سے واپسی پر آنے میں دیر ہوگئی ہے ۔ انشاء اللہ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ کورم پورا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب انٹرول تھا اس دوران میں بھی بہت سے دوست آپ کی پارٹی کے اور دوسری طرف کے بھی ملے تھے وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اجلاس بہت جلد ختم ہونا چاہئے کیونکہ اپریل کے آخر میں فصل کاٹنی ہے ۔ مئی کے

شروع میں گاہنے کا موسم آنے والا ہے ۔ میں یہ چاہوں گا آپ قائد حزب اختلاف سے بھی اس سلسلے میں تھوڑا سا مشورہ کر لیں کیونکہ جب انٹرول رہا تو ان چھٹیوں کے دوران حزب اختلاف کے کئی دوست ملے تھے ان کی بھی خواہش تھی کہ یہ اجلاس ۲۰—۲۲ اپریل سے آگے نہیں جانا چاہئے ۔ جس رفتار سے ہم چل رہے ہیں اس میں تو کم از کم تین مہینے لگیں گے ۔ آپ کوئی ایسا تصفیہ کر لیں کہ کوئی دن exclusively لیجسلیشن کے لئے رکھوا لیں ۔ اس کے لئے دو دن ضرور دیں جس میں کوئی اور کام نہ ہو اور قواعد کو ہم exempt کر دیں ۔ اس طرح جو آپ extra hour لینا چاہتے ہیں اس کے متعلق کچھ ہو جائے ۔ پھر مجھے فیصلہ کرنا پڑے گا ۔ میں چاہتا تھا کہ میرے فیصلے کے بغیر ہی اگر آپ آپس میں مل کر کر سکتے ہیں تو بہتر ہے

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ مجھے اس چیز کا مکمل احساس ہے اور میں نے بھی آپ سے گزارش کرنے سے پہلے قائد حزب اختلاف سے بات کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ بھی اس درخواست پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آئندہ کب تک ہمیں ہاؤس چلانا ہے اس میں میں یہ رائے رکھتا ہوں چونکہ ۲۱ اپریل تک جیسا کہ کل صدر مملکت نے فرمایا ہے آئین بن جائے گا تو ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے چند ضروری بلز پاس ہو جائیں تو انہیں ضروری بلوں کے متعلق ہم آپس میں بات چیت کر لیتے ہمیں یعنی حزب اقتدار اور حزب اختلاف والے ۔ ان بلوں کے پاس ہونے تک کے لئے ہاؤس کو جاری رکھ کر ۲۱ اپریل سے کچھ پہلے اس ہاؤس کو adjourn کرنے کا سوچا جا سکتا ہے ۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے ہم آپس میں مل لیں انشا اللہ تعالیٰ اس پر consensus ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ منگل اور بدھ کے لئے کہہ رہے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ اس وقت میں صرف یہ درخواست کر رہا ہوں کہ کل اور پرسوں کے لئے دو اجلاس کرنے کی اجازت دے دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں دوسرے اجلاس کے متعلق کل فیصلہ بتاؤں گا ۔ میں نے آپ کی تجویز سن لی ہے ۔

اب ایوان کی کارروائی ۳ اپریل ۱۹۷۳ء آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۳ اپریل ۱۹۷۳ء بروز منگل ۸ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

———

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

منگل - ۳ اپریل ۱۹۷۳ء

(سہ شنبہ - ۲۸ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ سپیکر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

پ ۲۸ : س ۶۱ : ع ۱۰ : آیت ۱۰ تا ۱۳

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے۔ یہ کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو اگر تم جانو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے بہشت جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور پاکیزہ محلات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں تیار ہیں داخل کرے گا۔ یہ زبردست کامیابی ہے اور ایک چیز اور جس کو تم بہت چاہتے ہو یعنی تم کو اللہ کی طرف سے مدد نصیب ہوگی اور فتح ہوگی اور ایمان والوں کو اس کی خوشخبری سنا دو۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

مسٹر سپیکر - آج کے سوالات چودھری محمد انور سہیل صاحب سے متعلق تھے وہ میرے پاس تشریف لائے تھے اور کہہ رہے تھے کہ وہ کراچی جا رہے ہیں اور آج کا وقفہ سوالات کسی اور دن کے لئے مخصوص کر دیا جائے - وہ آج صبح کراچی سے تشریف تو لے آئے ہیں - میں نے ان کو بتایا تھا کہ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آج کا وقفہ سوالات معطل کر دیا جائے - انہوں نے اس سے اتفاق فرمایا اور کہا کہ ۱۱ تاریخ کو بے شک یہ سوالات رکھ لئے جائیں -

وزیر قانون - جناب والا - قاعدہ ۱۹۸ کے تحت وقفہ سوالات آج معطل فرما دیا جائے -

مسٹر سپیکر - کیا ایوان اس تجویز سے اتفاق کرتا ہے ؟

آوازیں - ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - ۱۱ تاریخ کو آج کے سوالات اور اس دن کے سوالات دونوں اکٹھے لے لئے جائیں گے - دونوں فہرست سوالات دو گھنٹے میں ختم ہو جائے گی -

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر جاوید حکیم قریشی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر جاوید حکیم قریشی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں ایک اہم مصروفیت کی بنا پر ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا - آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم ایوان سے اس دن کی رخصت کی اجازت دلائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر جاوید حکیم قریشی

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست مسٹر جاوید حکیم قریشی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گزارش خدمت ہے کہ میں علالت کی بنا پر ۱۹ مارچ سے ۲۲ مارچ تک اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا ۔ براہ کرم ان ایام کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ بخاری

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ بخاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I had already sent an application dated 20th Feb. for the sanction of leave by past from my constituency but I did not get the reply, so please leave be granted from 19th Feb. to 22nd March because it was impossible for me to attend the Session due to serious illness.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اکبر منہاس

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اکبر منہاس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

It is submitted that high fever did not allow me to attend the session on 19-3-1973. It is requested that the leave for the day may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار محمود خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار محمود خان لغاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Owing to being unwell I was unable to attend the session on 19th March 1973. Therefore I may kindly be granted leave for the day.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز نون

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ علالت مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء تا ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء اجلاس

میں شریک نہیں ہو سکا ۔ مہربانی فرما کر
ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔ نوازش
ہوگی ۔

منسٹر سیکرٹر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

سردار غلام عباس خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار غلام عباس خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

بندہ بوجہ بیماری مورخہ ۱۹ مارچ ۷۳ء کو
اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ اس مجبوری
کے تحت بندہ کی رخصت منظور فرمانے کے
لئے ہاؤس میں درخواست پیش کی جاوے ۔

منسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

ملک خان محمد کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک خان محمد کھوکھر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میرے لڑکے کی شادی ہے اور بندہ اس سلسلے
میں بے حد مصروف ہے مہربانی فرما کر
مورخہ ۲ اپریل ۷۳ء تا ۶ اپریل ۷۳ء
رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

منسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد انور علی بٹ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد انور علی بٹ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں مورخہ ۱۹ مارچ ۷۳ء کو بوجہ طبیعت کی ناسازی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ منور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ منور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Assembly Session held on 16-3-73 and 19-3-73 due to illness. Leave for the said dates may please be sanctioned.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

سید فدا حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید فدا حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend Assembly Session due to death of my friend. So kindly grant me leave of one day (2nd April 1973).

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حیات گوندل

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد حیات گوندل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ بندہ مورخہ ۱۹ مارچ ۷۳ء
کو بوجہ بیماری اجلاس کی کارروائی میں
حاضر نہ ہو سکا ایک یوم کی رخصت منظور
فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ ۲ اپریل ۷۳ء
کو اپنے عزیز کی شادی میں مصروف رہا۔
جس کی وجہ سے میں اجلاس میں حاضر نہ
ہو سکا۔ لہذا ایک یوم کی رخصت عطا
فرمائی جاوے۔

سپیکر مسٹر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منور خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر منور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

بندہ چھٹیاں ختم ہو جانے کے بعد واپس لاہور پہنچ گیا ۔ مگر صحت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے بروز سوموار مورخہ ۲ تاریخ کو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا اس دن کی چھٹی منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

قرارداد

پاکستان کے مستقل آئین میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ارکان کی تعداد میں اضافہ

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور کی کل والی قرار داد کے الفاظ کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے ۔ اگرچہ گورنمنٹ پارٹی کی پوزیشن وہی ہے جو انہوں نے کل بیان کی تھی کہ لیشنل اسمبلی میں پنجاب کیلئے جتنی نشستیں مخصوص کی جائیں گی ان سے دوگنی تعداد صوبائی اسمبلی کی نشستوں کی ہونی چاہیے ۔ ان کا اندازہ ہے کہ ۲۵۰ کے قریب نشستیں ہونگی ۔ اس لئے وہ اس قرار داد پر اعتراض نہیں کر رہے بلکہ اس سے اتفاق رائے کر رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور - شکریہ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ مرکزی حکومت و دستور ساز اسمبلی سے پر زور سفارش کی جائے کہ پاکستان کے مستقل آئین میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے

ارکان کی تعداد دو سو سے بڑھا کر دو سو پچاس
کر دی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ ابھی ابھی آپ نے فرمایا ہے کل جو ترمیم جناب محمد حنیف رامے صاحب نے اس قرار داد میں پیش کی تھی اس کے پیش نظر میں اپنی ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) چونکہ اس ترمیم میں بھی جو مقصدیت تھی وہ بالکل یہی تھی جب نشستوں کی تعداد count کی گئی تو ۲۵۰ ہی تعداد بنتی تھی ۔ اس لئے اس ترمیم میں اب کوئی افادیت نہیں ہے اس کو واپس لینے کے بعد میں آپ کی خدمت میں اور آپ کی وساطت سے تمام اراکین سے عرض کرونگا کہ متفقہ طور پر اس قرار داد کو منظور کیا جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس میں خواتین کے لئے بھی کوٹہ رکھا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ایوان اجازت دیتا ہے کہ جو ترمیم وزیر قانون نے پیش کی تھی وہ واپس لی جائے ۔

آوازیں ۔ اجازت ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب والا ۔ کھلی نشستوں پر بھی خواتین کو کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی اجازت ہمیشہ ہی ہوتی ہے ۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے اب ایوان کے سامنے یہ قرار داد پیش ہے :

کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ مرکزی
حکومت و دستور ساز اسمبلی سے پر زور
سفارش کی جائے کہ پاکستان کے مستقل آئین
میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ارکان کی تعداد

دو سو سے بڑھا کر دو سو پچاس کر
دی جائے ۔
(قرار داد بالاتفاق رائے منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری کی تحریک التوائے کار نمبر ۴۴۲ کو پہلے لیتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری تحاریک استحقاق pending ہیں ان کے متعلق بھی کچھ فرمائیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب اتفاق سے آج موجود ہیں ۔ اس لئے تحریک استحقاق نمبر ۶۷ پیش کی جاتی ہے ۔

سوال نمبر ۲۶ کے دو جوابات میں تضاد

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء کو میرے ایک سوال نمبر ۲۶ کا جواب جناب وزیر نوآبادیات نے فراہم کر دیا تھا اور آج دوبارہ اسی سوال نمبر ۲۶ کا جواب دیا گیا ہے جس کی جز (د) و (ہ) کا جواب پہلے دیئے گئے جواب سے مختلف ہے ۔ اس طرح نہ صرف متضاد بیانی سے کام لیا گیا ہے بلکہ پہلے دیئے گئے جواب کی آج کے جواب سے نفی کر کے غلط بیانی سے بھی کام لیا گیا ہے جس سے میرے اور اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔ ہر دو جوابات کی نقول لف ہذا ہیں ۔

وزیر نوآبادیات ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اس کا نوٹس نہیں ملا ۔ لہذا اس تحریک کو کل پر رکھ لیں تاکہ میں اسے ذرا دیکھ لوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر چیف منسٹر صاحب تشریف لے آئے تو آپ کی تحاریک پیش ہو جائیں گی ۔

تحاریک التوائے کار

بہاول پور میں جامعہ اسلامیہ اور گورنمنٹ پولی ٹیکنیک کالج کے طلبہ پر لاٹھی چارج

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جمہور ۱۴ مارچ ۷۳ء کے مطابق ۱۳ مارچ ۷۳ء کو جامعہ اسلامیہ اور گورنمنٹ پولی ٹیکنیک کالج کے طلباء ایک جلوس کی شکل میں وزیر تعلیم ڈاکٹر عبدالخالق سے ملاقات کے لئے جا رہے تھے ۔ ڈپٹی مجسٹریٹ نے انہیں منتشر ہونے کو کہا جس پر طلبا نے ڈپٹی مجسٹریٹ کو بتایا کہ وہ وزیر تعلیم سے ملنا چاہتے ہیں تو ڈپٹی مجسٹریٹ نے کہا وہ نہیں مل سکتے ۔ طلباء کے پر امن جلوس پر پولیس نے بلا جواز لاٹھی چارج کر دیا جس سے کئی طلباء زخمی ہوگئے ۔ اس واقعہ سے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ۔

اسی مضمون کی ایک اور تحریک التوا نمبر ۴۳۶ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اسی مضمون کی ایک تحریک التوا نمبر ۴۵۲ بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس سے مختلف ہے ۔ انہوں نے اس میں ایک اور چیز ایزاد کی ہے کہ اس واقعہ سے پنجاب طلباء میں شدید ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور واقعہ سے پنجاب کے تمام کالجوں میں کشیدگی کی فضا پیدا ہوگئی ہے اور کالجوں میں احتجاج کا سلسلہ شروع ہو جانے کا فوری خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۷۳ء کے دن جناب وزیر تعلیم سرکٹ ہاؤس بہاول پور میں قیام پذیر تھے ان کے بہاول پور کے دورے کے دوران پولی ٹیکنیک انسٹیٹوٹ کے طالب علم ملاقات کے لئے آئے ۔ لیکن اس وقت وزیر تعلیم صادق پبلک سکول کے طلبا سے بات کرنے کے لئے جا چکے تھے ۔ لوکل انتظامیہ سے جب طالب علموں نے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے طالب علموں کو جواب دیا کہ وہ موجود نہیں کسی دوسرے وقت تشریف لائیں جب کہ وزیر تعلیم سرکٹ ہاؤس میں موجود ہوں ۔ وہاں پر کسی قسم کا لاٹھی چارج نہیں ہوا نہ ہی کوئی طالب علم زخمی ہوا ۔ طلبا اس جواب سے پر امن فضا میں واپس گئے وہ بالکل مطمئن تھے ۔ یہ بات بھی بالکل غلط ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے طلبا پولی ٹیکنیک کے طالب علموں کے ساتھ آئے تھے اور ان کے اوپر لاٹھی چارج ہوا ۔ اس سے بڑھ کر کوئی واقعہ نہیں ہوا ۔ طلبا میں نہ تو کوئی پریشانی ہے اور نہ ہی کوئی ہیجان پایا جاتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر قانون نے آج پھر ایک ایسے واقعہ کے سلسلے میں غلط تصور شہادت اور غلط تصویر پیش کی ہے جو بہاول پور شہر میں دن دھاڑے ہوا سینکڑوں افراد گواہ ہیں کہ یہ واقعہ فوارہ چوک پر ہوا ۔ فوارہ چوک سرکٹ ہاؤس سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب اس واقعہ کے متعلق اصرار کر رہے ہیں اگر آپ کچھ مناسب سمجھیں تو اس کی تحقیقات کر لیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا یہ واقعہ فوارہ چوک پر نہیں ہوا ہے ؟

Mr. Speaker: The member is insisting, and if the Minister for Law would hold further inquiry through a comparatively independent officer, probably he would be satisfied.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میری گذارش ہے کہ ان طالب علموں کو سٹیڈیم کے باہر وزیر تعلیم نے ملاقات کا وقت دیا تھا ۔ ملاقات کے وقت انہوں نے وزیر تعلیم کے سامنے کوئی شکایت نہیں کی نہ ہی کوئی لاٹھی چارج کیا گیا ہے ۔ مجھے جو حقائق اور معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ میں نے

اس معزز ایوان کے سامنے پیش کر دی ہیں ۔ اگر اس کے باوجود وہ اس پر مصر ہیں تو میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر کوئی واقعہ ہوا ہوگا تو اس کی تحقیقات کر لی جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ ملاقات کر سکے ہیں یا نہیں کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ لاٹھی چارج نہیں کیا گیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ تو یہ کہیں کہ ہم اس کی تحقیقات کروالیں گے ۔

Minister for law and Parliamentary Affairs : If the Hon'ble member is insisting, I will further look into the matter.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اس پر اصرار کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Inview of the statement of the Minister the motion is not pressed.

ملتان میں مقامی گرلز کالج کی طالبہ پر مجرمانہ حملہ کے خلاف احتجاج کرنے پر طلبہ پر لاٹھی چارج

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جمعہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق ملتان پولیس نے ایس ایس پی کے دفتر میں احتجاجی طلبا کے گروپ پر لاٹھی چارج کیا ۔ اس سے متعدد طلبا اور راہ گیر زخمی ہوگئے ۔ ان طلبا نے مقامی گرلز کالج کی طالبہ پر گذشتہ دنوں ایک رکشہ ڈرائیور اور اس کے مالک کے مجرمانہ حملے کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا تھا اور وہ یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ رکشا ڈرائیور اور اس کے مالک کو فوراً گرفتار کیا جائے اس واقعہ سے طلبا اور عوام میں اشتعال و اضطراب پھیل گیا ۔

چوہدری امان اللہ لک کی بھی اسی مضمون کی تحریک ہے لیکن اس میں ایک چیز کا اضافہ ہے کہ پولیس ان ملزمان کو گرفتار کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا۔ گورنمنٹ کالج سول لائن کے چند طلبا نے اس واقعہ کے خلاف احتجاج کیا تھا جن کی تعداد چالیس پچاس کے قریب تھی۔ کمشنر ملتان سے رابطہ قائم کیا گیا وہ ان کو وفد کی شکل میں ملے اور ان سے ملاقات کا وقت لیا گیا۔ اس کے بعد چند اور طلبا جو دوسرے کالجوں سے تعلق رکھتے تھے ایک سیاسی جماعت کے اشارے پر ملتان کی طلبا برادری میں انتشار پیدا کرنے کیلئے وہاں پہنچ گئے۔ چند گرفتاریاں ہوئیں لیکن بعد میں گرفتار شدہ طلبا کو رہا دیا گیا اور مزید ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔ اس کے لئے پولیس مختلف مقامات پر چھاپے مار رہی ہے۔ ملزمان کو گرفتار کیا جائیگا اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائیگی۔

مسٹر سپیکر۔ اسی مضمون کی میاں خورشید انور کی تحریک نمبر ۴۴۴۴ ہے۔

میاں خورشید انور۔ میری تحریک اس سے مختلف ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کی تحریک سید تابش الوری اور چوہدری امان اللہ لک سے لفظ بلفظ ملتی ہے صرف نام کی تبدیلی ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں اس ضمن میں نہایت افسوس کے ساتھ بیان کردہ واقعات کی نفی کرتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہاں پیپلز پارٹی یا جمیعت کے طلبا کا سوال نہیں تھا بلکہ ایک لڑکی پر مجرمانہ حملہ کرنے کی پاداش میں پولیس کی توجہ مبذول کرانے کے لئے تمام طلبا برادری نے احتجاج کیا۔ پولیس نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی۔ آج تک ان ملزمان گرفتار نہیں کیا گیا۔ یہ باعث ندامت اور شرم کا مقام ہے اس معاملے کو وزیر قانون سیاسی رنگ دینا چاہتے ہیں میں استدعا کروں گا کہ وہ پولیس پر اس کی ذمہ داری ڈالیں اور طلبا پر ذمہ داری نہ ڈالیں اور سختی سے ان ملزمان کو گرفتار کرایا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ بقین دہانی چاہتے ہیں؟

میاں خورشید انور ۔ میری تحریک بھی یہی ہے ۔ اس میں پولیس کی زیادتی ہے ۔ لڑکی پر مجرمانہ حملہ ہوا اس کے خلاف احتجاج ہوا اور وزیر قانون فرما رہے ہیں کہ سیاسی جماعت نے سب کچھ کیا ہے ۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ لڑکی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور پولیس نے کچھ نہیں کیا ۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے اگر کسی سیاسی جماعت نے یہ issue بنایا ہے میں کہتا ہوں اس نے کوئی برا نہیں کیا ۔ قوم کی بیٹی پر اور اس کی عصمت پر حملہ ہوا اور سیاسی جماعتیں خاموش رہیں ۔ مجھے سمجھ نہیں آتا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ میں نے ان گرفتار شدہ طالب علموں کے بارہ میں عرض کیا تھا وہ چاہے کسی سیاسی جماعت سے منسلک تھے ان کو اسی دن رہا کر دیا گیا تھا ۔ جناب والا ۔ یہ بجا ہے کہ جس مسئلہ پر ایوان کی توجہ دلائی گئی ہے وہ مسئلہ اس حد تک sensational ہے کہ ملزمان میں سے ایک ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ دوسرے کی گرفتاری کے لئے پولیس پارٹی چھاپے مار رہی ہے دوسرا ملزم جب گرفتار ہو جائیگا ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائیگی ۔

Mr. Speaker : What is the position now ?

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ جس چیز پر میں نے اپنی تحریک التوا میں زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ ایس ایس پی کے دفتر میں طلبا پر لاٹھی چارج ہوا ۔ یہ دوسرا مسئلہ ہے کہ یہ کس مقصد کیلئے احتجاج ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ایس ایس پی چار پانچ سو آدمیوں کو چائے پلاتے ۔

Why should they go there ?

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ۴۰ لڑکے تھے جو ایس ایس پی کے پاس گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر سیاسی بات تھی تو وہاں ڈپٹی کمشنر وہاں موجود تھا ۔ منسٹر صاحبان یہاں موجود ہیں ۔ تو کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ وہاں چار سو ، پانچ سو آدمیوں کے جانے کا کیا کام ہے ؟

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ ۴۰ لڑکوں کا ایک گروپ تھا جو وہاں احتجاج کیلئے گیا تھا کہ طلبا پر حملہ ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر لوگ راشننگ کنٹرول کے دفتر میں یا ایس ایس پی کے دفتروں میں اس طرح چلے جائیں تو پھر اس ملک کا انتظام کس طرح ہو گا ؟

I cannot entertain that.

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس صوبہ میں پولیس اور عوام کا تصادم روز مرہ کا معمول بن گیا ہے ۔ یہ بہت سنگین مسئلہ ہے ۔

Mr. Speaker : I have not been able to appreciate as to why should these boys go to the SSP's office.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اپنی تحریک میں کہا ہے کہ ایک طالبہ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا ایس ایس پی کے دروازے عوام اور طلبا کیلئے بند ہیں اور وہ ایسے سنگین مسئلہ پر بھی ان کے پاس جا کر احتجاج نہیں کر سکتے

Mr. Speaker : That I understand, and everybody sympathises with them and earnestly urges upon the Punjab Government to take necessary action.

سید ثابش الوری ۔ جناب وہ کہاں جائیں ؟

Mr. Speaker : Not for demonstration. No individual should try to over-awe the Government.

لیکن اگر آپ کا زاویہ نگاہ یہ ہو کہ پولیس نے کوئی سستی کی ہے ۔ اگر وہ تحقیقات نہ کرے یا کسی کو گرفتار نہ کرے تو شائد میں اسے admit کرلوں ۔ لیکن اگر آپ کا زور اس بات پر ہو کہ سو ، دو سو یا پانچ سو آدمی ایس ایس پی کے دفتر میں گئے then I would like to know why should they go to the SSP's office ? اگر یہ ہوتا کہ کوئی سڑک پر جلوس نکل رہا تھا پولیس آئی اور اس نے زیادتی کی probabably I would admit it and ask you to stand up in any seats.

سید تابش الوری - جناب والا - اگر آپ نے یہ رولنگ دے دی تو ایس ایس پی اور ڈپٹی کمشنر کے دروازے عوام پر بند ہو جائینگے -

Mr. Speaker : Not in that way.

سید تابش الوری - اگر ۴۰ یا ۵۰ آدمی ایس ایس پی کے پاس فریاد لے کر جائیں تو یہ عوام کی طرف کوئی جلوس نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - میں نے اسی لئے رولنگ نہیں دیا تھا - میں نے اس سے گریز کیا تھا -

سید تابش الوری - جناب والا - پولیس اور طلبا میں تصادم اتنا سنگین مسئلہ ہے جس پر آپ کو اور پوری حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے -

مسٹر سپیکر - میں اس پر عام بحث کی اجازت نہیں دے سکتا -

سید تابش الوری - جناب والا - اس کے متعلق اخبارات نے بہت کچھ لکھا ہے اور کل پاکستان ٹائمز نے بھی اس پر تبصرہ کیا ہے -

Mr. Speaker : I cannot permit a general discussion. In view of the statement of the Hon'ble Minister that one of the culprits has been arrested and the other is expected to be arrested very soon, the motion is not admitted.

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - سید تابش الوری صاحب کی تحریک کے ساتھ میری بھی تحریک التوا تھی -

مسٹر سپیکر - میں نے انہوں کے متعلق فیصلہ دے دیا ہے -

I am not inclined to admit in view of the statement of the Minister.

روزنامہ جمہور کے دفتر اور پریس پر مسلح افراد کا حملہ

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں - کہ اہمیت حامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ

کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ رات ریوالوروں اور خنجروں سے مسلح افراد نے تھارلٹن روڈ پر واقع روزنامہ جمہور کے دفتر اور پریس پر حملہ بول دیا اور پریس کی قیمتی مشینری کو سخت نقصان پہنچایا اور ملازمین کو زدوکوب کیا ۔ ایک ملزم کو موقعہ پر پکڑ لیا گیا اور اسے متعلقہ تھانہ گوالمنڈی لے جایا گیا ۔ جہاں سے اسے پولیس نے چھڑا دیا اور باقی ملزمان جائے واردات سے بھی فرار ہوگئے تھے ۔ جمہور اخبار چونکہ آزاد صحافت کا علمبردار ہے اور غیر جانبداری کی راہ اختیار کئے ہوئے ہے اور حزب مخالف کی خبروں کو باقاعدگی سے چھاپتا ہے جس سے حکومت پنجاب اسے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتی ۔ اس واقعہ سے عوام میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا اور عوام اس ہیجان کا شکار ہوئے ہیں کہ حکومتی پارٹی کے ایما پر یہ حملہ کرایا گیا ہے اور آزادی صحافت پر ایک شدید اور مہلک وار ہے صوبہ پنجاب میں صحافیوں اور آزاد اخبارات کو دبایا جا رہا ہے ۔ واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر اس پر فوری بحث کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اسی سلسلے میں میری بھی ایک تحریک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا کیا نمبر ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ یہ آپ کو پتہ ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی تحریک ابھی میرے پاس نہیں ہے ۔ شاید آپ نے کسی اور دن کے لئے دی ہوگی ۔ میں چوہدری امان اللہ لک سے دو تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مجھے حکم ہے کہ میں کچھ عرض کروں ؟

مسٹر سپیکر ۔ جو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ وہ بتائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ بہتر جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک میں یہ ذکر نہیں ہے کتنے لوگ تھے اور اغلاع کے ذرائع کیا ہیں ۔ میں یہ دونوں باتیں پوچھنا چاہتا ہوں ۔ اگر

۔ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تو یہ آپ کی مرضی ہے میں آپ کو مجبور نہیں کر سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جہاں تک ملزمان کا تعلق ہے کہ وہ تعداد میں کتنے تھے وہ ضائد ایف ۔ آئی ۔ آر میں درج ہو اگر وہ پولیس نے درج کئے ہوں ۔ جو اطلاعات مجھ تک پہنچی ہیں وہ یہ ہیں کہ چار یا پانچ نامعلوم افراد تھے ۔ ان میں سے کچھ اندر آئے اور کچھ باہر کھڑے رہے ۔ کچھ نے حملہ کیا اور کچھ نے ان کو زدوکوب کیا ۔ میں معذرت کرتا ہوں کہ تمام تفصیلات دینا میرے لئے بھی مناسب نہیں کیونکہ میں موقع کا گواہ نہیں ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک مختار اعوان صاحب آپ نے اس پر کچھ فرمانا ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس میں آزادی صحافت کا تعلق ہے حکومت تحریر پر کسی قسم کا تدخل نہیں لگانا چاہتی ۔ اس تحریک التوا میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے کچھ آدمیوں کو بھیجا گیا اور ایسی بات ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ حکومتی پارٹی کے متعلق ہے حکومت کے متعلق نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں حکومتی پارٹی کی طرف سے بھی فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومتی پارٹی کسی صورت میں بھی کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتی جس سے آزادی صحافت کی راہیں مسدود ہوں ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے کہ ایک اخبار کے دفتر پر چند لوگوں نے شرارت کرنے کی کوشش کی ۔ اگر ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے تو ان تمام ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور تمام واقعات کی تحقیقات کرائی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ خود بھی اس میں دلچسپی لیں گے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے تو یقین دہانی کرائی ہے ۔

مسٹر سپیکر - اب کیا پوزیشن ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک - جناب نے وزیر موصوف کا رخ اس طرف موڑنے کی کوشش کی ہے تو وہ منزل پر پہنچتے پہنچتے روگردانی کر گئے ہیں - میں وزیر قانون کی خدمت میں یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں ، اگر حکومتی پارٹی کا اس میں ہاتھ نہیں ہے تو پھر بھی یہ معاملہ اتنا سنگین ہے کہ حکومتی پارٹی کے متعلق اس قسم کے تاثرات پیدا کئے جائیں - یہ بھی ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی تحقیقات کرائیں - اگر حکومتی پارٹی کا اس میں ہاتھ ہے تو اس تاثر کو زائل کرنے کیلئے راستہ وہ ہے جس کی نشان دہی جناب کر رہے تھے کہ وہ پورے وثوق سے یقین دہانی کرائیں کہ وہ تحقیقات کرینگے اور ذاتی طور پر اس میں دلچسپی لینگے تاکہ آزادی صحافت کا جھنڈا وزیر قانون اور ہم سب مل کر تھام سکیں -

Mr. Speaker : You don't press it.

چوہدری امان اللہ لک - جناب وہ جہاں سے تھوڑے سے پڑے تھے وہاں سے میں جناب کی وساطت سے ان سے مزید یقین دہانی چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہا ہے کہ وہ خود ذاتی دلچسپی لیں گے - ملزمان کو پوری سزا دی جائے گی -

چوہدری امان اللہ لک - اگر ذاتی طور پر دلچسپی لینے کی وہ آمادگی ظاہر کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہی زیادہ سے زیادہ ہو سکتا ہے، میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا -

مسٹر سپیکر - تحریک بالے التوا کار نمبر ۴۴۶، ۴۴۲ ۴۴۳ اور ۴۴۷ سب ہو گئی ہیں -

Now we go on to the next item of legislative business.

میاں خورشید انور - تحاریک التوا کافی پڑی ہیں -

مسٹر سپیکر - دس بارہ تحریکیں روز لیتا ہوں -

میاں خورشید انور - اس طرح ساری نہیں ہو سکیں گی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میری ایک تحریک التوا بڑی دیر سے پڑی ہے جو جناب وزیر خزانہ کے انتظار میں تھی، وہ وزیر صحت سے متعلق تھی اور خان پور کے ایک ہسپتال کو takeover کرنے کے متعلق تھی -

مسٹر سپیکر - آج اتفاق سے دونوں وزراء صاحبان موجود ہیں - اس تحریک التوا کا نمبر ۳۹۵ ہے اور یہ ۱۴ مارچ کو پیش ہوئی تھی -

---

خان پور میں تعمیر شدہ پرائیویٹ ہسپتال اور اس کی ملحقہ اراضی کو مفت قبول کرنے سے حکومت پنجاب کا انکار

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم مارچ میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق حکومت پنجاب سوا لاکھ روپے سے تعمیر شدہ آنکھوں کے ہسپتال اور اس کے ساتھ ملحقہ اراضی تعدادی ۲۴۰ کنال مفت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جبکہ یہ عطیہ خان پور ضلع رحیم یار خان کے ایک مخیر نے مفاد عامہ کے تحت اور علاقے کی ضروریات کے پیش نظر اپنے صرف سے انتہائی شاندار اور وسیع و عریض آنکھوں کے ہسپتال کے لیے عمارت تعمیر کی اور اس کے ساتھ ۲۴۰ کنال انتہائی قیمتی رقبہ بھی ہسپتال کے ساتھ وقف کر دیا ہے - باوجود مسلسل کوشش کے حکومت پنجاب اس عظیم پیش کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب بےچینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے -

غالباً چوہدری محمد ارشاد صاحب نے یہ کہا تھا کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں اور جلد ہی فائنل فیصلہ ہو جائے گا - پورا کیس محکمہ فنانس میں بھیج دیا گیا ہے -

وزیر صحت - جی ہاں - بلکہ وزیر خزانہ صاحب سے میری بات بھی ہوئی تھی - انہوں نے کہا تھا کہ میں اس کیس کو دیکھوں گا اور اس پر ہمدردانہ غور کروں گا، ٹرسٹ کا مالک جس نے اس ہسپتال کی

پیش کش کی تھی وہ مجھے بھی ملا ہے اور وزیر خزانہ صاحب کو بھی ملا ہے۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کیس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ حکومت اس کو takeover کر لے، ہم اس کا خرچ انشاء اللہ تعالیٰ برداشت کریں گے ۔

(تحسین)

Mr. Speaker : In view of the statement of the Finance Minister would you like to with draw it.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب وزیر خزانہ کی اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتا ۔

بہاول پور شہر اور مضافات میں خسرہ کی وبا کے پھوٹ پڑنا

مسٹر سپیکر ۔ سید نابش صاحب ، دوسری تحریک آپ کی تھی ۔

سید نابش الوری ۔ جی ہاں ، بہاول پور میں خسرے کی وبا کے بارے میں تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک وزیر صحت سے متعلق ہے چوہدری صاحب، آپ نے کہا تھا کہ آپ اس پر کچھ سٹیٹمنٹ دے سکیں گے ۔ خود کسی آفیسر کو بھیجیں گے ۔

وزیر صحت ۔ حضور والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ خسرے کے کیس جو میونسپل کمیٹی کے ایریا میں ہوئے ہیں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا براہ راست اس سے تعلق نہیں ہے ۔ بہر حال جب یہ تحریک پیش ہوئی اور میں نے اس کے متعلق statement دینے کا وعدہ کیا ۔ اس کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بہاول پور کی مدد سے ایک جامع پروگرام بنایا گیا ۔ وہاں پر صفائی کا پوری طرح انتظام کیا گیا اور اب میرے خیال میں وہاں پر اسی کوئی شکایت نہیں ہے ۔ انہوں نے جو تین کیس بتائے تھے کہ ایک ہی گھر میں خسرے کی بنا پر تین اموات ہوئیں ان میں ایک ایسی بچی ہے

جس کا بطور عہدہ اندراج ہے ۔ باقی جو دو اسٹاف نوٹس وہ کسی کے علم میں نہیں ہوتے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب ملازمین کی صفائی وغیرہ کے انتظامات کے علاوہ بیماری سے بچاؤ کے طریقوں سے متعلق عوام کو روشناس کرایا جا رہا ہے ۔ متاثرہ گھروں میں جراثیم کش دوائیات چھڑکوائی گئی ہیں ۔ بہاولپور میں محکمہ صحت کے موجود انتظامات بالکل ناکافی ثابت ہوئے ہیں اور حالات پوری طرح قابو میں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یہ کہا ہے کہ یہ میونسپل کمیٹی کا ایریا ہے ۔ بہر حال حکومت کی ذمہ داری تو اپنی جگہ پر قائم ہے ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔ میں نے اس لئے کہا ہے کہ وہاں پوری طرح کام ہو رہا ہے ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس یقین دہانی کے پیش نظر میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

گجرات شہر میں مچھروں کی بہتات

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ شہر گجرات میں اس قدر مچھر زیادہ ہو چکے ہیں کہ شہر گجرات میں رات کو سونا عوام کے لئے حرام ہو چکا ہے ۔ مچھر زیادہ ہی نہیں بلکہ موذی اور خطرناک قسم کا ہے ۔ محکمہ صحت یا انسداد ملیریا نے اس مسئلے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ۔ شہر گجرات میں رہائشی انسانوں کا خون بالکل اسی طرح مچھر چوس رہے ہیں جس طرح سرمایہ دار استحصال کرتے رہتے ہیں ۔ مچھروں کے ہاتھوں جس طرح گجرات کے عوام کا استحصال ہو رہا ہے اس طرح عوام گجرات میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے ۔ اس مسئلے پر فوری قابو پانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ عرض کروں ، یہ کہنا چاہوں گا کہ جب سے امان اللہ صاحب گجرات شہر سے ہجرت کر آئے ہیں ۔ مچھروں پر بہت کمی ہو گئی ہے ۔

(باقیہ)

جناب والا ۔ یہ تحریک التوا گجرات شہر میں مچھروں کی بہتات سے متعلق ہے ۔ شہری علاقے میں مچھروں کو مارنے کا کام بلدیاتی اداروں سے تعلق رکھتا ہے ۔ بہر حال میونسپل کمیٹی گجرات کو ان حالات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور ایڈمنسٹریٹو میونسپل کمیٹی گجرات نے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر گجرات کو بتایا ہے کہ چیف آفیسر کی براہ راست نگرانی میں مچھروں کی افزائش کو ختم کرنے کے لیے اور ان کو مارنے کے لیے کارروائی شروع کر دی گئی ہے جس کے لیے تیل اور دوسری مچھر کش ادویات کافی مقدار میں دے دی گئی ہیں ۔ کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لیے شہر کو تین حصوں میں تقسیم کرکے ایک ایک سینٹری انسپکٹر ہر حلقہ میں ذمہ دار بنا دیا گیا ہے ۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر گجرات کو میونسپل کمیٹی کی مدد کے لیے محکمہ صحت نے واضح ہدایات جاری کردی ہیں ۔ امید ہے کہ ان انتظامات کے مکمل ہونے پر شہر میں مچھروں کی کمی ہو جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ انہوں نے نوٹس صحیح طریقے سے لیا ہے ۔ اور ٹالنے کی کوشش نہیں کی ۔ مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اس لیے میں تحریک واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں راولپنڈی کی فائرنگ سے متعلق مسئلے کو زیر غور لانا چاہتا تھا ۔

Mr. Speaker : I will take it up tomorrow.

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ علامہ رحمت اللہ ارشد رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۶۹ مورخہ ۲۱-۳-۷۳ کے بارے میں مجلس قواعد الضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ علامہ رحمت اللہ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۶۹ مورخہ ۲۱-۳-۷۳ کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ چوہدری امان اللہ لک رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۸ مورخہ ۲۰-۳-۷۳ کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ چوہدری امان اللہ لک رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۸ مورخہ ۲۰-۳-۷۳ کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کارو استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون

مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ (بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ سید نابش الوری ۔

سید نابش الوری (بہاول پور ۔۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے کل اپنی تقریر کے آغاز میں یہ عرض کیا تھا کہ موجودہ بل بدنام زمانہ یونیورسٹی آرڈیننس ۱۹۶۱ کے مقابلے میں بعض خوبیوں کے لحاظ سے بہتر ہے ۔ لیکن بعض خرابیوں کے اعتبار سے پہلے سے بدتر بھی ہے ۔ جن پہلوؤں کے اعتبار سے یہ بل بہتر ہے ان میں ایک بنیادی بات یہ ہے کہ اس میں عوامی نمائندوں ۔ طلبا اور اساتذہ کی نمائندگی کا انتظام کیا گیا ہے اور وہ ظالم رقعہ جس کے تحت کسی بھی طالبعلم کی ڈگری کو ضبط کیا جا سکتا تھا اس بل میں موجود نہیں ۔ لیکن جناب والا اس میں جو خرابیاں موجود ہیں جو بد قسمتی مضمر ہیں ان کے اعتبار سے اس کو پرانے آرڈیننس سے بدتر قرار دینے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں پرانے آرڈیننس کی بعض ایسی باتوں کو بھی بلکہ بعض اعتبار سے اس سے زیادہ خطرناک صورت میں برقرار رکھا گیا ہے دوسری بنیادی خرابی یہ ہے کہ پہلے آرڈیننس میں یونیورسٹی کی خود مختاری اور آزادی کی جو تھوڑی بہت جھلک موجود تھی اس میں بعض نئی دفعات ایزاد کر کے اسے اس آزادی اور خود مختاری سے محروم کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ یونیورسٹی کی خود مختاری اور آزادی دنیا کی تمام اقوام کے متروجہ قوانین میں موجود ہے اور اگر اس بل میں بھی انہی روایات اور اقدار کے مطابق ایسی ترامیم قبول کر لی جاتیں جن کے پیش نظر اس کو ماضی ہی کی نہیں بلکہ حال مستقبل کی نسلوں کا آئینہ دار کہا جا سکے تو یہ اس ایوان ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری قوم کے لئے قابل افتخار بات ہوگی ۔

جناب والا ۔ تعلیمی و تدریسی اور انتظامی و عملی امور طے کرنے کے لئے جو اہم ترین بنیادی فیصلے ہیں انہیں صادر کرنے کے لئے سینٹ اور سنڈیکیٹ سے اہم اختیارات چھین کر چانسلر کی ذات ستودہ صفات میں مرکز کر دئے گئے ہیں سینٹ اور سنڈیکیٹ کی آزادی سلب کر کے انہیں ایک شخص کے ماتحت کر دیا گیا ہے ۔ جس سے یہ اندیشہ بجا طور پر

بنایا جائے کہ اسکے ارکان طلبا اور اساتذہ کے سیاسی مقاصد کے لئے انتخابی کارروائیوں کا استعمال نہ کیا جا سکے۔

جناب والا ۔ متمدن اور ترقی یافتہ معاشروں میں تعلیمی اداروں کا کام اور ان کی ترقی و توسیع کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ انہیں جمہوری طور پر منظم اور فعال بنا کر ان کا دل بنایا جائے کہ وہاں نئی نسل کے طلبا کردار و اعمال کے اعتبار سے معاشرتی و سماجی انقلاب اور قوم و ملک استحکام کے لئے ایک فعال متحرک اور موثر عنصر کی حیثیت سے تیار کئے جا سکیں ۔ جناب والا ۔ ان ذمہ داریوں کو عصری تقاضوں کی تکمیل کے لئے ہر انتظام اور تحقیق سے باخبر رکھنا ضروری ہوتا ہے جو ملکی معاشرتی اور سیاسی اتار چڑھاؤ پر اثر انداز ہو رہی ہو تاکہ ہمارے نوجوان اس فلسفہ، تحریک اور ان معاشرتی و تمدنی انداز کا عکس بن سکیں جن کی بنیاد پر معاصر انسانی معاشرے اپنی قوم کے مستقبل اور ملک کی ترقی کے لئے لائحہ عمل اور نظام کار مرتب کرنے کی خصوصی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں ہر عوامی طبقے کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ اعلیٰ ترین تعلیمی اداروں میں کم از کم ایسا علمی اور تدریسی انقلاب رونما کیا جائے ایسی حکمت عملی اور پالیسی مرتب کی جائے جن کے پیش نظر طلبا اور اساتذہ میں بے راہ روی ۔ بے چینی اور اشتعال کی جو فضا موجود ہے اسکا خاتمہ کیا جا سکے ۔ جناب والا ۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہماری اعلیٰ ترین دانش گاہوں جمہوریت اور عوامیت کے سانچوں میں ڈھل کر اس حد تک خود مختار ہوں ۔ اس حد تک فعال اور موثر ہوں کہ وہ اپنی تعلیمی پالیسیاں اور ان کے نفاذ کا لائحہ عمل آزادی کے ساتھ خودمختاری کے ساتھ خود مرتب کرنے کی اہل ہوں ۔

جناب والا ۔ موجودہ بل کے اغراض و مقاصد میں کہا گیا ہے کہ جامعہ کے قانون کو نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق جمہوری بنایا جائے گا ۔ جامعہ کی دانش تعلیمی خود مختاری کا تحفظ کیا جائے گا اور جامعہ بحیثیت ادارہ تعلیم کے مقاصد کے رہنمائے زبانی ہنگامی قانون ۱۹۶۱ء جامعہ خلیق جمہوری قانون نافذ کیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ یہ وہ بنیادی اغراض و مقاصد ہیں جنہیں پیش نظر رکھ کر اس بل کو ترتیب دیا گیا ہے لیکن جب ہم اس بل پر نظر ڈالتے ہیں تو بدقسمتی سے دیکھتے ہیں کہ خاصی یونیورسٹیز کے ایکٹ کی ترامیم کے بل کے ذریعہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ

بلکہ جامعہ کی خودمختاری کے تحفظ کا جو دعویٰ کیا گیا ہے وہ بھی بالکل غلط اور بے بنیاد ثابت ہو گیا ہے ۔ اسی طرح جامعہ پنجاب کی از سر نو تنظیم کے جو مقاصد بیان کئے گئے ہیں وہ بھی کسی طور پر اس سے پورے ہوتے دکھائی نہیں دیتے بلکہ نئی تنظیم کے نام پر ایسی خرابیوں کو جنم دے دیا گیا ہے جن کے پیش نظر یہ اندیشہ بے جا نہیں ہے کہ یونیورسٹی کا تعلیمی نظام آئندہ چلکر بری طرح متاثر ہوگا اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے اسکی کارکردگی اور کارگزاری بھی مستقبل میں بری طرح اثر پذیر ہوگی ۔

جناب والا ۔ آپ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ یونیورسٹی کی خود مختاری بین الاقوامی طور پر ایک مسلمہ اصول ہے تاکہ یونیورسٹیاں تعلیمی لائحہ عمل اور تعلیمی نظام مرتب کرنے میں خود مختار اور آزاد ہوں اور وہ ان تمام بیرونی مداخلت کے امکانات سے محفوظ ہوں جن کے پیش نظر ان کی روزمرہ کی کارکردگی اثر پذیر ہو سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ تعلیم بنیادی طور پر ایک فنی شعبہ ہے اور اس کے لئے بالخصوص ماہرین تعلیم ہی اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طور پر ادا کر سکتے ہیں ۔ تعلیمی معاملات بہترین دماغوں کی صائب آراء سے طے پانے چاہئیں اور ان کو یہ آزادی میسر آنی چاہئے کہ وہ سیاسی اثر یا نوکر شاہی کی مداخلت کے بغیر اپنے پروگرام اور اپنی پالیسیوں کو عملی جامہ پہنا سکیں اس کے لئے ایک ایسی فضا ضروری ہے جو بیرونی دباؤ اور نوکر شاہی کی مداخلتوں سے محفوظ و مامون ہو ۔

جناب والا ۔ یونیورسٹی کی خود مختاری کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مالی اعتبار سے خود کفیل ہو اور مالی معاملات میں ایسے اختیارات رکھتی ہو جن کے باعث یونیورسٹی کے روزمرہ کے مسائل اور تعلیم منصوبہ کی تکمیل کی جا سکے ۔ اس مقصد کے لئے ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ یونیورسٹی میں ایک مالی گرانٹ کمیشن تشکیل دیا جائے ' اس مالی گرانٹ کمیشن کو یہ اختیار حاصل ہونا چاہئے کہ وہ یونیورسٹی کو نہ صرف مالی معاملات میں خود کفیل بنا سکے بلکہ اس کے تمام تر امور پر حاوی ہو اور خود مختار ہو اس مقصد کے لئے اس سے پہلے کئی دفعہ حکومتی پارٹی کی طرف سے بھی اور دوسرے سیاسی حلقوں کی طرف سے بھی اس مطالبہ کی بڑی شدت سے حمایت کی جاتی

رہی ہے لیکن یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ اس بل میں گرانٹ کمیشن کے لئے کوئی دفعہ یا کوئی ہنگامی گنجائش نہیں رکھی گئی ۔

جناب والا ۔ تعلیم ایک طرح کی سرمایہ کاری ہے اور جس طرح دوسرے شعبوں میں سرمایہ کاری کے مفادات و تحفظات ہوتے ہیں اسی طرح تعلیم کی سرمایہ کاری سے اگر مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکیں تو یہ سرمایہ کاری بیکار ہو کر رہ جاتی ہے ۔ اس اعتبار سے جناب والا ہمیں ایسا منصوبہ بنانا ہوگا جس کے پیش نظر ہم اپنے طلبا کا تعلیمی مستقبل اور یونیورسٹی کا منفرد اور ممتاز مقام اسی طرح برقرار رکھ سکیں جس طرح ہم اپنے اعلیٰ ترین مقاصد کے لئے اس مملکت کے دوسرے اداروں میں اپنی خاص روایات اور نصب العین کے مطابق ایک خاص ترتیب اور امتیاز قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ یونیورسٹی کی خود مختاری کے علاوہ دوسرا جو اہم ترین مسئلہ ہے جس پر طلبا اور اساتذہ کے علاوہ جمہوری حلقوں میں بڑا شدید اضطراب و احتجاج ہے وہ یونیورسٹی میں پروچانسلر کے ایک نئے عہدے کا قیام ہے ۔ اس نئے عہدے کے ذریعہ ایسی خرابیاں اور ایسی بدعتیں رائج کی جا رہی ہیں جو اس سے پہلے کسی دور میں بھی رائج نہیں رہیں ۔

جناب والا ۔ یونیورسٹی کے معاملات کو سلجھانے کی صورت یہ ہے کہ ہم یونیورسٹی کو ماہرین تعلیم کے مشوروں پر انتہائی مہارت اور صلاحیت کیساتھ چلائیں اگر ہم نے اسکو سیاسی شخصیت کے تابع بنا دیا تو یہ ایک سیاسی ادارہ بن جائیگی میں یہ عرض کرنے کی جرأت کروں گا کہ وزیر تعلیم ایک سیاسی شخصیت ہوتا ہے اسکے سامنے اسکی پارٹی کے ہی نہیں بلکہ مختلف قسم کے سرکاری مفادات اور مقاصد ہوتے ہیں اس لئے یونیورسٹی پر جو تمام طبقوں کی نمائندہ ایک آزاد ادارہ ہوتی ہے ایک سیاسی شخصیت کا تسلط کسی طرح سے بھی مناسب نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ۔ نئے آئین کے بعد جیسا کہ آپکو معلوم ہے گورنر غیر سیاسی ہوں گے اور گورنر ex. officieo چانسلر ہوتا ہے اس لئے ہم بجا طور پر توقع کر سکتے ہیں کہ غیر سیاسی گورنر چانسلر کی حیثیت سے یونیورسٹی کے معاملات کو زیادہ بہتر اور زیادہ موثر طور پر طے کر سکتا ہے لیکن چانسلر کے ساتھ ایک پرو چانسلر کے عہدے کی ایزاری سے نہ صرف مداخلت بڑھ جائے گی بلکہ سرخ فیتے کا عمل بھی اپنے دائرے کو وسیع کر لے گا ۔ آپکو

معلوم ہے کہ چانسلر اور پرو چانسلر تک کاغذات کو پہنچانے میں کتنا عرصہ درکار ہوگا اور اس میں مختلف قسم کے مقاصد کے تحت کس طرح سے یونیورسٹی کے معاملات کو سبوتاژ کرنے کی آسانیاں فراہم ہو جائیں گی ۔

جناب والا ۔ وزیر تعلیم کے پاس اس وقت وسیع تعلیمی دوائر کے علاوہ ایک نیا شعبہ نیشنلائزڈ ایجوکیشن کا بھی ہوگا ۔ سینکڑوں کالجوں اور سکولوں کے گورنمنٹ کی تحویل میں آنے کے بعد ان کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہو گئی ہیں ۔ تعلیمی پالیسی کے سلسلے میں ان کے اختیارات اور ان کے دائرہ کار میں کتنی وسعت آ گئی ہے ان احوال میں ان کیلئے یہ ویسے بھی مشکل ہوگا کہ وہ یونیورسٹی کے معاملات میں کماحقہ توجہ دے سکیں ۔ اسکے علاوہ آج کل خود حکمران پارٹی اور دوسری جماعتیں ایک دوسرے پر یہ الزام لگا رہی ہیں کہ وہ طلبا اور اساتذہ کی مختلف تنظیموں کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہے یا استعمال کر رہی ہیں پروچانسلر ایک سیاستدان ہوگا اس لئے یہ امکان موجود ہے کہ وہ اپنے سیاسی مقاصد اور جماعتی مطلب براری کے لئے طلبا اور اساتذہ کی تنظیموں کو بھی از سر نو ایک خاص سانچے میں ڈھالنے کیلئے اپنے اختیارات استعمال کر سکے ۔ نتیجتاً ایک ایسی فضا پیدا ہو جائیگی جس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبے زیادہ ہم آہنگی اور یگانگت کیساتھ کام نہیں کر سکیں گے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جامعہ کے انتظامی شعبوں میں طلبا اور اساتذہ کو نمائندگی دی گئی ہے لیکن یہ نمائندگی متناسب نہیں ہے یونیورسٹی کے تنظیمی اداروں میں طلبا اور اساتذہ کے نمائندوں کی تعداد اتنی برائے نام ہے کہ وہ موثر طور پر اپنے نقطہ نگاہ اور مفادات کا تحفظ نہیں کر سکیں گے ۔ اسی طرح رجسٹرڈ گریجوایٹ کو جو نمائندگی دی گئی ہے وہ بھی ناکافی ہے ۔ اپکو معلوم ہے کہ رجسٹرڈ گریجوایٹس کی تعداد صوبہ پنجاب میں لاکھوں تک پہنچتی ہے لیکن ان کی نمائندگی کا کماحقہ اہتمام نہیں کیا گیا ۔ اس بل کے ذریعہ ان کے صرف دو نمائندے رکھے گئے ہیں جبکہ ان کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے تاکہ وہ ایک بڑے طبقے کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے اپنا کردار موثر طور پر ادا کر سکیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, I draw your attention, and that of the Hon'ble member, to rule 174 which concerns repetition and irrelevance.

سید نابش الوری - جناب والا - میں نے پہلی دفعہ رجسٹریشن کے حوالے کا ذکر کیا ہے -

بیگم ریحانہ سرور (شہید) - پہلے بھی آپ نے کہا ہے -

سید نابش الوری - اس سے پہلے کسی مقرر نے اس کا ذکر نہیں چھیڑا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ متعلقہ موضوع پر گفتگو فرمائیں -

سید نابش الوری - جناب والا - تعلیم یافتہ طبقے کی نمائندگی ہمارے ماضی کے قوانین کے تحت ایک اچھی روایت رہی ہے - آپ کو یاد ہوگا کہ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے حلقہ انتخاب پر مشتمل ایسے ماہرین تعلیم صوبائی اسمبلی میں منتخب ہوتے رہے ہیں - جنہوں نے اپنے ادوار میں انتہائی نمایاں کارنامے انجام دئے اور صوبائی اسمبلی کی کارروائی میں بڑا اعلیٰ اور موثر حصہ لیکر نہ صرف پوری قوم کی نمائندگی کی بلکہ تعلیم کے سلسلے میں بھی ملک کو راہنمائی بخشی - جناب والا اگر اس بل کے ذریعے تعلیمیافتہ طبقے کی موثر نمائندگی کے لئے بھی اہتمام کر دیا جاتا تو یہ اور زیادہ بہتر بات ہوتی اور پرانی روایات زندہ ہو جاتیں جو ماضی میں ہمارا ایک درخشندہ نشان رہی ہیں -

جناب والا میں آپ کی توجہ اس بل کی ضمن ۲۲ کیطرف مبذول کراؤں گا - اس ضمن کی سب کلاز کے تحت سینٹ میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ۱۰ اراکین ہر ڈویژن سے دو اصحاب ہوں گے جنہیں چانسلر وزیر اعلیٰ کے مشورے سے نامزد کریں گے" - اس طرح بلاشبہ اراکین اسمبلی کو سینٹ میں نمائندگی دی گئی ہے لیکن ان کے انتخاب کا اختیار اس معزز ایوان سے چھین لیا گیا ہے -

وزیر تعلیم - نکتہ وضاحت - جناب والا - انتخاب کا اختیار نہیں چھینا گیا - ہم نے یہ بات مان لی ہے کہ وہ منتخب ہونگے - ۱۰ ممبرز ضرور ہونگے اور یہ معزز ایوان ان کو منتخب کریگا - میرا خیال ہے کہ آپ کو وہ ترمیم پہنچ گئی ہوگی -

سید نابش الوری - جناب والا - مجھے ابھی تک وہ ترمیم نہیں پہنچی - میری ترمیم یہ تھی کہ اراکین اسمبلی کو اس ایوان کے ذریعے

منتخب کیا جائے اور نامزدگی کا کسی شخص کو اختیار نہ دیا جائے ۔ یہ جناب والا اطمینان بخش بات ہے کہ جناب وزیر تعلیم نے یقین دہانی کرا دی ہے کہ وہ یہ ترمیم لا رہے ہیں ۔ اسی طرح سے میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ چانسلر کے اختیارات بے انتہا وسیع اور لامحدود ہیں جس کا اندازہ آپ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ چانسلر کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ وائس چانسلر کو ۴ سال کی مدت کے لئے مقرر کرنے کے باوجود کسی وقت بھی برطرف کر سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ وہ ایک ایسی تلوار ہے جو وائس چانسلر کے سر پر لٹکتی رہے گی اور وہ آزادی کے ساتھ اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کر سکیں گے ۔ میں برطرفی کی مخالفت نہیں کرتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کو کسی بھی جرم میں برطرف کرنے کا اختیار کسی فرد واحد کو نہیں ملنا چاہئے ۔ یہ اختیار سنڈیکیٹ اور سینیٹ کو دیا جا سکتا ہے ۔ لیکن ایک شخص کو اختیار دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ تمام لوازمات و مقتضیات سے بالاتر ہو کر ان کے مستقبل کو کسی وقت بھی تاریک کر سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ چانسلر کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ یونیورسٹی کی رضامندی کے بغیر کسی وقت بھی اساتذہ کو شوکاز نوٹس دے سکتا ہے جس کی بنا پر وہ یک قلم برطرف کئے جا سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ ایک ایسی دفعہ ہے جو کسی وقت بھی سیاسی انتقام کے لئے استعمال کیجا سکتی ہے ۔ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ ملازمتوں میں اگر تحفظ کا احساس ختم کر دیا جائے ۔ اگر سرکاری ملازمین اپنے مستقبل کی نسبت ہمہ وقت اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھیں تو وہ یکسوئی کے ساتھ ہرگز کام نہیں کر سکیں گے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): Mr. Speaker Sir, the Hon'ble member according to the rules of procedure of the Punjab Assembly, member cannot restrict himself on particular sections of the Bill. I therefore draw your attention to Rule 78 (1) which reads as under :—

> 78(1) On the date on which any of the motions referred to in rule 76 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be

discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles.

The Hon'ble member is explaining different Sections of the Bill and he cannot do so under this rule.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آنریبل ممبر اس چیز کا خیال رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ان کی کس کس چیز کا خیال رکھوں ۔ بہر حال میں ان کا ممنون ہوں تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ چانسلر کے اختیارات کی وسعت اس حد تک بڑھا دی گئی ہے کہ وہ کسی بھی فرد کو بغیر شوکاز نوٹس کے برطرف کر سکتا ہے ۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ اساتذہ میں اعتماد اور تحفظ کی فضا پیدا کرنے کے لئے ایسی دفعات میں مناسب طور پر ترمیم کر دیجائے اور سنڈیکیٹ اور سینٹ کو یہ اختیار دیا جائے کہ اگر وہ کسی بھی شخص کو نکالنا چاہیں تو فرد جرم عائد کرکے اور باقاعدہ صفائی کا موقع دیکر اس کے خلاف کارروائی کر سکیں ۔ اس بل کے ذریعہ ایک نیا حکم یہ بھی نافذ کیا جا رہا ہے کہ چانسلر کی مرضی کے بغیر کسی بھی صاحب علم و فضل کو اعزازی ڈگری نہیں دی جا سکے گی ۔ اس سے پہلے یہ اختیار بھی چانسلر کی تحویل میں دے دیا گیا ہے اور اس طرح سے یہ ادارہ جو اپنی صوابدید سے کسی بھی اہل علم و فضل کو اعزاز بخش سکتا تھا اب اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے جو نوکر شاہی اور سیکریٹریٹ کی سیاست کے بل بوتے پر یونیورسٹی میں من مانی کارروائی کر سکے گا ۔ جناب والا ۔ حالات و واقعات کے اس پس منظر میں طلباء اور اساتذہ جو اس جامعہ کے مستقبل کے امین ہیں اپنے آپ کو بیحد خوفزدہ اور غیر محفوظ پا رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن جانتے ہیں کہ پروچانسلر کی پاورز کیا ہیں ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تو چاہتا ہوں کہ پروچانسلر ہونا ہی نہیں چاہئے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یونیورسٹی کے ٹیچرز کہتے ہیں کہ پروچانسلر کو اور پاورز ملنی چاہئیں ۔ تاکہ ہم اپنا کام کروا سکیں ۔ یہ

کیسے ہو سکتا ہے کہ اس جمہوری ادارے کے کسی رکن کا کہیں دخل نہ ہو ۔ آخر کیا یہ صوبے کا سب سے بڑا ادارہ نہیں ہے جہاں ہم بیٹھے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ debate آپ ہی wind up دینگے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب بار بار پوائنٹ نوٹ کر کے جواب دیتے ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ ایک ہی دفعہ وضاحت کر دی جائے ۔ اور جو الفاظ جناب نے فرمائے ہیں وہ شائد ان کے گوش گزار پورے طریقے سے نہیں ہو سکے ۔ وزیر موصوف کی مداخلت کوئی اچھا precedent نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب کی تعلیم اس سے زیادہ ہے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ابھی ابھی جناب وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ اساتذہ خود پروچانسلر کو زیادہ اختیارات دینا چاہتے ہیں لیکن اساتذہ کی نمائندہ ایسوسی ایشن نے ہمیں جو میمورنڈم دیا ہے اس میں بڑی شدت کے ساتھ پروچانسلر کے اس منصب کی مخالفت کی گئی ہے اور ان کے وفود نے ہم سے آ کر یہ مطالبہ کیا ہے کہ خدا کے لئے اس تباہ کن دفعہ سے ہمیں نجات دلائی جائے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اساتذہ نے یکایک اپنا موقف تبدیل کر لیا ہے ۔ ہمارے پاس تحریری طور پر ان کی نمائندہ جماعت کا میمورنڈم موجود ہے اس میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ وہ پروچانسلر کے اس عہدہ کو کسی طور پر بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ ان گزارشات اور دلائل و براہین کی روشنی میں جو میں نے آپ کی خدمت میں ابھی پیش کی میں میری حتمی رائے یہ ہے کہ میرے اس بل کو موجودہ صورت میں کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں سمجھتا ۔ اس لئے میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم سے گزارش کرونگا کہ وہ خود اس میں مناسب ترامیم پیش فرمائیں یا ہماری ان مخلصانہ اور دیانتدارانہ ترامیم کو قبول کر لیں جن کا مقصد اس بل کو زیادہ سے زیادہ جمہوری ۔ زیادہ سے زیادہ فعال اور زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانا ہے ورنہ آپ کو اور انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یونیورسٹی آرڈیننس اس ملک میں ، اس صوبے

میں کئی دفعہ بنتے رہے ہیں اور انہیں رائے عامہ پائے حقارت سے ٹھکراتی رہی ہے ۔ اگر اس بل کو بھی اسلامی نظریات کے اعتبار سے سماجی رجحانات کے اعتبار سے ۔ تعلیمی مقتضیات کے اعتبار سے مناسب ترامیم کے ساتھ منظور نہ کیا گیا اور اکثریت کی بنیاد پر اسے بعینہ مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو مجھے یقین ہے کہ طلباء ۔ اساتذہ اور منظم رائے عامہ اس بل کو بھی مسترد کر دے گی مجھے توقع ہے کہ میری ان گزارشات کو انتہائی مخلصانہ اور دیانتدارانہ جذبے کیساتھ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی اور ہماری ان ترامیم کو قبول کر لیا جائے گا جن کا مقصد اس بل کو قوم ، ملک اور خود اس حکومت کے مفاد میں زیادہ سے زیادہ وقیع ، موثر اور بہتر بنانا ہے ۔ شکریہ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

(اس مرحلہ پر چوہدری جمیل حسن خان سنج کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

مسٹر چیئرمین ۔ گنتی کی جائے ... ... گنتی کی گئی ..... ایوان میں کورم پورا نہیں ہے ... گھنٹی بجائی جائے ..... گھنٹی بجائی گئی ..... ایوان میں کورم پورا ہو گیا ہے ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب سپیکر ۔ تقسیم ملک سے قبل پنجاب یونیورسٹی کا مقام ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں سے بلند تھا ۔ پنجاب یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ افراد کی قدر تمام ممالک میں تھی لیکن بڑے افسوس کا مقام ہے کہ تقسیم کے بعد گذشتہ ۲۵ سالوں میں دن بدن پنجاب یونیورسٹی کا مقام گرتا جا رہا ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی کے جتنے تعلیم یافتہ یا سند یافتہ ہیں انکی اب اتنی قدر نہیں ہے جتنی پہلے تھی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری تعلیم بے مقصد ہے ۔ تعلیم کا کوئی مقصد نہیں رہا ہے ۔ پہلے انگریزوں کے زمانے میں صرف یونیورسٹی اور کالجوں کو اسلئے بنایا جاتا تھا کہ زیادہ تعداد میں طلبا کو کلرکوں کی آسامیوں پر بھرتی کیا جائے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ تعلیم کو بامقصد بنایا جائے ۔ ہماری سابقہ حکومتیں بھی اس سلسلے میں ناکام رہی ہیں ۔ ۱۹۶۲ء میں ایوب خان نے آرڈیننس نافذ کیا جو بالکل ناکام رہا ۔ طلبا اور اساتذہ نے اسکو ناکام بنا دیا اب خیال یہ تھا کہ موجودہ عوامی حکومت برسراقتدار آئی ہے طلبا اور اساتذہ

کے تمام مطالبات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا جامع آرڈیننس نافذ کریگی جس سے طلبا اور اساتذہ خوش ہوں - مگر مجھے افسوس ہے کہ حکومت نے جو آرڈیننس نافذ کیا ہے وہ ناکام ہو ۔ طلبا اور اساتذہ نے اسکو بالکل رد کر دیا - جیسا کہ وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ یہ آرڈیننس اساتذہ سے ملکر بنایا گیا ہے مگر اخباروں کی خبروں سے طلبا اور اساتذہ میں جو بے چینی پائی جاتی ہے اس سے صاف اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ انکی امیدوں کے مطابق نہیں - موجودہ حکومت نے اس آرڈیننس میں اسکی غرض و غایت میں جو تعریفیں یہاں کی ہیں - وہ یہ ہیں کہ ایک تو یہ لیجسلیشن کے ذریعہ اس کو جمہوری بنایا جائیگا دوسرے academic autonoym رکھی جائیگی - تیسرے یہ کہ پنجاب یونیورسٹی کی تنظیم نو ہو گی ۔ ان تینوں مقاصد میں یہ آرڈیننس فیل ہو گیا ہے تمام سینٹ ۔ سنڈیکیٹ اور جو ایجوکیشن کونسل رکھی گئی ہے اسکی تمام آسامیوں کو نامزدگی کے ذریعہ پر کیا جائیگا - اس میں طلبا کو یہ حق نہیں دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نمائندوں کو سینٹ اور سنڈیکیٹ میں بھیج سکیں اور نہ ہی یہ حق اساتذہ کو دیا گیا ہے - میں گذارش کروں گا کہ اساتذہ اور طلبا کو سینٹ ۔ سنڈیکیٹ اور ایجوکیشن کونسل میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی دی جائے -

اس آرڈیننس میں ایک پروچانسلر کی آسامی create کی گئی ہے ۔ اس سے پنجاب یونیورسٹی میں آزادی نہیں ہوگی بلکہ اس میں سیاسی مداخلت ہوگی اسلئے پرو چانسلر کی آسامی ختم ہونی چاہئے - طلبا اور اساتذہ کی نمائندگی زیادہ ہونی چاہئے -

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں نے بھی جناب والا مخالفت کی تھی -

Mr. Chairman : Yes, Sardar Amjad Hameed Dasti.

(At this stage Mr. Speaker occupied the Chair)

Mr. Speaker : I think, everybody has been called. I will put it to votes now.

Sardar Amjad Hameed Khan Dasti : Sir, I was permitted by the Chairman to speak.

Mr. Speaker : When I called you, you were not present in the House at that time.

Sardar Amjad Hameed Khan Dasti : I had come in at that time.

Mr. Speaker : You did not come in for about 10 minutes.

Sardar Amjad Hameed Khan Dasti : I may kindly be given a few minutes because I have my dissenting note on it.

Mr. Speaker : In this manner it will be very difficult for me to conduct the business. I will have no control over the speaker and he may speak for days. I am not in the habit of interrupting.

Sardar Amjad Hameed Khan Dasti : I will speak only for ten minutes.

Mr. Speaker : That is no under-taking. This is an under-taking which the Ministers generally give.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ آپ وقت مقرر کر دیں میں صرف اتنا ہی وقت لوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پندرہ منٹ ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ ٹھیک ہے جناب عالی ۔

Mr. Speaker : I hope that there will be no interuptions.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک طلبا کی اہمیت کا سوال ہے انکی موجودگی ملکی سالمیت کے لئے ہمیشہ مفید رہی ہے ۔ اس سے قطعی طور پر انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ پاکستان کے قیام سے پہلے تحریک آزادی نے زور پکڑا تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس تحریک کو سب سے زیادہ طاقت ہمارے طلبا نے بخشی تھی اسی وجہ سے ہماری تحریک آزادی کا سب سے بڑا گڑھ سب سے بڑی طاقت کا سرچشمہ علی گڑھ کالج اور اسلامیہ کالج ریلوے روڈ تھے ۔ چنانچہ اسلامیہ کالج کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہاں ہماری تحریک آزادی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ۔ اسکے بعد یہ تحریک متواتر زور پکڑتی گئی ۔ جو اسی طرح پاکستان بننے کے بعد آپ صاحبان کی جو یہاں موجودگی ہے اس سے بھی انکار نہیں فرما سکتے کہ طلبا نے ہی آپکی تحریک کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے میں اپنا کردار ادا کیا ۔ آپ نے بھی ہر جگہ مواقع کئے ہیں اور انکو صحیح مقام دلانے کے

لئے آپ کسی قسم کی بھی گفتگو نہیں کریں گے ۔ لیکن بڑی حیرت اور پریشانی کی بات ہے ۔ جس طرح میرے فاضل دوست سید تابش الوری صاحب نے مجھ سے پہلے اس کلاز کی مناسب مواقع کہ اس کلاز کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں چانسلر کے ذریعے ایسی statutes کو جو قانونی حیثیت رکھتے ہیں withdraw کرنے کا اور assent withhold کرنے کا اور ان کو assent دینے کا اختیار اپنے پاس رکھا ہوا ہے ۔ بغیر کسی وجوہ کے ، بغیر کسی logic کے وہ کسی وقت بھی چاہے ایسی منظوری withhold کر سکتے ہیں یا دے سکتے ہیں اور اسکے لئے کوئی reasons assign کرنے کے واپس لے لے ۔ اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ نامزد کردہ ممبر teaching staff کے ہوں گے انکو یونیورسٹی کے ساتھ attach کرنے کے لئے چانسلر کو حق ہوگا کہ وہ ان کو چنیں ۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ کہا گیا ہے کہ "such other perons" ان کے متعلق کسی قسم کی کوالیفکیشن کا ذکر نہیں کہ ان کی کیا تعلیم ہوگی ۔ ان کی کیا قابلیت ہوگی ۔ وہ کسی آدمی کو بھی یونیورسٹی کے ساتھ منسلک کر سکتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت arbitrary ہے اور اس کو قطعاً یونیورسٹی کے مفاد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اسی طرح جناب یہ کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی تمام وہ اختیارات استعمال کریگی جو اس کی territorial حدود کے اندر ہونگے لیکن گورنمنٹ کسی وقت بھی ان حدود کو modify کر سکتی ہے حالانکہ جس طرح اس ایکٹ کے مطابق اس یونیورسٹی کا قیام عمل میں آ رہا ہے اسی طرح اس کی حدود میں کسی قسم کی modification بذریعہ قانون ۔ بذریعہ ایکٹ ہو سکتی ہے ۔ گورنمنٹ کے arbitrary حکم سے ان میں قطعی طور پر یہ modification نہیں ہو سکتی ۔ یہ قطعی طور پر بے ضابطہ اور خلاف قانون پروویژن ہے اور اسکو قانون کے ذریعے ہی modify کیا جا سکتا ہے ۔

اسی طرح جناب گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ نوٹیفکیشن کے ذریعے اس یونیورسٹی کے ساتھ کسی ایسوکیشنل انسٹی ٹیوشن کو منسلک کر دے یا بغیر وجہ بتائے کسی انسٹی ٹیوشن کو علیحدہ کر دے ۔ یہ کام سنڈیکیٹ کا ہے سینیٹ کا ہے ۔ اسکے ساتھ گورنمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس میں بلا وجہ گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے ۔ اسی طرح جناب کانووکیشن کے سلسلہ میں چانسلر کی غیر موجودگی میں چانسلر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کوئی اور آدمی nominate کریں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا

ہوں کہ جب وائس چانسلر موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ جب چانسلر خود حاضر نہیں ہو سکتے تو کسی آدمی کو nominate کر کے کالووکیشن میں بھیجا جائے ۔ یہ قطعی طور پر غیر جمہوری ہے اور اسکا کوئی جواز نہیں ہے ۔ اسی طرح جناب وائس چانسلر کا تقرر ہے اسکے متعلق کسی قسم کی کوئی کوالیفکیشن نہیں رکھی گئی کسی اہلیت اور کسی قابلیت کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ

> Vice-Chancellor shall be appointed by Chancellor on such terms and conditions as he may deem fit.

اس میں کوالیفکیشن قطعی طور پر prescribe نہیں کی گئی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ یونیورسٹی کی روح کے منافی ہے اور جو کام یونیورسٹی کے سپرد کیا گیا ہے اس طرح نامزدگی کے ذریعے اسکی نفی ہوتی ہے اور یہ کلاز قطعی طور پر undesirable ہے ۔ اس میں ترمیم ہونی چاہئے ۔

اسی طرح ایمرجنسی کے وقت وائس چانسلر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی قسم کا حکم جاری کر دے اور کسی قسم کے بیٹ کے اندر اخراجات کو appropriate کرے ۔ ایک مد سے دوسری مد میں لے جائے اور اسکے بعد وہ اپنے ایکشن کے متعلق سنڈیکیٹ کو رپورٹ کرے ۔ اسکی صرف اطلاع نہیں ہونی چاہئے بلکہ سنڈیکیٹ کو for approval اطلاع دینی چاہئے لیکن اس میں تو صرف یہ رکھا گیا ہے کہ وائس چانسلر ایمرجنسی کے بہانے کوئی احکامات جو سنڈیکیٹ کی طرف سے جاری ہوتے ہیں وہ خود صادر کر سکتا ہے اور کسی قسم کے اخراجات وہ اپنے حکم سے کر سکتا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی قطعی طور پر غیر جمہوری پروویژن ہے ۔ اسی طرح وائس چانسلر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی وقت اگر کوئی آسامی خالی ہو تو وہ عارضی طور پر چھ (۶) ماہ کیلئے اپنے طور پر بغیر کسی سے مشورہ لئے پر سکتا ہے ۔ چھ ماہ کی بجائے تین ماہ کا عرصہ ہونا چاہئے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چھ ماہ کیلئے کسی آدمی کو arbitrary طور پر لگانا یہ قطعی طور پر غیر جمہوری ہے ۔ اسی طرح جناب Paper Setters کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ بھی وائس چانسلر ہی appoint کرینگے حالانکہ Controller of Examinations کا یہ کام ہے کہ وہ اس ضمن میں انکو مشورہ دے اور انکے مشورہ سے وہ Paper Setters appoint کریں ۔

آواز یں ۔ سردار صاحب کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی ان کو تقریر شروع کئے ۱۱ منٹ ہوئے ہیں ۔
Please, I have the clock before me, of course he has the discretion to discontinue earlier.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب میں آپکے صبر کو tax نہیں کرونگا اور میں اپنی تقریر کو جلدی ختم کرنے کی کوشش کرونگا ۔ اس میں جناب والا یہ پروویژن رکھی گئی ہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد اپنے طور پر کوئی کمیٹی مقرر کرنا چانسلر کا کام ہوگا اور وہ سنڈیکیٹ اور سینٹ کے تمام فرائض ادا کرینگے حالانکہ سیکشن ۴۹ کے مطابق جتنے statutes اور قواعد ہیں وہ اسی طرح رہیں گے ۔ جب تک نئے الیکشن موجودہ ایکٹ کے تحت نہیں ہوتے موجودہ سنڈیکیٹ اور سینٹ کو کام کرنے کی اجازت دینی چاہئے ۔

میں عرض کرتا ہوں کہ جب تک یہ ضروری ترامیم اس میں نہیں آتیں یہ بل بالکل ناکارہ ۔ غیر مفید اور غیر جمہوری ثابت ہوگا اور یہ محض ایک کاغذ کی رولق ہو گا ۔ اس سے نہ طلبا کو کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ہی اساتذہ کو ۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ اس بل میں مناسب ترامیم کرنے کے بعد اسکو ایکٹ کی صورت دی جائے ورنہ یہ قطعی طور پر بے معنی بن کر رہ جائیگا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اگرچہ وقت بہت تھوڑا ہے لیکن پریس میں رپورٹنگ ہوتی ہے اسلئے ہماری طرف سے بھی کچھ آنا چاہئے ۔

Mr. Speaker : Yes, you have every right to speak.

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ مسودہ قانون پنجاب یونیورسٹی نہایت جمہوری ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ پنجاب یونیورسٹی کو خود مختاری دی گئی ہے ۔ مثلاً آپ یہ دیکھیں کہ ۱۹۶۱ کے آرڈیننس میں یونیورسٹی میں سینٹ کو ختم کر دیا گیا تھا ۔ اس آرڈیننس میں اسکو دوبارہ قائم کیا جا رہا ہے اور سینٹ جو یونیورسٹی کیلئے ایک قانون ساز ادارہ ہوتا ہے ۔ اگر ہم اسے کسی یونیورسٹی کو واپس دے رہے ہیں تو اس میں سب لوگوں کی نمائندگی ہوگی ۔ اس میں مباحثے ہونگے اور وہ اپنے فیصلے خود کرینگے ۔ تو کیا اسکو سب سے بڑا جمہوری اقدام نہیں کہا جا سکتا ؟ اب نہ صرف یہ کہ ہم نے سنیٹ کو دوبارہ قائم کیا ہے

بلکہ ہم نے یہ بھی کیا ہے کہ وہ تمام طبقے جو یونیورسٹی سے متعلق ہیں انکی اس میں معقول نمائندگی ہو - مثلاً طلبا کے متعلق یہ کہا گیا کہ انکی نمائندگی کم ہے - کیا پہلے بھی کسی حکومت نے کسی آرڈیننس میں پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں طلبا کو کبھی کوئی نمائندگی دی ہے ؟ ہم نے نہ صرف یہ کہ یونیورسٹی کے طلبا کو نمائندگی دی ہے بلکہ جو پنجاب بھر میں دوسرے کالج ہیں وہاں کے بھی دو طلبا کو پنجاب یونیورسٹی میں نمائندگی دی ہے - (نعرہ ہائے تحسین) پہلے جو سنیٹ ہوتی تھی اس میں یونیورسٹی کے جوان سال پروفیسرز - جوان سال لیکچرارز - اسسٹنٹ پروفیسرز کی کبھی معقول نمائندگی نہیں تھی - یہ پہلی بار ہے اور اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کے اطمینان کے مطابق ہم نے جونئر لیکچرارز کو - اسسٹنٹ پروفیسرز کو اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو سنیٹ میں نمائندگی دی ہے - اس طرح حقیقت میں یہ سب سے زیادہ جمہوری سنیٹ ہوگا اور یہ سب سے زیادہ جمہوری مسودہ قانون ہے - (نعرہ ہائے تحسین) اس کے بعد جناب والا - پہلی بار ہم نے اس معزز ایوان کے دس نمائندے جو کہ یہ معزز ارکان منتخب کریں گے ، وہ بھی سینٹ میں رکھے ہیں تاکہ صحیح معنوں میں ، اصلی جمہوری معنوں میں یہ آرڈیننس جمہوری کہلاسکے -

Sardar Amjad Hameed Khan Dasti : By election or by nomination ?

وزیر تعلیم - آپ دیکھیں گے کہ جمہوری ایوان اس کو منتخب کرے گا - پھر اس کے بعد پروچانسلر کے عہدے پر بہت سی باتیں کی گئیں ہیں لیکن جن لوگوں سے متعلق یہ بل ہے جن لوگوں کو ہم نے اپنے سامنے بٹھا کر بات کی ہے انہوں نے تو سننے کے بعد یہ کہا تھا کہ کاش ، پروچانسلر کو اور اختیارات ملیں ، کیونکہ ہم وزیر تعلیم کو آسانی سے مل سکتے ہیں اور اپنے معاملات جلدی سے طے کروا سکیں گے - آخری جمعرات کو جو ہماری ان سے ملاقات ہوئی ہے ، اس کی "نوائے وقت" میں رپورٹنگ ہوئی ہے ، "مساوات" میں رپورٹنگ ہوئی ہے اور وہ بالکل ان کے خیالات کو ظاہر کرتی ہے - اس کے بعد میں اس معزز ایوان کے فاضل اراکین سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب وزیر تعلیم کی پنجاب یونیورسٹی میں مداخلت پر ، یا اس میں کسی عہدے کے رکھنے پر اعتراض کرتے ہیں تو وہ اس ایوان میں تحریک التوا کیوں لاتے ہیں - ایک بار جب ڈگریاں چوری ہو گئیں

تو مجھے کہا گیا تھا کہ ابھی ، نہیں یقین دہانی دو کہ متعلقہ ذمہ دار لوگوں کو معطل کیا جائے گا ۔ مجھے جواب دیں کہ اگر مجھے یعنی اس جمہوری ایوان کے جمہوری نمائندے کو یونیورسٹی میں کوئی اختیار نہیں ہوگا تو آپ کا تو آپ کی تحاریک التوا کا میں کس سے جواب لوں گا ، میں ان لوگوں کو کیسے معطل کراؤں گا ؟ (قہقہہ ہائے تحسین) اور اس وقت کہا جاتا ہے کہ ابھی کریں ۔ ابھی یقین دہانی دیں ۔ ورنہ ہم اپنی تحریک التوا پر پریشر جاری رکھیں گے ۔ جناب والا ۔ میں اصل میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھی جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور جمہوریت کی بات confuse کر جاتے ہیں technocracy سے ، کہ جی چونکہ منسٹر کوئی بھی ہو سکتا ہے ، کل ان پڑھ بھی ہوگا وہ یونیورسٹی پر ہو جائے گا ۔ یونیورسٹی تو ایک تعلیمی ادارہ ہے تعلیمی ادارے میں ماہر تعلیم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہونا چاہیے ۔ جمہوریت سمجھتے ہی نہیں ہیں یہ لوگ ۔ میں حیران ہوں کہ کیوں نہیں سمجھتے جمہوریت کو آپ جب nomination paper داخل کرتے ہیں تو اس میں آپ کے منتخب ہونے کی کوئی شرط ہوتی ہے ۔ ایک عمر کی شرط ہوتی ہے اور اسی قسم کی اور کوئی شرائط ہوتی ہے ۔ جو آدمی بھی منتخب ہو جائے وہ اس جمہوری ایوان کا ممبر ہے ۔ اب آپ کہیں گے کہ ، فلاں آدمی technically qualified نہیں ، یہ law کی ڈگری نہیں رکھتا اس لیے یہ قانون پر بحث نہیں کر سکے گا ، اس لیے یہ اس ایوان کا ممبر نہیں ہو سکتا ۔ یہ تو عوامی نمائندگی کی ، عوام کی اور ایوان کی توہین ہے ، یہ کہنا کہ چونکہ یہ شخص technically qualified نہیں ہے اس لیے عوام کی خواہش کو یہ شخص پورا نہیں کروا سکتا ۔ یہاں ہم جو بیٹھے ہوئے ہیں جناب والا ۔ We represent the will of the prople کوئی ٹیکنکل کوالیفکیشن اس کے لیے نہیں ہے کون شخص اس معزز ایوان کا ممبر بنے گا اور کون شخص وزیر بنے گا ۔ تو اس لیے اس ایوان میں یہ ہمیشہ confuse کیا جاتا ۔ technocracy کیا ہے ؟ اگر آپ technocracy چاہتے ہیں تو پھر یہاں پر بہت سے لوگ

نہ تو اس ایوان میں بیٹھ سکیں گے اور نہ پھر وزیر ہو سکیں گے اور نہ پھر حکومت چل سکے گی اور پھر جمہوری حکومت بھی نہیں ہوگی۔ technocracy ایک قسم کی آمریت ہوتی ہے۔ وہ technocrat کی آمریت ہوتی ہے۔ پھر میں کہوں گا کہ میں میڈیکل سپیشلسٹ ہوں میں وزیر صحت ہوں۔ نہ میں جیتا جاؤں گا نہ مجھے کوئی ووٹ دے گا۔ پس مجھے پیدائشی حق ہے۔ اس لیے کہ میں نے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کر لی ہے۔ جناب والا۔ یہ اس معزز ایوان میں اکثر confuse کیا جاتا ہے۔ میں نے بارہا یہ کہنے کی کوشش کی ہے کہ جمہوریت میں تو ہیں آپ عوام کے نمائندے ہیں۔ آپ کی وہی کوالفکیشن ہے۔ جس دن وہ آپ کو ووٹ نہیں دیں گے۔ جتنی بھی ڈگریاں میرے پاس یا کسی اور کے پاس ہوتی رہیں۔ یہاں کوئی بیٹھنے نہیں دے گا۔ تو پھر شرط کیا ہوتی؟ صرف عوامی نمائندگی کی کسی ڈگری سے آپ داخل ہو سکتے ہیں یہاں؟ میں فاضل اراکین سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ جو technocracy کی بات کرتے ہیں۔ کہ کیا ان کی constituency میں ان سے زیادہ پڑھا لکھا آدمی کوئی نہیں ہے؟ یا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی constituency میں وہ سب سے زیادہ پڑھے لکھے شخص تھے۔ اسی لیے وہ اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔ یہ confusion ہے اور یہ ختم ہو جانی چاہیے۔ اس لیے کہ technocracy بدترین قسم کی آمریت ہے۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ حالانکہ کتنی آسان چیز ہے۔ جمہوریت میں تو صرف عوام کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ (لعرہ ہائے تحسین)

جناب والا۔ پروچانسلر پر جو کہ اس معزز ایوان میں ہے۔ فاضل اراکین ہر وقت نکتہ چینی کر سکتے ہیں۔ مجھ سے جواب طلب کر سکتے ہیں کہ آپ فلاں اصلاح کریں۔ فلاں یقین دہانی دیں اور میں دے سکتا ہوں۔ جب اس معزز ایوان کی جو کہ پنجاب میں سب سے بڑا خود مختار ادارہ ہے مداخلت پنجاب میں کسی ادارے میں نہیں چاہتے تو پھر اس معزز ایوان کے پاس کیا رہ جائے گا۔ اگر یونیورسٹی کا کوئی آدمی کل نواب صاحب کی یا کسی اور ممبر کی توہین کرتا ہے تو آپ مجھے کیسے کہیں گے کہ ڈاکٹر صاحب آپ اسے معطل کریں۔ ابھی یقین دہانی دیں کیونکہ ایک طرف تو آپ مجھے اور کوئی اختیار نہیں دینا چاہتے۔ جناب والا۔ یہ اصل میں صرف اس لیے ہے کہ ہم دوسری پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ورنہ علی گڑھ یونیورسٹی جو قائم ہے اور قائم تھی۔ اس میں ہمیشہ پرو چانسلر ہے۔ اس میں نواب آف رام پور کوئی نیکنکل کوالفائڈ نہیں تھے

سیاسی آدمی تھے ۔ اس میں سر آغا خان کوئی ٹیکنکلی کوالفائیڈ نہ تھے ۔ سیاسی آدمی تھے ۔ دونوں پرو چانسلر رہ چکے ہیں ۔ پھر اس کے علاوہ جناب والا ۔ پاکستان میں جو پہلی حکومت تھی ، لیاقت علی خان جب وزیر اعظم تھے ، جو مرکز میں وزیر تعلیم ہوتے تھے ، وہ کراچی یونیورسٹی کے پرو چانسلر ہوتے تھے ۔ یہ خود پاکستان کی مثال ہے ۔ اس لیے اس بات پر confusion صرف یہی ہے کہ فاضل اراکین بات جمہوریت کی کرتے ہیں ۔ خود جمہوری نمائندے ہیں ، عوامی نمائندے ہیں ۔ لیکن بات technocracy کی لے آتے ہیں ۔ ان دونوں میں بہت فرق ہے جناب والا ۔ بڑا واضح فرق ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اس میں ابھی ابھی فاضل وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ الیکشن کی وجہ سے ہمیں یہ یہ حق حاصل ہے کہ ہم یونیورسٹی میں پرو چانسلر بنیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس logic کو اگر یہ stretch کرتے ہیں تو پھر ان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ کسی کالج کے یہ پرنسپل اعزازی بن جائیں ۔ چیمبر آف کامرس کے یہ آفس ہولڈر بن جائیں ۔ یہ قانونی طور پر انہوں نے غلط بات کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ اگر ان کی دلیل آپ کو پسند نہیں آئی تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ میں اس عوامی ایوان کی طرف سے ، کوئی وہاں پر گورنمنٹ کا عہدہ قبول نہیں کر رہا جس طرح پرنسپل کا کہنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن اس کے بعد جناب والا ۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ ہم یونیورسٹی میں سینٹ دوبارہ لاتے ہیں ۔ سینٹ میں جمہوری نمائندگی دی ہے اساتذہ کو ، لیکچررز کو اسسٹنٹ پروفیسرز کو ، طلبہ کو اور عوامی نمائندوں کو ، یہ تو سینٹ کے اندر ہے ۔ اسی طرح جناب والا ۔ سنڈیکیٹ ہے جو یونیورسٹی کا Executive organ ہوتا ہے ۔ اس ایگزیکٹو آرگن میں پہلی بار ہم نے طلبہ کو نمائندگی دی ہے اور اس میں نہ صرف یہ ہے کہ طلبہ کو بلکہ جو پنجاب کے ۱۷۶ affiliated colleges ہیں ۔ ان کے طلبہ کو بھی نمائندگی دی ہے اور پھر اس ایگزیکٹو آرگن پر ہم اس معزز ایوان کے پانچ اراکین کو بھی نمائندگی دی ہے ۔ وہ بھی یہاں سے منتخب ہوں گے ۔ اب اس سے زیادہ اور کیا جمہوریت اور

خود مختاری یونیورسٹی کو دی جا سکتی ہے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ ہم نے اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن سے بات چیت کی اور انھوں نے کہا کہ مثلاً Deans جو ہیں وہ منتخب ہوں ، ہم نے مان لیا کہ Deans منتخب ہوں ۔ انھوں نے کہا Deans دو نہیں ، تین سال کے لیے ہوں ، ہم نے مان لیا کہ تین سال کے لیے ہوں ۔ تو تمام مسودہ قانون میں جو باتیں شامل ہیں یا جو ترامیم کی صورت میں لائی جا رہی ہیں وہ ان لوگوں کو کلی طور پر مطمئن کرتی ہیں جو یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں فاضل اراکین بھی جب اس پر اور باتیں سنیں گے تو وہ قائل ہو جائیں گے ۔ کیونکہ اس سے پہلے تین یونیورسٹیوں کے اکیڈمک سٹاف سے میری بات ہوئی ۔ جب بات چیت ختم ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ کاش ، پرو چانسلر کو اور powers ملیں تا کہ ہم اپنے کام کروا سکیں ۔ اس کی دلیل لوگ یہ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی کو محکمہ تعلیم میں ذیلی ادارہ بنا دیا ہے ۔ تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا اس کو اینمل ہسبنڈری میں شامل کر دیں ۔ یا ایکسائز میں ، یا ایکسپورٹ امپورٹ میں ۔ آخر کسی محکمے سے تو اس کا تعلق ہونا ہے ۔ اگر تعلیم سے تعلق نہیں تو اور کس سے ہوگا ؟ پھر اس کی تاویل یہ دی جاتی ہے کہ چونکہ اب پروچانسلر ہو گئے ہیں ۔ اس لئے اب یہ فائل پہلے سٹینو گرافر کے پاس جائے گی ، پھر سینیر کلرک کے پاس ، پھر سیکشن افسر کے پاس ، پھر ڈپٹی سیکرٹری کے پاس ، پھر سیکرٹری کے پاس اور پھر وزیر تعلیم کے پاس ، حالانکہ جناب والا ۔ آرڈیننس میں واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ پروچانسلر صرف وہ کام کرونگا جو چانسلر صاحب اس کو delegate کریں گے ۔ چانسلر چونکہ بہت مشغول ہوتے ہیں ، ان کو بہت زیادہ اور کام ہوتے ہیں تو اس میں کیا بری بات ہے اگر وہ اس جمہوری ایوان کے ایک نمائندے کو کوئی اختیارات تفویض کر دیں ۔

اس کے بعد جناب والا ، جتنی دنیا کی یونیورسٹیاں ہیں اور پاکستان میں بھی جو پہلے چلی رہی ہیں ان میں چانسلر ہوتا رہا ہے اور پھر معزز اراکین خود سمجھتے ہیں جناب والا ، کہ چانسلر یونیورسٹی میں سب سے بڑا حاکم ہوتا ہے ۔ اب اگر چانسلر کو ہم اختیارات نہیں دیں گے کہ وہ کوئی ایسی چیز پر قادر ہو جو یونیورسٹی سے تعلق رکھتی ہو تو پھر آپ کس کو اور اختیارات دیں گے یا یہ کہ جس آدمی کو چانسلر appoint کرتا ہے ، اس کو اور کوئی ادارہ کیسے نکال سکتا ہے ۔ جو اعتراضات کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ اختیارات کیوں دئے گئے ہیں ، حالانکہ دنیا بھر میں

ہوتے ہیں ۔ اصل میں چانسلر تو ایک انسٹی ٹیوشن ہے ۔ آج چونکہ انہیں اس انسٹی ٹیوشن پر ایک خاص شخص یا ایک خاص پارٹی نظر آ رہی ہے تو اس لئے اعتراض کیا جا رہا ہے ورنہ لندن یونیورسٹی کی میرے پاس دو رپورٹیں ہیں ۔ ہندوستان میں کوٹھاری رپورٹ اور انگلستان کی لارڈ رابنز کی رپورٹ ۔ آج جسے سب سے بڑی جمہوریت کی ماں سمجھتے ہیں ۔ اور لوگ ہر جگہ پر اس ملک کے precedents quote کرتے ہیں ، یعنی برطانیہ کی ، آپ برطانیہ کی کسی یونیورسٹی کو دیکھیں کیا وہاں چانسلر نہیں ہوتا کیا چانسلر کو اختیارات نہیں ہوتے اور کیا چانسلر کو یہ اختیارات نہیں کہ وہ اپنی جگہ پر کسی اور کو کنووکیشن پر نامزد کر سکے میرا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ چانسلر ہمیشہ سے ہوتے ہیں ، ہوتے رہیں گے ، چانسلر کے بغیر کبھی یونیورسٹی مکمل نہیں ہوئی ۔ چانسلر کو ہمیشہ اختیارات ہوتے ہیں ۔ ہم نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی کوئی ایڈیشنل اختیارات چانسلر کو نہیں دئیے گئے ۔ زیادہ اختیارات سینٹ کو حاصل ہیں اور چانسلر کو صرف وہی دو اختیارات ہیں جو (اے) اور (بی) میں درج ہیں ان کے تحت وہ منظوری withhold کر سکتے ہیں ۔ تنخواہ اور پنشن یا اس قسم کے معاملات سے جو کسی تعلق رکھتے ہیں اگر ان کی منظوری چانسلر کے پاس نہ ہو تو کل یونیورسٹی اپنے پروفیسرز کی تنخواہ اتنی غیر معقول کر دے یا اور کوئی غیر معقول بات financially ہو جائے تو اس کا فیصلہ کون کرے گا ۔ چانسلر کو گورنمنٹ جب پیسے دیتی ہے تو کیا اس سے پوچھ نہیں سکتی یا اس پر کنٹرول نہیں کر سکتی ۔ یا یہ ہاؤس اگر یونیورسٹی کا بجٹ اس سال ایک دو یا چار کروڑ روپے کا منظور کرے گا تو کیا یہ ہاؤس اس کو چھٹی دے دے گا کہ جیسے مرضی ہے پیسے خرچ کرو ۔ بلکہ یہ ہاؤس یہ معزز ہاؤس ایک ایک پیسے کا اس سے جواب لے گا کہ آپ نے پیسے کہاں خرچ کئے ۔ اس لئے چانسلر کے پاس اس قسم کی پاورز کا ہونا ضروری ہے ۔ اس کے بغیر تو یونیورسٹی چل سکتی نہیں ۔

جناب والا ۔ میں آخر میں sum up یہ کرتا ہوں کہ یہ آرڈیننس نہایت جمہوری ہے اس لئے کہ سینٹ کا قیام دوبارہ شروع کیا ہے ۔ سینٹ میں تمام ٹیچرز کو جن کو پہلے نمائندگی نہیں تھی اب دی گئی ہے ۔ طلبا کو جن کو پہلے نمائندگی نہیں تھی پہلی بار دی گئی ہے سنڈیکیٹ میں بھی طلبا کو اور اساتذہ کو معقول نمائندگی دی گئی اکیڈمک کونسل میں بالکل کوئی non-academic آدمی نہیں ہے ۔ اس میں تمام اکیڈمیشنز لوگ ہیں اس

طرح سے جو یونیورسٹی کے purely academic functions ہیں ان میں بالکل کوئی لان کوالیفائڈ یا لان ٹیچر آدمی نہیں ہے ۔ جو یونیورسٹی کی انتظامیہ ہے اس انتظامیہ میں یونیورسٹی کے تمام لوگوں کو شامل کیا گیا ہے اور نہایت جمہوری اور خود مختار ادارہ بنایا گیا ہے ۔ یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی بہت بڑا ادارہ ہے اور تقسیم ہندوستان سے پہلے بھی اس نے لوگوں کو پڑھایا ہے ۔ جناب والا ۔ صرف پڑھانا اور امتحان لینا ہی ایک یونیورسٹی کی functions نہیں ہیں ۔ یہاں آپ سب لوگ بند ہو جاتے ہیں ۔ اس کے بعد انہیں کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ یونیورسٹی کا اور بھی کوئی کام ہوتا ہے ۔ یونیورسٹی کا کام ہے ریسرچ کرنا اور اس کو publish کرانا اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ انتظام بھی پہلے سے اچھی طرح ہو سکے تاکہ یہ یونیورسٹی واقعی ایک عظیم یونیورسٹی بن سکے اور تمام یونیورسٹیوں سے اول آئے ۔ یہ کوشش اس میں کی گئی ہے ۔ اور میں تمام معزز ارکان سے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس آرڈیننس کو نہایت جمہوری بنایا گیا ہے اور یونیورسٹی کو ایک خود مختار ادارہ بنایا گیا ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء
جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے
تعلیم نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور
لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۳)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے بل کی کلاز ۳ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی
ضمن ۳ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی

ضمن ۳ کو حذف کر دیا جائے۔

Minister of Education : I oppose it, Sir

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس بل کی کلاز ۳ جیسا کہ مجلس قائمہ نے سفارش کر کے بھیجا ہے یہ ہے کہ :

۳ ۔ (۱) قانون ھذا کے احکامات کے مطابق (جامعہ پنجاب) کی لاہور میں از سر نو تشکیل کی جائے گی ۔

(۲) جامعہ چانسلر ، پرو چانسلر ، وائس چانسلر نیز سینٹ سنڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل کے ارکان پر مشتمل ہوگی ۔

(۳) جامعہ ایک واحد جمیعت ہوگی جس کا نام جامعہ پنجاب ہوگا ۔ اسے دوامی توارث حاصل ہوگا ۔ اور اس کی ایک مشترکہ مہر ہوگی ۔ جامعہ کی طرف سے یا جامعہ کے خلاف اسی نام پر استغاثہ دائر کیا جا سکے گا ۔

(۴) جامعہ منقولہ اور غیر منقولہ ہر دو قسم کی جائیداد حاصل کرنے اور اسے قبضہ میں رکھنے ۔ نیز کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد جس پر اسے حق ملکیت حاصل ہو یا جسے اس نے حاصل کیا ہو پٹہ پر دینے فروخت کرنے اور بصورت دیگر منتقل کرنے کی مجاز ہوگی ۔

(۵) تمام املاک حقوق اور مفادات خواہ وہ کسی بھی قسم کے ہوں ۔ جو ہنگامی قانون (جامعہ پنجاب) مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۱ء (ہنگامی قانون نمبر بست و دوم بابت ۱۹۶۱ء) کے تحت تشکیل شدہ جامعہ کے یا اس کی طرف سے زیر استعمال زیر تصرف یا زیر قبضہ یا زیر ملکیت تھے یا اسکو تفویض شدہ یا اس کے پاس یا اس کے لئے بطور امانت رکھے گئے تھے ۔ نیز قانونی طور پر عائد شدہ تمام

ذمہ داریاں قانون ھذا کے ذریعے از سر نو
تشکیل شدہ جامعہ کو منتقل شدہ قرار
پائیں گی ۔

جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ یہ کلاز ایک definatory کلاز ہے اور بظاہر یہ ایک اچنبا محسوس ہوگا کہ اگر اس کلاز کو حذف کر دیا جائے تو باقی کیا رہے گا ۔ مگر جس طرح میں نے اپنی بل کے پرلسپل پر تقریر کے وقت کہا تھا کہ اس کلاز کے ذریعے سے یہ ثابت اور ظاہر ہوتا ہے کہ ہم یہ قانون ایک یونیورسٹی کے لئے بنا رہے ہیں اور اس میں indirectly یہ پابندی بھی عائد کر رہے ہیں کہ اس صوبے میں صرف ایک ہی یونیورسٹی ہوگی ۔ حالانکہ تعلیم کا نظام کسی ایک صوبے تک محدود نہیں ہوتا ۔ کسی ایک علاقے تک محدود نہیں ہوتا ۔ کسی ایک شہر تک محدود نہیں ہوتا بلکہ تعلیمی نظام ہمیشہ ایک قومی نظام ہوا کرتا ہے اور جب ہم تعلیمی نظام کو یونیفارم بنانے پر زور دیتے ہیں جب ہم یہ چاہتے ہیں کہ تمام ملک میں تعلیم ایک جیسی ہو تو اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس پالیسی کو implement کرنے کے لئے ادارے بھی یونیفارم ہوں ۔ اس کے لئے قانون بھی یونیفارم ہو اور یونیورسٹی بل جو کہ ایک یونیورسٹی تک محدود رہتا ہے اور صرف ایک ہی یونیورسٹی کے لئے بنتا ہے اس کی ناکامی کا موجب بھی ہمیشہ یہی ہوا کرتا ہے ۔ اگر ہم اس بل کو ایک ہی یونیورسٹی کے لئے بنائیں تو یہ میرے خیال میں مناسب نہ ہوگا بلکہ بل ایسا بنانا چاہئے جو ملک کی تمام یونیورسٹیوں پر حاوی ہو اس کے لئے وہ دقتیں پیدا نہیں ہوں گی جو اس وقت ہمارے سامنے آ رہی ہیں ۔ اس وقت تو ہوتا یہ ہے کہ اگر ایک بورڈ سے دوسرے بورڈ میں داخلہ لینا پڑتا ہے تو آپ اندازہ لگائیں کہ طلبا کو کتنی تکالیف پیش آتی ہیں کس قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس طرح محسوس ہوتا ہے جیسے ہم ایک ملک سے دوسرے ملک میں داخلہ لے رہے ہیں ۔ یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں ۔ ان غریب لوگوں کو جو تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں جو پیسہ خرچ ہوتا ہے جو صعوبتیں اٹھانی پڑتی ہیں یہ اس لئے ہے کہ ہر بورڈ کا قانون الگ ہے ۔ ہر یونیورسٹی کا قانون الگ ہے ۔ جس طرح جامعہ کا قانون ہے اس میں جامعیت نہیں ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اسے ایک یونیورسٹی تک محدود کریں ۔ چاہیے تو یہ کہ یہ سنٹرل لیجسلیشن کے تحت ہوتا اور تمام ملکی یونیورسٹیوں

پر اس قسم کا قانون لاگو ہوتا اور تمام یونیورسٹیوں کے لئے ایک ہی قانون بنایا جاتا ۔ اگر کم از کم ہم اس بل میں ایسی پروویژن رکھ دیں کہ یہ قانون اس صوبے میں قائم شدہ اور آئندہ قائم ہونے والی تمام یونیورسٹیوں پر لاگو ہوگا ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کلاز کو حذف کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی ۔ چونکہ اس کلاز کی پروویژن صرف ایک یونیورسٹی کے لئے بنائی گئی ہے اور اس کا اطلاق صرف ایک یونیورسٹی پر ہوتا ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے تاکہ اس کے بعد جو بھی قانون بنے اس کا اطلاق صوبے کی تمام یونیورسٹیوں پر ہو ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ آپ کی یہ امنڈمنٹ relevant ہی نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ شکر ہے آپ کو بعد میں خیال آیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے رپورٹ پیش کی ہے کی ضمن ۲ کو حذف کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

سید قابش الوری ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ سطر ۱ میں الفاظ "پروچانسلر" حذف کر دیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قابش صاحب آپ کی ترمیم میں ایک ترمیم ملک مختار احمد اعوان صاحب کی طرف سے آئی ہے میں وہ پڑھے دیتا ہوں :

That in the amendment of Syed Tabish Alwain, for the words "the

"Pro-Chancellor" occuring in line 2, be deleted. the following shall be substitued :-

"The Pro-Vice chancellor" shall be added after the word vice-chan cellor",

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, as you are entertaining amendments from the Government benches ..... would you then accept our amendments.

Mr. Speaker : I am not entertaining any amendments. This is an amendment to the amendment. If you would keep it in mind, Mr. Tabish Alwari, the amendment is that the words "be deleted" be omitted and instead of "Pro-Chancellor", the words "Pro-Vice Chancellor" should be read, and this be added after the words "Vice Chancellor". This is the amendment that has been moved to your amendment, Do you accept it ?

Syed Tabish Alwari : No, Sir. I don't accept it.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم اس طرح سے ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو ڈاکٹر صاحب نے ترمیم دی ہے اس میں یہ ہے کہ کلاز ۳ کی سب کلاز ۲ جس کو میں یہاں پڑھ رہا ہوں میں "پرو چانسلر" کے لفظ کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ نہیں جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں سید تابش الوری کی ترمیم آئی ہے اس ترمیم پر ترمیم آپ کی طرف سے یہ آئی ہے کہ "be deleted" کے الفاظ کو حذف کر دیا جائے اور پرو چانسلر کی بجائے پرو وائس چانسلر پڑھا جائے ۔ جو موجودہ ترمیم ہے وہ اس طرح سے ہے :-

after the word "Vice Chanceller" the word "Pro-Vice-Chan celler" shall be added.

Minister For Finance : No, Sir, I am sorry. The exact amendment is that the words "Pro Vice Chancellor" may be

added after the word "Vice Chencellor". The "Pro-Chancellor" will remain as it is. Only the words "Pro-Vice Chancellor" will be added after the words "Vice Chancellor".

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - قاعدے کے مطابق جناب سید تابش الوری صاحب نے جو ترمیم دی ہے اگر جناب مختار احمد اعوان صاحب اس میں ترمیم در ترمیم دینا چاہتے ہیں وہ ہاؤس میں کھڑے ہو کر اس کو move کریں پھر جناب اس کو put کریں -

مسٹر سپیکر - میں پہلے اسے appreciate تو کر لوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - ہاؤس سے آپ نے appreciate تو نہیں کرانا ہے - انہیں کہیں کہ وہ پیش کریں اگر آپ اسے صحیح سمجھتے ہیں تو allow کریں اگر نہیں سمجھتے تو نہ allow کریں -

مسٹر سپیکر - ملک مختار احمد اعوان صاحب آپ بھی دیکھ لیں اس کے بعد میں اس کو پیش کرنے کی اجازت دوں گا - آپ نے سید تابش الوری کی ترمیم میں ترمیم در ترمیم کی ہے کہ "be deleted" کے الفاظ کو حذف کر دیا جائے اور جو انہوں نے inverted comma کے اندر "پرو چانسلر" لکھا ہے اس کو "پرو وائس چانسلر" پڑھا جائے -

and it be added after "Vice Chancellor"

وزیر خزانہ - جناب والا - وائس چانسلر کے بعد پرو وائس چانسلر اس میں صرف add کرنا ہے -

مسٹر سپیکر - جس طرح ترمیم میرے پاس آئی ہے - اس میں الفاظ یہی ہیں کہ اس ترمیم میں یہ ترمیم کی جائے "be deleted" کا لفظ حذف ہو جہاں inverted comma میں "پرو چانسلر" لکھا ہے اس کو "پرو وائس چانسلر" پڑھا جائے یعنی "پرو وائس چانسلر" کا لفظ "وائس چانسلر" کے بعد add کیا جائے -

وزیر قانون - "وائس چانسلر" کے لفظ کے بعد "پرو وائس چانسلر" کا لفظ add کیا جائے -

مسٹر سپیکر ۔ "be deleted" الفاظ کی بجائے "be added" کے الفاظ وائس چانسلر کے بعد ہوں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: How can it be an amendment to amendment ?

Haji Muhammad Saifullah Khan: It is an independent amendment. Amendment to amendment can only be moved when it is within its orbit. This amendment changes the whole structure of the amendment and this cannot be called amendment to amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: This will be disposed of first. Once you delete the words, the original amendment goes.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اسے پڑھ دیتا ہوں اگر آپ اجازت دیں ۔

> The University shall consist of the Chancellor, the Vice Chancellor Pro-Vice Chancellor and the member of the Senat, the Syndicate and the Academic Council.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: Quite right, Sir. But once you put an amendment to the amendment which says that the words "Vice Chahcellor"..... ..

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم در ترمیم کو آپ with draw کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے ترمیم در ترمیم پیش کی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسین محمود ۔ وہ ہو نہیں سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں یہ نہیں ہو سکتا کہ "be deleted" کے لفظ کو حذف کر دیا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: No, Sir. An amendment to which any amendment is proposed....

Mr. Speaker : Please tell me about the preceding one, that is No. 1 amendment. Is that permissible ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Yes, Sir. You will be interested in that...

Mr. Speaker : The earlier one, which says that the whole clause be deleted, is that permissible ?

Makhdoomzada syed Hassan Mahmood : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Then will it be permissible that part of the clause be deleted ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Part of the clause would be permissible.

Mr. Speaker : Then how do you object that instead of "deleted", it should be "be added" ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Because the first amendment is to be disposed of.

Mr. Speaker : There is a clause and there is an amendment to that clause that the whole clause be deleted or the clause be partially deleted.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, let me explain it.

Mr. Speaker : Can there be an amendment that instead of "be deleted", it may be read as "be added" ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then the wording will be different. The wording will be that so and so be deleted and so and so be added.

مسٹر سپیکر ۔ جب آگے دیکھا جائیگا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then the wording will be different. This amendment that is proposed to be done negates the very amendment that is before the House.

Mr. Speaker : The first amendment has gone that the clause be deleted.

Makhdoomzada syed Hassan Mahmood: Yes, sir. So on this amendment this is.....

Mr. Speaker: If you agree that the first amendment was in order that the whole clause be deleted, then how do you object to this that these words be deleted.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: That was an amendment. This is an amendment to amendment.

Mr. Speaker: The same principle is applicable to the bill as well as to the amendments. The principles are not different.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: Then, the proposal will be in a different form. The proposal will be that Syed Tabish Alwari's amendment be deleted and be substituted by these words. It cannot be that part of it remains to be discussed and part of it should stand deleted. It cannot be done.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ ترمیم میں انہوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ ہر دو چیئرمین کا عہدہ حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب بیگم ریحانہ سرور اور نارو صاحب کی آپکو ترمیم اور ترمیم در ترمیم دونوں یاد ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کون سی جناب ؟

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کو یاد ہے ؟ بیگم ریحانہ سرور کی ترمیم تھی کہ اتنے پوائنٹ ہوں اور ایک نارو صاحب کی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بالکل جناب ۔ اور اس میں بھی theme اور object ایک کلاز کی deletion کے لئے تھا ۔ اب مثال کے طور پر یہ ایک عہدے کو حذف کرنے کے لئے کہا ہے ۔ انہوں نے چار عہدے لکھے ہوئے ہیں ۔ یہ ترمیم در ترمیم کے ذریعے ایک عہدہ کا اضافہ تو کر سکتے ہیں ۔ لیکن چار عہدوں میں سے ایک کی deletion

ایسے نہیں کر سکتے ۔ جیسا کہ ترمیم در ترمیم کے ذریعے انہوں نے کیا ہے کہ deletion کی بجائے addition قرار دیا جائے ۔ وہ پہلے ہی موجود ہے ۔ اب اگر یہ اس میں نئے عہدے کو create کرنا چاہتے ۔ then it should be a seprate amendment

مسٹر سپیکر ۔ بجائے اس کے کہ وہ "be deleted" کے الفاظ کو پہلے پڑھیں وہ یہ کہیں کہ Instead of Pro-Chancellor it should be read as Pro Vice-Chanceller. اور "be deleted" کی بجائے be added کر دیا جائے ۔

What is the objection to this amendment ?

This is exactly what I have received.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس میں جناب والا کیا اوزیشن بنتی ہے ۔

Mr. Speaker : They moved in the first instance that instead of "Pro Chancellor", "Pro Vice-Chancellor" be read and then they say that instead of "be deleted" it should be read as "be added". Where is the objection and on what principle is that objection ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : This is an independent amendment.

مسٹر سپیکر ۔ آپ پہلے چونکہ "be deleted" کے الفاظ لے رہے ہیں ۔ اس لئے آپ کا یہ اعتراض کچھ وزن معلوم ہوتا ہے اس کو اسی آرڈر میں لے لیتے ہیں جس آرڈر میں یہ ترمیم آئی ہے ۔ "be deleted" کی بجائے "be added" کر دیں ۔

where would be your objection, and insert this word in between Vice-Chanceller and comma.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس میں دو چیزیں ہیں جناب والا ایک تو ترمیم در ترمیم ایسی نہیں آ سکتی جو already agenda میں existing amendment کو affect کر رہی ہو ۔ رؤف طاہر صاحب کی طرف سے ایک ترمیم ایجنڈا میں موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر - میرے پاس تو نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - وہ تو سرکولیٹ ہوگئی ہے یہ تو ہمیں آج پتہ چلا ہے کہ جناب کی اجازت کے بغیر بھی اس ہاؤس میں سرکولیٹ ہوتی ہے - ویسے ہمیں circulate ہو چکی ہے - جب پہلے ہی ایک ترمیم ایجنڈا پر موجود ہے تو can it be possible or permissible Sir ?

مسٹر سپیکر - جب وہ ترمیم آئے گی اس وقت دیکھا جائیگا کہ مجھے اسے entertain کرنا ہے یا نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - کسی ترمیم کے ذریعے کسی کے right کو supersede نہیں کیا جا سکتا - اس کی ترمیم ایوان میں آنی ہے ۔

Mr. Speaker : It quite offen happens in this House.

Haji Muhammad Saifullah Khan : But it should not happen.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنی چاہتا تھا کہ جہاں تک ترمیم در ترمیم کا سوال ہے وہ اس میں نہیں آ سکتی - اس لئے کہ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ان کا ٹکراؤ نہیں - جہاں ٹکراؤ نہیں ہوگا وہاں ترمیم در ترمیم نہیں آئے گی دوسری بات یہ ہے کہ جناب روف طاہر کی بھی independent ترمیم موجود ہے جس میں انہوں نے کہا ہے

> "The University shall consist of the Chancellor, the Pro-Chancellor, the Vice-Chancellor, the Pro Vice-Chancellor and Members of the Senate, the Syndicate and the Academic Council.

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب ابھی میں اس نتیجہ پر نہیں پہنچا ہوں کہ اس ترمیم کو پیش کرنے کی اجازت دوں یا نہ دوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں نے اس میں گزارش یہ کرنی ہے کہ اگر رانے صاحب میرے ساتھ اتفاق فرمالیں تو ہاؤس کی کاروائی

کو ملتوی کر دیا جائے کیونکہ ہاں میں بڑا confusion پیدا ہو گیا ہے - اپنے کمرے میں دونوں اطراف کے ممبران کی ایک میٹنگ بلا لیں - اس میں ایک فیصلہ مقرر کر لیں کیونکہ ایک ترمیم ملک مختار احمد اعوان صاحب کی طرف سے بھی ہے جس کا مقصد بعینہ وہی ہے جو رؤف طاہر صاحب کی ترمیم کا ہے -

Mr. Speaker : They are thinking on the same lines.

میں اس وقت تک مسٹر رؤف طاہر کی ترمیم کو نہیں لوں گا جب تک ہاؤس یہ نہ کہے کہ مجھے وہ ترمیم لے لینی چاہئے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ ایک admitted fact ہے کہ جناب کئی مرتبہ اس بات کو تسلیم فرما چکے ہیں -

مسٹر سپیکر - چلے بھی کئی مرتبہ ہوا ہے -

but I do not wantt his to be a practice.

حاجی محمد سیف اللہ خان - ترمیم کی theme سے اتفاق کر کے ابھی ہوں ترمیم در ترمیم دیا جا سکتی ہے اس کا سلسلہ تو ختم نہیں کیا جا سکتا - یہ جناب والا آپ تسلیم فرمائیں -

Mr. Speaker : Amendments are defeated in this manner and we have seen attempts being made in that manner here in this House.

Haji Mahammad Saifullah Khan : But it should not be so.

Mr. Speaker : Precedents are like this.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, we will have no objection.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - precedent آپ ہی کی صدارت میں ہوا ہے کہ ہاؤسنگ بل میں یہ ترمیم تھی کہ یہ بل اسلامی مقتضیات کے خلاف ہے لہذا اسے اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کیا جائے - اس پر مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے ایک ترمیم دی تھی کہ یہ بل اسلامی مقتضیات کے خلاف نہیں ہے لہذا اس کو اس کونسل کے پاس نہیں بھیجنا چاہیے - اگر اس قسم کی ترمیم ہو تو وہ آسکتی ہے لیکن اگر

اس قسم کی ترمیم ہو جو پیش کی گئی ہے اور ترمیم دو ترمیموں کی پوری نفی کرتی ہو اور اس کے لئے دوسری کلاز لانی پڑے تو وہ اس صورت میں ترمیم در ترمیم نہیں آ سکتی ۔ یہ independent ترمیم ہوگی ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : We will have no objection to your accepting the amendments.

Mr. Speaker : But that is not going to be the practice.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : May not be the practice but there has been a departure on this Bill.

Mr. Speaker : I have the discretion. I would not normally like to exercise the discretion.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : On the condition that you will exercise that discretion in favour of our amendments, which also.....

Mr. Speaker : No, then I am taking up this amendment by Malik Makhtar Awan.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم در ترمیم یہ ہے کہ سید تابش الوری کی ترمیم میں الفاظ "The Pro-Chancellor occurring in line 2 be deleted" بجائے الفاظ "Vice Chancellor" کے بعد "The Pro-Vice Chancellor" کے الفاظ ایزاد کئے جائیں ۔

حاجی محمد نسیم اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ تابش الوری صاحب کی ترمیم ابھی ہاؤس میں put نہیں ہوئی اور ترمیم در ترمیم پہلے آ رہی ہے اسی کو پیش کریں پھر اس کے بعد یہ لائیں ۔

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-clause (2) of clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Education, the words and comma "the Vice-Chancellor" occurring in line 2 be deleted.

Sheikh Aziz Ahmad : Opposed.

Minister For Law : Sir, I move an amendment to amendment :

> That in the amendment of Syed Tabish Alwari in Clause 3 of the Bill, for the words the Pro-Chancellor, occurring in line 2, be deleted the following shall be substituted, namely :-
>
> "the Pro Vice-Chancellor" shall be added after the word "Vice-Chancellor".

Mr. Speaker : Amendment to amendment moved is:-

> That in the amendment of Syed Tabish Alwari in sub-clause (2) of clause 3 of the Bill, for the words the Pro-Chancellor, "occurring in line 2, be deleted" the following shall be substituted namely :-
>
> "the Pro-Vice-Chancellor" shall be added after the word "Vice-Chancellor".

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it. Sir.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it, Sir.

Syed Tabish Alwari : Point of Order Sir. Sir, I draw your attention to Rule 169 (2)—

> 169 (2) An amendment shall not raise a question which, by these rules, can only be raised by a substantive motion after notice.

Mr. Speaker : There is no question of substance in this amendment. Please continue with your speech.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے وضاحت تو کرنے دیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں ۔ آخر آپ کو الہام بھی ہونے لگا ہے ۔ (قطع کلامیاں) یہ الہام تو فضیلت کی بات ہے یہ کوئی بری بات نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کے لئے بڑا مشکور ہوں ۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف رکھے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میری امنڈمنٹ یہ ہے کہ "پرو چانسلر" کا لفظ حذف کر دیا جائے ۔ یہ ایک substantial motion ہے ۔

Mr. Speaker : That rule has no application to your objection. Please continue.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ایک substantial motion ہے اور یہ ایک نیا عہدہ create کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Please continue with your speech.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ اب مجھے اپنی ترمیم پر تقریر کرنی ہے یا ان کی ترمیم در ترمیم پر تقریر کرنی ہے ۔

Mr. Speaker : I have over-ruled your objection. That rule has no application to the amendment under discussion.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ مجھے ترمیم در ترمیم پر بولنا ہے یا اپنی ترمیم پر بولنا ہے ۔

Mr. Speaker : You have opposed the amendment to amendment by Malik Mukhtar Ahmed Awan.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم کا محرک ہوں اور ان کی ترمیم کی بھی میں نے مخالفت کی ہے آپ ترمیم در ترمیم پر open discussion کرا رہے ہیں یا محض ترمیم پر ؟

مسٹر سپیکر ۔ پہلے ترمیم در ترمیم پر بحث ہوتی ہے اس کے بعد ترمیم پر بحث ہوتی ہے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ ترمیم ہو ترمیم یہ پیش کی گئی ہے کہ "پرو چانسلر" کے لفظ کو حذف کرکے "پرو وائس چانسلر" کے ایک

لئے عہدے سے متعلق الفاظ بھاری ایزاد کئے جائیں - جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وائس چانسلر اپنے معاملات - اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کے اعتبار سے یونیورسٹی میں ایک مرکزی شخصیت رکھتا ہے - وہ ہر دور میں یونیورسٹی کے معاملات میں مختار کل کی حیثیت رکھتا رہا ہے - پرو وائس چانسلر کے ایک نئے عہدے کی ایزادی سے اس طرح وائس چانسلر کو بے اختیار بنانا مقصود ہے جس طرح پرو چانسلر کے عہدہ کی ایزادی سے چانسلر کے بیشتر اختیارات سلب کرنا مقصود ہے اس طرح یونیورسٹی کے اندر دوعملی کی ایسی فضا پیدا ہو سکتی ہے جس کے نتائج کسی طور پر بھی خوشگوار نہیں ہونگے - آپ نے دیکھا ہے کہ جن اداروں میں ایک ہی اختیارات رکھنے والے دو افسر موجود ہوں ان میں نہ صرف حسد - رقابت اور مخاصمت کی ایک جذباتی فضا پیدا ہو جاتی ہے بلکہ ایسی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں جن کے نتیجے میں اس ادارے کے کسی فیصلے کو موثر طور پر عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا - وائس چانسلر کے عہدے میں خود ایک مرکزیت موجود ہے اور اس کے ساتھ چلے سے ایسا سٹاف - اساتذہ اور سینئیر پروفیسر ہوتے ہیں جو مختلف امور کے سلسلے میں ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں لیکن ایک اور عہدے کا مطلب یہ ہوگا کہ یونیورسٹی پر ایک ناواجب اور ناروا بوجھ ڈال دیا جائے اور اس کی مالی پریشانیوں میں اضافہ کر کے اس کے لئے ایک نئی مشکل - نئی الجھن اور نیا بحران پیدا کر دیا جائے - جناب والا - اس لئے میری گزارش یہ ہوگی کہ اس ترمیم در ترمیم کو کسی طور پر قبول نہیں کیا جانا چاہیے تا کہ یونیورسٹی کا کام زیادہ یکسوئی کے ساتھ - زیادہ یکجہتی کے ساتھ اور زیادہ مالی بوجھ ڈالے بغیر نافذ کئے جا سکیں مجھے صاف نظر آ رہا ہے کہ اس ترمیم کے نتیجے میں یونیورسٹی میں پرو وائس چانسلر اور وائس چانسلر کی دو پارٹیاں پیدا ہو جائیں گی - اور اساتذہ اور دوسرا سٹاف مختلف گروہوں میں بٹ کر یونیورسٹی کو ایک تعلیمی سیاسی اکھاڑے کی شکل میں تبدیل کر دے گا - اس لئے میری رائے میں وائس چانسلر کیساتھ پرو وائس چانسلر کا عہدہ کسی صورت میں بھی نہ مناسب ہے - نہ ضروری اور نہ فائدہ مند -

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جس طرح ایک ضرب المثل ہے کہ یک نہ شد دو شد - جناب مختار احمد اعوان صاحب کی امور ترمیم در ترمیم نے اس ضرب المثل کو تو پورا کر دیا ہے - لیکن جہاں تک اس کی افادیت اور ضرورت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس موجودہ

ہیں میں اس کی قطعی طور پر ضرورت نہیں ہے ۔ ہم کو اس چیز کے مخالف تھے کہ پروچانسلر کا عہدہ رکھا جائے - انہوں نے تو اس پر ابزادیہ کیا کہ نہ صرف پروچانسلر رہ جائے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ پرو وائس چانسلر بھی رکھا جائے ۔ مجھے انتہائی افسوس ہے اور مشاہدہ اس چیز کا گواہ ہے کہ جو کچھ زندگی میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جتنی بھی یونیورسٹیز ۔ جتنے بھی اختیارات اور جتنے بھی ہم افسران بڑھاتے جاتے ہیں اتنی ہی کرپشن اور خرابیاں زیادہ ہوتی جا رہی ہیں اور efficiency کم ہوتی جا رہی ہے بجائے اسکے کہ ان دو عہدوں کو زیادہ سے زیادہ efficient بنانے کی کوشش کی جاتی اور اس چیز پر زیادہ توجہ دی جاتی کہ ان عہدوں کو active بنایا جائے ۔ انہیں پہلے سے بھی زیادہ مست بنانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اگر پہلے وہ کچھ ذہن رکھتے تھے اب انکے ساتھ ایک ایک اور آدمی attach کر دیا گیا ہے ۔ میں دوہرانا نہیں چاہتا میں اس ہاؤس میں پہلے کہہ چکا ہوں اور یہ قصہ پھر "ملانی" والا رہ جائیگا کہ آپ جتنے عہدے اور آدمی بڑھائے جائیں گے اتنی ہی انتظامیہ تباہ ہوتی جائیگی - میں کہتا ہوں کہ اگر آپ نے محسوس کیا ہے کہ چانسلر اپنی ذمہ داریاں اپنی مصروفیات کی بنا پر پوری نہیں کر سکتا - اسکے پاس اتنا کام ہے کہ وہ پوری توجہ یونیورسٹی کی طرف نہیں دے سکتا جسطرح سے کہ گورنر ex-officio چانسلر ہو گیا اور ہوتا رہا ہے اگر تجربے کے لحاظ سے واقعات کے لحاظ سے ماضی کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ جناب گورنر کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ whole time چانسلر کے فرائض انجام دیں اور یونیورسٹی پر پوری نظر رکھیں یا اپنے فرائض کی ادائیگی کا جائزہ کر سکیں تو اسکے لئے کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ بجائے اسکے کہ آپ اتنے آنریری عہدے رکھیں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عہدہ اتنا ضروری ہے کہ اسکے فرائض کی انجام دہی کے لئے ہمیں ایک پرو چانسلر رکھنا ہے تو آپ چانسلر ہی whole time رکھ لیں ۔ آپ انکے ایسا چانسلر رکھ لیتے جو اپنی تمام تر مصروفیات کے پیش نظر کنارہ کشی نہ کر سکے بلکہ وہ اپنی تمام توجہ یونیورسٹی پر مبذول کر سکے ۔ اگر یہ بھی ممکن نہیں تھا تو جسطرح کہ عملاً ہوگا پروچانسلر ہی سارے اختیارات چانسلر کے avail کرنے کا اور وہ پرو چانسلر وزیر تعلیم ہوگا - میں دیانتداری سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس میں قطعاً اعتراض نہیں کہ چانسلر کے اختیارات وزیر تعلیم کے پاس ہوں میں اتنا ضرور چاہتا ہوں کہ بجائے اسکے کہ وزیر تعلیم تفویض کردہ

اختیارات کا استعمال کریں - کیوں نہیں آپ چانسلر کے اختیارات وزیر تعلیم کو دیتے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب آپ کس چیز پر بول رہے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - اسی ترمیم پر بول رہا ہوں ہم چاہتے ہیں کہ "پرو چانسلر" کو ختم کر دیں -

مسٹر سپیکر - آج مجھے آپ سے یہی پوچھنا پڑ گیا کہ آپ کس پر بول رہے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں ترمیم در ترمیم پر بول رہا ہوں - ہم سمجھتے ہیں کہ پرو چانسلر کا ہونا قطعاً غیر ضروری ہے -

مسٹر سپیکر - پرو وائس چانسلر کی ترمیم پر بحث ہو رہی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - انہوں نے کہا ہے کہ پرو چانسلر کی بجائے پرو وائس چانسلر باقی رکھا جائے اگر دونوں نہ ہوں تو میں غیر متعلق ہوں -

Mr. Speaker : Please continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں یہی عرض کر رہا تھا کہ بجائے اسکے کہ آپ پرو وائس چانسلر کا عہدہ create کر رہے آپ پرو وائس چانسلر کے عہدہ کو delete کر دیں اور آپ وزیر تعلیم کو چانسلر ہی بنا دیں اس سے دونوں ضرورتیں پوری ہو جائینگی اور چانسلر کا عہدہ بھی عوامی عہدہ بن جائیگا - یہ درست ہے کہ یہاں پر ایک سوال پیدا ہوگا کہ گورنر کے پاس بھی وہ عہدہ رہنے سے عوامی وہ جاتا ہے - میں آپ کو بتا دوں کہ آئینی طور پر گورنر کی حیثیت عوامی نہیں ہوتی - آئینی طور پر گورنر مرکز کا نمائندہ ہوتا ہے اور اسکو وہ حیثیت حاصل نہیں ہوتی جو عوامی نقطہ نظر سے ایک وزیر کو ہوتی ہے جسکے لئے اس ایوان کا ایم پی اے ہونا لازمی ہے - آپ از راہ کرم پرو وائس چانسلر کا عہدہ حذف کر دیں اور اسکے ساتھ ساتھ جو لئی addition کے لئے کہا گیا ہے اس پر مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ ایک طرف یہ جواز پیدا کیا جاتا ہے کہ ہم پرو چانسلر کا عہدہ اسلئے قائم کر رہے ہیں کہ چانسلر کے پاس مصروفیات زیادہ ہیں - چانسلر whole time ہے تو وہ ex-officio hold نہیں کر رہا ہے تمام تر

توجہ اسکی اس عہدہ پر ہے تو آپ ایسی مثال کیوں قائم کر رہے ہیں کہ پھر ہم ایک انسر کے ساتھ ایک دوسرا پروآفیسر لگائیں ۔ ہر عہدہ کے ساتھ پھر آپ دوسرا آفیسر لگائیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا ادارہ نہیں ہے ۔ اتنا بڑا کام نہیں ہے جسکا چانسلر بھی ہو پروچانسلر بھی ہو اور whole time ہو اور اسکے ساتھ پرو وائس چانسلر کا عہدہ رکھیں سوائے اسکے کہ آپ ان عہدوں کا غلط استعمال کریں آپ کسی کی خوشنودی حاصل کریں ۔ آپ قوم کے سرمائے پر بوجھ ڈالیں ایک تنخواہ دار ملازم اور رکھیں اور ہزاروں روپے قوم کے خزانے سے آپ اس پر لگائیں ۔ آپکے لئے یہ لازم ہے ۔ یہ آپکے فرائض میں داخل ہے کہ آپ وائس چانسلر کو ہی اتنا active بنائیں کہ اسکے بعد چانسلر ۔ پروچانسلر اور پرو وائس چانسلر کی ضرورت باقی نہ رہے میں اس ترمیم در ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے ، عوام کے استحقاقات کو سامنے رکھتے اور قومی سرمایہ کو سامنے رکھتے ہوئے استدعا کروں گا کہ یہ ترمیم در ترمیم نامنظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, Sir, I think the concepts of present Administration have completely changed. It they are changed for the benefit of the people we welcome but, if they are changed to grant more powers to the bureaucracy and inject direct Interference by politicians, who are supposed to be the policy makers in the day to day running of the administration, then it is most undesirable. I will remind the Hon'ble Minister that the Government come and the Governments go. We have been victims of Ebdos and Parodas in the past and merely on the ground that we interfered with the transfers of the Executive Engineers and we were disqualified. If you bring in the element of politics into the university and in greater enthusiasm to take an active part in the day to day working of the university the Ministers and MPAs inject themselves into that system, they will be subjected to different kinds of demands from the students, from the teachers, from the professors, from the principals and from people of other faculties. The very principle of putting in the Minister,

who is a policy maker, in subjecting himself to certain stresses and strains which normally he should avoid. He is a policy maker. He has his Secretary, he has his Vice Chancellor and when that vest the power in a Chancellor who happens to be a Governor and after the passage of the Constitution Insha' Allah we will have neutral Governors in the Provinces, the neutrality will he ensured by vesting those powers in the Chancellor.

Mr. Speaker : Makhdumzada Sahib You are not relevant.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir I am relevant. I am coming to that.

Mr. Speaker : Pro-Vice Chancellor is under discussion.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, there are two question. "Pro-Chancellor" be deleted "Pro-Vice Chancellor" be added.

صید تابش الوری - جناب والا - میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ "پرو چانسلر" پر بات ہو رہی ہے یا "پرو وائس چانسلر" پر بات ہو رہی ہے -

مسٹر سپیکر - ترمیم یہ ہے کہ "پرو وائس چانسلر" کی بجائے "پرو وائس چانسلر" substitute کیا جائے -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir I was making only one speech

Mr. Speaker : But I would like only a relevant speech to be made.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Now to incorporate under a Vice Chancellor.....

Mr. Speaker : I don't know whether this motion will be accepted. There may be an occasion for second speech. I don't know.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: Sir, if there is a Pro Vice Chancellor, that means it is another shackle. It is another break on the functioning of the Vice Chancellor, who is supposed to be independent. Therefore, I would request that this amendment to amendment should be rejected by the House, in the interest of independence of the University.

Mr. Speaker: The question is:

> That in the amendment of Syed Tabish Alwari in sub-clause (2) of clause 3 of the Bill, for the words "the Pro Chancellor," occurring in line 2, be deleted," the following shall be substituted, namely :—
>
> "the Pro Vice Chancellor" shall be added after the word "Vice Chancellor."

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ سب کلاز as amended پاس ہو گئی ہے اب آپکی ترمیم کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جب میں پروچانسلر کے سلسلے میں کچھ عرض کرنی چاہتا تھا تو آپ نے یہ کہا تھا کہ یہ علیحدہ ترمیم ہے اور یہ علیحدہ ہی take up کی جائے ۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ترمیم در ترمیم ہو جائے تو ہماری تراسیم infructuous ہو جائیں گی ۔ اس سے زیادہ زیادتی اور کوئی نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب ہم ساڑھے گیارہ بجے بیٹھیں گے تو اس میں کرینگے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے مجھے اس موقع سے ہی محروم کر دیا ہے میں اپنی ترمیم واپس لینا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ [illegible] میں کل اس وقت تقریر کر لیجئے ۔

سید نابش الوری - جناب والا - میری original ترامیم ہیں - میری شکایت یہ ہے کہ ان پر مجھے آپ نے بولنے کا حق ہی نہیں دیا -

مسٹر سپیکر - قواعد کے مطابق آپ کو اجازت نہیں دی جا سکتی -

سید نابش الوری - جناب والا - یہ تو آپ سمجھتے ہیں کہ قاعدے اور روایات سے قطع نظر یہ بات common sense کے بھی خلاف ہے کہ ایک آدمی جس کے ترمیم پیش کی ہے اس کو اس پر بولنے کا حق نہ دیا جائے -

Begum Rehana Sarwar Shaheed: Sir, I would like to draw your attention to rule 176 (2) which says :

> Except in the exercise of a right of reply or as otherwise provided by these rules, a member shall not speak more than once on any motion, except with the permission of the Speaker, for the purpose of making a personal explanation.

Keeping in view Rule 176 (2), which is self explanatory, the member has no right to speak on the motion, again. One chance has already been availed by him.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Begum Sahba is not relevant.

سید نابش الوری - جناب سپیکر - محترمہ ریحانہ سرور صاحبہ کو بتایا جائے کہ جس رول کا انہوں نے حوالہ دیا ہے وہ موشن اور ہوتے مگر ان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے -

Mr. Speaker : Now. I will put your amendment in the amended form :

> That in sub-clause (2) of clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing committee on Education, the words and comma "the Pro-Vice Chancellor" shall be added after the word "Vice Chancellor".

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it, Sir.

Syed Tabish Alwari : I oppose it, Sir.

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری - کیا الٹرول کر دیا جائے؟

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر دیں اور اس کیلئے کوئی شیڈول بنایا جائے - سب سے بڑی زیادتی ہمارے ساتھ یہ ہوئی ہے کہ جب ہاؤس ملتوی ہوا تو ہمیں سمال انڈسٹریز بل تھما دیا گیا اور جب ہم واپس آئے تو ہماری میز پر پنجاب یونیورسٹی بل پڑا ہوا تھا - ہماری طرف سے جو ترامیم پیش کی گئی تھیں وہ ترامیم در ترامیم ہو رہی ہیں اور independent ترامیم الگ موجود ہیں - اس کے لئے آپ اکٹھے ہو کر کوئی لائحہ عمل طے کریں -

مسٹر سپیکر - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملک مختار احمد صاحب ایک سال میں بہت کچھ سیکھ گئے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں نے آتے ہی کہا تھا کہ آپ نے ہمیں اس لئے اس کی اجازت دی ہے کہ یہ infructuous ہو جائینگ -

مسٹر سپیکر - آپ میرے چیمبر میں ساڑھے گیارہ بجے تشریف لائیے - وہاں تبادلہ خیال کر لیں گے -

The House is adjourned for half an hour.

(اس مرحلہ پر اسمبلی کی کارروائی آدھ گھنٹہ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری تقریر کر رہے تھے -

چوہدری امان اللہ لک - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کورم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ..... کورم پورا نہیں ہے ..... گھنٹی بجائی جائے ..... گھنٹی بجائی گئی ..... کورم پورا ہو گیا ہے - سید تابش الوری -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - جو کلاز اسوقت زیر بحث ہے اسکی تحتی ضمن ۲ میں کہا گیا ہے کہ "جامعہ چانسلر ، پرو چانسلر ، وائس

چانسلر لیز سینٹ ، سنڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل کے ارکان پر مشتمل ہوگی"۔ میری ترمیم یہ ہے کہ اس میں پروچانسلر کا لفظ حذف کر دیا جائے۔ پرو چانسلر کی اسی بل میں تعریف اسطرح کی گئی ہے۔

(۱) "وزیر تعلیم حکومت پنجاب جامعہ کا پرو چانسلر ہو گا"۔

(۲) وہ ایسے کارہائے منصبی اور فرائض سر انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کریگا جو چانسلر کی طرف سے اسکے سپرد کئے گئے ہوں یا اسے تفویض کئے گئے ہوں۔

Mr. Speaker: Are you opposing the amendment or supporting it ?

سید تابش الوری - میں اسکی مخالفت کر رہا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ صورت میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ اس اعتبار سے غلط ہے کہ اس میں پرو وائس چانسلر کا لفظ ایزاد کیا گیا ہے ہونا یہ چاہئے کہ اس میں سے پرو چانسلر کا لفظ حذف کر دیا جائے۔ پرو چانسلر کا یہ عہدہ تخلیق کرنے سے نہ صرف یہ کہ سارے اختیارات جو چانسلر کو حاصل ہیں وہ پرو چانسلر کو تفویض کئے جا سکیں۔ بلکہ یہ اختیار بھی دے دیا گیا ہے کہ چانسلر ایسے کارہائے منصبی جو کسی وجہ سے خود ادا نہ کر سکتا ہو وہ بھی پرو چانسلر کے سپرد کر سکے گا۔ ایسی صورت میں وزیر تعلیم کو برنائے عہدہ پرو چانسلر بنا دینے سے بہت سی دقتیں ، بہت سی الجھنیں اور پریشانیاں پیدا ہو جائینگی۔

مسٹر سپیکر - پرو وائس چانسلر وزیر تعلیم نہیں ہوں گے۔

سید تابش الوری - جناب پرو چانسلر وزیر تعلیم ہوں گے اور برنائے عہدہ ہوں گے۔

مسٹر سپیکر - جو ترمیم ہوئی ہے اسکو آپ نے appreciate نہیں کیا۔

سید تابش الوری - جناب والا - میں مختصراً گذارش کروں گا کہ وزیر تعلیم کو برنائے عہدہ پرو چانسلر بنا دینے سے جو قباحتیں جنم لیں گی ان پر اب بھی ٹھنڈے دل سے غور کر لیں تو میرے خیال میں جلسہ کے

مستقبل کو سیاسی اثرات سے بچایا جا سکتا ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ وزیر تعلیم اپنے فرائض اور اختیارات کے اعتبار سے انتہائی مصروف شخصیتوں میں شامل ہیں۔ اور نئی تعلیمی پالیسی کے بعد ان پر ذمہداریوں کا بوجھ اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اسلئے یہ بات کسی طور پر بھی قابل فہم نہیں ہے کہ وزیر تعلیم پرو چانسلر کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کیلئے کافی وقت دے سکیں گے جس کی توقع اس بل میں ان سے کی جا رہی ہے۔ نتیجہ یہ برآمد ہوگا کہ ان کے کام اور منصب کی ذمہ داری عمومی طور پر محکمہ تعلیم کے دوسرے افسران پر عائد ہو جائیگی اور وہ افسران جو اپنا ایک خاص نقطہ نظر اور لوکر شاہی کا ایک خاص مزاج رکھتے ہیں وہ یونیورسٹی کے معاملات کو بھی اسی مزاج اور اسی ذہن کے ساتھ طے کرنے کی کوشش کرینگے۔ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ یونیورسٹی کے مسائل کو یونیورسٹی کے ماہرین تعلیم ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن جب یہ مسائل انکی بجائے محکمہ تعلیم کے اہلکاروں یا سیاسی اہلکاروں کے سپرد کئے جائینگے اور اس سے جو نتائج مرتب ہوئے ان کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ اس اعتبار سے میری نظر میں پرو چانسلر کا منصب التہائی غیر ضروری ہے اسکی وجہ سے نہ صرف دوعملی پیدا ہو گی بلکہ سیاسی مداخلت کا ایک بڑا وسیع دروازہ کھل جائیگا جس کے نتیجے میں یونیورسٹی کے معاملات متاثر ہونگے۔ اسلئے میری گزارش ہے کہ پرو چانسلر کے لفظ کو اس ضمن میں سے حذف کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔ آپ نے بھی کچھ کہنا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ ثابش صاحب نے میرے خیالات کی ترجمانی کر دی ہے۔

Mr. Speaker: The question is:

> That in sub-clause (2) of clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words and comma "the Pro-Vice Chancellor" shall be added after the word "Vice Chancellor".

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴ کو ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۴)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی ضمن ۴ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے شفارش کی ہے کی ضمن ۴ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیساکہ اسکے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴ کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کلاز ۴ جو کہ اس بل میں شامل کی گئی ہے وہ جامعہ کے اختیارات کے متعلق ہے ۔ یہ درست ہے کہ ہر ادارہ کے پاس اختیارات کا ہونا لازمی ہے مگر وہ اختیارات جو کسی ایک حد تک ہوں اور جن میں کوئی مناسبت ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص اسکی تائید کر سکتا ہے مگر جو اختیارات جامعہ کو دئے گئے ہیں انکی تفصیل یہ ہے ۔

(الف) علوم کے ایسے شعبوں میں تعلیم و تدریس کا انتظام کرنا جنہیں وہ موزوں خیال

کرے نیز علمی تحقیق اور علم کی ترقی و اشاعت کے لئے ایسے طریق پر اہتمام کرنا جس کا وہ تعین کرے ۔

(ب) جامعہ اور کالجوں میں رائج کئے جانے والے نصابات تعلیم تجویز کرنا ۔

(ج) امتحانات کا انعقاد کرنا اور ایسے اشخاص کو ایوارڈ ، ڈگریاں ، ڈپلومے ، سرٹیفکیٹ اور دیگر تعلیمی امتیازات عطا کرنا جنہیں مجوزہ شرائط کے تحت داخل کیا گیا ہو ۔ اور جنہوں نے امتحانات میں کامیابی حاصل کر لی ہو ۔

(د) منظور شدہ اشخاص کو مجوزہ طریق پر اعزازی ڈگریاں یا دیگر امتیازات عطا کرنا ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order, Sir, the very amendment of Haji Sahib is absolutely frivolous and redundant. It cannot be taken up and the amendment needs to be ruled out because if Section 4 is deleted then it would simply mean that we are not going to give any powers to the University and main powers which I would like to bring to your notice are :-

> .....to make provision for research and for the advancement and dissemination of knowledge in such manner as it may determine ;

Another important power is :-

> to prescribe courses of studies for the students..... ;

Then another power is :-

> To hold examinations and to award and confer degrees, diplomas, certificates etc.

Yet another power is :-

to inspectcolleges and other educational institutions associated or seeking association with it ;

In addition :

to accept the examinations passed and to recognize the degress.

How can we say that the University should not be allowed to accept the examinations which have been passed by the students ? How can we say that the University is not entitled to give any diploms or certifictes or degree ? Therefore, under rule 169 (3) this is absolutely negative vote and it cannot be considered in the House. Merely 24 sub-sections of Section 4 are giving powers to the University and Haji Sahib does'nt want to give any single power out of these 24 powers while the University is very much entitled to fully enjoy such powers. Witht he cultailment and stoppage of such genuine and necessary powers the very enistance of the University will be in severe danger. Therefore, the amendment needs to be ruled out inorder to save the precious time of the House,

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا ؟

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے بھی کئی مرتبہ محترمہ ریحانہ سرور صاحبہ سے درخواست کی ہے اور اس ایوان نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اگر اردو میں فصیح و بلیغ انداز میں بول سکتی ہیں تو پھر وہ انگریزی پر کیوں اتنی توجہ فرماتی ہیں ۔ قائد ایوان نے بھی ان سے اردو میں تقریر کرنے کے متعلق کہا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں اردو میں بھی بول سکتی ہوں ۔ میں یہ بتا رہی تھی کہ اس دفعہ ۴ میں تمام تر اختیارات یونیورسٹی کو دئے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ محترمہ آپ تشریف رکھیں ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کے توسط سے اکی خدمت میں عرض کروں گا کہ ۔

رسم الخط و اعراب و حروف اردو
قرآن سے ماخوذ ہیں قرآن سے ہیر

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اکے پوائنٹ آف آرڈر کے جواب میں اپنے موقف کا اظہار کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اندازاً کتنا وقت لیں گے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں زیادہ سے زیادہ دو منٹ لونگا ۔ چونکہ میں ابھی وعدہ کر چکا ہوں کہ بہت تھوڑا وقت لونگا تو میں مختصر عرض کرتا ہوں ۔ اس لمبی سی فہرست میں نے پہلے بھی یہ عرض کی تھی کہ ان اختیارات کا ہونا جن کی لمبی سی فہرست دی ہوئی ہے بہت ضروری ہے مگر جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اگر ان اختیارات کی bifurcation کر دیجاتی تو کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہو سکتی تھی ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ حاجی صاحب ! ویسے آپ ہر کلاز کو اڑانے کے ماہر بن چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس لحاظ سے جہاں ہم نے کلاز ۳ جو پہلے پاس ہو چکی ہے اس میں "جامعہ" کی تعریف کی ہے اور اس جامعہ کی تعریف میں ہم نے وہ تمام ادارے اور وہ تمام عہدیدار جن میں چانسلر ۔ پرو چانسلر ۔ وائس چانسلر ۔ پرو وائس چانسلر ۔ سینٹ ۔ سنڈیکیٹ ۔ تعلیمی کونسل ۔ ان تمام کے مجموعے کا نام ہم نے پنجاب یونیورسٹی رکھا ہے اور پھر وہی اختیارات ہم اس ادارے کو دے رہے ہیں ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی ایک ادارہ انفرادی طور پر ان اختیارات کو استعمال نہیں کر سکے گا ، بلکہ یہ تمام ادارے یکجا ہو کر ، اکٹھے ہو کر جو بھی فیصلہ کریں گے اس شکل میں کر سکیں گے ۔ یہ کلاز جس شکل میں دی گئی ہے ، ان

اختیارات کو جس ادارے کے سپرد کیا گیا ہے اور اس ادارے کی جو تعریف کی گئی ہے اس سے بہت بڑی complications پیدا ہوں گی ، اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے اور آگے جو کلاززز سنیٹ کی ، تعلیمی کونسل کی ، چانسلر کے اختیارات کی ، پرو چانسلر کے اختیارات کی آئیں گی ، یہی تمام اختیارات پھر موزونیت کے لحاظ سے ان تمام اداروں کو انفرادی طور پر دئے جا سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴ کو حذف کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب ۔ آپ کی ترمیم بھی بعینہ حاجی سیف اللہ خان کی ترمیم کی طرح ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں اس کو پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اس کے بارہ میں سفارش کی ہے کی ضمن ۴ کے پیرا (ی) کی سطور ۵ و ۶ میں وارد ہونے والے الفاظ "کو" اور "یونیورسٹی" کے مابین الفاظ ایسے طریق پر جس کی تجویز یا تصریح کی جائے "ثبت کیے جائیں اور اس طور ترمیم شدہ پیرا (ی) کی سطور ۸ و ۹ کے الفاظ" اور ایسی منظوری کو واپس لینا حذف کر دئے جائیں

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اس کے بارہ میں سفارش کی

۴ - کی شق ۳ کے بعد (ی) کو بطور ۵ و ۶ میں وارد ہونے والے الفاظ "کہ" اور "یونیورسٹی" کے مابین الفاظ "ایسے طریق پر جس کی تجویز یا تصریح کی جائے" ثبت کیے جائیں اور اس طور ترمیم شدہ پورا (ی) کو بطور ۸ و ۹ کے الفاظ "اور ایسی منظوری کو واپس لینا" حذف کر دیے جائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وزیر قانون نے بھی جناب بعد میں oppose کیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ یہ اگر اپنی امنڈمنٹ واپس لے لیں تو میں oppose نہیں کرتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم بڑی سیدھی سادی ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ میرے دوست کیوں اس پر اعتراض کر رہے ہیں ۔ کلاز جیسا کہ اسکے حسن و قبح ہیں ، اس کے سالہ مجھے اتفاق ہے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس میں elaboration کر دی جائے ۔ کلاز ۴ (ی) میں میں ترمیم چاہتا ہوں ، وہ یہ ہے :

> ایسے امتحانات جو یونیورسٹی کے طلبا نے دیگر یونیورسٹیوں اور درسگاہوں سے پاس کیے ہوں اور ایسا عرصہ تعلیم جو انہوں نے دیگر یونیورسٹیوں اور درس گاہوں میں گزارا ہو ۔ کو یونیورسٹی کے ایسے امتحانات اور عرصہ تعلیم کے برابر منظور کرنا جن کا تعین کرے اور ایسی منظوری کو واپس لینا ۔

میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اس میں تصریح کے لفظ سے اس کی زیادہ وضاحت ہو جائے گی ۔ اس ترمیم کے مطابق یونیورسٹی کو وہ اختیارات حاصل ہیں یا دیے جا رہے ہیں جن کے مطابق کسی آدمی کو جس نے باہر کسی

یونیورسٹی یا درسگاہ میں وقت گزارا ہو اس کو اس یونیورسٹی میں مساوی ڈگری دینے کے اس وقت کو adjust کرنا ہے ۔ میری ترمیم یہ ہے کہ اس میں "تصریح" کے لفظ کا اضافہ کر دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ دوسری میری تجویز یہ ہے کہ ایسی منظوری جو ایک دفعہ دیں گے اس کو واپس لینا ناممکن بنا دیا جائے ، کیونکہ یہ نقصان دہ ہے ، یہ خطرناک ہے یہ یونیورسٹی کے لئے کوئی مناسب نہیں ہوگا جب کسی کو ڈگری عطا کی جائے یا اس کا فیصلہ کر دیا جائے یا اس کی ڈگری تعین کر دی جائے ۔ اور اس کے بعد پھر اس میں ترمیم کی جائے ، تو میں سمجھتا ہوں اسطرح سرٹیفکیٹوں کے معاملے میں فیصلوں کا رد و بدل ناانصافی پر مبنی ہوگا ، اس لیے میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ منظوری کے واپس لینے کے لفظ کو حذف کر دیا جائے اور امتحانات کے اس عرصے کو بیرونی یونیورسٹیوں کے مطابق تعین کرنے کے لیے یہ الفاظ اگر درج کر دئیے جائیں تو یہ سب کلاز جامع بن جائے گی ، مناسب ہو جائے گی اور اس کی افادیت اور زیادہ ہو جائے گی ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے توقع کرتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اس ترمیم کو منظور فرما لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اس کے بارہ میں سفارش کی ہے کی ضمن ۴ کے پیرا (ی) کی سطور ۵ و ۶ میں وارد ہونے والے الفاظ "کو" اور "یونیورسٹی" کے مابین الفاظ ایسے طریق پر جس کی تجویز یا تصریح کی جائے ثبت کئے جائیں اور اس طور ترمیم شدہ پیرا (ی) کی سطور ۸ و ۹ کے الفاظ "اور ایسی منظوری کو واپس لینا" حذف کر دئیے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی

ہے کی ضمن ۴ کے پیرا (ل) کی سطر ۳ کے
الفاظ "یا" اور "کوئی" کے مابین الفاظ "ان
کے ہم رتبہ" ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That is clause 4 of the Bill, as recommended by the standing committee on Education, in para (L), between the word "Post" and "and" occuring in line 3, the word "of similar status" be inserted.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں تو توقع کرتا تھا کہ میرے فاضل دوست ڈاکٹر صاحب اس کی اہمیت کو سمجھ جائیں گے اور میری اس ترمیم کی مخالفت نہیں کریں گے ۔

Mr. Speaker. I would like to interrupt the Honourable Member

کل محمد حنیف رامے صاحب نے یہ تجویز کی تھی کہ منگل اور بدھ کو دو اجلاس ہوں ۔ میں نے ابھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے ۔ آج سیکنڈ سیشن نہیں ہوگا ۔ لیکن یہ سیشن ایک بجکر ۲۰ منٹ تک جاری رہے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ جناب ملک مختار اعوان صاحب نے ابھی ابھی مجھے بتایا تھا کہ کلاز ۴ پاس ہو جانے کے بعد آپ ہاؤس کو ملتوی کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری موجودگی میں تو کلاز ۵ کے پاس ہونے کی بات ہوئی تھی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ نہیں جناب ۔ کلاز ۴ کی بات ہوئی تھی ۔ مجھے انہوں نے یہی کہا ہے ۔ وہ تشریف رکھتے ہیں ۔ آپ ان سے دریافت فرما لیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کلاز ۴ اور ۵ کے متعلق بات ہوئی تھی ۔ اس میں اب کوئی ایسی بات نہیں جو مضر صحت ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر بھی کلاز ۴ تو ہو جائے ، ۲۰-۱ سے پہلے بھی ہاؤس ملتوی ہو سکتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہم کلاز ۴ کے پاس ہونے کے بعد ہاؤس ملتوی کر جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ توقع کرتا تھا کہ میرے فاضل دوست ڈاکٹر صاحب اس پر مصر نہیں ہوں گے اور وہ اس کی مخالفت نہیں کریں گے وہ اس کو تسلیم کر لیں گے ۔ میری جناب بالکل معمولی سی ترمیم ہے ، اگر میرے فاضل دوست ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اس کو بھی oppose کرنے کے لیے تیار ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتقامی جذبے کے پیش نظر یہ کر رہے ہیں ۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے بہت سے دوست مجھ سے اتفاق کریں گے یا کریں گے کہ ضمن (ل) کے تحت جناب پروفیسرز ایسوسی ایٹ پروفیسرز ، اسسٹنٹ پروفیسرز ، پروفیسرز اور لیکچررز کی آسامیاں یا کوئی دیگر آسامی قائم کرنے کیلئے یا ان پر کسی اشخاص کا تقرر کرنے کیلئے اس کو صرف اس کے ہم رتبہ بنانے کے لیے ، ہم پلہ بنانے کے لیے ، اس کو زیادہ موثر بنانے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اس کو قبول کر لیں گے ۔ مسودہ جو تیار کیا گیا ہے اس کے مطابق بھی ان کے بنانے والوں کا یہ منشاء نہ تھا کہ کوئی دیگر اسامی جو کارک کی ہو ، یا چپراسی کی ہو یا اس کے علاوہ کسی اور نوعیت کی ہو ان پر اسکا اطلاق ہوگا یقینی طور پر اس ضمن (ل) کا مقصد پروفیسروں ، ایسوسی ایٹ پروفیسروں اور اس کے ہم پلہ یا ہم رتبہ ایسی آسامیاں ہیں ۔ اس کے علاوہ قانون بنانے والوں کا کوئی اور مدعا یا مقصد نہیں ہے ۔ اس لئے میری اس ترمیم کو قبول فرما لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب میں اس ترمیم کو ہاؤس کے سامنے برائے منظوری پیش کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں استدعا کروں گا کہ آپ ایسا نہ کیا کریں کیونکہ متعلقہ وزراء صاحبان سے ہم جواب کی بھی توقع کرتے ہیں ۔ آپ ووٹنگ کے لئے ہاؤس کے سامنے تحریک پیش کر دیتے ہیں اس طرح ہم جواب پانے سے محروم ہو جاتے ہیں اور سلسلہ ادھورا رہ جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قرار کرنے کی روایت یا رسم یہ ہے کہ مخالفت کرنے والا خود بخود کھڑا ہو جاتا ہے ۔ اگر وہ کھڑے نہیں ہوتے تو میں ان کا انتظار نہیں کر سکتا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ امان اللہ لگ صاحب ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں ان کو پروپلیو آف اپوزیشن چاہیے کہ کوشش نہیں کرنی چاہیے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education in para (L), between the words "post" and "and", occuring in line 3, the words "of similar status", be inserted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اگلی ترمیم سید تابش الوری ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد اور حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں جناب وزیر تعلیم نے اسکی تشریح کر دی ہے ۔ جس کے بعد اب اس ترمیم کی ضرورت باقی نہیں رہی ۔ لہذا میں اسے پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لگ ۔

وزیر مال و آبپاشی ۔ لگ صاحب آپ اپنی واپس لے لیں ۔

چوہدری امان اللہ لگ ۔ یہ تو بڑی مناسب ہے اسے منظور کر لیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اس کے بارہ میں سفارش کی ہے

کی ضمن ۴ کے پیرا (ن) کی سطر ۵ کے الفاظ "ایسے" اور "اشخاص" کے مابین لفظ "عالم" ثبت کیا جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اس کے بارہ میں سفارش کی ہے کی ضمن ۴ کے پیرا (ن) کی سطر ۵ کے الفاظ "ایسے" اور "اشخاص" کے مابین لفظ "عالم" ثبت کیا جائے۔

Minister for Education : I oppose it, Sir

Minister for Revenue : I also oppose it, Sir.

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - شائد وہ میری بات سمجھ نہیں سکے اور وہ مخالفت کر رہے ہیں - اس لئے مجھے تقریر تو کرنا ہی پڑے گی -

مسٹر سپیکر - کہیں بین بجانے والی تو بات نہیں ہوگی -

(قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک - یہ آپ تو کہہ سکتے ہیں - میں نہیں کہہ سکتا - جناب والا - میں نہایت ہی ادب سے اور نہایت ہی خلوص سے یہ ترمیم پیش کر رہا ہوں اس لئے کہ اس میں ایک غلطی رہ گئی تھی - یا تو اس میں حکومتی پارٹی کوئی ایسا عمل چھپائے ہوئے ہے - کسی بدنیتی یا بد دیانتی کا الزام تو میں نہیں لگا سکتا بہر حال یہ الفاظ کہ ایسے اشخاص کو جنہیں وہ مناسب سمجھیں جامعہ کے اساتذہ کے طور پر تسلیم کریں میں مناسب نہیں سمجھتا - ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جیسے محب وطن - سنجیدہ اور پڑے لکھے وزیر کی موجودگی میں یہ کلاز اس طرح سے پاس نہیں ہونی چاہئے -

مسٹر سپیکر - ڈاکٹر صاحب آپ باہر چلے جائیں تا کہ کلاز پاس ہو سکے -

(قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک ۔ کوئی مہذب معاشرہ کوئی متہذب حکومت ان الفاظ کی اجازت نہیں دے سکتی ۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ بڑی شدت کے ساتھ ہمارے وزراء صاحبان کھڑے ہو جاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں لیکن بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ۔ تعلیمی عملہ کو منتخب کرنے کا مسئلہ ہے جس کے لئے اختیارات حکومت کے اداروں کو دئے جا رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ لفظ "عالم" کو اگر ثبت کر لیا جائے تو یہ قباحت اس میں سے دور ہو جائے گی ۔ لیکن اگر اس کے باوجود بھی جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس پر مصر ہیں اور اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں تو وہ میری ترمیم کو قبول نہیں کریں گے ۔ ہر حال میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر لفظ "عالم" اس میں لکھ دیا جائے تو یہ اس کے ضمیر کی عکاسی کرے گا جیسا کہ وہ چاہتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوست سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ منظور ہو تو پھر انہیں اس میں یہ بھی بتانا چاہیے تھا کہ اس کی تعلیمی قابلیت کیا ہوگی وہ ایم ۔ اے ہوگا یا پی ایچ ڈی ہوگا ۔ صرف لفظ "عالم" کے لکھ دینے سے مقصد پورا نہیں ہو جاتا ۔ اگر یہ لفظ لکھ بھی دیا جائے تو طے تو پھر بھی انہوں نے کرنا ہے کہ کون عالم ہے ۔ کون نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۴ کے پیرا (ن) کی سطر ۵ کے الفاظ "ایسے" اور "اشخاص" کے مابین لفظ "عالم" ثبت کیا جائے ۔

(ترمیم منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲ مسودہ قانون کا جزو قرار
دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی ۴ اپریل ۱۹۷۳ء بروز بدھ ۸ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۴ اپریل ۱۹۷۳ء بروز بدھ ۸ بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

بدھ — ۴ اپریل ۱۹۷۳ء

(چہارشنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

پ ۲۵ · س ۴۲ · ع ۶ · ایت ۴۸ تا ۵۱

اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان لوگوں کو انہی کے اعمال کے سبب کوئی سختی پہنچتی ہے (تو سب احسان بھول جاتا ہے۔) بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا فرما دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بلاشبہ وہ جاننے والا قدرت والا ہے۔

اور یہ کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہمکلام ہو۔ وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے القا کرے بلاشبہ وہ عالی رتبہ اور حکمت والا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ آج کی فہرست سوالات میں ۱۲ سوال درج ہیں ان سب کے آگے لکھا ہوا ہے "جواب موصول نہیں ہوا" ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ میں بھی یہی کہنے والا تھا کہ آج جو سوالات کی فہرست ہمیں مہیا کی گئی ہے اس میں کسی ایک سوال کا جواب چھپا ہوا نہیں ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ سب سوالات کے جوابات میرے پاس موجود ہیں ۔ میں ان کو مطمئن کئے دیتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ زبانی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوالوں کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ ان کا جواب دینے کے لیے بڑی ہمت چاہیے ۔

(قہقہہ)

پی ٹی ڈی کا اجراء

*۲۳۰۴ ۔ **چودھری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ہر ضلع میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو ماہانہ کم از کم کتنے پی ٹی ڈی جاری کرنے ہوتے ہیں ۔

(ب) ضلع ملتان میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا یکم جنوری ۱۹۷۳ء کل کتنے پی ٹی ڈی جاری ہوئے ۔ تفصیل تحصیل وار بتائی جائے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : (الف) ہر ضلع میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو ماہانہ تقریباً دو سو پی ٹی ڈی جاری کرنے ہوتے ہیں

(ب) ضلع ملتان میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا یکم جنوری ۱۹۷۳ء - ۲۳۰۲

پی ٹی ڈی جاری کئے گئے تفصیل حسب ذیل ہے :

۱- ملتان	۱۴۲۹	۲- شجاع آباد	۱۸۷
۳- میلسی	۸۶	۴- وہاڑی	۸۸
۵- لودھراں	۲۶۳	۶- خانیوال	۲۱۰
۷- کبیر والا	۳۸		

چودھری علی بہادر خان - جناب والا - جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو ماہانہ تقریباً دو سو پی - ٹی - ڈی جاری کرنے ہوتے ہیں جبکہ شجاع آباد میں ۱۸۷ — میلسی میں ۸۶ اور وہاڑی میں ۸۸ پی - ٹی - ڈی جاری کئے گئے - دو سو ماہانہ جو تعداد مقرر کی گئی ہے یہ تو سال میں بھی دو سو نہیں جاری کئے گئے -

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین ملک غلام نبی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں مصطفیٰ نفر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہاؤس میں کورم نہیں ہے -

مسٹر چیئرمین - گنتی کی جائے - . . . گنتی کی گئی . . . ایوان میں کورم پورا ہے -

راجپوت کالونی شجاع آباد کے مقبوضہ پلاٹ کو پی - ٹی - ڈی کا اجراء

*۲۳۱۵ - **چودھری علی بہادر خان** - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیپٹن رونق علی سکنہ شجاع آباد نے اپنے مقبوضہ پلاٹ واقع راجپوت کالونی شجاع آباد جس کا پی ٹی او انہیں عرصہ تقریباً ۹/۸ سال سے مل چکا ہے کا پی ٹی ڈی حاصل کرنے کے لیے درخواست ۶ سال قبل گزاری -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا درخواست دہندہ کلیمنٹ ہے اور اس کی کاپی محکمہ کے پاس جمع ہے اور قیمت اور کرایہ بھی اس سے وضع کیا جا چکا ہے لیکن ابھی تک اس کو پی ٹی ڈی جاری نہیں کیا گیا -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے بعد بیشتر افراد کو پی ٹی ڈی جاری کئے گئے ہیں لیکن مذکورہ درخواست دہندہ کے کیس کو

نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا درخواست دہندہ کو کب تک پی ٹی ڈی جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ درست ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں کہ درخواست دہندہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ قیمت کی ادائیگی کے بعد درخواست دہندہ نے اپنی کتاب معاوضہ کی بقایا رقم کی نقد ادائیگی کے لیے درخواست دے دی چونکہ نقد ادائیگی کا کام ہیڈ آفس لاہور میں ہوتا ہے ۔ اس لیے ڈی ۔ ایس ۔ سی ملتان نے درخواست دہندہ کے تمام متعلقہ کاغذات مکمل کرکے لاہور ارسال کر دیے اور بعد ضروری کارروائی درخواست دہندہ کو نقد معاوضہ بھی ادا کر دیا گیا اور پی ٹی ڈی بھی جاری کر دیا گیا ہے ۔ لہذا ان وجوہات کی بنا پر .P.T.D جاری کرنے میں تاخیر ہوگئی بہرحال تاخیر کی بنا پر متعلقہ اہلکاران کی جواب طلبی کی جا رہی ہے ۔

(د) پی ٹی ڈی مورخہ ۳۱-۳-۷۳ کو جاری کر دیا گیا ہے ۔

تحصیل لودھراں میں متروکہ پلاٹ کی نیلامی

*۲۳۳۳ ۔ **چودھری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل لودھراں میں کمیٹی کی حدود کے اندر پلاٹ نمبر ۱۰ متروکہ غیر مسلم برقبہ ۵۰ کنال ایک با اثر شخص بالعوض مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ نیلامی دکھا کر دیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیک وقت ۵۰ کنال رقبہ بطور ایک پلاٹ نیلام نہیں ہو سکتا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ نیلام غلط دکھا کر کاغذات میں فرضی منتقلی کی گئی ہے اور اس کے متعلق ڈی ایس سی اقبال بخاری

نے پولیس میں کیس درج کرایا لیکن وہ کیس بھی معرض التوا میں ہے ۔

(د) کیا ضلع ملتان میں کسی جگہ بھی کوئی اتنے بڑے رقبہ کا پلاٹ نیلام کیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کس جگہ پر ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ : (الف) متذکرہ پلاٹ کی مثل ابھی تک دستیاب نہیں ہوئی تلاش جاری ہے اب تک تفتیش کے دوران معلوم ہوا ہے کہ جس کتاب معاوضہ کے ذریعہ خواجہ فاروق احمد و غلام محبوب سبحانی نے مبلغ ۱۳۰۲۰ روپے ادا کئے تھے ۔ اس کتاب کے اصل مالکان نے کسی کو بذریعہ شراکت نامہ نہیں دی تھی اس بنا پر خواجہ فاروق وغیرہ کو نوٹس جاری کیا گیا کہ وہ رقم نقد ادا کریں ۔ اسی اثناء میں ٹرانسفری نے بذریعہ مختار عام LSC(F) رجسٹر میں درج شدہ پلاٹ کے PTD کی مصدقہ نقل حاصل کرنے کی درخواست دی جس پر PTD کی نقل مورخہ 4-9-68 کو جاری کر دی گئی اس کے بعد حاجی عبدالمجید اکاؤنٹنٹ نے رپورٹ کی کہ PTD جعلی تھا جس کی نقل غلطی سے جاری ہو گئی ۔ اس پر نقل کلرک اور اکاؤنٹنٹ کی جواب طلبی کی گئی ابھی یہ کارروائی جاری تھی کہ متعلقہ PTD رجسٹر سے پلاٹ مذکورہ کا صفحہ کسی نے پھاڑ کر ضائع کر دیا اس بناء پر محمد سرور کلرک کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا اور متعلقہ اکاؤنٹنٹ ریٹائر ہو چکا ہے ۔

بعد ازاں خواجہ فاروق احمد ، غلام محبوب سبحانی نے مبلغ ۱۳۰۲۰ روپے نقد ادا کر دیے ۔ معاملہ ابھی تک زیر تفتیش ہے کیونکہ اور کئی معاوضہ کتب جو کہ خواجہ فاروق احمد و محبوب سبحانی نے جمع کروائی تھیں ان کے صحیح ہونے کی تصدیق باقی ہے اس سلسلے میں ان دونوں صاحبان کو نوٹس جاری کر دیے گئے ہیں کہ وہ معاوضہ کتب کے درست ہونے کا ثبوت پیش کریں ۔ تا حال انہوں نے ایسا کوئی ثبوت مہیا نہیں کیا ۔

بہرکیف کارروائی جاری ہے اور تفتیش مکمل ہونے کے بعد ضروری قانونی کارروائی کی جائے گی ۔

(ب) درست ہے ۔

(ج) مسل کی عدم موجودگی کے باعث نیلام کے غلط یا صحیح ہونے پر تبصرہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی دفتر ہذا میں ایسا کوئی ریکارڈ موجود ہے جس سے ظاہر ہو کہ مسٹر اقبال بخاری سابق ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر نے اس سلسلہ میں پولیس میں کیس درج کرایا تھا ۔

(د) ضلع ملتان میں اس قدر رقبہ کا کوئی پلاٹ نیلام نہیں کیا گیا ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ ۵۰ کنال کا پلاٹ نیلام کیا گیا ہے حالانکہ سوال کے جزو ''ب'' میں یہ کہا گیا ہے کہ ''کیا یہ درست ہے کہ ایک وقت ۵۰ کنال رقبہ بطور ایک پلاٹ نیلام نہیں ہو سکا'' ۔ اس میں ۴ کنال سے زاید پلاٹ نہیں ہونا چاہیے تھا ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ ۵۰ کنال کا پلاٹ بنانے کی کیا ضرورت ہے جبکہ حکم ہے کہ چھوٹے چھوٹے پلاٹ کرکے نیلام کئے جائیں ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنے جواب میں ایک بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس پلاٹ کی نیلامی میں دھاندلی کی گئی اور متعلقہ اہلکاران نے انصاف سے کام نہیں لیا اور نہ ہی وہ ہدایات جو محکمہ کی طرف سے ان کو دی گئی تھیں ان کے مطابق کام کیا ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ بعد میں صفحہ پھاڑا گیا اور مسل بھی گم کر دی گئی ۔ اس پر قانونی کارروائی کی گئی اور اہلکاران کو فوری طور پر معطل کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ جونہی تفتیش مکمل ہوگی ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔

لودھراں شہر میں نیلام شدہ متروکہ پلاٹ

*۲۳۳۴ ۔ **چودھری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ لودھراں شہر میں آج تک کل کتنے متروکہ پلاٹ نیلام کئے گئے اور ان کا زیادہ سے زیادہ رقبہ پلاٹ نمبر ۰ کے علاوہ کتنا تھا؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : لودھراں شہر میں آج تک ۷۵ متروکہ پلاٹ نیلام کئے گئے اور ان کا زیادہ سے زیادہ رقبہ پلاٹ نمبر ۶/۲۱ کا ہے جس کا رقبہ ۴ کنال ہے ۔

پی ٹی ڈی کا اجراء

*۲۵۰۹ ۔ **چودھری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر بحالیات وآبادکاری ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ دوکان نمبر S-V-3-S-1 واقع آغا خان سٹریٹ پرانی انارکلی لاہور کے لیے مسمی محمد شفیع ولد اللہ دتہ نے مورخہ

۱۹ اپریل ۱۹۶۶ء کو بقایا کرایہ کے حصول کے لیے درخواست گزاری تھی۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ شخص نے اپنی معاوضہ بک 201833/HFD/175 دوکان کی قیمت ادا کرنے کے لیے درخواست کے ساتھ منسلک کر دی تھی۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ دوکان کی قیمت کی بقایا رقم مبلغ ۱۷ روپے بذریعہ چالان فارم مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کو بنک میں جمع کرا دی گئی تھی۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ستمبر ۱۹۶۷ء میں محکمہ بحالیات نے مذکورہ شخص کو دوکان کا کرایہ جمع کرانے کے لیے کہا تھا۔

(ہ) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ شخص نے نومبر ۱۹۶۷ء کو درخواست گزاری کہ دوکان کا کرایہ اس کی ذاتی معاوضہ بک کی مدد سے وضع کر لیا جائے۔

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ شخص کو اب تک پی۔ ٹی۔ ڈی جاری نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت کب تک اسے پی۔ ٹی ڈی جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مبلغ ۱۷ روپے سٹیلمنٹ فیس کے طور پر (نہ کہ دوکان کی قیمت کے طور پر) ادا کر دیے گئے ہیں۔

(د) یہ درست ہے۔

(ہ) یہ درست ہے۔ لیکن مبلغ ۲۴۷ روپے اس کے ذمہ بقایا رہتے تھے۔

(و) محمد شفیع نے دوکان ہذا کا بقایا کرایہ مبلغ ۲۴۷ روپے ادا نہیں کیا تھا۔ اس وجہ سے پی۔ ٹی۔ ڈی جاری نہیں ہو سکتا تھا۔ محمد شفیع نے مورخہ ۱۲-۳-۷۳ کو بقایا کرایہ ادا کر دیا۔ اس لیے اس کو مورخہ ۲۲-۳-۷۳ کو پی۔ ٹی۔ ڈی جاری کر دیا گیا ہے۔

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۹۲ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا)

محکمہ بحالیات کے بقایاجات

*۲۶۶۴ - رانا کے - اے محمود خان - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) محکمہ بحالیات نے کل کتنی رقم بطور بقایاجات متروکہ جائداد جنوری ۱۹۷۳ء میں وصول کی اور اس کی ضلع وار تفصیل کیا ہے - نیز صوبہ بھر میں قابل وصول رقم کتنی ہے -

(ب) آیا جزو (الف) بالا میں مذکورہ رقم میں سے حکومت غریب نادار بیوگان اور یتیموں کو اس رقم کی وصولی سے رعایت دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے - اگر جواب اثبات میں ہو تو کس قدر اگر نہیں تو کیوں نہیں -

(ج) کیا اس وقت وصولی بقایاجات کی رفتار تسلی بخش ہے - اگر نہیں تو اس سلسلے میں کیا موثر اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : (الف) ماہ جنوری ۱۹۷۳ء میں محکمہ بحالیات نے ۵۳,۳۶,۰۳۴ روپے بطور بقایاجات متروکہ جائداد وصول کئے - اس کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے محکمہ ہذا نے ۲۵,۰۸,۱۹,۰۱۳ روپے ابھی وصول کرنے ہیں -

نمبر شمار	نام ضلع	وصول شدہ رقم ماہ جنوری
-۱	لاہور	۲۳,۷۹,۰۲۳ ...
-۲	شیخوپورہ	۳۵۶,۵۱۱ ...
-۳	گوجرانوالہ	۵,۵۹,۳۶۸ ...
-۴	سیالکوٹ	۳,۳۱,۷۴۳ ...
-۵	گجرات	۹۷,۵۰۳ ...
-۶	جہلم	۲۳,۶۸۹ ...
-۷	راولپنڈی	۸۷,۶۹۸ ...
-۸	کیمبلپور	۶,۶۵۰ ...
-۹	سرگودھا	۱,۰۲,۳۲۱ ...
-۱۰	میانوالی	۹,۶۷۳ ...
-۱۱	لائلپور	۶,۷۷,۳۸۹ ...

-۱۲	جھنگ	...	۸۶,۰۱۴
-۱۳	ساہیوال	...	۱,۱۵,۵۳۶
-۱۴	بہاول نگر	...	۱,۰۳,۶۶۱
-۱۵	ملتان	...	۸۱,۳۷۳
-۱۶	مظفر گڑھ	...	۷۴,۸۵۰
-۱۷	ڈیرہ غازی خان	...	۶۶,۷۵۲
-۱۸	بہاول پور	...	۴۳,۲۲۷
-۱۹	رحیم یار خان	...	۴۱,۹۵۳

(ب) حکومت پنجاب اس ضمن میں کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ قانونہ ہمیں ایسی کوئی حق نہیں جس کی بنا پر کوئی رعائت دی سکے علاوہ ازیں اس قسم کے قانون یا پالیسی کے معاملات میں فیصلہ کا اختیار مرکزی حکومت کے پاس ہے۔

(ج) موجودہ حالات کے تحت وصولی کی رفتار نہ صرف اطمینان بخش ہے بلکہ بہت اچھی ہے۔ محکمہ کا سالانہ خرچ ۳۰ لاکھ روپے ہوتا ہے۔ چونکہ یہ رقم محکمہ ہمیشہ صرف ایک ماہ میں وصول کر لیتا ہے۔ وصولی کے کام کو سب سے زیادہ ترجیح دی جاتی ہے اور ہر ماہ تمام اضلاع کی وصولی کی جانچ پڑتال محکمانہ میٹنگ میں کی جاتی ہے۔ اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات ارسال کی جاتی ہیں تاکہ اس کام میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہونے پائے۔

شہری جائدادوں کے جعلی کلیمز

*۲۶۶۵ - رانا کے۔ اے محمود خان۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) شہری جائدادوں کے جعلی کلیمز کی کل کتنی انکوائریاں اس وقت زیر غور ہیں اور کب سے چل رہی ہیں۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے علم کے باوجود چند ایک متروکہ جائدادوں کی جو جعلی کلیمز پر ٹرانسفر ہو چکی ہیں الاٹمنٹ منسوخ نہیں کی گئی اور نہ ہی نئے سرے سے ایسے جعلی کلیم داخل کرنے والوں سے خلد رقم وصول کی گئی ہے۔

(ج) کیا محکمہ بحالیات نے کوئی ایسی ہدایت جاری کی ہے کہ جعلی کلیم

پکڑے جانے پر رقم کی وصولی فوراً ٹرانسفری سے وصول کی جائے۔
اگر ایسا ہے تو ایسی ہدایت پر کیا عمل ہوا ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : مطلوبہ معلومات ضلعی حکام سے حاصل کی جا رہی ہیں جونہی وصول ہوں گی ایوان میں پیش کر دی جائیں گی۔

مستقل مالکانہ حقوق کی عطائیگی

*۲۹۹۹ - **رانا کے - اے محمود خان** - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) جنوری ۱۹۷۳ء میں محکمہ بحالیات نے کل کتنے مستقل مالکانہ حقوق کے منتقلی نامے ٹرانسفریز کو جاری کئے - ان کی ضلع وار تفصیل کیا ہے -

(ب) کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ کلیمنٹ حضرات کو کلیمز کی تصدیق میں جو کہ کلیمز ترتیب دیتے وقت کی جاتی ہے - کافی دشواری ہوتی ہے - اور مستقل مالکانہ حقوق زیادہ تعداد میں جاری نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے -

(ج) اگر جزو ہائے (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس دشواری کو آسانی میں بدلنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : (الف) ماہ جنوری ۱۹۷۳ء میں ۷۰۹ مستقل مالکانہ حقوق جاری کئے گئے - ان کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے -

نام اضلاع	تعداد پی ٹی ڈی جو جاری ہوئے	نام اضلاع	تعداد پی ٹی ڈی جو جاری ہوئے
۱- لاہور	۸۳	۲- شیخوپورہ	۱۳
۳- گوجرانوالہ	—	۴- سیالکوٹ	۱۰۳
۵- گجرات	۳۰	۶- جہلم	۶
۷- راولپنڈی	۵۴	۸- کیمبلپور	۱۱

۹- سرگودھا	۲۵	۱۰- میانوالی	—
۱۱- لائل پور	۷۸	۱۲- جھنگ	۱۵
۱۳- ساہیوال	۴۰	۱۴- بہاول نگر	۳۵
۱۵- ملتان	۱۲۳	۱۶- مظفر گڑھ	۴۸
۱۷- ڈیرہ غازیخاں	—	۱۸- بہاولپور	۳۵
۱۹- رحیم یار خاں	—		

(ب) سوال سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ معزز ممبر کس قسم کی دشواری کی طرف اشارہ کر رہے ہیں چونکہ تمام کلیم تصدیق ہو چکے ہیں، لہذا تصفیہ میں کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیے۔

(ج) حکومت ہر وقت مشکلات، دشواریوں کو دور کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہے اگر معزز رکن اس بارے میں کوئی تجویز پیش کریں تو اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔

صوبہ پنجاب میں متروکہ رجسٹرڈ فیکٹریوں سے بقایاجات کی وصولی

*۲۶۹۷ - **رانا کے - اے محمود خان** - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبے میں متروکہ رجسٹرڈ فیکٹریوں کی کس قدر رقم بقایا ہے - جو تا حال ٹرانسفریز سے وصول نہیں کی جا سکی -

(ب) جنوری ۱۹۷۳ء میں ایسی رجسٹرڈ فیکٹریوں سے کل کس قدر رقم محکمہ نے وصول کی - تفصیل ضلع‌وار دی جائے؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : (الف) ۲ کروڑ ۷۶ لاکھ روپے رجسٹرڈ فیکٹریوں کے ٹرانسفریز سے واجب الوصول ہیں -

(ب) جنوری ۱۹۷۳ء میں مبلغ ۱,۲۸,۵۲۳ روپے ٹرانسفریز رجسٹرڈ فیکٹریوں سے محکمہ ہذا نے وصول کئے جس کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے -

(i) ضلع لاہور ۶۹,۵۰۰ روپے

(ii) ضلع ساہیوال ۵۹,۰۲۳ روپے

۱,۲۸,۵۲۳

(نشان زدہ سوال نمبر ۲۶۹۴ ایوان میں پیش نہیں کیا گیا) -

محکمہ قانون میں قانون دانوں کو مشوروں کے عوض معاوضہ کی ادائیگی

*۲۶۹۵ - **میاں غلام فرید چشتی** - کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) وزارت قانون حکومت پنجاب نے یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء کن اعلیٰ قانون دانوں سے قانونی مشورے حاصل کئے ۔

(ب) ان قانون دانوں کو ان مشوروں کے عوض کیا کیا معاوضے ادا کئے گئے اور ان قانون دانوں نے کن ضروری معاملات میں حکومت پنجاب کی رہنمائی کی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (ملک مختار احمد اعوان) : (الف) کسی قانون دان سے مشورہ حاصل نہیں کیا گیا ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

لاہور شہر میں غیر مسلموں کی متروکہ جائدادیں

۳۷ ۔ **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور شہر میں غیر مسلموں کی کل کتنی متروکہ Big mansions اور ہوٹل ہیں ۔

(ب) سوال کے جزو (الف) میں مندرج جائدادوں میں سے کتنی منتقل ہو چکی ہیں اور کس طریقہ سے یعنی بذریعہ نیلامی یا بذریعہ منتقلی یا بذریعہ گفت و شنید ۔

(ج) سوال کے جزو (ب) میں منتقل شدہ جائدادوں میں سے کتنی جائدادوں کی قیمت کی وصولی بقایا ہے اور کتنی کتنی تفصیل جائداد وار بتائی جائے نیز اس بقایا کی وصولی کے لیے محکمہ بحالیات کیا اقدامات کر رہا ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) : (الف) لاہور شہر میں متروکہ بڑی عمارات کی تعداد ۵۲ اور ہوٹل کی تعداد ۱۰ ہے ۔

(ب) ۴۱ جائیدادیں بذریعہ نیلام اور ۲۰ بذریعہ گفت و شنید منتقل ہو چکی ہیں ۔

(ج) جن جائیدادوں کی قیمت کے بقایات وصول کرنے ہیں ان کی تعداد ۱۳ ہے اور یہ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ کچھ عمارتوں کے بقایاجات کے متعلق قسطیں کر دی گئی ہیں ۔ یہ رقومات بذریعہ اقساط وصول کی جائیں گی ۔

نمبر شمار	جائیداد نمبر	نام خریدار	رقم خرید	رقم بقایا	کیفیت
۱-	ایس - ۶۳ - آر - ۱۰۶ ونڈر جیولرز - انارکلی لاہور	ظہیرالامان وغیرہ	۶,۷۵,۰۰۰	۱,۲۵,۱۱۸	مقدمہ زیر سماعت عدالت عالیہ
۲-	ایس - ۶۳ - آر - ۱۱۲ شو روم دہلی کلاتھ ملز بخشی مارکیٹ لاہور	مسرت خان و ممتاز بیگم	۳,۲۸,۰۰۰	۱,۰۰,۰۰۰	ان کو دو قسطوں میں ادائیگی کی اجازت دی گئی ہے جسکی میعاد ۳۱-۷-۷۳ ہے
۳-	ایس - ۳۷ - آر - ۱۶۱ ڈنکا سنگھ بلڈنگ بیڈن روڈ لاہور	عطاءاللہ - یعقوب عالم اور انعام الحسن	۳,۲۱,۳۱۵	۲,۵۳,۱۱۳	مقدمہ زیر سماعت عدالت عالیہ
۴-	ایس - ۶۳ - آر - ۱۱۲ ڈی پلس ہوٹل انارکلی لاہور	مسماۃ اقبال بیگم	۳,۹۰,۰۰۰	۱,۰۱,۶۲۵	اس رقم کی ادائیگی کے لیے ۳۱-۶-۷۳ کی میعاد دی گئی ہے
۵-	ایس - ۵۲ - آر - ایشر داس بلڈنگ نسبت روڈ لاہور	مسماۃ عائشہ وغیرہ	۳,۱۵,۰۰۰	۲,۶۳,۲۱۰	مقدمہ زیر سماعت سپریم کورٹ

[redacted]

۶- ایس - ۵۶ - آر - ۱ جودھا مل بلڈنگ تھرتن روڈ لاہور	عبدالوہاب عمر۔عبدالمنان عمر	۶,۲۰,۰۰۰	۳,۰۸,۹۱۱	مقدمہ زیر سماعت عدالت عالیہ رہا اور اب آخری نوٹس جاری کیا گیا ہے۔
۷- ایس - ۱۹ - آر - ایلفسٹن ہوٹل لاہور	مسٹر نادر خاں وغیرہ	۱۳,۸۰,۰۰۰	۷,۱۵,۲۱۵	بقایا رقم کی ادائیگی کے لیے ۸۵۰۰ روپے ماہوار کی قسطوں کی اجازت ہے
۸- ایس - ۳۱ - آر - ۱۰۳ برسٹل ہوٹل میکلوڈ روڈ لاہور	خواجہ عبدالمجید خاں وغیرہ	۳,۶۰,۰۰۰	۱,۱۷,۳۰۸	مقدمہ زیر سماعت عدالت عالیہ
۹- ایس - ۳۱ - آر ۱۵۶ - بروڈوے ہوٹل میکلوڈ روڈ لاہور	مسٹر محمد یعقوب خاں وغیرہ	۴,۶۶,۰۰۰	۳,۰۵,۲۸۴	کتب بائے معاوضہ برائے تصدیق پڑی ہیں
۱۰- ایس - ۱۹ - آر - ۳۷ - ای پلومر بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور	شیخ محمد حفیظ وغیرہ	۲۰,۰۰,۰۰۰	۹,۹۵,۵۵۹	کتب بائے معاوضہ برائے صحیح تصدیق موجود ہیں اور اس عمارت کے کچھ حصہ کا تصفیہ کرنا ہے

نمبر شمار	جائداد نمبر	نام خرید	رقم خرید	رقم بقایا	کیفیت
					مقدمہ عدالت عالیہ زیر سماعت
۱۱-	ایس - ۶۵ - آر - ۱۵ بالکشن چوہڑہ بلڈنگ رابرٹ روڈ لاہور	محمد دین وغیرہ	۱۲,۰۰,۰۰۰	۳,۵۶,۴۹۴	ہے مقدمہ زیر عالیہ زیر سماعت
۱۲-	ایس - ۱۹ - آر ۶۵ - چوہڑہ بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور	چوہدری علی محمد وغیرہ	۶,۵۵,۰۰۰	۳,۵۶,۴۹۵	ہے مقدمہ زیر سماعت عدالت عالیہ
۱۳-	ایس - ۶۴ - آر - ۱۳۳ انارکلی لاہور -	نواب سجاد علی خان وغیرہ	۴,۳۵,۰۰۰	۳,۶۶,۰۲۵	ہے کتب ہائے معاوضہ برائے تصدیق ہیں

اراکین اسمبلی کی رخصت

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I would not be able to attend the Assembly Session on 5.4.73 to 7.4.73 due to my illness. I have to attend the dental surgeon at Dental Hospital Lahore.

مسٹر چیئرمین : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری امان اللہ لک

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست چودھری امان اللہ لک صاحب ممبر صوبائی اسمبلی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ ضروری کام مورخہ ۲ اپریل ۷۳ کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا لہذا درخواست ہے کہ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۷۳ء کی رخصت عطا کی جائے۔

مسٹر چیئرمین سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Kindly excuse my absence for not attending the meeting of Assembly on 2and April, 1973.

مسٹر چیئرمین : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

میاں خان محمد

سیکرٹری اسمبلی :۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں خان محمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں کل مورخہ ۳-۴-۷۳ کو ایک نہایت ضروری کام میں مصروف تھا ۔ اسلئے مورخہ ۳-۴-۷۳ کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ استدعا کرتا ہوں ۔ کہ اس دن کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر چیئرمین : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

کنور محمد یاسین خان

سیکرٹری اسمبلی :۔ مندرجہ ذیل درخواست کنور محمد یاسین خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۸ اور ۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو بوجہ عدالت اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ مہربانی ان ایام کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر چیئرمین : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک فتح خان

سیکرٹری اسمبلی :۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک فتح خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I am feeling un-well and I may not be able to attend the Assemly Session for some days. Therefore, I request you to very kindly grant me leave from 2nd to 7th April.

مسٹر چیئرمین : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

عوامی میلہ میں ممبران اسمبلی کے ساتھ پولیس کا نازیبا رویہ

مسٹر سپیکر ۔ ایک مشترکہ تحریک استحقاق میاں خورشید انور۔مسٹر لاٹ علی خان بلوچ۔راؤ مراتب علی خان۔حاجی محمد سیف اللہ خان۔مسٹر عمر حیات اور میاں مصطفیٰ ظفر کی طرف سے پیش کی گئی ہے کہ ہم حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل واضح مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کے متعلق تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۳۱ مارچ ۷۳ء کو عوامی میلہ کی آخری نشست کے لئے ممبران اسمبلی کو خصوصی دعوتی کارڈ دیئے گئے جن پر باقاعدہ نمبر بھی درج تھے اور وہ کارڈ ممبران اسمبلی اور ان کی بیگمات کے لئے تھے ۔ دروازوں پر متعین پولیس نے نہ صرف ہمیں اندر جانے سے روک دیا بلکہ نازیبا رویہ بھی اختیار کیا اور بعد مشکل جب وی۔آئی۔پی انکلوژ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو وہاں کوئی سیٹ خالی نہ تھی ۔ انتظامیہ کی توجہ مبذول کرانے پر بھی کوئی شنوائی نہ ہوئی اس طرح ہمارا استحقاق جو بحیثیت وی آئی پی کے ہمیں حاصل ہے مجروح و پامال ہوا ہے۔

بیگم ریحانہ سرور (شیخوپورہ)۔ پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر۔چونکہ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے لہذا مناسب ہوگا کہ اس مسئلہ کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔ کیونکہ میرے ساتھ بھی ایسا ہو چکا ہے اور مجھے بھی عوامی میلے کے گیٹ پر تقریباً دو گھنٹے روکا گیا ۔ (قطع کلام میاں)

Mr. Speaker : Order, please, yes Mian Khurshid Anwar.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ہمیں وہاں سخت پریشانی اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ۔ میرا خیال ہے اگر دعوت نامے جاری نہ ہوتے تو اکثر ممبر صاحبان وہاں جانے کی تکلیف گوارا نہ کرتے چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب بذات خود مہینہ ڈیڑھ مہینہ سے اس ایوان کی کارروائی میں دلچسپی نہیں لے رہے تھے اور انہوں نے ایوان کی کارروائی میں حصہ لینا چھوڑ دیا تھا ۔ ہمارا خیال تھا کہ وہاں کوئی اچھا انتظام ہوگا لیکن افسوس وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں کی کارروائی میں بھی حصہ نہ لیا اور وہاں بھی اپنے فرائض میں کوتاہی کرتے رہے جسکی وجہ سے وہاں اتنی

کے انتظامی تھی ۔

Mr. Speaker : Please be relevant.

میاں خورشید انور ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نہ صرف ہمارے ہاتھ بلکہ پورے ایوان کے ساتھ زیادتی کی ہے انہوں نے ایوان کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا اور وہاں پر بھی کوئی کام نہیں ہوا انہوں نے یہ کام خود اپنے ذمے لیا تھا ۔ ہم نے سمجھا تھا کہ وہ میلوں کے بڑے ماہر ہیں وہ بہت اچھا انتظام کریں گے لیکن وہاں بڑی بد نظمی تھی ۔ وہ انتظام کرنے میں بری طرح ناکام رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انکی ناکامی آپکے استحقاق کا باعث نہیں بن سکتی ۔

میاں خورشید انور ۔ اس میں پولیس بھی بد نظمی کا باعث ہے ۔ میلے میں خاص طور پر دیکھا گیا ہے کہ انہوں نے ارکان اسمبلی کے ساتھ misbehave کیا انکو اندر جانے سے روکا گیا ۔ انہیں بتایا گیا کہ ہم ممبر اسمبلی ہیں ہمارے پاس کارڈ ہیں ہم یہاں خود بخود نہیں آئے ہم بن بلائے نہیں آئے ہیں مگر انہوں نے تضحیک کرنے کی کوشش کی ۔ ہم نے دیکھا کہ ایک شریف آدمی جو ایک class I آفیسر تھا اور وہ ہائی کورٹ میں ہے اسکو ڈی۔ایس پی نے کہا کہ آپکے آنے کا یہ کونسا وقت ہے ۔ آپ کب آ رہے ہیں ۔ آج بھی ملک معراج خالد صاحب تشریف نہیں لائے ہیں اس استحقاق کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اتنے لاکھوں روپے اس میلے پر ضائع کئے گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : Mian Sahib please be relevant.

میاں خورشید انور ۔ مختلف اداروں کی طرف سے سرکاری خزانے سے نجی اداروں کی طرف سے۔نیم سرکاری اداروں کی طرف سے بے پناہ روپیہ ضائع کیا گیا ہے ۔ ویسے میرے خیال میں اکثر لوگ اس میلے کے خلاف تھے اور اسکی ضرورت نہیں تھی ۔ انہوں نے روپیہ بھی ضائع کیا اس ایوان کے ساتھ زیادتی بھی کی ۔ انہوں نے اپنے شوق کو پورا کرنے کے لئے پورے پنجاب کے ساتھ زیادتی کی اور اسوقت میلہ منعقد کیا جسوقت ہمارے ہزاروں بھائی ہندوستان کی قید میں ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not a part of your statement to which you have come to.

میاں خورشید انور ۔ اس میں جناب والا پولیس خاص طور پر involve ہے ۔ اور میں ایوان سے درخواست کرونگا کہ پولیس کی زیادتیوں کے خلاف بحث کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مسئلہ کافی اہم ہے اس میں کسی ایک آفیسر کا تعین کرنا پڑیگا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس مسئلہ کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔ اور اس پر مزید بحث کی اجازت نہ دی جائے ۔

Mr. Speaker—Brief statement of the mover is permissible.

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ short statement کی اجازت ہے مگر یہ کہاں کے کہاں پہنچ گئے ہیں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada. Point of personal explanation. I am neither condemning nor raising the issue but I must bring the true position before this House.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ نے بحث کی اجازت دے دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے بحث کی اجازت نہیں دی ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Let the Speaker give a verdict.

مسٹر سپیکر ۔ خانزادہ صاحب جن کیطرف سے تحریک آئی ہے ان کو پہلے موقع دیا جائیگا ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ ڈپٹی سپیکر مسٹر شمیم احمد خان تشریف نہیں رکھتے ورنہ وہ گواہ تھے کہ وہ کس طرح سے اندر گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس معاملے میں محتاط ہوں یہمیں ایسے موقعوں پر ایک گھنٹہ یا پون گھنٹہ پہلے چلا جاتا ہوں ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جو وی آئی پی دروازہ ایم۔پی۔اے اور ایم۔این اے کے لئے تھا اسی دروازے سے فارن ڈپلومیٹس بھی جا رہے تھے ۔ اور خاص طور پر ہمیں اس دن کے لئے کارڈ جاری کئے گئے تھے رات کے لئے بھی اور دن کے لئے بھی ۔ جب ہم بڑی شان کے ساتھ پہنچے تو پولیس والوں نے کہا آپ یہاں سے نہیں گذر سکتے ان سے پوچھا کہ ہم کہاں سے گزر سکتے ہیں کہنے لگے ۔ اس کا ہمیں پتہ نہیں ہے ۔ یہ ہم نہیں جانتے ۔ انکو ہمارا وہاں کھڑا ہونا بھی ناگوار گزرا ۔ شکر خدا کا ہے کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب دھکے کھاتے کھاتے وہاں آ گئے ۔ ہم نے کہا کہ یہ وزیر ہیں وہ بولے کہ ہوتے ہوں گے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں مساوات تھی ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ میں نے ایک اے ۔ ایس ۔ آئی سے عرض کی ہے کہ جہاں آپ کھڑے ہیں وہاں ڈپلومیٹ بھی آ رہے ہیں آپ تھوڑا سا اپنا رویہ درست رکھیں ۔ اس نے کہا ہمارا وقت ضائع نہ کریں ۔ جناب والا ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وی ۔ آئی ۔ پی ایک ایم ۔ پی ۔ اے کے ساتھ لگا دیا ہے میرے خیال میں ایم ۔ پی ۔ اے ویسے بھی خاصا باعزت آدمی ہوتا تھا ۔ اس کا personalities list میں نام ہوتا ہے جو پروونشل سیکریٹری کے برابر ہے لیکن جو وی ۔ آئی ۔ پی ہمارے ساتھ لگا دیا گیا ہے اس سے ہم تھوڑا سا دھوکا کھا جاتے ہیں اگر وی ۔ آئی پی نام کے ساتھ نہ ہو تو پھر ہماری مرضی ہے کہ جائیں یا نہ جائیں ۔ اس رات جو پولیس وہاں متعین تھی وہ ساری بدنظمی کی ذمہ دار ہے ۔ جب ہم اندر پہنچے تو خیال تھا کہ کوئی گڑبڑ نہ ہوگی باقی میلہ پر ہم اعتراض نہیں کرتے میلہ اچھا تھا کامیاب تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ قاضی اسماعیل جاوید صاحب اس شکایت کے پیش نظر عبوری رپورٹ تین دن کے اندر اندر آنی چاہیے ۔ اور وقت میں توسیع نہیں کی جائے گی ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ عبوری رپورٹ پیش کر دی جائے گی ۔ جناب والا ۔ روزانہ تین چار کیس ہوتے ہیں رات تک بیٹھنا پڑتا ہے ۔

Mr. Speaker : It is a privilege motion by many members. Report has to come within three days.

چودھری غلام قادر ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوں تین دن میں رپورٹ کیسے آ جائے گی ۔ وہاں تو پولیس والوں کو طلب کرنا ہے جو لاہور گیٹ پر تعینات تھے ۔

Mr. Speaker : You inform the Secretary. All the Officers will be present here tomorrow.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : The honourable member of the House has mentioned a particular case and the person concerned should be located. If we, could suspend an officer of the Railway Department belonging to a central department on the ground that he refused to see an MPA, such police officer should also be suspended.

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ پرسوں آ جائے گی ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں کیسے پتہ چلے گا کہ کون آفیسر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پولیس کو بلائیں ۔ ان سے پتہ چل جائے گا کہ اس وقت گیٹ پر کن کن آدمیوں کی ڈیوٹی تھی ۔ جن ممبر صاحبان نے تحریک استحقاق پیش کی ہے پہلے ان کو بلائیں اور ان کو سنیں ۔ بیان لینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کیا معاملہ ہے ۔ اس کے بعد پولیس کو بلائیں ۔

ایک تحریک pending تھی ۔ کل میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس کو آج take up کریں گے لیکن وزیر اعلیٰ آج ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ اس کو pending کر دیں ۔

Mr. Speaker : Can there be an undertaking that Chief Minister will be present here tomorrow or day after tomorrow? It cannot be put off indefinitely.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ آئین سازی کا کام کتنا اہم ہے ۔

Mr. Speaker : I know that. I think that there will be no session on Saturday in the National Assembly and I expect that the Chief Minister will be here. I am going to waive the rules and it will come up at 9.00 A.M. on Saturday.

Sheikh Aziz Ahmad : Will there be a session on Saturday ?

Mr. Speaker : I don't know ; may be, the discussion is held on that very day.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کی معافی چاہتا ہوں ۔ وہ آئین سازی کے کام میں حصہ لینے کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں وہ کام بڑا اہم اور قومی فریضہ ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں فاضل سپیکر صاحب سے درخواست کروں گا کہ جب آپ ایک دفعہ رولنگ دے دیتے ہیں یا کوئی آرڈر دے دیتے ہیں تو کسی ممبر کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس کے خلاف کوئی بات کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ I made an observation ۔ اس سلسلے میں وہ کہہ رہے ہیں ۔

ملک صاحب آپ مجھے کل بتا سکتے تھے کہ چیف منسٹر صاحب نہیں آ سکتے یا آپ اس پوزیشن میں نہیں ہوں گے کہ آپ اس تحریک کا جواب دے سکیں۔

میاں خورشید انور۔ جناب والا۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ وہ آپ کے کہنے پر بھی نہیں آتے۔

مسٹر تاج محمد خاکوانی۔ جب وہ ٹیلی فون کر رہے تھے تو ان کو پتہ نہیں تھا کہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔

میاں سپیکر۔ یہ مسئلہ ان کے بغیر بھی take up کیا جا سکتا ہے۔

چوہدری امان اللہ لک صاحب کی تحریک التوا کو پہلے لیتے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میری ایک پرولیج موشن آج کے لیے التوا میں پڑی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آج آپ لیٹ ہو گئے ہیں کیا بات ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب میں وقت پر آیا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ اب ہم تحریک التوا پر پہنچ چکے ہیں اور کچھ ہو بھی گئی ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ وہ بہت پرانی ہے۔

میاں سپیکر۔ میں نے دیکھ لی ہے۔ میں اس کے لیے کوئی نہ کوئی وقت نکالوں گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ شکریہ!

مسٹر سپیکر۔ کاھلوں صاحب۔ آج آپ سارا دن ایوان میں رہیں گے؟

وزیر اوقاف۔ جی ہاں۔ جب آپ چاہیں میں ان کی وضاحت پیش کر سکتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ میں ان کو اس وقت نہیں لے رہا ہوں۔

سید قابش الوری۔ جناب سپیکر۔ اصولی طور پر ہمیں یہ طے کرنا ہوگا کہ وزیر قانون و پارلیمانی امور مجموعی طور پر کیبنٹ کی طرف سے بھی اس ایوان میں حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ لیٹ ہو گئے ہیں۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جس کو آپ نے حل کرنا ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو بعد میں کر لیں گے ۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وزیر قانون و پارلیمانی امور آج صرف اس ایوان کی عزت کے لئے یہاں موجود ہیں ۔

Otherwise he is unwell ; I know it as a fact. He could not even attend some very important meetings yesterday because he was not well. So, you give him that work.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ان کو رعایت دینے کا مسئلہ نہیں ہے یہ تو اصول کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اصول تو مجھے یاد ہے ۔ میں ان کو آج اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ کل سے بیمار ہیں ۔ چونکہ وہ وزیر قانون و پارلیمانی امور ہیں اس لئے وہ یہاں موجود ہیں ۔ ان کا یہاں موجود ہونا بڑا ضروری ہے چاہے انہیں بخار ہو ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ میں دو جملوں میں اپنی بات کرنا چاہتا ہوں ۔ فاضل اراکین یہ جانتے ہیں کہ میں نے کبھی اپنے فرائض سے کوتاہی نہیں کی ہے ۔ میں ہر وقت ہاؤس میں موجود رہا ہوں اور میں نے اپنے دوسرے دوستوں کی غیر موجودگی میں بھی معاملات کو take up کیا ہے ۔ اپنے دوستوں کی طرف سے بھی جواب دیئے ہیں ۔ میں فاضل رکن کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں آئندہ بھی اپنے کسی فرض میں کوتاہی نہیں کرونگا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ہمیں بڑی خوشی ہے ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ان کو لیڈر آف دی ہاؤس بنا دیا جائے ۔

Mr. Speaker : Please. You do not make such suggestions.

تحاریک التوائے کار

راولپنڈی میں ٹرانسپورٹ سروس کے بس اسٹینڈ پر طلبہ کا حملہ

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نوائے وقت لاہور کی اشاعت مورخہ ۱۴-۳-۷۳ کے مطابق راولپنڈی میں مورخہ ۱۳-۳-۷۳ کو جی ۔ ٹی ۔ ایس کے بس سٹینڈ پر سینکڑوں نوجوانوں نے حملہ کر دیا ۔ پتھراؤ سے متعدد بسوں کو نقصان پہنچا ۔ کئی افراد زخمی ہو گئے اور فائرنگ بھی ہوئی ۔ اس واقعہ سے صوبہ پنجاب میں قانون کی بالا دستی ختم ہو چکی ہے اور گورنمنٹ کے اپنے ادارے بھی لاقانونیت کی زد میں آ گئے ہیں ۔ حکومت عوام کی جان و مال کے تحفظ میں ناکام ہو چکی ہے ۔ اس قسم کے لاقانونیت کے کھلے واقعات سے عوام شدید پریشانی میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ حکومت غنڈہ گردی روکنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

چوہدری صاحب آپ کو دونوں میں سے کون سی شکائت ہے ۔ لڑکوں کے وہاں پہنچنے کی یا غنڈہ گردی کرنے کی ؟ اگر پولیس وہاں آ کر لاٹھی چارج کرتی اس سے دو چار بچے زخمی ہو جاتے تو پھر اور تحریک التوا آ جاتی کہ بھوں نے لاٹھی چارج ہوا اس لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے اور اہم مسئلہ ہے ۔ موجود حکومت نے جہاں طلبا کو مراعات دینے کی کوشش کی ہے وہاں ان کی توقعات بھی بڑھ گئی ہیں ۔ جہاں پر طلبا اور ٹرانسپورٹ کا ایک مسلسل تصادم شروع ہو چکا ہے ۔ میں اس ضمن میں آپ کی توجہ مبذول کراؤنگا کہ یہ بہت سنگین مسئلہ ہے ۔ ہر [illegible] دن

ایسے واقعات ہو رہے ہیں - بچے بسوں پر کنٹرول کر لیتے ہیں اور بعض اوقات ڈرائیور اور بس مالکان سے زیادتی کرتے ہیں - یہ انہی واقعات کی ایک کڑی ہے - اس کے بعد دوسری بات میں یہ عرض کرونگا کہ جہاں یہ لاقانونیت ہوئی - بسوں کو توڑا پھوڑا گیا اور نقصان کیا گیا اس کے بعد میرے علم کے مطابق حکومت نے کوئی تحریک نہیں کیا - کسی قسم کا کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا - تو یہ دونوں چیزیں یکجا ہیں -

مسٹر سپیکر - اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لیے میں اس تحریک کو منظور کروں -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - بسیں توڑ دی گئیں - جلا دی گئیں - وہاں تباہی و بربادی کر دی گئی - اس کے علاوہ اور کیا سنگین مسئلہ ہو سکتا ہے -

مسٹر سپیکر - اگر کسی جگہ دس بیس آدمی پہنچ کر کسی مکان کے شیشے توڑنے شروع کر دیں تو اس میں حکومت پر ذمہ داری کس طرح عائد ہو سکتی ہے -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - دس بیس آدمی نہیں تھے وہاں دو تین سو آدمی جمع تھا - وہاں بہت تباہی ہوئی -

مسٹر سپیکر - ۵۰۰ ہی سمجھ لیجئے But how does the Government come in.

چوھدری امان اللہ لک - کیا یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے - کیا یہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ نہیں تھی - کیا وہاں بسیں نہیں جلائی گئیں ؟ کیا وہ گورنمنٹ کی پراپرٹی نہیں تھی ؟

مسٹر سپیکر - گورنمنٹ یہ کر سکتی ہے کہ اگر کوئی شخص جرم کرے تو اس کو اس کی سزا دی جائے -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - ان کو سزا نہیں دی گئی - تو آپ تحریک کے اس حصے کو ہی admit کر لیں -

مسٹر سپیکر - تحریک میں اس کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہے -

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے تحریک میں لکھا ہے کہ حکومت انتظام کرنے میں ناکام رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک جنرل سٹیٹمنٹ ہے ۔ اسے admit نہیں کیا جا سکتا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس میں تین چار لائنیں بڑی specific ہیں ۔ انہوں نے کیا قدم اٹھایا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ ان کا دفاع فرما رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : It is not a question of defending. I do not propose to do that.

Mr. Nazar Hussain Mansoor . . . He is not present. It is, therefore, not taken up and is ruled out.

تحریک التوا نمبر ۴۵۲ راجہ محمد افضل خاں اور ۴۵۳ میاں خورشید النور کی ایک ہی مضمون کی ہیں ۔ اب راجہ محمد افضل خاں کی تحریک التوا پیش کی جاتی ہے ۔

مسٹر عبدالرزاق بھٹی جوائنٹ سیکرٹری تحریک استقلال طلبہ سرگودھا کی ہلاکت

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خاں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۵-۳-۷۳ کی اشاعت کے مطابق ۱۴ مارچ کو تحریک استقلال کی ایک پریس ریلیز کے مطابق مسٹر عبدالرزاق بھٹی جوائنٹ سیکرٹری تحریک استقلال طلبہ سرگودھا کو چند افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا اور مرحوم طالبعلم کے والدین کو ٹیلیفون پر ایک صوبائی وزیر کی طرف سے دھمکیاں بھی دی جاتی رہیں ۔ اس کے علاوہ تحریک استقلال طلبا کے صدر مسٹر طارق مرزا کو بھی دھمکی آمیز پیغامات بھجوائے جا رہے ہیں ۔ اس خبر سے عوام میں غم و غصہ اور انتقام کا رجحان پیدا ہوتا جا رہا ہے ۔ اور عوام کو یہ اندیشہ ہے کہ ایسی

کارروائی سے اس ملک میں قائدین پر قاتلانہ حملوں کا ایک ایسا سلسلہ جاری ہو جائے گا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * *

اس لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر کے بحث کی جائے۔

Let the Minister answer this. I have not allowed the discussion.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جس مقتول مسٹر رزاق بھٹی کے بارے میں نشان دہی کی گئی ہے یہ بات بالکل ثابت نہیں ہوئی کہ مقتول کا تعلق کسی بھی صورت میں تحریک استقلال یا کسی اور سیاسی جماعت سے تھا ۔ نہ ہی وہ طالبعلموں کی کسی تنظیم کا با ضابطہ رکن تھا ۔

Mr. Speaker : That actually is not material. The material thing is that. کسی وزیر نے ان کو کوئی دھمکی دی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ پانچ ملزمان حملہ آور تھے ۔ ان میں سے دو کو زیر دفعہ ۳۰۲ گرفتار کیا جا چکا ہے ۔ اگر اس قتل کے محرکات کو trace کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ پہلے کوئی خانگی رنجش موجود تھی اور مقتول کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات پاکستان پرچہ بھی درج تھا ۔ اور حملہ آوروں میں ایسے لوگ تھے جن پر مقتول نے پہلے حملہ کیا تھا ۔ پہلے سے مقدمہ بازی موجود تھی ۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی بھی معزز وزیر نے کوئی ایسا دھمکی آمیز خط لکھا ہو ۔ یا کوئی دھمکی آمیز ٹیلیفون کیا ہو ۔ یہ قتل خاندانی رقابت کی بنیاد پر ہوا ہے ۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے کسی نے بھی کوئی ایسی حرکت کی ہو ۔

Mr. Speaker : آپ نے کہا ہے کہ دو ملزمان گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔ What is stage of this case.

Minister for Law and Parliamentary Affairs : Sir, the matter is subjudice.

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

Begum Nehama Sarwar (Shaheed) : Point of order. Sir, the motion shall relate to a single specific matter of recent occurrence. It is not specific because the name of the Minister is not mentioned and also the names of the other Party, who attacked them, have not been mentioned in his motion.

وزیر اوقاف ۔ جناب سپیکر ۔ اس چک میں پارٹی بازی تھی ۔ پہلے ایک پارٹی کا دوسری پارٹی سے گڈے کی مرمت کے پیسے لینے کے سلسلے میں جھگڑا ہوا تھا ۔ انہوں نے اس پر حملہ کیا زیر دفعہ ۳۰۷ پہلا کیس ۵-۳-۷۳ کو درج ہوا ۔ اس میں عبدالرزاق جو دوسرے پرچے میں مدعی تھا اب مقتول ہے ، اس میں ۳۰۷ کا ملزم ہے ۔ اس کا بدلہ لینے کے لیے دوسری پارٹی نے وہاں گاؤں میں لڑائی کی جس کے تحت اس پر فائرنگ ہوئی اور دوسرا پرچہ ۱۱-۳-۷۳ کو درج ہوا ۔ یہ صرف ان کی نجی لڑائی تھی جس کی وجہ سے ان کو اس قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑا ۔ میں گورنمنٹ کالج سرگودہا گیا تھا ۔ وہاں پرائز ڈسٹری بیوشن (تقسیم انعامات) تھی ۔ وہاں یہ بات میرے علم میں لائی گئی کہ عبدالرزاق کالج کا طالب علم ہے ۔ جب پرنسپل صاحب نے پہلی دفعہ یہ بات میرے نوٹس میں لائی تو میں نے ایس ۔ پی صاحب اور ڈی ۔ سی صاحب کو بلایا اور کہا کہ فوراً اس کے لیے آپ کارروائی کریں ۔ چنانچہ دوسرے روز ، جب میں یہاں واپس آ گیا تو مجھے یہ اطلاع دی گئی کہ انہوں نے اس کیس کے تین ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے ، ایک ملزم نے ضمانت قبل از گرفتاری کرا لی ہے اور پانچواں ملزم مفرور ہے ۔ یہ کیس اب اس سٹیج پر ہے ۔ پھر میں نے یہ بھی پتا کیا کہ آیا ان لوگوں کا کسی سیاسی پارٹی سے کوئی رابطہ ہے ؟ تو میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ دونوں پارٹیوں کا کسی بھی سیاسی جماعت کے ساتھ کوئی بھی رشتہ یا عہدیداری یا تعلق نہیں اور تحریک استقلال کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : That is not material.

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ پارٹی کے بارے میں میں تصدیق کر سکتا ہوں ۔ باقاعدہ enlistment ہوتی ہے ان پر دستخط کر کے وہ ممبر بنتے ہیں ۔ لیکن جس خاص مقصد کے لیے یہ تحریک پیش کی گئی ہے اس کا ایک نصب العین یہ ہے کہ اگر حکومت ان کے خلاف سختی سے کارروائی کرے جنہوں نے قتل کا منصوبہ بنایا ہے ، تو یقیناً لوگ مطمئن ہو جائیں گے اور ان کو یہ احساس ہوگا کہ ہر کام منصفانہ طریقے سے کیا جاتا ہے اور یہ انتقامی رجحانات نہیں بڑھیں گے ۔ اور مسئلہ ایک سیاسی شکل اختیار نہیں کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب ، ممتاز احمد کاھلوں صاحب نے بڑا واضح طور پر بتایا ہے کہ انہوں نے خود ایس ۔ پی اور ڈی ۔ سی کو بلایا ۔ ڈی ۔ سی نے رپورٹ کی ہے کہ ان میں سے تین آدمی گرفتار ہو گئے ہیں ، ایک نے ضمانت قبل از گرفتار کروا لی ہے ۔ اور پانچواں ملزم مفرور ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ اگر یہ چیز ہے اور بڑی اچھی طرح سے اس کی کارروائی جاری ہے تو میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ تحریک التوا کا آخری حصہ جس میں کہا گیا ہے * * * * * * * * * * * * * * * اس کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ساری تحریک واپس لے لی ہے ۔ ان کی بات مناسب ہے ۔ * * * * * * * * * * * * * * * اس حصہ کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے ۔

میاں خورشید انور کی تحریک التوا نمبر ۵۴۳ بھی ساتھ ہی آ گئی ہے ۔ آپ بھی withdraw کرتے ہیں ؟

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

میاں خورشید انور ۔ میں withdraw کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۴۵۴ سردار محمد عاشق ۔ ممبر حاضر نہیں ہے ۔ ۴۵۵ بھی انہی کی ہے ۔

گورنمنٹ کالج وحدت روڈ لاہور میں اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے جلسہ پر حملہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت ۱۵ مارچ کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ کالج وحدت روڈ لاہور میں اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے جلسے میں پیپلز پارٹی کے حامیوں نے طلبہ پر حملہ کر دیا اور پنجاب سٹوڈنٹس یونین کے چیئرمین مسٹر جاوید ہاشمی کو زخمی کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں اسلامی جمعیت طلبہ لاہور کے جنرل سیکرٹری مسٹر ریاض احمد شدید زخمی ہو گئے اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور اس حملے کے بعد پولیس نے الٹا طلبہ کو جن میں جاوید ہاشمی 'عبداللطیف مرزا، ضیاء اللہ اور قاری مغیث الدین شامل ہیں کو گرفتار کر لیا اور جمعیت کے جلسے میں شامل طلبہ پر لاٹھیاں برسائیں اور کالج کے پرنسپل نے پولیس کو اپنے دفتر میں پناہ دی ۔ پولیس کے اس بے جواز تشدد سے طلبہ برادری اور خصوصاً عوام میں شدید اضطراب و ہیجان اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ ۱۴-۳-۱۹۷۳ء کو اسلامی جمعیت طلبہ کی طرف سے گورنمنٹ کالج وحدت روڈ لاہور میں جاوید ہاشمی کو بلایا گیا تھا کہ وہ اپنی جماعت کے طالب علموں کو خطاب کریں ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ طلبہ کے دو گروہوں میں کافی کھنچاؤ تھا اور اس بات کا خدشہ

تھا کہ کہیں کوئی تصادم نہ ہو جائے ۔ پولیس جو موقع پر موجود تھی اس نے اس تناؤ کو دور کرنے کے لیے اس اجتماع کو غیر قانونی قرار دیا ۔ کوئی لاٹھی چارج وہاں پر نہیں ہوا ، کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ، یہ بات بالکل بے بنیاد ہے کہ قاری مغیث الدین ۔ ضیاء اللہ ۔ عبداللطیف مرزا اور جاوید ہاشمی کو گرفتار کیا گیا ۔ ایسی کوئی بات وہاں پر نہیں ہوئی ، بلکہ ان طالبعلموں کو پولیس نے مکمل تحفظ دیا کہ کوئی ٹکراؤ نہ ہو ۔ جناب والا ۔ ان کو بالکل صحیح حالت میں ان کے گھروں تک پہنچایا گیا اور اس قسم کی کشمکش سے ان کو بچایا گیا ۔

میاں خورشید انور ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پولیس نے وہاں اجتماع کو غیر قانونی قرار دیا ۔ پولیس کو قطعاً یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی بھی اجتماع کو غیر قانونی قرار دے سکے ۔ دوسرا جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ بحفاظت ان کو وہاں تک لے گئے اور رکھا ۔ جناب کیا پولیس اس طرح کیا کرتی ہے کہ جب کسی کو گرفتار کرتی ہے تو اس کی حفاظت بھی کرتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ مجھے بتائیں اگر کوئی ایف ۔ آئی ۔ آر درج کی گئی ہو ، کوئی ایک بھی گھنٹے کے لیے ان کو حراست میں رکھا گیا ہو ۔۔ نہ کسی کو گرفتار کیا گیا نہ لاٹھی چارج ہوا ہے اور مجسٹریٹ پولیس کے ساتھ ہوتے ہیں جہاں پر بھی ایسا کوئی اجتماع ہو تو وہ اس کو غیر قانونی قرار دے سکتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب کے پاس لکھا ہوا جواب ہے ۔ آپ ہی فرما دیں کہ وہاں کون سا مجسٹریٹ تھا ۔ پولیس نے خود ہی کارروائی کی ہے جو کہ اس کے اختیار میں بالکل نہیں تھی ۔

Mr. Speaker : I will take it up tomorrow.

سید ثابش الوری ۔ اگر ایف ۔ آئی ۔ آر درج نہیں تھی تو یہ اور بھی سنگین معاملہ ہو جاتا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون یہ فرما دیں کہ وہاں کون سا مجسٹریٹ تھا ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہتے ہیں کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا ہے ۔ انہوں نے انکار کیا ہے ۔ تحریک التوا نمبر ۴۵۷ اور ۴۵۸ یہ بھی عبدالرزاق کے متعلق ہیں ۔ دستی صاحب یہ آپ کی ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ وہ withdraw کر لی ہیں ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے مجلس قائمہ کی رپورٹیں پیش کی جائیں گی ۔

مسٹر محمد اشرف ۔ جناب والا ۔ دی لینڈ ریفارمز (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں :-

مسٹر سپیکر ۔ دی لینڈ ریفارمز (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ جناب والا ۔ میں دی مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۸ (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں :-

مسٹر سپیکر ۔ دی مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۸ (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون بعنوان پنجاب مصلیہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے مسودہ قانون بعنوان پنجاب مصلیہ ۱۹۷۳ء زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

(ضمن ۵)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ
برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کو حذف کر
دیا جائے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا قاعدہ 169 (3) اس سلسلے میں بڑا واضح ہے ۔ اس میں درج ہے ۔

169 (3) An amendment shall not be moved which has merely the effect of a negative vote.

جناب والا ۔ اس سلسلے میں کلاز ۳ Composition of the University کے متعلق ہے کلاز ۴ Powers of the University کے متعلق ہے اور کلاز ۵ جناب والا Jurisdication of the University کے متعلق ہے ۔ جب ہم پہلی دو کلازز پاس کر چکے ہیں تو اب یہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ یونیورسٹی کی Jurisdiction کی ہم کوئی حد بندی نہ کریں یہ Negative vote ہے ۔ اس لیے یہ ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ اس کو amend کر سکتے ہیں ۔ آپ نے یونیورسٹی کو Powers دی ہیں کہ وہ exercise کرے ۔ اس کلاز میں یہ ہے کہ اس نے پاورز کو کہاں کہاں exercise کرنا ہے ۔ آپ یہ تو کر سکتے ہیں کہ اس جگہ یا اس طرح exercise نہ کرے لیکن یہ بات کہ کہیں بھی exercise نہ کرے یہ نہیں ہو سکتا ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : On principle I agree with the objection but I have a right to move the amendment to the clause.

مسٹر سپیکر ۔ آگے ۱۳ نمبر پر بھی آپ کی ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۱۳ نمبر پر میری ترمیم ہے ۔

Then I oppose this clause.

Mr. Speaker : You can oppose it when I will put the question.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I agree with your objection. Sir.

Mr. Speaker : Next amendment is by Mian Khurshid Anwar.

میاں خورشید انور ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تختی ضمن (۱) کے اخیر میں وارد ہونے والے جملہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تختی ضمن (۱) کے اخیر میں وارد ہونے والے جملہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے ۔

Minister for Education : I oppose it, Sir.

(اس مرحلہ پر بیگم ریحانہ سرور (شہید) کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

سید نابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ محترمہ سپیکر صاحبہ میاں خورشید انور کی ترمیم کے علاوہ بالکل یہی ترمیم میاں افضل حیات اور چوہدری امان اللہ لک صاحب کی بھی ہے کیا آپ انہیں علیحدہ علیحدہ take up کریں گی یا ایک ساتھ کریں گی ۔

مسٹر چیئرمین ۔ الگ الگ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب۔ والا ایک ساتھ آئیں گی۔ چونکہ ایجنڈے میں ایک ساتھ ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ میاں صاحب move کریں گے اور باقی ممبر صاحبان کو میں call کروں گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ باقی بول سکیں گے ؟ ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ایک نے بول لیا تو اگر وہی بات کی گئی تو اس کی اجازت ہو گی ۔

I don't want any repetition in this House.

چوہدری امان اللہ لک ۔ فیصلہ کیا ہوا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اگر آپ repetition نہ کریں تو آپ بھی بول سکتے ہیں ۔

سید نابش الوری ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ قاعدے کے مطابق جتنی بھی ترمیم ایوان میں پیش کرنے کے لیے لسٹ پر موجود ہیں انہیں الگ الگ اس ایوان میں پیش کیا جانا چاہئے ۔ لیکن ان پر ووٹنگ ایک ساتھ کی جا سکتی ہے اور ان ممبران کو بولنے کا حق حاصل ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ میں نے اس پر رولنگ دے دی ہے کہ آپ الگ الگ ترمیم پیش کر سکتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ میرے بعد میاں محمد افضل حیات اور چوہدری امان اللہ لک صاحب کا نام بولیں پھر میری تقریر ہوگی ۔

مسٹر چیئرمین ۔ میاں محمد افضل حیات . . . نہیں ہیں ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۱) کے اخیر میں وارد ہونے والے جملہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۱) کے آخیر میں وارد ہونے والے جملہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس کلاز میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ :

مگر شرط یہ ہے کہ حکومت جامعہ کے مشورہ سے عام یا
خاص حکم کے ذریعے علاقائی حدود اور اداروں کے
بارے میں جامعہ کے مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال
کی وسعت اور حدود میں رد و بدل کرنے کی مجاز ہوگی ۔

جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ اختیار کسی صورت میں بھی حکومت کو نہیں ملنا چاہیے بلکہ اگر یہ کلاز ضروری ہے تو اس میں یہ ترمیم کی جائے کہ حکومت کی بجائے یہاں لفظ ''سینٹ'' لکھا جائے ۔ کیونکہ حکومت کے اختیارات جتنے بھی یونیورسٹی کے سلسلے میں کم ہوں گے اتنا ہی زیادہ احسن طریقے سے کام چلے گا ۔ حکومت کا یونیورسٹی کے ہر مسئلے میں مداخلت کرنا کوئی بھی باشعور آدمی پسند نہیں کر سکتا ۔ اس لیے میں جناب کی وساطت سے ہاؤس سے درخواست کروں گا کہ اس بے ضرر اور چھوٹی سی ترمیم کو منظور کر لیں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Point of order, I draw your attention to the fact that the House is not in quorum.

Mr. Chairman : Of course, I have seen that the House is in quorum,

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ سیکریٹری صاحب ممبران کو گنیں گے ۔ گننے کے بعد آپ کو بتائیں گے کہ ہاؤس میں کورم ہے یا نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: The House is in quourm, Yes. Miah Khurshid Anwar:

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی بات مکمل کر لی ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ (گجرات ۸) جناب چیئرمین میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ اس ترمیم کے نتائج کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ اس واقعہ یہ ہے جیسا کہ میرے فاضل دوستوں نے اس معزز ایوان کے ممبران کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے کہ اس بل کے ذریعہ حکومت سیاسی مداخلت یونیورسٹی میں جس طریقے سے کرانے کی کوشش کر رہی ہے یہ ''جملہ شرطیہ'' اس کی مکمل طور پر عکاسی اور غمازی کرتا ہے ۔

مجھے معلوم نہیں کہ اس ''جملہ شرطیہ،، کو کیوں رکھا گیا ہے۔ جبکہ اس بل کے ذریعہ یونیورسٹی کی ایسی ہیئت کذائی ترتیب دی گئی ہے جس میں اس معزز ایوان کے ممبران اس کے بعد گریجوایٹ اور چانسلر جو کہ گورنر صاحب ہوں گے اور وہ اس حکومت کا سربراہ ہوں گے جس کی تحویل میں یہ دائرہ کار یونیورسٹی کا دیا جا رہا ہے اس کے پیش نظر اس ''جملہ شرطیہ،، کے رکھنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے ماسوائے اس کے کہ ''جملہ شرطیہ،، کے تحت حکومت کی کھلم کھلا مداخلت ۔حکومت کی کھلم کھلا بالا دستی قائم کر کے تمام کی تمام وہ آزادی جو برائے نام اس بل میں دی گئی ہے اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ چونکہ حکومت اس بل کے ذریعہ جو یونیورسٹی کی آزادی۔نمائندگی اور اس کی ہیئت کذائی کو درست کرنے کے لیے لا رہی ہے اس کا ایک جملہ شرطیہ نے سارے کا سارا بھرم کھول دیا ہے۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ حکومت کا نہ یہاں اطلاق ہوتا ہے نہ حکومت کے لفظ کا کوئی یہاں مقصد ہے۔ یونیورسٹی بل جو ہمارے سامنے زیر غور ہے اس کے پیش نظر کونسی پرویژن ہوگی جس کے طریق کار کے پیش نظر حکومت یونیورسٹی کے معاملات میں مداخلت کر سکے اور ان حدود اور دائرہ کار کو وسیع کرنے کی براہ راست اختیار رکھتی ہوگی۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ جملہ شرطیہ اس بل کی باقی دفعات جن میں سینٹ اکیڈمک کونسل۔چانسلر۔ پرو چانسلر اور دوسرے ممبران کو جو اختیارات تفویض کئے گئے ہیں ان پر ایک ایسے ہتھوڑے کی ضرب ہے کہ اس جملہ شرطیہ کے پیش نظر ان کا سارا مقصد فوت ہو جائے گا۔

جناب والا۔ آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوستوں سے استدعا کرونگا کہ اس کو حذف کر دیا جائے کیونکہ جو دوسری دفعات زیر غور آ رہی ہیں یا زیر غور آ چکی ہیں یا پاس ہو چکی ہیں یہ ان پر بد ترین طریقے سے اثر انداز ہو رہا ہے۔ میری اس ترمیم کو منظور کرتے ہوئے جملہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ..... ہاؤس میں کورم پورا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی ترمیم پیش کی تھی اس پر میں نے تقریر کی ہے ۔ آپ اس کو پیش فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۱) کے اخیر میں وارد ہونے والے جملہ شرطیہ کو حذف کر دیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا اس پر ایک ٹیکنیکل اعتراض ہے جو میں نے کل بھی اٹھایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ رائے شماری کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جا سکتا ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید دستی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ اب تو آپ نے فیصلہ صادر فرما دیا ہے ۔ اس پرویژن کے متعلق ایک ٹیکنیکل اعتراض تھا ۔ میرا عرض کرنے کا مدعا یہ تھا کہ territorial limits کی توسیع by legislation ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہونا چاہئے یا ہو سکتا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ ہونا چاہئے ۔ اس میں کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ اس میں یہ قانونی سقم رہ گیا ہے ۔

Mr. Speaker : To that extent it may not be a valid law. There are so many laws to which such objections have been raised from time to time.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۳ میں الفاظ ''اور حکومت کی منظوری،، حذف کر دیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اسکے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۳ میں الفاظ ''اور حکومت کی منظوری،، حذف کر دیئے جائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۳ میں الفاظ ''اور حکومت کی منظوری،، حذف کر دیئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۳ میں الفاظ ''اور حکومت کی منظوری،، حذف کر دیئے جائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ جس تحتی ضمن میں یہ ترمیم پیش کی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے :

کہ جامعہ کی علاقائی حدود میں واقع کوئی تعلیمی ادارہ ما سوائے جامعہ کی رضامندی کے اور حکومت کی منظوری کے کسی دیگر جامعہ کے ساتھ کسی طور پر

شراکت نہیں کر سکے گا اور نہ ہی اس کی مراعات کے
حصول کا طلبگار ہوگا۔

جناب والا ۔ اس بل کے اغراض و مقاصد میں جن باتوں پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے ان میں ایک اہم بات یہ ہے کہ اس بل کا مقصد یونیورسٹی کی خود مختاری کا تحفظ کرنا ہے ۔ لیکن سب کلاز (۲) میں یونیورسٹی کی خود مختاری پر ہی ضرب کاری لگانے کی کوشش کی گئی ہے جس طرح میں نے تحتی ضمن کو آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اس میں ''حکومت کی منظوری کے،، الفاظ خالصتاً غیر ضروری ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کلاز ۵ کی proviso پر ووٹنگ ہو چکی ہے اور اختیارات کے استعمال کرنے کی اجازت گورنمنٹ کو دیدی گئی ہے ۔ اس کے بعد سب کلاز (۲) ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ proviso ابھی پاس نہیں ہوا ۔ ابھی ترمیم نا منظور ہوئی ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ترمیم نا منظور ہو چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب وہ proviso کے حصے کے متعلق ترمیم کر رہے ہیں ۔

سید ناہش الوری ۔ جناب والا ۔ میری گزارش کا مقصد یہ تھا کہ اس تحتی ضمن کے تحت حکومت کی منظوری کی شرط عائد کر کے یونیورسٹی کی خود مختاری پر ایک طرح کی ضرب کاری لگائی جا رہی ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے سب سے پہلے جو کلاز منظور کی ہے اس میں چانسلر کے علاوہ پرو چانسلر کے عہدے کی بھی منظوری دی گئی ہے ۔ چانسلر صوبے کا گورنر ہوتا ہے ۔ پھر وہ سر براہ کی حیثیت سے حکومت کا مختار کل کہلاتا ہے اور پرو وائس چانسلر وزیر تعلیم اپنے عہدے کی بنا پر ہوتا ہے اور اس اعتبار سے وہ بھی حکومت کی کھلی طور پر نمائندگی کرتا ہے ۔ ان دو افراد کی موجودگی میں جامعہ کی رضا مندی کے ساتھ حکومت کی رضا مندی کی شرط عائد کرنا صریحاً زیادتی کے مترادف ہے ۔ اور اس اعتبار سے autonomy کا تصور مجروح ہوتا ہے ۔ جس کے لئے آج اس بل کو اس ایوان میں زیر بحث لایا جا رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں عہدوں کے علاوہ حکومت کی علیحدہ منظوری حاصل کرنے کی کسی طور پر بھی ضرورت محسوس نہیں کی جانی چاہئے ۔ اسی طرح نہ صرف یہ کہ ایک طول عمل پیدا ہوگا

بلکہ سرخ فیتے کی دیوار بھی صرف ان چار الفاظ کی وجہ سے حائل ہو جائیگی۔ ان اداروں کے انضمام یا اشتراک کے متعلق فیصلے جامعہ کی سطح پر ہو جانے چاہئیں اور حکومت کی سطح پر ہونے کے باعث ان میں غیر معمولی تاخیر اور الجھنوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ میں یہ ترمیم اس لیے پیش کر رہا ہوں کہ سوائے جامعہ کی رضا مندی کے حکومت کی علیحدہ رضا مندی کا حصول ضروری نہیں ہے اس طرح سے نہ صرف یونیورسٹی کی خود مختاری متاثر ہوگی بلکہ بہت سے تعلیمی ادارے جن کو اس کلاز کے تحت جامعہ کے ساتھ کسی نہ کسی قسم کا تعلق قائم کرنا ہے وہ تعلق بھی تاخیر اور تعویق کا شکار ہو جائے گا۔

جناب والا۔ میں آپ کے توسط سے پورے ایوان سے اور بالخصوص جناب وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ یہ زائد اور فاضل الفاظ جن کی وجہ سے اس کلاز کی اہمیت مقصدیت اور معنویت خطرے میں پڑ گئی ہے ان کو حذف کر دیا جائے تاکہ اس بل کا اصل مقصد کسی طور پر فوت نہ ہو سکے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ جس طرح اس بل سے ظاہر ہے۔ کہ یونیورسٹی کن کن عہدے داروں پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں یہ قطعی طور پر واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ اس یونیورسٹی پر تمام تر کنٹرول اور اختیارات حکومت کے ہاتھ میں ہیں۔ جناب والا۔ ایک طرف تو یہ دعویٰ کیا جاتا ہے اور دعویٰ صرف زبانی ہی نہیں بلکہ تقریروں کے ذریعے بھی کیا گیا ہے اور سب سے بڑھ کر اس بل کے اغراض و مقاصد میں بھی لکھ دیا گیا ہے کہ ہم یونیورسٹی بل کو جو کل کو ایکٹ کہلائے گا اس کو زیادہ سے زیادہ جمہوری بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو جمہوریت کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے۔ جمہوریت کا نعرہ دیا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اس کی آزادی کو بحال کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ۱۹۶۱ء کے یونیورسٹی بل کی خامیوں کو دور کرنا چاہتے ہیں لیکن درحقیقت حکومت کا کنٹرول اور اس کی گرفت کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جناب والا یہی ایک سب کلاز ہے جو اس چیز کی نفی کرتی ہے اور ان دعوؤں کی بھی جو حکومت نے وقتاً فوقتاً کئے ہیں جس سے یہ شکوک پیدا ہوتے ہیں کہ آیا یہ یونیورسٹی بل جمہوریت کے لیے ہے۔ اس ادارے کو جمہوری بنانے

کے لیے ہے یا اس پر زیادہ سے زیادہ حکومت کا کنٹرول قائم کرنے کے لیے لایا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ اس بل میں شتر مرغ کی چال کیوں چلی جا رہی ہے ۔ کہیں تو چانسلر کو گورنمنٹ سے الگ کر دیا جاتا ہے اور کہیں چانسلر گورنمنٹ کا حصہ بن جاتا ہے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : He can make those observations even in an amendment.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ کو اچھی طرح سے علم ہے جیسا کہ ہم کلاز ۳ جو پاس کر چکے ہیں اس کی سب کلاز ۲ میں درج ہے ۔

> The Uuniversity shall consist of the Chancellor, the Pro-Chancellor, the Vice-Chancellor and members of the Senate, the Syndicate and the Academic Council.

اگر آپ اس کی تشریح کریں تو اس میں ۷۵ فیصدی گورنمنٹ کی مشینری شامل ہے ۔ بلکہ اگر میں ۹۰ فیصدی بھی کہوں تو میں ایسا کہنے میں حق بجانب ہوں گا اور صرف ۱۰ فیصد غیر سرکاری افراد ہیں جو اس میں نمائندگی کرتے ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ جب گورنر اس یونیورسٹی کا چانسلر ہے وہ paid ہے ۔ جب وزیر تعلیم اس کا پرو وائس چانسلر ہے ۔ وہ بھی گورنمنٹ کا paid ہے ۔ Academic Staff بھی سرکاری طور پر تنخواہ پاتے ہیں اس کے بعد باقی کون سی گورنمنٹ رہ جاتی ہے جس کا آپ نے لکھنا ضروری سمجھا ہے کہ یونیورسٹی کی رضامندی کے باوجود پھر بھی گورنمنٹ کی منظوری ہے ۔ یا تو آپ نے چانسلر کو جو کہ گورنر ہوتا ہے اس کو گورنمنٹ سے الگ سمجھ لیا ہے یا میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کو اعتماد نہیں ہے کہ چانسلر کی موجودگی میں یا چانسلر کی authentication کے ساتھ جب ایک فیصلہ آئے تو اسے گورنمنٹ رد کر سکے ۔ آخر آپ کیوں اس بل کو سخت بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ آپ کیوں تاثر دے رہے ہیں کہ یہ یونیورسٹی تمام تر حکومت کے کنٹرول میں ہے ۔ آپ نے جو کچھ اس میں مانگا ہے جو جو اختیارات مانگے ہیں جو جو عہدے آپ نے create کئے ہیں وہ اس کی ایوان نے منظوری دے دی ہے ۔ اس کے بعد کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ یونیورسٹی جو کہ ہر لحاظ سے ایک خود مختار ادارہ ہونا چاہئے جس کے فیصلے اس کی صوابدید اور بغیر کسی پابندیوں کے ہونے

چاہیں ۔ اس پر یہ قدغن لگائی جائے ۔ ساری یونیورسٹی اس کا تمام تر ادارہ ایک چیز کی منظوری دیتا ہے ۔ وہ اس پر رضامندی کا اظہار کرتا ہے اس کے باوجود بھی آپ گورنمنٹ کو مزید ایک اختیار دے رہے ہیں کہ وہ چاہے تو اس کے فیصلے کو رد کر دے ۔ چاہے اس کے فیصلے کو منظور کر دے ۔ آخر اس کی ضرورت کیا ہے ۔ آپ چاہتے کیا ہیں ؟ کیوں اس طرح کی قدغنیں آپ لگانا چاہتے ہیں ؟ کیوں اس طرح کی پابندیاں آپ یونیورسٹی پر عائد کرنا چاہتے ہیں ؟ اگر ایسا ہی کرنا ہے تو پھر سیدھے سادے لفظوں میں آپ اختیارات ہی گورنمنٹ کو دے دیں ۔ اپنی کابینہ کو دے دیں اور یہ تمام عہدے آپ اڑا دیں ۔ اگر یہ عہدے آپ نے رکھے ہیں اور آپ اس نعرے پر پابند ہیں جس کا آپ نے بل کے اغراض و مقاصد میں بھی ذکر کیا ہے اور اپنی تقریروں میں بھی وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم اس ادارے کو زیادہ سے زیادہ جمہوری بنانا چاہتے ہیں ۔ تو پھر میں یہ گزارش کروں گا کہ اپنے ان وعدوں کا پاس کرتے ہوئے ۔ اپنے ان الفاظ کا پاس کرتے ہوئے اور اس بل کو اغراض و مقاصد کے مطابق بناتے ہوئے Sanction of the Government کے جہاں الفاظ ہیں ان کو آپ حذف کر دیں ۔ چونکہ اس سے شکوک و شبہات بڑھ رہے ہیں اور ان کا بڑھنا قوم اور ملک کے لیے مفید نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ کلاز ۵ جو زیر غور ہے اس کو میں سمجھتا ہوں بالکل پڑھا یا سمجھا نہیں گیا کہ اس کا مطلب کیا ہے ۔ جناب والا ۔ ہر ملک میں یونیورسٹیاں ہوتی ہیں اور جب ملک میں ترقی ہو تو یونیورسٹیوں میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے مثلاً ''ملتان یونیورسٹی کچھ دیر بعد جب خدا کے فضل سے بن جائے گی تو حکومت نے اس کی jurisdiction طے کرنی ہے نہ کہ یونیورسٹی طے کرے گی کہ ملتان یونیورسٹی کی کیا حدود ہونگی ۔ پنجاب یونیورسٹی کی کیا حدود ہوں گی ۔ جناب والا ۔ یہ اتنا سادہ سوال ہے کہ کیا کسی یونیورسٹی کے سینٹ یا سنڈیکیٹ کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ کسی یونیورسٹی کی حدود کا تعین کرے یا یہ کہ اس سے بڑی جو policy making body ہو یا گورنمنٹ ہو وہ اس کی حدود کا تعین کرے ۔

دوسرے یہ کہ ایک صوبے میں بہت سے ادارے ہیں ۔ اب یہ کہ صوبے میں نظم و ضبط قائم رہے ۔ کسی کالج کے طلباء کی ڈگریاں recognise ہونے سے نہ رہ جائیں ۔ حکومت اس کا اہتمام کرتی ہے کہ جو کالج اس صوبے میں ہیں ان کے متعلق خصوصی طور پر کہہ دیا جائے کہ فلاں کالج آف ٹیکنالوجی اس انجینئرنگ یونیورسٹی سے وابستہ ہوگا ۔ فلاں کالج پنجاب یونیورسٹی سے وابستہ ہوگا اور فلاں کالج زرعی یونیورسٹی سے وابستہ ہوگا ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی حکومت ایسا نہ کرے تو کئی ایسے کالج ہونگے جن کو کوئی یونیورسٹی recognise نہیں کرے گی ۔ یا وہ کہیں گے کہ ہم دو میں ہونا چاہتے ہیں یا تین میں ہونا چاہتے ہیں اور وہ یونیورسٹی نہ مانے ۔ اس لیے یہ ایسی کلازز ہیں جو ہمیشہ ہر بل میں رہی ہیں کوئی اس میں نئی چیز نہیں لائی گئی ۔ جناب والا ۔ یہ ایسی کلازز ہیں جو دنیا کے کسی بھی ملک کے لیے ضروری ہیں تاکہ تعلیمی ماحول میں نظم و ضبط رہے ۔ جہاں تک یونیورسٹی کے اپنے انتظام کا تعلق ہے اس میں کبھی آج تک اتنی جمہوریت نہیں آئی ۔ اگر جمہوریت سے میرے دوست یہی مراد سمجھتے ہیں کہ اس میں نمائندگی ہو ۔ تو نمائندگی کے لیے بہترین ادارہ سینٹ اور سنڈیکیٹ اب وجود میں آئیں گے جو پہلے کبھی ایسے نہیں تھے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں right of reply محرک کو حاصل ہوتا ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم میں نہیں ہوتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ترمیم میں بھی حق حاصل ہوتا ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو رول کا حوالہ دے سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رول میں صاف واضح ہے کہ ترمیم کے سلسلہ میں right of reply نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ precedents موجود ہیں کہ ترمیم کے سلسلے میں اگر کوئی خاص نکتہ پیدا ہو جائے تو محرک کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں مختصراً جواب دے سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ قواعد کو ملاحظہ فرمائیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خصوصی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ اگر جناب سید قابش الوری صاحب کوئی مزید وضاحت چاہتے ہیں تو انہیں دو منٹ کے لیے موقع دے دیا جائے اور ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اس کی وضاحت فرما دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر ڈاکٹر صاحب کہیں گے کہ میں اس کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب نے کوئی خاص بات نہیں کہی ہے ۔ ترمیم میں right of reply نہیں ہوتا ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Point of order, Sir, I draw your attention to Rule 176 (2) of the Rules of Procedure which says—

> Except in the exercise of a right of reply or as otherwise provided by these rules, a member shall not speak more than once on any motion, except with the permission of the Speaker, for the purpose of making a personal explanation.
>
> Therefore, I move that the question may now be put.

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۳ میں الفاظ ''اور حکومت کی منظوری'' حذف کر دیے جائیں کو منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Chaudhri Amanullah Lak : Sir I move :

> That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (3), for the words "provided

that the consent of such other University and the sanction of Government is first obtained" occurring in lines 4-6, the words "and subject to the consent of such other University and the sanction of Government" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (3), for the words "provided that the consent of such other University and the sanction of Government is first obtained" occurring in lines 4-6, the words "and subject to the consent of such other University and the sanction of Government" be substituted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ اس میں آپ نے کون سے الفاظ حذف کئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی ترمیم میں یہ کہا ہے کہ "بشرطیکہ ایسی دیگر جامعہ کی رضامندی اور حکومت کی رضامندی پہلے حاصل کر لی جائے" ۔ حذف کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی جگہ "and subject to the consent of such other University and the sanction of the Government" لکھے جائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جی ہاں ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا جو اعتراض ہے اس پر آپ توجہ کریں ۔ وہ کہتے ہیں it does not make a sentence ۔ اس میں predicate نہیں ہے ۔ subject نہیں ہے ۔ object نہیں ہے کہ کون کس کو qualify کرتا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت دیں تو میں کچھ کہہ سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تقریر کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا اس سے مدعا اور منشا یہ تھا کہ ضمن ۵ کی نعتی ضمن ۳ کے تحت حکومت نے جامعہ کو اختیارات دیے ہیں جس کے تابع وہ کسی ادارہ کو مراعات دے سکتی ہے جو پاکستان میں یا پاکستان سے باہر کسی مجوزہ یونیورسٹی کے تابع ہو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ پہلے اس حکومت کی ۔ اس یونیورسٹی کی یا جامعہ کی رضامندی اور اجازت حاصل کر لی جائے میری ترمیم صرف اتنی ہے کہ منظوری دے دی جائے ۔ وہ مراعات دے دی جائیں لیکن یہ شرط لگا دی جائے کہ یہ مراعات جو ہم دے رہے ہیں ۔ یونیورسٹی دے رہی ہے وہ اس حکومت یا جامعہ کے تابع ہوگی جس میں وہ ادارہ واقع ہے ۔ اس سے یہ سب کلاز (۳) زیادہ موثر ۔ زیادہ فعال اور زیادہ بہتر ہو جائے گی ۔ اس ضمن کے تحت یونیورسٹی کو دیے گئے اختیارات میں جو مزاحمت کا خدشہ ہے جو میں نے محسوس کیا تھا اور جس کو میرے فاضل دوست بھی اب محسوس کریں گے وہ دور ہو جائے گا ۔ میٹنگ میں اگر کسی ادارہ کو منظوری دے دی جاتی ہے تو اس میں شرط یہ رکھ دی جائے کہ یہ اس یونیورسٹی یا حکومت کے تابع ہوگی جس میں وہ ادارہ واقع ہے اس طرح زیادہ اچھا اور مناسب ہو جائے گا ۔ میں گزارش کروں گا کہ میری ترمیم کو منظور کر لیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی واضح کلاز ہے ۔ اگر کویت کی کسی یونیورسٹی کو پنجاب یونیورسٹی نے لینا ہو تو صاف ظاہر ہے کہ کویت کی یونیورسٹی سے ہم پوچھیں گے ۔ یا اگر سندھ کی کوئی یونیورسٹی ملنا چاہتی ہے تو اس سے ہم پوچھیں گے ۔ لیکن دوسری گورنمنٹ کا اس میں دخل نہیں ہے ۔ whenever the word "Government" is used, it means "The Government of the Punjab" ۔ دوسری گورنمنٹ کا دخل نہیں ہے پنجاب کی گورنمنٹ کا دخل ہے ۔ لیکن اس یونیورسٹی کی اجازت لے لینے سے آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ یونیورسٹی سے اجازت پہلے لی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (3) for the words "provided that the consent of such other University and the sanction of Government

is first obtained", occurring in lines 4-6, the words "and subject to the consent of such other University and the sanction of Government" be substituted.

(The motion was lost)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۵ کی ذیلی ضمن (۳) کی سطر ۶ میں الفاظ "اور حکومت کی منظوری" حذف کر دیے جائیں ۔

Mr. Speaker : The motion is :

That in sub-clause (3) of clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the words "and sanction of Government", occurring in lines 5-6, be deleted.

Minister for Education : I oppose it.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ "گورنمنٹ کی منظوری" کے الفاظ کو حذف کیا جائے اصولی طور پر یہی الفاظ سب کلاز ۲ میں وارد ہوئے ہیں ۔ اور اس کے بارہ میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے ۔ اس میں نہ صرف خرابیاں پیدا ہوں گی بلکہ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ اس بل میں زبردست missing کر دی گئی ہے ۔ لیکن یہاں الفاظ یہ لکھے گئے ہیں ۔

".....provided that the consent of such other University and the sanction of Govet-nment is first obtained."

جب ایک یونیورسٹی رضامندی دے دیتی ہے تو پھر کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ اس کے باوجود میں یہ بھی واضح کر دوں کہ جناب والا لفظ "گورنمنٹ" اس طور پر واضح نہیں کیا گیا جس طور پر انہوں نے کلاز ۲ میں واضح کیا ہے یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے definition میں گورنمنٹ کی تعریف "The Govern-ment of the Punjab" کی ہے مگر legal sense میں اس کے ساتھ "The

"Government" لکھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے ۔ کہ وہی ہماری گورنمنٹ ہے ۔ یہاں آپ نے صرف "گورنمنٹ" لکھایا ہے جس سے کل کو یہ ابہام بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا

> Government of the University which is giving consent, or may be of any outside country or *i.e*, of a foreign country or of the Government of the Punjab.

آپ دیکھیں سب کلاز ۲ میں لکھا ہوا ہے ۔

> No educational institution situated within the territorial limits of the University shall, save with the consent of the University and the sanction of the Government,.....

سب کلاز ۳ میں لکھا ہے کہ ۔ "And the sanction of Government" اس سے مراد Government of Punjab, Government of Pakistan or Government of any foreign country لیا جا سکتا ہے ۔ میری ترمیم بھی یہی ہے کہ گورنمنٹ سے مراد گورنمنٹ آف دی پنجاب ہونا چاہیے ۔ میں لفظ "The" لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا ۔ گورنمنٹ آف پاکستان مقصود ہو چاہے اس سے any other foreign country مقصود ہو اس کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ یونیورسٹی بااختیار ادارہ ہے آپس میں باہمی رضامندی سے ایک ادارہ کو لینا اور دینا تسلیم کرتے ہیں پھر کسی گورنمنٹ کی منظوری کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ اس کے باوجود جس طرح مجھے یقین ہے کہ آپ مصر ہوں گے کہ یہ لفظ ہو ۔ اور ہر مقام پر یہ تاثر پیدا ہو کہ گورنمنٹ ہی اس کی مالک ہے گورنمنٹ کا ہی اس پر قبضہ ہے اور کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ گورنمنٹ کا اس یونیورسٹی سے تعلق نہیں ہے ۔ محض اس شوق کو پورا کرنے کے لیے گورنمنٹ لکھنا ضروری ہے ۔ تو پھر میں گزارش کروں گا کہ "The" کا لفظ ایزاد کیا جائے تاکہ وہ ابہام جو کہ ایک فارن یونیورسٹی میں آپ نے پیدا کر دیا تھا اس ابہام کو دور کرنے کے لیے آپ لفظ "The" کو بڑھا دیں ۔

ڈپٹی سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا سب کلاز ۳ اپنی تعنویت کے اعتبار سے خاصی مبہم اور الجھن کا شکار ہے ۔ اس میں جب تک میری پیش کردہ ترمیم قبول

نہیں کی جاتی یہ الجھن دور نہیں ہو سکتی ۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا ہے اس کلاز کے یہ الفاظ قابل غور ہیں ۔

".....provided that the consent of such other University and the sanction of Government is first obtained."

میرا نکتہ یہ ہے کہ جب دوسری یونیورسٹی کے لیے اس کی گورنمنٹ کی منظوری یہاں ضروری نہیں سمجھی گئی اور دوسری یونیورسٹی اور حکومت کو لازم و ملزوم قرار نہیں دیا گیا تو پھر اس مقصد کے لیے پنجاب کی صوبائی حکومت کی منظوری کو لازمی قرار دینے کا کیا جواز ہو سکتا ہے ۔ بلا شبہ بے شمار معاملات میں آپ نے وسیع تر اختیارات پنجابی کی پالیسی اپنا رکھی ہے ۔ لیکن جناب والا تعلیم کے اعلیٰ ترین معاملات کو سلجھانے کے لیے تو تعلیم کے ماہر اور تجربہ کار لوگوں کی رائے کو فائق اور حتمی سمجھا جانا چاہیے یہاں حکومت کو اختیار دے کر نہ صرف دو عملی پیدا کی جا رہی ہے بلکہ یونیورسٹی کے معاملات پر سیکریٹریٹ کی نوکر شاہی کا تسلط کیا جا رہا ہے جس سے لت لئی قباحتیں اور الجھنیں جنم لیں گی اور دو یونیورسٹیوں کے درمیان طے شدہ امور بلا وجہ تاخیر و تعویق کا شکار ہوا کریں گے ۔ اس لیے میں گزارش کروں گا کہ ایسی صورت میں جبکہ دوسری یونیورسٹی کے ساتھ اس کی حکومت اس میں فریق نہیں ہے ۔ تو پنجاب یونیورسٹی کے سلسلے میں بھی پنجاب گورنمنٹ کو فریق نہیں بنایا جانا چاہیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر تعلیم صاحب خود اس بات کی تصدیق کریں گے کہ دوسرے ممالک میں یونیورسٹی خود مختار آزاد ہوتی ہیں اور حکومت سے اُن کے معاملات کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا ۔ اس لیے حکومت کی منظوری کا تکلف پیدا کرکے ہمارے ہاں غیر ضروری سرکاریت کا اثر و نفوذ بڑھانا کسی طرح پسندیدہ نہیں کہا جا سکتا ۔ ان مختصر گذارشات کے ساتھ میں آپ کی وساطت سے ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ متعلقہ کلاز کی الجھن اور ابہام کو ختم کرنے کے لئے میری ترمیم کو قبول کر لے ۔

وزیر تعلیم ۔ پولیٹیکل سائنس کا basic lesson ہے کہ فیڈریشن میں جو foreign relations ہوتے ہیں اس میں بہت ساری چیزیں ہوتی ہیں جو صرف فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے اور صوبائی گورنمنٹ کو اختیار نہیں ۔ کیا میرے دوست جو

سیاست کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ یونیورسٹی فیڈرل لا کی قیود سے باہر یا فیڈرل گورنمنٹ سے بھی super ہو جائے۔ کیا یونیورسٹی اس ملک کی فارن پالیسی کے تابع نہیں ہوگی۔ جناب والا کتنی elementary بات ہے۔ میں پروونشل گورنمنٹ کی طرف سے فارن گورنمنٹ کے ساتھ کوئی بات نہیں کر سکتا تمام بات فیڈرل گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ یہ رولز کی خلاف ورزی ہوگی اور یہ بات فیڈرل گورنمنٹ کے اختیارات پر قبضہ کرنے کے مترادف ہوگی۔ یہ ایک elementary law ہے۔ کیا میرے فاضل دوست یونیورسٹی کو super Federal Government بنانا چاہتے ہیں۔ یونیورسٹی کی اپنی حدود میں اس کے تعلیمی معاملات میں۔ اس کی انتظامیہ میں یونیورسٹی کے اپنے اختیارات تو بالکل ٹھیک ہیں۔ لیکن یہ کہ دوسرے ملکوں سے کچھ بات کرنے کے لیے اس کی گورنمنٹ کی منظوری کی ضرورت نہ ہو یہ کبھی کسی فیڈریشن میں نہیں ہوتا۔ یہ تو سیاست اور پولیٹیکل سائنس کا ایک نہایت ہی بنیادی اصول ہے۔

مسٹر سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کہ ضمن ۵ کی تحتی ضمن (۳) کی سطر ۶ میں الفاظ "اور حکومت کی منظوری" حذف کر دیے جائیں۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر۔ اب سوال یہ ہے:

کہ ضمن ۵ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۶)

مسٹر سپیکر۔ اب مسودہ قانون کی ضمن ۶ ایوان میں زیر غور ہے۔ علامہ صاحب آپ ترمیم پیش کریں گے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ سیاسی شرافت کے دو ہی تقاضے ہوتے ہیں۔ میں ترمیم پیش کرنے سے پہلے گزارش کروں گا کہ میں نے وزیر تعلیم کی خدمت میں بار بار یہ گزارش کی تھی کہ وہ اس کو حذف فرما دیں۔ انہوں نے

مجھے اس کی افادیت سے قائل کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن میں قائل نہیں ہوسکا اب سیاسی شرافت کا تقاضا یہی ہو سکتا ہے کہ یا وہ مان جاتے یا میں مان جاتا ۔ اس لیے میں withdraw کرتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کی بھی یہی پوزیشن ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر مجھے پہلے call فرما لیتے تو میں اسے قطعاً withdraw نہ کرتا ۔ اب چونکہ میرے لیڈر نے withdraw کر لی ہے تو مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میں مزید اس پر کچھ کہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے نام اسی ترتیب سے تھے اگر آپ اپنا نام پہلے لکھواتے تو شاید پور آپ کی باری پہلے آتی ۔ یہ ترمیم withdraw ہو گئی ہے ۔ اس کے بعد میاں خورشید انور صاحب کی ترمیم نمبر ۱۵ ہے ـــــ وہ نہیں ہیں ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اس کے بارہ میں سفارش کی ہے کہ ضمن ۶ میں لفظ ''حکومت،، جہاں کہیں بھی وارد ہو کی بجائے لفظ ''سینیٹ،، ثبت کیا جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں.....

مسٹر سپیکر ۔ پہلے مجھے یہ دیکھ لینے دیجیے کہ یہ پیش بھی ہو سکتی ہے یا نہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ لک صاحب کی ترمیم میں ترمیم کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا پہلا تاثر تو یہ ہے کہ یہ پیش ہو سکتی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ ہو سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ یہ پیش ہو سکتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے چھٹی لے کر گیا تھا ۔ مجھے

اپنی ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں۔ پہلے مجھے ان کی ترمیم دیکھ لینے دیں۔ مخدوم زادہ صاحب کی ترمیم پیش ہو سکتی ہے۔ پہلے ترمیم نمبر ۱۶ ایوان میں پیش کی جاتی ہے۔

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Government" wherever it occurs, the word "Senate" be substituted, respectively.

Minister for Education : I oppose it.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I beg to move:

That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the word "Government" wherever occurring, the word "Governor" be substituted, respectively.

میاں منظور احمد موہل۔ جناب والا۔ میں اس سلسلے میں یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتا ہوں کہ ترمیم در ترمیم پیش کرنے کے لیے رول ۹۹ کے تحت دو دن کا نوٹس ضروری ہے۔ اگر آپ اس رول کو معطل کر دیں تو پھر اس کی اجازت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

مسٹر سپیکر۔ ترمیم پیش کرنے کے لیے دو دن کا نوٹس ہے۔ اگر کوئی ممبر آخری وقت پر اپنی ترمیم داخل کرتا ہے تو ترمیم در ترمیم دو دن پہلے کس طرح پیش کی جا سکتی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پر ترمیم پیش کی گئی ہے۔
کہ چوہدری امان اللہ وِک کی ترمیم میں جہاں KU
"یونیورسٹی" ہے اس کو لفظ "گورنر" سے تبدیل کر دیا
جائے۔

Minister for Education : I oppose it.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, yesterday we held a meeting and it was categorically agreed that this amendment will be accepted. The honourable Minister has taken a plea that as there has been a discussion on clause 5, that is in itself a violation of the agreement and, therefore.....

Mr. Speaker : How can I be directly concerned with these things ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahood : If there is no agreement, and they still presume that it is withdrawal from the agreement then we have to reconsider the whole situation. This was in accordance with their suggestion that I have moved the amendment. In the entire bill there are only two provisions on which we differ.

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اپنی ترمیم پیش کرنے کی اجازت
دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب ۔ آپ اپنی ترمیم کے متعلق فرمائیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, Clause 6 as it reads, it gives power to the Government and the definition of the Government in a previous Clause is 'Government of the Punjab'. I feel that the Governor is part of the Government and it can be possible, if not today, one day that the majority party decides on having a non political man as a Governor of the Province. The Governor uses two powers, one is on the advice of the Government *i.e.* the Cabinet, the other is his discretionary power. This point was suggested so as to avoid any introduction of politics into the University and to maintain the discipline on an independent basis. Therefore, we had requested the Hon'ble Minister

that although the Governor will be bound by their advice, it gives us a little satisfaction that a just and a fair Governor may intervene and avoid one-sided and unilateral decision, which can be against the interests of the University. As will be seen, in the past the word "Governor" has always been used and not the 'Government'. It is strange that the 'Government' is being brought in. I therefore, request the Hon'ble Minister to accept the amendment as was accepted by him yesterday.

مسٹر سپیکر : اپ سوال یہ ہے :

کہ چوھدری امان اللہ لک کی ترمیم میں جہاں لفظ ''سینٹ،، ہے اس کو لفظ ''گورنر،، سے تبدیل کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am afraid, Sir, as a protest now we back out of our agreement on this Bill and I will have to put all my amendments as I have put them. Otherwise they were all crossed.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم کا مقصد بڑا واضح ، صاف اور سیدھا ہے ۔ اس ضمن ۶ کے تحت تعلیمی اداروں کا جامعہ میں انضمام اور جامعہ کے اداروں کی حکومت کو منتقلی مقصود ہے ۔ اس دفعہ کے پیش نظر جامعہ کو بالکل اس اندھے حافظ کی طرح بنا دیا گیا ہے ۔ جس کو دیہاتوں میں عام طور پر بچوں کو پڑھانے کے لیے رکھا جاتا ہے ۔ نہ تو سینیٹ یا کوئی کونسل اس امر کی مجاز ہے کہ وہ کس ادارے کو اپنی تحویل میں لے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لک صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ، میں اس کو ویسے پڑھتا رہا ہوں ۔ اس وقت میں نے آپ کو آپ کی تقریر کے دوران ٹوکنا مناسب نہ سمجھا ۔ کلاز ۶ میں جہاں کہیں بھی ''گورنمنٹ،، کا لفظ ہے ، اس کو اگر ''گورنر،، میں تبدیل کر دیا جائے تو کیا یہ تمام جائیداد وغیرہ گورنر کی ذاتی بن جائے گی یا گورنمنٹ کی بن جائے گی ؟

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Governor is part of the Government.

Mr. Speaker : That is true.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : He has certain discretionary powers as well.

مسٹر سپیکر ۔ کیا liabilities وغیرہ گورنر کی ذاتی ہو جائیں گی یا گورنمنٹ کی ہو جائیں گی ؟

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : All actions are taken in the name of the Governor who is their Governor. I want the power to vest in him. He is to use dual powers, the discretionary and with the advice of the Government.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس دفعہ ۶ کے پاس ہو جانے کے بعد یہ جامعہ کو مفلوج کرنے کے مترادف ہے وہ کسی ادارے کو اپنی تحویل میں نہیں لے سکتی ہے ، اس میں حکومت کی منظوری اور حکومت کی بالا دستی بالکل مبینہ ہے ۔ نہ ہی ان اثاثوں پر اس کا کوئی کنٹرول ہے جو جامعہ کو منتقل کئے جا رہے ہیں ۔ اس کے بعد حکومت کو اس ضمن کے تحت ایسی بالا دستی ہوگئی ہے جس کے پیش نظر جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے جامعہ کو بالکل اس اندھے حافظ کی طرح بنا دیا گیا ہے کہ وہ صرف تعلیمی ماحول تک محدود رہ سکے جبکہ اس ضمن کے تحت ایک نہایت اہم قانون کی دفعہ ہم منظور کر رہے ہیں نوٹیفکیشن کے تابع اس ادارے کو جامعہ کی تحویل میں لینا یا اثاثوں کی منتقلی ، اور اس کے بعد ان کا کنٹرول ، تو میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ یہاں ''حکومت،، کے لفظ کا کیا جواز ہے ، یہ حکومت کو کون سا حق حاصل ہے جس کے پیش نظر جامعہ کے ان اثاثوں پر ، ان کی منتقلی پر لامحدود اختیارات دے دیے جائیں ۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ سینٹ ایک سپریم باڈی ہے ، یہ حق اس کو حاصل ہو ، بجائے حکومت کے یہ حق اس کو دیا جائے کہ وہ کس ادارے کو جامعہ کی تحویل میں لینے کا حکم نافذ کر سکے ۔ یا اس کے اثاثوں کو منتقلی کا حکم جاری کر سکے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ اس میں یہ بھی واضح ہے کہ حکومت ان اداروں کو اپنی تحویل میں بھی لے سکتی ہے ، ان اثاثوں کو کنٹرول کر سکتی ہے تو یہ سراسر ناانصافی

کے مترادف ہوگا ۔ اس لیے لفظ ''حکومت،، کو حذف کر دیا جائے ، سینٹ اگر رکھ لیا جائے تو یہ زیادہ موزوں اور مناسب ہوگا ۔ میں اس گزارش کے ساتھ جناب والا ، آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو وہ منظور فرما لیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اس کے بارہ میں سفارش کی ہے کہ ضمن ۶ میں لفظ ''حکومت،، جہاں کہیں بھی وارد ہو ۔ کی بجائے لفظ ''سینٹ،، ثبت کیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۱) کی سطر ۵ میں الفاظ ''حکومت،، اور ''سرکاری،، کے مابین الفاظ ''جامعہ کی ماقبل منظوری کے تابع،، ایزاد کیے جائیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved is : That in sub-clause (1) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the comma and the word "by" occurring in line 3, the words "subject to prior approval of the University and" be inserted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سید قابش الوری ۔

سید قابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ضمن ۶ کی تحتی ضمن ۱ میں کہا گیا ہے ۔

کسی دیگر قانون نوٹیفیکیشن معاہدہ اقرار نامہ یا دستاویز میں مندرج کسی امر نقیض کے باوجود حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے صوبے میں کسی

جگہ واقع کسی تعلیمی ادارے کا جامعہ میں انضمام
کر سکتی ہے یا جامعہ کے کسی انسٹی ٹیوٹ ادارے یا
شعبے کو حکومت کی تحویل میں لے سکتی ہے۔

جناب والا۔ یہ ضمن اس قدر خطرناک ہے اور اس کے تحت حکومت نے ایسے اختیارات حاصل کر لیے ہیں جن کے تحت کسی بھی ادارے کو یونیورسٹی میں مدغم کیا جا سکتا ہے یا خود یونیورسٹی کے کسی بھی ادارے کو حکومت اپنی تحویل میں لے سکتی ہے۔ جناب والا۔ ہم نے اس بل میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ یونیورسٹی اپنے معاملات میں آزاد اور خود مختار ہوگی اور اس سلسلہ میں اس کی تنظیم نو اس طرح سے کی جائے گی کہ وہ اپنے مقاصد اور معنویت کے اعتبار سے زیادہ جامع۔ زیادہ موثر اور زیادہ فعال ہو کر کام کر سکے گی۔ لیکن اس ضمن کے تحت حکومت نے جامعہ کے بنیادی اختیارات اور جامعہ کے اعلیٰ اختیاراتی اداروں اور ان کی اہمیت کو یکسر ختم کر دیا ہے جامعہ سے انضمام کے سلسلے میں ضروری اختیارات جو مسلمہ طور پر جامعہ کے پاس ہونے چاہیں۔ وہ بھی حکومت نے خود لے لیے ہیں۔ میری ترمیم یہ ہے کہ ''حکومت،، کے ساتھ ''یونیورسٹی کی ماقبل منظوری،، کے الفاظ ایزاد کر دئے جائیں تاکہ جس ادارے کو بھی یونیورسٹی سے ملحق کرنا یا مدغم کرنا مقصود ہو تو جامعہ کی اتھارٹیز مجوزہ شرائط کی بنیاد پر یہ فیصلہ کر سکیں کہ یہ ادارہ اس قابل بھی ہے یا نہیں کہ اس کو جامعہ میں مدغم کر دیا جائے۔ اگر یہ اختیارات جامعہ کی بجائے حکومت کو دے دیے گئے تو اس کا نتیجہ یہ مرتب ہوگا کہ یونیورسٹی کے ایسے ادارے جنہیں حکمران گروہ اپنے مخصوص سیاسی یا جماعتی مفادات کے لیے ضروری سمجھے گا انہیں براہ راست اپنی تحویل میں لے سکے گا۔ یا اس کا خیال کیے بغیر کہ وہ اختیارات کا یہ استعمال جامعہ کی روایات، جامعہ کی اقدار اور جامعہ کی ضروریات سے ہم آہنگ ہے یا متصادم؟ اس لیے یہ اختیار بالخصوص جامعہ کو ہونا چاہیے اور اس امر کی منظوری اسی سے لازماً حاصل کرنی چاہیے کہ کسی بھی ادارے کو اس میں شامل کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ یا کسی بھی ادارے کو اس سے الگ کرکے حکومت اپنی تحویل میں لے یا نہ لے۔

جناب والا۔ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ یونیورسٹی کے خالصتاً فنی معاملات کو طے کرنے کے لیے یونیورسٹی ہی کے اعلیٰ ترین ادارے اس کام کے لیے

مخصوص نوعیت کی مہارت رکھتے ہیں ۔ تجربہ رکھتے ہیں اور اسی کی روشنی میں فیصلے صادر کیا کرتے ہیں ۔ اس لیے یونیورسٹی کے سلسلے میں یہ بات از حد ضروری ہے کہ یہ اختیارات بھی جامعہ کو دیے جائیں کہ وہ کسی بھی ادارے کو اپنے ساتھ شریک کر سکے یا کسی بھی ادارے کو اپنے سے الگ کرنے کا فیصلہ کر سکے ۔ جناب والا ۔ اگر یہ ترمیم منظور نہ کی گئی تو یہ اندیشہ موجود رہے گا کہ حکومت بہت سے ایسے اداروں کو جو تعلیمی اعتبار سے ضروری اہلیت نہیں رکھتے ۔ یا اپنی کارکردگی کے اعتبار سے فنی معیار پر پورے نہیں اترتے یا پھر خالصتاً تجارتی یا سیاسی مقاصد کے لیے قائم کئے جاتے ہیں زبردستی جامعہ میں مدغم کر دے ۔ تو اس طرح سے جناب والا نہ صرف یہ کہ جامعہ کا اجتماعی تعلیمی معیار تعلیمی انفرادیت اور علمی امتیاز متاثر ہوگا بلکہ جامعہ پر بلا وجہ ناواجب مالی ذمہ داریاں بھی عائد ہو جائیں گی ۔ لہذا میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے اور مہارت تجربہ اور صلاحیت کی بنیاد پر اس اختیار کا استعمال جامعہ کی منظوری کے ساتھ ہونا چاہیے تاکہ کوئی ایسا غلط فیصلہ نہ ہو سکے جس سے نہ صرف یہ کہ جامعہ کا معیار متاثر ہو بلکہ حکومت کی بھی بدنامی اور رسوائی کا موجب بن جائے ۔

جناب والا ۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ پاکستان کے بعض تعلیمی اداروں کے معیار سے متعلق بیرونی ممالک میں بعض بڑے اہم اعتراضات کئے جا رہے ہیں بالخصوص میڈیکل کالجز کے سلسلے میں باہر کی یونیورسٹیوں نے یہ موقف اختیار کر لیا ہے کہ پاکستان میں چونکہ یہ ادارے اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے طلبا اور اساتذہ کا وہ وقار اور نصاب تعلیم کا وہ معیار برقرار نہیں رکھ سکے ہیں جن کی وجہ سے انہیں دوسری یونیورسٹوں میں recognise کیا جاتا ہے ۔ اس لیے وہ ان کالجوں کے طلبا کی ڈگریوں کو recognise نہیں کریں گے چونکہ انہیں یہاں ایسی concessions دے دی گئی ہیں جن کی بنا پر ان کے تعلیمی معیار اور میڈیکل experience کی سطح کم تر ہو کر رہ گئی ہے ۔ تو جناب والا اگر جامعہ پنجاب میں بھی اس قسم کے اداروں کو شامل کر دیا گیا جو اپنی اہلیت اور صلاحیت کے اعتبار سے مجوزہ فنی معیار پر پورے نہیں اترتے تو لازماً جامعہ کی جو تعلیمی انفرادیت ہے وہ بھی دوسرے ممالک میں اور خود اس ملک میں متاثر ہوگی اور

اس کی بدنامی کا باعث بنے گی ۔ اور ہم اس مقدر طور ممتاز یونیورسٹی کے لیے اس قسم کی رسوائی اور اس قسم کی بدنامی کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے ۔

میں ان الفاظ کے ساتھ یہ بھی اضافہ کر دینا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی دفعہ اور کلاز کسی بھی یونیورسٹی بل میں موجود نہیں ہے ۔ اس سے پہلے دوسری کلاز پر بحث کے دوران ہمارے وزیر تعلیم بارہا یہ کہتے رہے ہیں کہ یہ ایسی کلاززہیں جو تمام یونیورسٹی بلوں اور آرڈیننسوں میں موجود رہتی ہیں لیکن زیر بحث کلاز ایک ایسی کلاز ہے جو صرف اور صرف پنجاب کی یونیورسٹی کے بل میں خاص طور پر رکھ دی گئی ہے ۔ نہ یہ فرنٹیئر یونیورسٹی کے ایکٹ میں ہے اور نہ کراچی یونیورسٹی کے ایکٹ میں ۔ مجھے شبہ ہے کہ یہاں یہ کلاز صرف اس لیے رکھی جا رہی ہے تاکہ اس کے تحت بعض مخصوص سیاسی مقاصد کی تکمیل کی جا سکے اور بعض ایسے اداروں کو قبضے میں لیا جا سکے جن کو موجودہ حکمران اپنے لیے اور اپنے سیاسی مستقبل کے لیے خطرناک سمجھتے ہیں ۔ یا وہ ایسے اداروں کو اپنی تحویل میں لے سکیں جو ان کے مقاصد کے لیے ان کی سیاسی مطلب براری کے لیے کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ اس کلاز کے لیے ایک الگ ہنگامی قانون بھی جاری کیا گیا ہے ۔ اس ایوان کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے اسی کلاز کے لیے ایک الگ آرڈیننس گورنر صاحب کی طرف سے نافذ کیا گیا ۔ جس میں کہا گیا کہ یہ اختیار حکومت کو خاص طور پر حاصل ہوگا ۔ جناب والا ۔ اس سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ اس کلاز میں جو مقاصد کارفرما ہیں وہ اگر حقیقی ہوتے ، اگر وہ مخلصانہ ہوتے ، اگر وہ دیانتدارانہ ہوتے تو اس بل ہی میں یا اس آرڈیننس میں پہلے سے یہ کلاز موجود ہوتی ۔ لیکن اس آرڈیننس کو خاص طور پر اس لیے نافذ کیا گیا ہے کہ ایک نئے ادارے کو اپنی تحویل میں لینا مقصود ہے ۔ میں جناب کی وساطت سے یہ بھی انکشاف کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کلاز کو منظور کرا کر ''جامعہ پنجاب کے انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ'' کو اپنی تحویل میں لینا چاہتی ہے اور صرف اسی مقصد کے لیے خاص طور پر اس کلاز کا اضافہ کیا گیا ہے اور ایک الگ آرڈیننس کیا گیا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ معزز ممبر کی تقریر relevant نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں بڑے غور سے سن رہا ہوں ۔ جب بھی وہ irrelevant ہوں گے انہیں اشارہ کر دیا جائے گا ۔

مسٹر محمد حنیف لارو ۔ لیکن جناب والا وہ repetition تو کر رہے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید نابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ ضمن ۶ کو ایک آرڈیننس کے ذریعے نافذ کرنے کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کے ایک اہم تحقیقی شعبے کو گورنمنٹ اپنی تحویل میں لے لے ۔ اور وہاں ایک ایسے شخص کو مقرر کر دے جو کسی وجہ سے اس کے لیے اہمیت رکھتا ہے تاکہ وہ حکومت کے ایک خاص نمائندے کی حیثیت سے وہاں کسی خاص کام پر متعین کیا جا سکے ۔ اس مقصد کے لیے جناب والا نہ صرف یہ کہ یونیورسٹی کی تمام روایات کو ختم کیا جا رہا ہے اور ایسی کلاز نافذ کی جا رہی ہے جس کے تحت حکومت کو مارشل لا کے اختیارات حاصل ہو جائیں گے اور وہ جامعہ کے شعبے کو جامعہ کی منظوری کے بغیر جامعہ کے چانسلر کی منظوری کے بغیر ــ جامعہ کے وائس چانسلر کی منظوری کے بغیر ، جامعہ کے سینٹ کی منظوری کے بغیر اپنی تحویل میں لے سکے گی ۔ غرضیکہ اس ضمن کے پیچھے جو مقصد کارفرما ہے وہ کسی طرح بھی نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے ۔ حکومت واضح طور پر ایک سیاسی انتقامی کارروائی کرنا چاہتی ہے اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے جامعہ کے اختیارات کو بے جا طور پر استعمال کرنا چاہتی ہے جسے کسی طور پر بھی قبول نہیں کیا جا سکتا اور نہ ایسا کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔ جامعہ بنیادی طور پر اگر ایک خود مختار ادارہ ہے تو اس کو اختیار ہونا چاہیے کہ وہ کسی بھی ادارے کو اپنے ساتھ شامل کر سکے یا اپنے کسی بھی ادارے کو خود سے الگ کر سکے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس سے درخواست کروں گا کہ میری اس اہم ترمیم کو قبول کر لیا جائے تاکہ وہ شکوک و شبہات اور اندیشے جو اس وقت لوگوں کے ذہن میں ہیں کلیتہً دور ہو سکیں ۔ شکریہ

حاجی محمد سیف اللہ خان (رحیم یار خان ــ ۱) ۔ جناب والا ۔ جہاں تک ان

اندیشوں اور شکوک و شبہات کا تعلق ہے میرے فاضل دوست کے نہایت فصیح و بلیغ انداز میں جس کا اثر بالکل نہیں ہونا فرما دیا ہے ۔ میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ یہ کلاز ایک ایسے طریقہ پر اس بل میں رکھی گئی ہے جس نے اس سارے بل کا ایک پورا باب چھین لیا ہے کہ اگر آپ غور سے دیکھیں تو یہ کلاز جو انتہائی سیدھے سادے انداز میں اور نہایت سادگی سے پیش کی گئی ہے اور چند الفاظ پر مبنی ہے اس لیے اس بل کا سالم باب ششم جس کا تعلق تعلیمی اداروں کے جامعہ سے الحاق ہے ختم کرکے رکھ دیا ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک طرف تو ایک سالم باب جس میں ۳۴ سے ۳۸ کلاززز تک صرف اسی چیز کے لیے ہیں کہ جامعہ کے ساتھ اداروں کا الحاق کس طریقے سے ہوگا ۔ انضمام کس طریقے سے ہوگا ۔ اخراج کس طریقے پر ہوگا ۔ اس میں تمام تر اختیارات سینٹ ۔ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ اور Academic Council کو فرداً فرداً دیے گئے ہیں ۔ ابھی تک یہ اختیارات سینٹ کو دیے گئے ہیں جس کو اپیلنٹ اتھارٹی بھی بنا دیا گیا ہے ۔ ایک تو آپ اس کو تمام تر اختیارات پورے باب کے ذریعے سے دے رہے ہیں اور یونیورسٹی کو خود مختار تسلیم کر رہے ہیں وہ جس ادارہ کا چاہے اپنے ساتھ اس کا الحاق منظور کرے جس ادارے کو چاہے وہ اس کا اخراج کر دے ۔ دوسری طرف آپ اس کلاز کے تابع وہ تمام تر اختیارات جامعہ سے چھین کر گورنمنٹ کو دے رہے ہیں کہ بغیر جامعہ کی منظوری کے ، بغیر جامعہ کے مشورے کے ، بغیر جامعہ کی رضامندی کے گورنمنٹ جس انسٹیٹیوٹ کو چاہے جامعہ کے ساتھ نتھی کر دے چاہے اس کی requirements پوری ہوتی ہوں ، چاہے requirements پوری نہ ہوتی ہوں ۔ وہ جس انسٹیٹیوٹ کو چاہے جامعہ سے الگ کر دے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یونیورسٹی کی تاریخ میں ایسی مثالیں تو ضرور ملتی ہیں کہ دوسرے اداروں کا یونیورسٹی کے ساتھ الحاق ضرور ہوتا ہے مگر ایسی مثالیں دنیا کی کسی یونیورسٹی کی تاریخ میں نہیں ملتیں کہ گورنمنٹ یونیورسٹی سے بغیر اس کی رضامندی سے کوئی ادارہ چھین لے جن کا واضح طور پر اس یونیورسٹی سے الحاق ہو چکا ہو ۔ یہ قانونی سقم ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں جو کچھ ہم نے یونیورسٹی کو دینا ہے اور ابھی دیا نہیں وہ دینے سے پہلے

اس سے دوسرے ہاتھ سے لے لیا ہے۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): Point of order. Sir, The learned member is indulging in repetition and irrelevant speech. Therefore, I move that the question may now be put. The clause has already been discussed at length,

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ ایک باب جس کے تحت تمام تر اختیارات ہم نے دیے وہ جس وقت زیر غور آئے گا اس کے بعد اس وقت جب یہ کلاز ۹ منظور کر چکے ہیں جس میں تمام اختیارات گورنمنٹ کو دے دیے ہیں تو کیا اس بات کو منظور کرنے کا اس اس بات کو بل میں شامل کرنے کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے اس کلاز کو منظور کر لیا تو یونیورسٹی کے ساتھ اس سے بڑی اور کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی ۔ کوئی ظلم نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ مشاہدہ ہمارے سامنے ہے پہلا یونیورسٹی آرڈیننس کا حشر ہمارے سامنے ہے ۔ طلبا کا رد عمل ہمارے سامنے ہے ۔ آپ سب جانتے ہیں کہ یونیورسٹی ایک مقدس ادارہ ہے یہ تعلیمی ادارہ ہوا کرتی ہے اس کو ہمیشہ سیاسی شعبدہ بازوں سے ۔ سیاسی مداخلتوں سے سیاسی کارفرمائیوں سے الگ اور پاک رکھنا چاہئے اور اس کلاز کے پاس ہو جانے سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ یونیورسٹی کی خود مختاری میں یونیورسٹی کی آزادی میں براہ راست مداخلت کر رہے ہیں ۔ اس کے تحت آپ جب چاہیں گے گورنمنٹ جب بھی چاہے گی دخل اندازی کرے گی زیادہ سے زیادہ آپ یہ صفائی دے سکتے ہیں کہ ہم اس کو استعمال نہیں کریں گے ۔ ہم اس کا غلط استعمال نہیں کریں گے ۔ ہم اس کو نیک نیتی سے استعمال کریں گے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے . . . گنتی کی گئی . . . کورم پورا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہی کہہ رہا تھا کہ میرے فاضل دوست جناب وزیر تعلیم زیادہ سے زیادہ یہی کہیں گے کہ ہم اس کلاز کو غلط استعمال نہیں کریں گے ۔ ہم اس کو نیک نیتی سے استعمال کریں گے ۔ میں یہ کہوں گا کہ اس چیز کی ضمانت کیا ہے کہ آپ مستقل طور پر جناب تعلیم رہیں گے یا یہ

حکومت مستقل طور پر اس صوبہ میں رہے گی ۔ آپ ایسی کلاززز ، ایسے اختیارات کیوں پاس کرتے ہیں جن کا غلط استعمال کیا جائے ۔ جس سے بے اعتمادی پیدا ہو ۔ جامعہ کی خود مختاری متاثر ہو اور اس کی آزادی پر حرف آئے ۔ آپ جامعہ کو ایک طرف الحاق کے سلسلے میں ، انضمام کے سلسلے میں ، affiliation کے سلسلے میں اور اداروں کے اخراج کے سلسلے میں خود مختار مان رہے ہیں دوسری طرف جب آپ گورنمنٹ کو یہ اختیارات دے رہے ہیں تو اس کے ساتھ یہ بہت زیادتی کر رہے ہیں ۔ اس میں کوئی شرائط بھی آپ عائد نہیں کر رہے کہ کن شرائط کے تابع گورنمنٹ ان کے اخراج کو منسوخ کر سکتی ہے ۔ کن شرائط کے تابع گورنمنٹ ان اداروں کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہے ۔ کن شرائط کے تابع وہ اپنے ساتھ نتھی کر سکتی ہے ۔ جب ایک چیز آپ نے مبہم سی رکھی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں اس میں آپ کا motive ۔ اس میں آپ کی نیت قطعاً درست نہیں ہے ۔ اور وہ آپ نے اس کلاز میں دینے کے بعد یہ ثابت کر دیا ہے کہ یونیورسٹی کو قطعاً کوئی اختیار باقی نہیں رہا کہ وہ ان اداروں کا الحاق یا ان اداروں کی تنسیخ اپنی مرضی اور اپنی صوابدید پر کر سکتی ہے اور وہ یونیورسٹی کی بہبود اور یونیورسٹی کی good working کو مد نظر رکھ سکے ۔ جبکہ تمام اختیارات اس آرڈیننس کے تحت آپ نے اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں استدعا کروں گا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یونیورسٹی مقدس ادارہ رہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسکے ساتھ طلبا کا اعتماد وابستہ رہے تو از راہ کرم اس کلاز کو واپس لیجیے ۔ اس کلاز کو ختم کیا جائے اور ہماری ترامیم کے مطابق گورنمنٹ کو ہمیشہ اختیارات اس وقت دیے جائیں جب وہ جامعہ سے مشورہ کر لے ۔ اس میں آپ سینٹ شامل کر دیں تاکہ گورنمنٹ اپنے اختیارات کا غلط استعمال نہ کر سکے اور اس کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال نہ کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مسودۂ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ
برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی قسم

ضمن (۱) کی سطر ۵ میں الفاظ "حکومت" اور "سرکاری" کے مابین الفاظ "جامعہ کی ماقبل منظوری کے تابع" ایزاد کئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۲) کے پیرا (ب) کی سطر ۵ ، ۶ میں الفاظ اور "تعین" اور "حکومت" کے مابین الفاظ "جامعہ یا" ایزاد کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (*b*) of sub-clause (2) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, between the words "as" and "Government" occurring in line 7, the words "the University or" be inserted.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۲) کے پیرا (ب) میں کہا گیا ہے کہ "ایسے تعلیمی ادارے انسٹی ٹیوٹ یا شعبے کے معاملات کے سلسلے میں کسی بھی حیثیت سے تمام اشخاص ایسی شرائط اور قواعد پر جن کا تعین حکومت کرے ۔ حکومت یا جامعہ جیسی بھی صورت ہو کے تحت خدمات سر انجام دینے کے لیے منتقل ہو جائیں گے" ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان میں کورم پورا ہے ۔ اس وقت ایوان میں تقریباً ۷۰ ارکان موجود ہیں ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ جو حاؤس میں کورم کی توبت ہو رہی ہے

اس کو روکا جا سکتا ہے یا نہیں۔

مسٹر سپیکر۔ کورم اپنی مرضی سے آتا ہے۔ کبھی آتا ہے کبھی نہیں آتا۔ یہ کورم کی اپنی مرضی ہے۔

سید نایش الوری۔ جناب والا۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ "ایسی شرائط و قواعد جن کا تعین حکومت کرے۔ حکومت یا جامعہ جیسی بھی صورت ہو کے تحت خدمات سرانجام دینے کے لیے منتقل ہو جائیں گے مگر شرط یہ ہے کہ ایسی شرائط و کوائف ان شرائط و کوائف کے مقابلہ میں جو جامعہ یا حکومت کی ان خدمات منتقل کئے جانے سے فوراً قبل ان کے سلسلے میں اطلاق پذیر تھی کم سہولت بخش نہیں ہوں گے"۔ جناب والا۔ اس ضمن کے اس حصہ کے پڑھنے سے بالکل واضح طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ لفظ "تعین کے بعد" "جامعہ یا" کے لفظ کس طرح سے رہ گئے ہیں۔ اس لیے کہ اس کے بعد اسی مقصد کو مزید وضاحت سے بیان کرنے کے لیے جتنے الفاظ استعمال کئے گئے اس میں "جامعہ یا حکومت" کے الفاظ موجود ہیں۔ جناب والا۔ اس کلاز کے تحت متعلقہ تمام اشخاص پر شرائط ملازمت کے نفاذ اور آئندہ اس کی تطبیق کی وضاحت کی گئی ہے لیکن یہاں یہ اختیار کلی طور پر حکومت کو دے دیا گیا ہے کہ وہ ان ملازموں کی شرائط متعین کرے حالانکہ وہ ملازمین بنیادی طور پر جامعہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور حکومت کے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں یہ اضافہ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ حکومت کے ساتھ جامعہ کو بھی یہی اختیار دیا جائے تاکہ دونوں طرف کے ملازمین کو دونوں قسم کی شرائط اور کوائف کے اطلاق سے پورے طور پر سہولت حاصل کرنے کا موقع مل سکے۔ جناب والا۔ اگر آپ اس ضمن پر نظر ڈالیں گے تو خود اس بات کو محسوس کریں گے کہ پہلے جملے کے بعد جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کا مقصد بھی یہ ہے کہ تمام متعلقہ اشخاص حکومت اور جامعہ دونوں کو کسی بھی صورت میں خدمات سر انجام دینے کے لیے منتقل ہو جائیں گے۔ تو یہاں بھی حکومت اور جامعہ کے الفاظ موجود ہیں اور اس کے بعد جو proviso (جملہ شرطیہ) موجود ہے اس میں بھی جامعہ یا حکومت کے الفاظ موجود ہیں۔ تو اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کسی غلط فہمی کی وجہ سے یہاں پر "جامعہ یا" کے جو ضروری الفاظ تھے ،،

وہ گئے ہیں کیونکہ اس طرح سے جامعہ کے اختیارات بھی اور اس کے شرائط اور کوائف بھی حکومت کو منتقل ہو گئے ہیں جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ جامعہ کے جو ملازمین ہیں انہوں نے ان شرائط اور کوائف پر ملازمتیں کی ہیں جو ملازمت کے وقت نافذ تھے۔ موجودہ صورت میں اس بل کے ذریعے وہ شرائط اور کوائف بے حد متاثر ہوں گے اور ان ملازمین کا حال اور مستقبل دونوں اندیشوں کا شکار ہو جائے گا۔ اس لیے میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ میری اس ضروری، اہم اور سادہ سی ترمیم کو قبول کر لیا جائے تاکہ یہ پورا پیراگراف نہ صرف معنویت اور مقصدیت کے اعتبار سے ہم آہنگ ہو سکے بلکہ ملازموں میں جو خوف اور اندیشے کی فضا پیدا ہو گئی ہے اور شکوک و شبہات ان کے ذہنوں میں جنم لے رہے ہیں ان کا بھی خاتمہ ہو سکے۔ میرے خیال میں اس طرح سے نہ صرف یہ ایک غلطی دور ہو جائے گی بلکہ کلاز کا یہ پورا زیادہ جامع، زیادہ واضح اور زیادہ غیر مبہم ہو جائے گا۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ انقلابی دور اور انقلابی حکومت ہے اور یہاں جو معزز اراکین ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں وہ اور ہم ایک خاص پروگرام لے کر آئے ہیں لیکن ہم لکیر کے فقیر نہیں ہیں۔ اگر کوئی چلے کا تعلیمی سسٹم چل رہا ہے تو ہم اس کو بدلنا چاہتے ہیں اور یہ میں کچھ apologetically نہیں کہہ رہا ۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ۔ جب تک ہمیں عوام کی اور معزز ارکان کی تائید حاصل ہے اس وقت تک ہم محکموں میں اور شعبہ تعلیم میں بھی زبردست تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں تو ہم یہ کوئی apologetically نہیں کہہ رہے بلکہ ہم اس ملک میں عظیم تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں اور وہ تبدیلی اگر حکومت نہیں لائے گی تو اور کون لائے گا ؟ مختصر طور پر میرا یہ جواب ہے۔

جناب والا ۔ ایک معزز رکن نے affiliation اور integration میں confuse کیا ہے ۔ پتہ نہیں کہ ان دونوں کے معنی ایک ہیں یا اردو ترجمہ ایک ہی بنتا ہے۔ لیکن affiliation کا اختیار یونیورسٹی کو پورا ہے۔ موجودہ کلاز جو ہے وہ integration سے متعلق ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودۂ قانون جیسا کہ اس کی مجلس قائمہ برائے تعلیم

نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۲) کے
پیرا (ب) کی سطر ۵، ۶ میں الفاظ "تعین" اور
"حکومت" کے مابین الفاظ "جامعہ یا" ایزاد کئے
جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ
برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن
(۳) کو حذف کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :
That sub-clause (3) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, be deleted.

Minister for Education : I oppose it, Sir.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آج معلوم نہیں کہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اس موڈ میں ہیں کہ ہر مفید کلاز کی مخالفت کرتے جاتے ہیں ۔ اس ترمیم کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یونیورسٹی کو خود مختار ادارہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ اختیارات خود یونیورسٹی کے سینٹ ۔ اس کے سنڈیکیٹ ۔ اس کے اراکین اور کارفرما جتنے بھی ہیں ان کو ہونے چاہیں لیکن جناب والا ۔ وہ انقلابی ہیں ۔ انقلابی تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں ۔ جو کچھ اس وقت ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے اس میں انقلاب کی ایک ہی صورت ہمیں نظر آئی ہے کہ اس قانون کو لائل پور کا گھنٹہ گھر بنا دیا گیا ہے ۔ جس طرف سے دیکھیں حکومت درمیان میں نظر آ جاتی ہے ۔ عرض یہ کرنا تھا کہ جہاں دوسری جگہوں پر انہوں نے جامعہ کو بھی اختیارات دیے ہیں ۔ concrete powers دی ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی اختیارات دیے گئے ہیں ۔ اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں حکومت کے ساتھ جامعہ کو بھی وہ اختیارات تفویض کئے جائیں تا کہ جامعہ بھی اپنا initiative لے کر کوئی فیصلہ کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لنک ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں مزید اضافہ اپنے قائد کے بعد یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں قاتل کو جج بنا دیا گیا ہے ۔ اس سے قبل بھی جیسا کہ ہماری گزارشات کو نظر انداز کیا گیا ہے اور نظر انداز کرنے کا مصمم ارادہ میرے فاضل دوست نے کر رکھا ہے ۔ ہم پھر بھی گزارش کر چکے ہیں کہ حکومت کو ایک فریق یا پارٹی نہ بنایا جائے اور جامعہ کی ایک آزادانہ حیثیت برقرار رکھی جائے ۔ اب اس ضمن ۶ کے پیش نظر نوٹیفکیشن ہوتا ہے ملازمین کی services تحویل میں لی جاتی ہیں ۔ ان کی مراعات کا فیصلہ اس نوٹیفکیشن کے ذریعے حکومت نے کرنا ہے ۔ ان اثاثوں کو اپنی تحویل میں لینا ہے ۔ ان اداروں کو اپنی تحویل میں لینا ہے اور اس کے بعد اپیل کا فیصلہ بھی خود ہی سننا ہے ۔ یہ چیز کسی قانون میں نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے ان فاضل دوستوں سے پر زور اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کسی قسم کا انقلاب نہیں ہے کہ ایک قاتل کو جج بنا دیا جائے اور وہ خود ہی اپنے فیصلے کے خلاف اپیلیں بھی سنے ۔ چونکہ پہلی ضمن میں ذیلی ضمن (۲) کے پیش نظر حکومت ایک پارٹی ہے ۔ ایک محرک ہے اور ایک فریق ہے اور فریق بھی بڑی ایک میجر قسم کی ہے ۔ وہ ان اشخاص کی اپیلیں بھی خود سنتی ہے ۔ جن کی grievances حکومت کے نوٹیفکیشن یا حکومت کی کارکردگی کے پیش نظر اس سے عمل میں آئیں گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قانون کے ساتھ ایک مذاق ہے ۔ بنیادی اصولوں کے ساتھ ایک مذاق ہے ۔ میں جناب کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ قانون کا اس طرح سے مذاق نہ اڑایا جائے قاتل کو جج کی کرسی پر بٹھانے سے پہلے غور کر لیا جائے ۔ یا تو "حکومت" کا لفظ وہاں سے حذف کر دیا جاتا ۔ اگر وہ نہیں کیا گیا تو کم از کم اس کے بعد اپیل کا حق تو کسی سپریم اتھارٹی کو دے دی جائے ۔ چونکہ حکومت ایک فریق ہے اس لیے حکومت کے خلاف اپیل سننے کا حق کسی اور کو ہونا چاہیے ۔ اس لیے میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ لفظ "حکومت" کو حذف کیا جائے ۔ یہ بنیادی قانون اور بنیادی حقائق کے پیش نظر غلط اور بالکل بے بنیاد ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ

برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی تحتی
ضمن (۳) کو حذف کر دیا جائے۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۳) کی سطر ۲ اور ۳ میں دو مرتبہ وارد ہونے والے لفظ ''حکومت'' سے قبل ''جامعہ یا'' ایزاد کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :
That in sub-clause (3) of Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, before the word "Government" occurring twice in lines 2 and 3, the words "the University or the" be inserted respectively.

Minister for Education : I oppose it Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ضمن ۶ کی تحتی ضمن ۳ میں کہا گیا ہے کہ ''تحتی دفعہ ۲ کے جملہ شرطیہ کے تحت پیدا ہونے والے کسی سوال کے سلسلے میں حکومت سے رجوع کیا جائے گا اور ایسے سوال پر حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا ۔''

جناب والا ۔ شرائط ملازمت جامعہ اور حکومت کے ملازمین سے متعلق ہیں اور اس سے پہلے جملہ شرطیہ میں جامعہ اور حکومت دونوں کی رائے کو اس سلسلے میں ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے ۔ لیکن اس کی ذیلی کلاز ۳ میں جامعہ کو نظر انداز کرکے صرف حکومت کو اختیارات کلی عطا کر دیئے گئے ہیں ۔ میں نے جیسے کہ پہلے بھی گزارش کی ہے ملازمین کے سلسلے میں اور ان کی شرائط کار کے سلسلہ میں یہ دو الگ الگ فریق کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ جامعہ الگ فریق ہے اور حکومت الگ فریق ! ان کے الگ شرائط کار ہیں اور حکومت کے الگ شرائط کار ہیں ۔ مگر جہاں اس دفعہ کے ذریعے اور اس کلاز کے تحت جامعہ کے

ملازمین کو پہلے سے جو تحفظات میسر تھے اور جو سہولتیں اور مراعات حاصل تھیں یا جن شرائط کار کے تحت انہوں نے ملازمت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا تھا اب انہیں یکسر ختم کیا جا رہا ہے اور ملازمین کو نئی مراعات دینے کی بجائے پہلی رعائتوں اور سہولتوں سے بھی محروم کیا جا رہا ہے نہ صرف یہ کہ یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ ان کی شرائط کار حکومت خود متعین کرے گی بلکہ یہ اختیار بھی دیا جا رہا ہے ۔ کہ اس سلسلے میں جو بھی سوال پیدا ہوگا ۔ جو بھی اپیل کی صورت ہوگی جو بھی تنازعہ کھڑا ہوگا اس سلسلے میں بھی حکومت ہی سے رجوع کیا جائے گا جامعہ سے اس سلسلہ میں کسی قسم کی مشاورت کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جائے گی ۔ اور حکومت ہی کا فیصلہ حرف آخر کا درجہ رکھے گا ۔ ایسی صورت میں ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ۔

وہی قاتل ، وہی شاہد وہی منصف ٹھہرے
اقربا میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر ۔

جناب والا ۔ جس طرح ضمن ۶ کی تحتی ضمن ۲ کے پیرا (ب) میں جامعہ اور حکومت کو جملہ شرطیہ میں لازم و ملزوم قرار دیا گیا ہے اس طرح سے اس تحتی ضمن ۳ میں بھی جامعہ یا حکومت کے الفاظ ایزاد کرکے ان دونوں ذیلی کلازوں کو معنوی اور مقصدی اعتبار سے ہم آہنگ بنا دیا جائے تو یہ ابہام اور الجھن ختم ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ذیلی کلاز (۳) جو کلاز ۶ کا حصہ ہے یہ ان غریب ملازمین سے متعلق ہے جنہیں یا تو چکی کی طرح پھرنا پڑے گا یا پھر چکی کی طرح پسنا پڑے گا ۔ اگر انہیں جامعہ سے حکومت کی طرف منتقل کر دیا جائے یا حکومت کی طرف سے جامعہ میں منتقل کر دیا جائے تو اس میں بجائے اس کے کہ انہیں ضمانت دی جاتی کہ ان کی شرائط ملازمت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی اس میں ایک ایسا ابہام پیدا کر دیا گیا ہے اور ایک ایسی پیچیدگی سامنے رکھ دی گئی ہے کہ حکومت جس ملازم کے ساتھ چاہے جس سے انتقام لینا چاہے ۔ جس شخص کو تباہ و برباد کرنا چاہے اس کے لیے کوئی دیر نہیں لگے گی ۔ اور اس ملازم کے لیے کوئی

چارہ کار نہیں ہے کہ وہ سر تسلیم خم نہ کرے ۔ جناب والا ۔ یہ انصاف اور جمہوریت کے تقاضوں کے قطعی طور پر منافی ہے ۔ ان ملازمین کو جو جب تک آپ کے زیر اثر رہیں ان کو وہ تمام حقوق و مراعات حاصل ہونی چاہئیں جو سروسز کے کسی بھی شخص کو حاصل ہیں ۔ اس کی اگر کسی بھی شکل میں کوئی حق تلفی ہو تو وہ ٹریبونل میں بھی جا سکتا ہے ۔ کورٹ میں بھی جا سکتا ہے عدالتوں کا دروازہ بھی کھٹکھٹا سکتا ہے لیکن جامعہ کا ایک ملازم جو جامعہ میں جانے سے پہلے آپ کے زیر اثر تھا آپ کے ہی ماتحت تھا ۔ آپ ہی کے ادارے میں کام کرتا تھا اس کو محض اس لیے یہ سزا دی جائے کہ آپ نے اس ادارہ کو جامعہ میں منتقل کر دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب وہ سٹیج گزر چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ حکومت کو اختیارات کلی طور پر نہیں دینے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حکومت یا یونیورسٹی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں حکومت کو لے رہا ہوں ۔ اس لیے جو ادارہ حکومت سے یونیورسٹی کے پاس جائے اس کے اختیارات حکومت کے پاس رہیں اور جو ادارہ یونیورسٹی سے حکومت کے پاس آئے اس کے اختیارات یونیورسٹی کے پاس رہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں آپ کا کام ہلکا کر رہا ہوں ورنہ سالم کلاز کو دھرانا پڑتا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ آپ کلاز کو رکھنے کی بجائے ان کے انہی قوانین اور قواعد کا اطلاق رکھیں اس سے ایک ملازم جو جامعہ کے پاس ہے اس پر جامعہ کے قوانین کا اطلاق ہوگا اور جب ایک ملازم آپ کے پاس آتا ہے تو اس کا اطلاق آپ کے پاس ہوگا ۔ ہر دو صورتوں میں اس کے ساتھ جو بھی حق تلفی پیدا ہو یا کسی قسم کی زیادتی ہو اس کے لیے انصاف کے آپ دروازے کھلے رکھیں جو آپ کے

دوسرے ملازمین کے لیے کھلے ہیں ۔ وہ چاہیں تو Appellate Tribunal کے پاس جا سکیں ۔ وہ چاہیں تو سول کورٹ کے پاس جا سکیں ۔ وہ چاہیں تو جس ادارہ سے آپ کے مستقل ملازمین اپنی داد رسی حاصل کر سکتے ہیں اسی ادارہ میں وہ بھی اپنی داد رسی کر سکیں ۔ اس طرح حکومت کو یہ اختیارات دے کر کہ وہ جس طرح چاہے کرے ۔ انصاف کے خلاف ہے ۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ اس سے کم نہ ہو اور اس کے بعد آپ حکومت کے فیصلے کو حتمی قرار دے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ سراسر ظلم اور زیادتی ہوگی ۔

اسپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۳) کی سطر ۳ اور ۴ میں دو مرتبہ وارد ہونے والے لفظ ''حکومت،، سے قبل بالترتیب الفاظ ''جامعہ یا،، ایزاد کئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود کی طرف سے ایک ترمیم آئی ہے ۔ یہ بعینہ میاں خورشید انور کی ترمیم نمبر ۱۵ جیسی ہے ۔ ایوان اس کو نامنظور کر چکا ہے ۔ یہ پیش نہیں ہوسکتی ۔

اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۶ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it, Sir, and I am going to speak for two days.

Mr. Speaker : You can take two days. I don't mind that. So long as you are relevant I am not going to interrupt the Hon'ble member.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I was very pleased to hear the Hon'ble Minister for Education stating the fact that he is bringing revolutionary system in education. I agree that it is needed, because it was the faulty system of the universities, the faulty system of the education itself on account of which this country stands divided. This ideological State

should have ensured a curriculum and recruitment of staff who basically believed in the ideology of the State because only on the ideology of the State this country could exist and could survive. If it is for the purpose that this Government should empower itself, arrogate to itself certain powers to give the true sense of direction to the nation which it lost track of, then it would be a very welcome step, but the bill Mr. Speaker as we read.....

Mr. Speaker : Let us restrict ourselves to this clause and not to the Bill.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am restricting myself to the clause as a whole.

Mr. Speaker : No, you are not. I would appreciate if I don't have to repeat it again. It is now five to six minutes that you are speaking and you have not yet touched the clause so far.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, may I then seek the relevancy to these clauses.

Mr. Speaker : The clause which is under discussion and not the bill.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, I am not discussing the bill. It is all the appointment of the staff, it is the powers vested in Government which they are arrogating to themselves. Is it not relevant ? They will guide the destiny of the Universities which are so much under their authority.

Mr. Speaker : I have made the indication.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, last time you had made the indication and you made me sit down after declaring five points relevant. If that is the treatment to be meted out to me then I will not speak.

Mr. Speaker : It is a privilege of the member to speak. If he wants to avail this privilege, he is welcome.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir may I then read the clause.....clause by clause.

Mr Speaker : Any form that you like. I am not going to interfere in the form of the presentation or in

the material presented.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Right Sir.

Mr. Speaker : I would like the member to restrict himself and to place limitation on him that he speaks about the clause under discussion.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I will put before the House so as to justify my relevancy.

Mr. Speaker : I don't know if the House is competent to do it.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, I will put it before you. Sir, in Sub-Clause (1) of Clause 6 the entire power vests in the Government. I through an amendment had suggested that this power should vest.....

Mr. Speaker : Let us not discuss the amendment. You are opposing the clauase as a whole.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir I am opposing the clause as a whole.

Mr. Speaker : I hope, you are not discussing the amendment.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : I am discussing it on the grounds that this power should not have vested in the Government but it should have vested in the Governor who is also Chancellor of the Universty. The idea behind the whole thing is to gag the Universities and to direct them in certain directions which may not be in keeping with the interest and ideology of Pakistan. There is a conflict of ideas and, therefore, we were suggesting that the autonomy of these bodies should not be interferred with. The Government should not have this power. The Government is competent to advise and it is going to be provided that the Governor shall act on the advice of the Government i.e. the Minister-incharge, but to eliminate the Governor totally while appointing him "Chancellor" is unreasonable, and it amounts to gross interference in the day to day administration.

Mr. Speaker : I have noted that, but I don't want to interfere at every irrelevant point. May be, the hon'ble members is able to connect it and it ceases to be irrelevant please continue.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Sir, then the

Government has put in certain provisos in which they derive complete authority of direction. If any member of the staff, any member of the University any person who does'nt carry out their direction can be a victim of a sword hanging on their heads, who have no security whatsoever given in this entire bill.

Mr. Speaker : Where is that limitation in this Bill ? Will the Member point it out ?

Makhdoomdzada Syed Hassan Mahmood : Which one ?

Mr. Speaker : That the Government has the authority to give directions and if they do not obey those directions, then the sword will be hanging over their heads. I have already pointed out that the member should not be irrelevant. I wound like the member to restrict himself to the clause under discussion and he should not discuss Bill as a whole. I hope that I will not have to repeat it again.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir .....

Mr. Speaker : Will the member please resume her seat ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I am wanting to have some tea. If you will kindly allow me to continue after tea break.....

Mr. Speaker : I would prefer to dispose of this clause within 20 minutes, if it be possible.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then I will make a brief statement that the power that has been proposed to vest under this clause in the Government is most undesirable and it will reflect very badly on the Government. It will involve the Government in so many tug of wars. They have their owa Governor. Let them agree that the Governor must have these powers and let them be the advisors, I, therefore, request the Government to accept my plea.

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۶ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب آدھ گھنٹہ چائے کے لیے وقفہ کیا جاتا ہے ۔

(اس عرصہ میں چائے کے وقفہ کے لیے ایوان کی کاروائی ملتوی کی گئی)

چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

(ضمن ۷)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۷ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

Sardar Amjad Hamid Khan Dasti : I oppose it. There is no quorum.

Mr. Speaker : You are late.

چوہدری امان اللہ لگ ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : I take note of this objection but I have put the question.

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۸)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۸ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

Will the members resume their seats ? Please, there cannot be a point of order when I am putting a motion to votes. The Speaker has been present in the House before the members entered into this house.

(noise)

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۹)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز نمبر ۹ زیر غور ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب میں سوال put کروں گا اس وقت oppose ہو گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ایوان میں نہیں ہیں ۔ سید تابش الوری اپنی ترمیم پیش کریں ۔

سید نابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ گو شعن ۔ میں حاجی محمد سیف اللہ خان کو ترمیم پیش کرنے کے لیے call کرنا چاہیے تھا ۔

Mr. Speaker. He was not present.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جو کلاز پاس ہو چکی ہیں ان پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔ (قطع کلامیاں) ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس ایوان کے کچھ قواعد ہیں ۔ کچھ رولز ہیں ۔ ان کے مطابق اگر یہ کاروائی نہیں ہوگی تو میرے خیال میں قانون سازی بارے لیے کلنک کا ٹیکہ بن جائے گی ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. Will the honourable members resume their seats.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ پہلے آپ یہ کہیں گے کہ یہ کلاز زیر غور ہے ۔ پھر اس کے بعد آپ ممبر کو ترمیم پیش کرنے کے لیے call کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ بھی کہا ہے اور میں نے سوال بھی put کیا ہے ۔

The tape can be repeated.

(قطع کلامیاں)

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ ٹیپ سن لیجیے ۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ کلاز زیر غور ہے ۔

Mr. Speaker. I will do it after 1.30 p.m. Come to my chamber and I will have played tape.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے صرف یہ کہا ہے کہ کلاز ..... اس کے بعد کورم کا سوال پیدا ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker. All these proceedings took place before this objection was raised. I knew that the House was then in quorum. I made the peons not to permit anybody into the House to ensure whether the proceedings were in order or not.

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ جب کورم کا سوال پیدا ہو تو کاروائی معطل ہو جاتی ہے ۔

Mr. Speaker. For that moment the proceedings were suspended.

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہاں ممبر صاحبان وہی بات کرتے ہیں جس طرح میرا ایک لڑکا کرتا ہے ۔ جب تک میں کار میں بیٹھ نہ جاؤں اور اگر اس نے ساتھ جانا ہو تو اس کو آواز نہ دوں وہ کار میں نہیں آتا وہ سمجھتا ہے کہ باپ کو کار میں پہلے بیٹھنا چاہیے ۔ وہی بات یہاں ممبران کر رہے ہیں ۔ میں اکثر اس بات کو نظر انداز کر دیتا ہوں ۔

When the Speaker enters this House most of the members are not present in the House. Why should they not be in the House before the Speaker enters into the House?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب ممبر نہ ہوں آپ ہاؤس میں داخل نہ ہوا کریں ۔

Mr. Speaker. There was quorum when I entered this House.

میاں خورشید انور ۔ ہم نے مخالفت کی ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ آپ نے بچے کا واقعہ سنا کر ہمیں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ہم بھی بچے ہیں اور اس بچے کی طرح کرتے ہیں ۔ لیکن ان بچوں میں تھوڑا سا فرق ہے جو عمر میں بڑے ہیں میں یہ عرض کروں گا کہ بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جب ہم نے مخالفت کی تھی جنہوں نے مخالفت کی تھی کم از کم انہیں بولنے کا موقع دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر امجد حمید دستی کھڑے ہوئے تھے اور وہ لیٹ کھڑے ہوئے تھے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ آپ نے اندازہ نہیں کیا میں ہر وقت کھڑا ہوا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے دیکھا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس بل کو ایک دم منظور کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید کاہش الوری ۔

سید کاہش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ؛

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۹ کی حاشیہ سرخی میں وارد ہونے والے الفاظ "جامعہ کی سٹوڈنٹس یونین" کی بجائے الفاظ "ایسوسی ایشن کی آزادی" ثبت کئے جائیں اور موجودہ ضمن ۹ کو بطور ضمن ۹ (ب) مکرر نمبر لگایا جائے ۔ اور اس طرح مکرر نمبر شدہ ۹ (ب) سے قبل مندرجہ ذیل عبارت بطور نئی تحتی ضمن ۹ (الف) ایزاد کی جائے ۔ یعنی :—

۹ (الف) (اول) جامعہ کے تعلیمی عملہ کی ایک ایسوسی ایشن ہوگی جسے سینٹ سینڈیکیٹ نیز قانون ہذا میں اہتمام کردہ دیگر کمیٹیوں اور مجالس میں نمائندگی حاصل ہوگی ۔

(دوم) ایسوسی ایشن کی ہیئت ترکیبی فرائض اور استحقاقات ایسے ہوں گے جو جامعہ کی ایسوسی ایشن کی جنرل باڈی کی تحریک پر دساتیر کے ذریعے تجویز کئے جائیں ۔

Mr. Speaker. The amendment moved is :

That in Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "University Students Union" appearing in the marginal heading, the words "Freedom of Association" be substituted ; and the existing Clause 9 be re-numbered as sub-clause 9 (*b*) ; and before Clause 9 (*b*) so re-numbered, the following new sub-clause 9 (*a*) be added, namely :—

9 (*a*) (*i*) There shall be a University Academic Staff Association which shall

be represented on the Senate and Syndicate as well as other Committee and bodies as provided in this Act.

(ii) The Constitution, Privileges and functions of the Association shall be such as prescribed by Statutes at the initiation of the General Body of the Association.

Minister for Education. I oppose it, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ضمن ۹ میں نے جو بنیادی ترمیم پیش کی ہے اس کا ایک تو مقصد یہ ہے کہ اس کا ''جامعہ سٹوڈنٹس یونین،، کی جگہ ''ایسوسی ایشن کی آزادی،، کے الفاظ ایزاد کر دیے جائیں ۔ اس طرح اس ترمیم کے بعد یہ کلاز صرف جامعہ کی سٹوڈنٹس یونین پر حاوی نہیں ہوگی بلکہ اساتذہ کی ایسوسی ایشن پر بھی حاوی ہوگی کیونکہ یہاں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ایسا عنوان قائم کیا جائے جو دونوں جماعتوں پر اطلاق پذیر ہو اس ترمیم کے ذریعے نہ صرف یہ عنوان زیادہ وسیع اور جامع ہو جائے گا بلکہ اس کے ذریعے ایسی انجمن کو نمائندگی کا موقع ملے گا جو یونیورسٹی کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس سے متعلق افراد طلبا اور اساتذہ کے حال و مستقبل کو سنوارنے اور نکھارنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے ۔ جناب والا ۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ میں نے اس ترمیم کے ذریعے جامع کی سٹوڈنٹس یونین کی طرح اکیڈمک ایسوسی ایشن جو اساتذہ پر مشتمل ہوتی ہے کی نمائندگی کا مطالبہ کیا ہے اور یہ اہتمام کیا ہے کہ جس طرح طلبا کی انجمن کو اس بل کے ذریعے تسلیم کرکے ایک اچھی روایت قائم کی گئی ہے ایک بہتر کلاز رکھی گئی ہے اس طرح سے زیادہ وسعت نظر پیدا کرکے اس کلاز کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے دوسری بڑی ایسوسی ایشن جو اساتذہ پر مشتمل ہوتی ہے کو بھی باقاعدہ تسلیم کرنا چاہیے اور اس کی نمائندگی کا بھی اہتمام کیا جانا چاہیے ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں آپ کی توجہ ضمن ۲۲ کی شق ضمن ۱۰ کی طرف بھنول کراؤں گا ۔

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اس میں کہا گیا ہے کہ :

جامعہ کے طلباء کی انجمن کے دو طالب علم نمائندے
اور الحاق شدہ کالجوں کی انجمن ہائے طلبا کے دو
نمائندے جن کا چناؤ ان کالجوں کی انجمن ہائے طلبا کے
صدر صاحبان کریں گے ۔

اسی طرح سے جناب والا سب کلاز (۱۳) میں کہا گیا ہے ۔

الحاق شدہ کالجوں کے اساتذہ کرام جن کی مدت ملازمت
کم از کم تین برس ہو اور جن کی تعداد زیادہ سے
زیادہ پندرہ ہوگی اور جنہیں ایسے اساتذہ اپنے آپ میں
سے منتخب کریں گے ۔

جناب والا ۔ اس کلاز کے تحت اساتذہ کو نمائندگی دینے کے لیے گنجائش رکھی گئی ہے لیکن ان کو مسلوی نمائندہ حیثیت نہیں دی گئی ہے جس طرح طلبا کی انجمن کو باقاعدہ طور پر تسلیم کیا گیا ہے ۔ اس طرح سے اساتذہ کی ایسوسی ایشن کو بھی تسلیم کیا جانا چاہیے کیونکہ وہ اس یونیورسٹی کی ایک نمائندہ تنظیم کی حیثیت رکھتی ہے اور جناب والا اگر ہم اس کو تسلیم کر لیں تو نتیجہ کے طور پر بہت سی آسانیاں اور سہولتیں پیدا ہو جائیں گی اور یونیورسٹی کا کام چلانے اور اس کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے سلسلے میں ان کی صحیح مشاورت اور صحیح نمائندگی سے بہتر نتائج پیدا ہوں گے ۔ آپ کو معلوم ہے اور موجودہ حکمران پارٹی بھی اس پر یقین رکھتی ہے کہ جو جمہوری فضا جمہوری نمائندوں کے ذریعے پیدا کی جا سکتی ہے وہ کسی اور طرح پیدا نہیں کی جا سکتی چنانچہ جس طرح صنعتوں میں مزدوروں کی نمائندگی کا اہتمام کیا گیا ہے اور ان سے اعلیٰ سطحوں پر مزدوروں ، منتظمین اور صنعت کاروں کی نمائندگی کا اہتمام کیا گیا ہے اور جس طرح کالجوں میں یونین کے ذریعے موثر نمائندگی کا اہتمام کیا جا رہا ہے ۔ اس طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اساتذہ کرام جو جامعہ کے معاملات میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں کی نمائندگی کا بھی موثر اہتمام کیا جانا چاہیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے بھی اس ایسوسی ایشن کو غیر سرکاری طور پر یقیناً تسلیم کر رکھا ہے کیونکہ کل بھی اور اس سے پہلے بھی سوز

وزیر تعلیم بارہا اسی اکیڈمک ایسوسی ایشن سے مذاکرات اور گفتگو کا حوالہ دے چکے ہیں اور یہ بھی بتا چکے ہیں کہ اس کے نمائندوں سے کئی دفعہ ملنے کے بعد ان کی تجاویز کے مطابق اس بل میں بعض ترامیم بھی لا رہے ہیں ۔ تو جب وزیر تعلیم اس ادارے کو غیر سرکاری طور پر تسلیم کرکے اسے گفتگو کا حق دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اور زیادہ مناسب ہوگا کہ جس طرح ہم نے جامعہ کے طلبا کی یونین کو تسلیم کرکے اس کے ذریعے اپنے نمائندوں کو منتخب کرنے کا حق دیا ہے اسی طرح سے اساتذہ کی ایسوسی ایشن کو بھی باقاعدہ طور پر تسلیم کرکے ان کے نمائندوں کو مختلف اداروں میں اور جامعہ کے کاروبار میں شرکت کا موقع دینا چاہیے تاکہ یونیورسٹی کے امور زیادہ ہم آہنگی زیادہ یک جہتی اور زیادہ مہارت و قابلیت کے ساتھ انجام دیے جا سکیں ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں یونیورسٹی کے مسائل اور روزمرہ کے معاملات کو اس کے اساتذہ اور دوسرے ملازمین زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور وہ اس سلسلے میں اپنے تجربے ، صلاحیت اور علمی پس منظر کی بنا پر زیادہ بہتر طور پر رائے دے سکتے ہیں ۔ اگر ان لوگوں کو ایسوسی ایشن کی صورت میں نمائندگی کا موقع بخشا جائے تو اس کے نتائج زیادہ بہتر ہوں گے ۔ ورنہ اگر اس کلاز میں ترمیم نہ کی گئی ، ان کے انتخاب کا کوئی طریقہ متعین نہ کیا گیا اور ان کی نمائندہ حیثیت کو تسلیم نہ کیا گیا تو وہاں کئی گروپ بن جائیں گے اور آپس میں منافقت و اختلاف کی فضا پیدا ہونے سے یونیورسٹی کا اجتماعی مستقبل بھی متاثر ہوگا ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ ترمیم انتہائی ضروری ہے اور اساتذہ اور طلبا کے جذبات و احساسات سے ہی ہم آہنگ نہیں بلکہ قومی تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہے ۔ پھر اس طرح سے بل کے اس مقصد کو پورا کیا جا سکے گا اور کہ جامعہ کو زیادہ سے زیادہ جمہوری بنایا جائے گا اس ترمیم کو منظور کرنے سے جامعہ کو واقعی جمہوری سانچے میں ڈھالنے میں مدد ملے گی ۔ ان الفاظ کے سلسلے میں آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور کرکے اس کلاز کو زیادہ جامع ، زیادہ بامقصد اور زیادہ مفید بنایا جائے ۔

منسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

وزیر خزانہ ۔ اس سے پیشتر میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔ میری گزارش

ہے کہ آج کے اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھا دیا جائے ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آج کے اجلاس کا وقت آدھ گھنٹے کے لیے بڑھایا جاتا ہے ۔ حاجی صاحب ۔ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ابھی کچھ کہنا باقی رہ گیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میری اس کے ساتھ متعلقہ اور ترمیمات بھی ہیں ۔ میں ان کو بھی ساتھ ہی take up کرتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس کے بعد علیحدہ کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ تمام ایک مقصد کی ہیں ۔ ان میں صرف لفظوں کا ہیر پھیر ہے ۔ اس طرح وقت بچ جائے گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ان پر بول لیں ۔ اس کو میں ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ایک ہی جیسی ہیں ۔ میری اس کے علاوہ کلاز ۹ میں اور بھی ترمیم ہے ۔ میں اس کو پیش کرتا ہوں ۔

The motion is :

That in Clause 9 of the Bill, after sub-clause (2), the following be added as sub-clause (3), namely :—

"(3) There shall be an Academic Staff Association of Punjab University with the University teaching and research Staff as its Members. The representatives of the teachers in the Senate and Syndicate shall be elected by the Academic Staff Association."

Mr. Deputy Speaker. The motion moved is :

That in Clause 9 of the Bill, after sub-clause (2), the following be added as sub-clause (3), namely :—

"(3) There shall be an Academic Staff

Association of Punjab University with the University teaching and research Staff as its Members. The representatives of the teachers in the Senate and Syndicate shall be elected by the Academic Staff Association."

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک اصول جو اسی کلاز میں طالب علموں کے لیے تسلیم کر لیا گیا ہے اور طالب علموں کو اس چیز کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنی ایسوسی ایشن اور یونین بنا سکیں صرف ان کو اپنی یونین یا ایسوسی ایشن بنانے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ اس بل کی اگلی دفعات ۲۲ اور ۲۳ میں نمائندگی کا حق بھی انہیں دیا گیا ہے کہ اسی یونین میں سے سینٹ اور سنڈیکیٹ میں ان کے نمائندے ہوں گے ۔ ان کی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے اور ایک مربوط نظام قائم کرنے کے لیے اس کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ یونیورسٹی اساتذہ اور طلبا پر مشتمل ہوتی ہے ۔ اکیلے اگر طلبا ہوں اور اساتذہ نہ ہوں تو وہ یونیورسٹی نہیں کہلا سکتی اگر صرف اساتذہ ہوں اور طلبا نہ ہوں تو وہ بھی یونیورسٹی نہیں ہے ۔ جس طرح طلبا اور اساتذہ ایک یونیورسٹی کا لازم و ملزوم جزو ہیں اس طرح ان کے حقوق متعین کرتے وقت یا ان کو مراعات دیتے وقت یا ان کی نمائندگی میں ربط پیدا کرتے وقت ہمیں برابری کا سلوک کرنا چاہیے ۔ جس طرح ہم نے طلبا کی نمائندگی کا حق صرف اس یونین کے نمائندوں کو دیا ہے کہ اس یونین کے نمائندوں کو یہ حق ہوگا کہ وہ سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں نمائندگی حاصل کر سکیں ۔ اس کے برعکس ہم نے اساتذہ کے ساتھ بہت بے انصافی کی ہے ۔ ایک طرف تو اس بل میں ہم نے اساتذہ کو ایسوسی ایشن بنانے کی اجازت نہیں دی ۔ اس کے لیے کوئی واضح پرویژن نہیں رکھی اور دوسری طرف ان کی نمائندگی پر بھی ہم نے قدغن لگا دی ہے کہ ان کی نمائندگی صرف وہ اساتذہ کر سکیں گے جو کم از کم تین سال تک اس یونیورسٹی کے ملازم رہے ہوں ۔ جناب والا ۔ شاید اس کے متعلق یہی دلیل دی جائے کہ ہم نے یہ حق اساتذہ کو اس لیے نہیں دیا کہ ہم اس کے قائل نہیں ہیں کہ اساتذہ کوئی یونین یا ایسوسی ایشن بنا سکیں ۔ جہاں تک یونین کا تعلق ہے ہم نے یونین کا مطالبہ نہیں کیا ۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ اساتذہ کی

ایک ایسوسی ایشن جو کہ یونیورسٹی کے باہر بھی قائم ہے اور بہت سی ٹیچرز ایسوسی ایشن اس صوبہ میں بنی ہوئی ہیں وہ تمام تر سرکاری ملازمین پر مشتمل ہیں اور قانون کے مطابق سرکاری ملازمین کے لیے کسی ایسوسی ایشن کا بنانا قطعاً خلاف قانون نہیں ہے ۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ یونیورسٹی کے اساتذہ کو ایک جائز اور آئینی حق سے کیوں محروم رکھا جائے اور ان میں ربط پیدا نہ کیا جائے ۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ جس طرح آپ نے گلاز ۹ میں یونین بنانے کی اجازت دی ہے ان کو نمائندگی کا حق عطا کیا ہے اسی طرح اساتذہ پر بھی مہربانی فرمائیں اور یونیورسٹی کے تمام اساتذہ کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ اپنی ایسوسی ایشن بنا سکیں اور صرف وہی ایسوسی ایشن ہی نمائندگی کر سکے ۔ اس کے منتخب ارکان ہی سینٹ اور سینڈیکیٹ میں نمائندگی کر سکیں ۔ اس طرح ان کے کام میں ایک مربوط نظام قائم ہو گا ۔ ایک خود اعتمادی پیدا ہو گی اور ان کا آپس میں باہمی رشتہ بھی خوشگوار ہو جائے گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودۂ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۹ کی مخالفت سرخی میں وارد ہونے والے الفاظ ''جامعہ کی سٹوڈنٹس یونین'' کی بجائے الفاظ ''ایسوسی ایشن کی آزادی'' ثبت کئے جائیں اور موجودہ ضمن ۹ کو بطور ضمن ۹ ۔ (ب) مکرر نمبر کیا جائے اور اس طرح مکرر نمبر شدہ ۹ (ب) سے قبل مندرجہ ذیل عبارت بطور نئی ضمن ۹ (الف) ایزاد کی جائے یعنی :

(۹) (الف) (اول) جامعہ کے تعلیمی عملہ کی ایک ایسوسی ایشن ہو گی جسے سینٹ سنڈیکیٹ نیز قانون ہذا میں اہتمام کردہ دیگر کمیٹیوں اور مجالس میں نمائندگی حاصل ہو گی ۔

(دوم) ایسوسی ایشن کی بہت ترکیبی فرائض اور اختیارات ایسے ہوں گے جو جامعہ کی ایسوسی ایشن

کی جنرل باڈی کی تحریک پر دساتیر کے ذریعے تجویز کئے جائیں گے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متکمن ہوئے)

Mr. Speaker. The question is :

That in Clause 9 of the Bill, after sub-clause (2), the following be added as sub-clause (3), namely :—

"(3) There shall be an Academic Staff Association of Punjab University with the University teaching and research Staff as its Members. The representatives of the teachers in the Senate and Syndicate shall be elected by the Academic Staff Association."

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی اجازت سے تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۹ کے بعد مندرجہ ذیل نئی ضمن بطور ضمن ۱۰ ایزاد کی جائے ۔ اور موجودہ ضمن ۱۰ اور ضمن ہائے ۵ مابعد کو حسب مکرر نمبر لگایا جائے ، یعنی :—

"۱۰ ۔ جامعہ کے تدریسی عملے کی ایک ایسوسی ایشن ہوگی یونیورسٹی کے تمام اساتذہ نیز تحقیقاتی عملے کے اراکین اس ایسوسی ایشن کے رکن ہوں گے ۔"

Mr. Speaker. The motion moved is :—

That after Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new clause be

added as Clause 10 and the existing Clause 10 and the subsequent clauses be re-numbered accordingly, namely :—

"10. There shall be an Association of the University Teaching Staff. All the University Teachers and members of the Research Staff shall be the members of the Association".

Minister for Education. I oppose it, Sir.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس موضوع پر میرے دو محترم رفقائے کار جناب سید تابش الوری جناب سیف اللہ خان صاحب اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں ۔ مجھے مختصر الفاظ میں صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ جو حق اس بل کی رو سے طلبہ کو دیا گیا ہے کہ ان کی ایک یونین ہوگی اور اس یونین کو نمائندگی کا بھی اختیار سینٹ اور سنڈیکیٹ میں ہوگا ، وہی حق اس ترمیم کے ذریعے اساتذہ اور ریسرچ کے عملے کو بھی حاصل ہونا چاہیے تاکہ ان کی ایسوسی ایشن ہو اور ان کو بھی سینٹ اور سنڈیکیٹ میں نمائندگی دی جا سکے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ یہاں اساتذہ کی نمائندگی کا نکتہ اٹھایا گیا ہے ہم نے یہ ensure کیا ہے ۔ کہ تمام درجے کے اساتذہ ، لیکچرارز ، اسسٹنٹ ، پروفیسرز ، ایسوسی ایٹ پروفیسرز ، پورے پروفیسرز ، ڈینز ، ہیڈز آف دی ڈیپارٹمنٹ پر شخص کی نمائندگی ہو ۔ جو ٹیچرز ایسوسی ایشن نے مجھے تجویز کیا ہے کہ اس طرح سے ہماری نمائندگی بہتر ہو سکتی ہے ، میں نے ان کی تمام تجاویز من و عن قبول کر لی ہیں ۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ جو ایسوسی ایشن منتخب ہوئی ہے اس سال وہ نمائندگی کرے یا وہی نمائندگی کے لیے چن کر بھیجے تو جناب والا ، بہت سے ایسے اساتذہ ہیں جو اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہیں یا اس میں حصہ نہیں لے رہے یا جب کوئی مخالف یونین جیت جاتی ہے تو وہ اس کو چھوڑ جاتے ہیں ۔ اس لیے یہ اساتذہ کے ساتھ بہت بے انصافی ہو گی اگر آپ یہ کہیں کہ جو جیتی ہوئی یونین ہے وہ نمائندگی کرے گی تو یہ ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی ۔ اس لیے ہم ان کے الگ الگ درجے کرینگے ، اور جس طرح

انہوں نے چاہا ، جو ترامیم اساتذہ نے پیش کیں ، کہ ان کی اس طرح نمائندگی بہتر ہو سکتی ہے وہ سب ترامیم ہم لا رہے ہیں ۔ پھر انہوں نے کہا کہ ایک پروفیسر کی بجائے دو کر دو ، تین کی بجائے چار کر دو ، ہم نے سب ان کی باتیں مانی ، میرے خیال میں اگر صرف جیتی ہوئی یونین کی نمائندگی ہو ، تو بہت سے اساتذہ کے ساتھ ناانصافی ہوگی ۔ جو طریق کار ہم نے اختیار کیا ہے اس سے ان کے ساتھ زیادہ انصاف ہوگا ۔

Mr. Speaker. The question is :

That after Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, the following new clause be added as clause 10 and the existing Clause 10 and accordingly, namely :—

10. "There shall be an Association of the University Teaching Staff. All the University Teachers and members of the Research Staff shall be the members of the Association."

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۹ مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۰)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۱۰ ایوان کے زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب آپ کی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اسے پیش نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ، علامہ رحمت اللہ ارشد ، مسٹر احسان الحق پراچہ ، سید تابش الوری ، حاجی محمد سیف اللہ خان ، اور چودھری امان اللہ لک کی طرف سے پیش کردہ ترمیم کسطرح پیش ہو سکتی ہے ۔ یہ ترمیم پروچانسلر کے متعلق ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پیش تو ہو سکتی ہے

مسٹر سپیکر ۔ پروچانسلر کے متعلق آپ پہلے کلاز منظور کر چکے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مسئلہ بالکل مختلف ہے ۔ اس کلاز میں ان کو حاکم declare کیا جا رہا ہے ، آفیسر declare کیا جا رہا ہے ۔ ہماری ترمیم یہ ہے کہ ان کو افسر declare نہ کیا جائے ۔ جناب والا ۔ اس مرحلے پر ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ پروچانسلر کے عہدے کو ختم کیا جائے ، ہماری ترمیم یہ ہے کہ انہیں افسر نہ کہا جائے ۔ ۔ افسروں کی جو فہرست دی گئی ہے اس میں ان کو شامل نہ کیا جائے ۔ یہ ہماری ترمیم ہے اور اس اعتبار سے یہ relevant ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ پروچانسلر کی شق نمبر ۱۲ بعد میں آ رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضمن نمبر ۳ میں ہے کہ ''پروچانسلر،، جامعہ میں سینٹ ۔ سنڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل کا ممبر ہوگا ۔

سید تابش الوری ۔ ہمارا اس پر اعتراض نہیں ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : We do not want that Pro-Chancellor should be treated as Officer as he has no independent power. He has only to use the vested powers, but the Chancellor and Vices Chancellor have independent powers.

میاں خورشید انور ۔ میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۰ کا پیرا (دوم) حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی ضمن ۱۰ کا پیرا (دوم) حذف کر دیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ دونوں طرف سے فاضل اراکین کی یہ رائے ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہفتے کے روز کے سلسلہ میں آپ کہنا چاہتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جی جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہفتے کا روز اس لئے مقرر کیا تھا کہ چونکہ ہفتے کو نیشنل اسمبلی کا اجلاس نہیں ہے ۔ چیف منسٹر صاحب تشریف لائیں گے ۔ اب ان سے مشورہ کر کے بتا دوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے فیصلہ کیا تھا کہ ہفتے کے روز اجلاس نہیں ہوا کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کچھ دوست حکومتی پارٹی اور حزب اختلاف کی طرف سے میرے چیمبر میں تشریف لائے تھے ۔ میں نے یہاں اعلان کیا تھا کہ جمعہ کا روز بھی غیر سرکاری کارروائی کے لئے ہوگا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ وہ تو back out کر گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ وہ وعدہ ختم ہوگیا ہے وہ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہی رہے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر میرے معزز دوستوں کا یہی خیال ہے تو اس صورت میں ہم استدعا کریں گے کہ ہاؤس کے دو اجلاس ہوں اور ہفتے کے دن بھی اجلاس کیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کیا تجویز کیا تھا ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے ابتدا میں یہ تجویز کیا تھا کہ منگل اور بدھ کے لازمی طور پر ہاؤس کے دو اجلاس ہوں ۔ اس کے بعد اگر ضرورت پڑے تو پھر ہفتے کو بھی دو اجلاس ہوں ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ ہر روز دو اجلاس ہوا کریں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ہمارے دوستوں نے ہمیں یہ یقین دلایا تھا کہ اس کی ضرورت نہیں ۔ اور جو تراجیم غیر ضروری ہیں ان پر بحث نہیں ہوگی ۔ اس کے باوجود آج جیسے سلسلہ چل رہا ہے اگرچہ کام کی speed on the whole بری نہیں ہے لیکن اگر ہمارے دوست یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی ایسی

commitment کے پابند نہیں ہیں تو پھر لازمی بات ہے کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ۲۱ اپریل کو چونکہ دستور نافذ ہوتا ہے اس لئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اس سے پہلے پہلے ضروری بل پاس ہو جائیں۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ اگر ضرورت پڑے تو ہاؤس کے دو اجلاس ہوں اگر قومی اسمبلی تین تین اجلاس کر سکتی ہے تو پھر ہم بھی تین اجلاس کریں گے۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اونات کار آپ نے تجویز کئے تھے ؟

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابھی قائم مقام قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ ۲۱ اپریل کو آئین نافذ ہوگا ۔ میرے خیال میں ۲۱ اپریل کو نافذ نہیں ہو رہا بلکہ وہ ۱۴ اگست کو نافذ ہو رہا ہے ۔ صدر صاحب خود اس کے متعلق بیان دے چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے بڑی زیادتی کی ہے میں پوچھتا ہوں کہ کیا اسمبلی بھی ۲۱ اپریل کو ختم ہو جائے گی ؟

مسٹر سپیکر ۔ اب ان سے یہ سوال لابی میں جا کر پوچھ لیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی ابتدائی گزارش میں یہ کہا تھا کہ ساڑھے چار بجے سے تو بجے تک شام کو اجلاس بھی رکھا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس میں جو بھی تجویز دی جائے اس کے لئے ایک طریقہ کار ہے ۔ وہ یہ ہے کہ وہ ایک موشن کی ذریعے ہوتی ہے ۔ مگر یہ اب تک ایسے ہوتا رہا ہے اس کو بار بار دہرایا جاتا ہے جو قانون اور قواعد کے خلاف ہے ۔ ہمیشہ یہاں پر ایک فقرہ کوئی وزیر صاحب کہہ دیتے ہیں کہ صاحب اتنا وقت بڑھا دیا جائے ۔ یا فلاں دن کو شامل کر جائے ۔ حالانکہ قاعدہ ۱۶۱ بالکل واضح ہے کہ موشن صرف اس شکل میں آ سکتی ہے جس میں ہاؤس کا فیصلہ لینا مقصود ہو اور یہ بھی قاعدے میں درج ہے کہ وقت کا بڑھانا ، اس میں رد و بدل کرنا صرف اور صرف سپیکر صاحب کی صوابدید پر ہے اس کا ہاؤس فیصلہ نہیں کر سکتا ۔ جس چیز کا فیصلہ ہاؤس نہیں کر سکتا وہ تجویز ہاؤس میں موشن کی شکل میں نہیں آ سکتی ۔ یہ آپ فرمائیں کہ اگر وہ موشن نہیں ہے تو پھر وہ کون سی پرویژن ہے جس کے

تحت یہ کیا جا سکتا ہے اور یہ کیا جا رہا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ بنیادی طور پر طے یہ پایا تھا کہ اس دفعہ چونکہ جناب پہلے ہی مقرر فرما چکے تھے کہ جمعرات کے ساتھ جمعہ کا دن بھی غیر سرکاری کارروائی کے لئے ہوگا ۔ غیر سرکاری مسودات قانون کے لئے ہوگا تو ہم نے ان سے گزارش کی تھی کہ ہم آپ کو جمعہ کا دن دے دیتے ہیں اور آپ جو دو شفٹیں کرنا چاہتے ہیں وہ نہ کریں ۔ اس طرح آپ کا کام بھی پورا ہو جائے گا ۔ اب اگر یہ مصر ہیں کہ دو اجلاس ہوں تو پھر اس صورت میں میں گزارش کروں گا کہ جیسے جناب اعلان فرما چکے ہیں غیر سرکاری کاموں کے لئے دو دن وقف کئے جائیں ۔ اس صورت میں ہم جمعہ کا دن دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہی بات پوچھی تھی کہ جو آپ کی آپس میں بات چیت ہوئی تھی کہ جمعہ کے روز بھی سرکاری کارروائی ہوگی وہ اب بھی قائم ہے یا اس دن غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہوگا ۔ اس پر رامے صاحب نے کہا کہ ہم نے التماس کی تھی کہ اگر وہ اب غیر سرکاری کارروائی کے لیے مخصوص ہوگا تو اس صورت میں دو اجلاس کئے جائیں ۔ رامے صاحب جائز طور پر اپنی اس درخواست کو دھرا سکتے ہیں کہ اب چونکہ جمعہ کا روز نہیں دیا جا رہا تو اس لئے ہم دو سیشن کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ہم تو عرض کر رہے ہیں کہ ہم جمعہ کا روز ان کو دینے کے لئے تیار ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں نے پوری ذمہ داری سے آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ جمعہ کا روز آپ سرکاری کارروائی کے لئے لے لیں بجائے اس کے کہ دو اجلاس کئے جائیں اور سب ممبروں پر اخبار والوں کا اعتراض اٹھے کہ کورم پورا نہیں ہوتا ۔ دس دس دفعہ کورم ٹوٹے ۔ کام بھی نہ چلے ۔ ادھر سے مزاحمت زیادہ ہوگی آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں تسلیم کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں آپ کی وساطت سے قائم مقام قائد ایوان کی خدمت میں بڑی دل سوزی کے ساتھ اور بڑے خلوص کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ اس طرح آپ کا کام بھی پورا ہو جائے گا اور دو اجلاس بھی نہیں کرنے پڑیں گے ۔ ممبران کو اس زحمت میں نہ ڈالیں ۔ آپ جمعہ کا دن لے لیں آپ کی کسر پوری ہو جائے گی اور کام کو انشاء اللہ تعالیٰ بڑھائیں گے گھٹائیں گے نہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو ترامیم ہماری طرف سے پیش کی گئی ہیں جن کو ہم نے اہم سمجھا ہے ان کو کم سے کم پیش کیا ہے ۔ میں نے اپنے دوستوں سے درخواست کی ہے کہ وہ کم سے کم وقت اس پر تقریر کریں ۔ یہی وجہ ہے کہ آج چار پانچ کلاز پاس ہو گئی ہیں ۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ کلاز پر بحث ہی نہ ہو جن کو ہم جائز سمجھتے ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا بحث تو بہر حال ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں گورنمنٹ پارٹی اور اپوزیشن پارٹی دونوں کی خدمت میں چھوٹی سی استدعا کروں گا اگر اس میں تھوڑی سی یہ ترمیم کر دی جائے کہ بجائے جمعہ کو سرکاری کارروائی اور جمعرات کو غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے اگر کل سرکاری کام کر لیا جائے اور جمعہ کو غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے لئے رکھ لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ موزوں رہے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ رائے صاحب ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس طرح تسلسل رہے گا ۔ کل سرکاری کام ہو جائے اور پرسوں غیر سرکاری دو ارکان کی کارروائی کے لئے دن مقرر ہو جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ صورت حال بسر و چشم قبول ہے ۔ لیکن جب یہ بات کی گئی کہ ایسی کوئی بات ان کے لئے قابل قبول نہیں ہے کہ دو دن میں سے ایک دن دے دیا جائے تو اس کے بعد میں نے یہ گزارش کی تھی ۔ اگر وہ دوسرا دن جو آپ پہلے حکومتی پارٹی کو لیجسلیشن کے لیے دینا چاہتے تھے وہ اب دینے کیلئے تیار ہیں تو ٹھیک ہے ۔ اگر انہیں دے رہے تو اس صورت میں ہم مجبور ہوں گے کہ ہم اپنی گزارش پر واپس آ جائیں ۔ جب وہ اس بات کے لیے تیار ہیں کہ جمعہ کا دن حکومتی پارٹی کو دے دیا جائے ۔ تو ہمیں ان کی بات قبول ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب یہ تجویز آئی ہے کہ جمعرات یعنی کل کا دن سرکاری کام کے لیے لے لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس طرح ڈیڑھ گھنٹہ اور زیادہ مل جائے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ہم اس بات پر اور بھی زیادہ مطمئن ہیں اور ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جمعرات کا دن انہوں نے اس کام کے لیے دیا ۔ جمعہ کا روز آپ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے لیے رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی تجویز کے مطابق کل سرکاری کارروائی ہوگی اور جمعہ کو غیر سرکاری کارروائی کا دن ہوگا ۔ ممکن ہے اس میں بارہ بجے کی بجائے ایک بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ضرورت کے مطابق دیکھ لیا جائے گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ آج ڈیڑھ بجے تک ہاؤس چلے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس صورت میں ہفتہ کو ہاؤس نہیں ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب یہاں خورشید انور اپنی ترمیم پر تقریر کریں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا جس طرح ترمیم میں کہا گیا ہے ''پروچانسلر،، کے الفاظ کو اس دفعہ سے حذف کر دیا جائے کیونکہ پروچانسلر کسی صورت میں بھی یونیورسٹی کا حاکم نہیں کہلا سکتا ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ طلباء اساتذہ اور دوسرے دانشور لوگ بار بار احتجاج کر چکے ہیں کہ یونیورسٹی میں پروچانسلر کا عہدہ create کرنا سخت زیادتی ہے اس لئے جہاں وزیر تعلیم کو آپ یہ عہدہ تفویض فرما رہے ہیں ظاہر ہے وہ سیاسی آدمی ہونگے ۔ اسمبلی کے ممبر ہوں گے ۔ اتفاق کی بات ہے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ایک پڑھے لکھے وزیر تعلیم ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ آئندہ بھی آپ کو کوئی پڑھا لکھا آدمی وزیر تعلیم ملے ۔ ہو سکتا ہے جناب کل کو وزیر تعلیم بن جائیں ۔ شیخ عزیز احمد صاحب وزیر تعلیم بن جائیں ۔ رانا بھول محمد خان صاحب یا میں یا کوئی اور وزیر تعلیم بن جائے اس لیے گزارش یہ ہے کہ آپ تعلیم کے اس سب سے پرانے اور مقدس ادارہ کو سیاست سے بالاتر رکھیں ۔ سیاست کا میدان نہ بننے دیں ۔

جناب والا ۔ اس سے بہت سے دوستوں نے بڑی دلیلیں دی ہیں ۔ اس سلسلے

میں عرض کروں گا (جناب والا ۔ روف طاہر ہنس رہے ہیں ۔ وہ بھی وزیر تعلیم بننے کے خواہش مند ہیں ۔ میں نے پہلے بھی عرض کی ہے وہ وزیر تعلیم بن سکتے ہیں لیکن پروچانسلر بننا بڑی زیادتی ہوگی) اور جناب کی وساطت سے ایک بار پھر اپیل کروں گا کہ از راہ کرم ہماری اس گزارش پر عمل کیا جائے اور اس میں سے پروچانسلر کا عہدہ حذف فرما دیا جائے ۔ اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ۔ اگر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کو پروچانسلر بننے کا شوق ہے تو میں تجویز کروں گا کہ اگر یہ وزارت چھوڑنے کے لیے تیار ہیں تو پانچ دس سال کے لیے انہیں پروچانسلر بنا دیا جائے ۔ آپ مستقل چیز پیدا نہ کریں ۔ ضروری نہیں ہے کہ آپ لوگوں نے ہی ہمیشہ بر سر اقتدار رہنا ہے کل کو اور لوگ بھی آ سکتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے اس وقت آپ محسوس کریں اور ترمیم لے آئیں اس لیے بہتر ہے کہ اس وقت ہوش مندی کا ثبوت دیں اور اس ضد کو چھوڑ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ کچھ فرمائیں گے ۔

علامہ رحمت ارشد ۔ نہیں جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ حاضر نہیں ہیں ۔ سید تابش الوری وہ بھی حاضر نہیں ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا اس سلسلے میں صرف اصولی اعتراض ہے ۔ کہ یہ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں سے پروچانسلر کا نام نکال دیا جائے اور وہ صرف اس لیے کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ پروچانسلر کا عہدہ ہی نہ ہو کیونکہ وہ ہم پہلے کلاز ۳ میں پاس کر چکے ہیں ۔ جہاں تک اس کو اس لسٹ میں شامل کرنے کا سوال ہے یہ تمام بل دیکھ لیں اس میں کہیں بھی پروچانسلر کی الگ پوزیشن نہیں دی گئی ۔ سارے بل میں پروچانسلر کو کوئی بھی اختیار نہیں ہے ۔ پروچانسلر صرف وہی اختیارات استعمال کرے گا جو چانسلر اسے تفویض کرے گا ۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے جب اسے delegatory powers استعمال کرنی ہیں اسے یونیورسٹی کا ایک مستقل جزو بنا دینا صریحاً زیادتی ہوگی ۔ اگر ایک منٹ کے لیے کلاز ۱۰ میں یہ بھی لکھ دیا گیا کہ "پروچانسلر یونیورسٹی کا آفیسر ہوگا،، اگر چانسلر کوئی اختیارات تفویض نہیں کرتا ۔ کسی قسم کا اختیار پروچانسلر کو نہیں ہے تو پھر بتائیں کہ اس سے افسر رہنے کا کیا

فائدہ ہے۔ اس سے افسر رہنے سے مشکلات پیدا ہوں گی یا نہیں ہوں گی۔ وہ اختیارات جو تام بل نہیں دیتا وہ اختیارات زبردستی حاصل کرنے کی اسی کلاز کے تابع کوشش کرے گا کہ میں یونیورسٹی کا آفیسر ہوں۔ اس لحاظ سے میری گزارش ہے کہ یہ عہدہ ''آفیسر آف دی یونیورسٹی'' سے خارج فرما دیا جائے۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, as the Minister for Education is going to be the Officer of the University, I think he should hold the post of Pro-Chancellor permanently and ignore this office.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ ترمیم اس اعتبار سے بہت ضروری ہے کہ وزیر تعلیم کو جو اس ہاؤس کے ممبر ہیں افسر بتایا جا رہا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کا نام پکارا تھا ۔ آپ اس وقت کھڑے نہیں ہوئے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم کا مستقبل خطرے میں ہے۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ کوئی بات نہیں ہے کسی اور موقع پر بول لیں۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم جو اس ہاؤس کے ممبر ہیں ان کو افسر بنایا جا رہا ہے اس طرح وہ سرکاری ملازمین کے دائرے میں آ جائیں گے ۔ جب وہ سرکاری ملازمین کے دائرے میں آ جائیں گے تو وہ اپنی صوبائی اسمبلی کی سیٹ محفوظ نہیں رکھ سکیں گے ۔ اور اپنی وزارت بھی برقرار نہیں رکھ سکیں گے ۔ یہ بہت خطرناک کلاز ہے ۔ جس کا انہیں احساس نہیں ہے۔ جناب والا ۔ ان کو جامعہ کا افسر بنایا جا رہا ہے ۔ افسر بنا کر ان کو سیاسی حیثیت اور نمائندہ حیثیت سے محروم کیا جا رہا ہے ۔ اس لیے اس پر بڑے ٹھنڈے دل سے غور فرمالیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آج ہم یہ کلاز منظور کر بیٹھیں اور کل وزیر صاحب نامنظور ہو جائیں ۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ اس سلسلے میں آئین کی پروویژن کو بھی سامنے رکھنا چاہیے کہ کوئی ممبر اسمبلی ایسا عہدہ حاصل نہیں کر سکے گا یا سرکاری ملازمت کے دائرہ میں نہیں آ سکے گا ۔ یہاں اسکو سرکاری افسر بنایا جا رہا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ سرکاری افسر کہاں لکھا ہوا ہے وہ تو "آفیسر آف دی یونیورسٹی" ہے ۔

سید تابش الوری ۔ وہ جامعہ کا افسر متصور . . . ہوگا ۔ جامعہ کا افسر ملازم ہوگا اس اعتبار سے ایک آئینی الجھن پیدا ہو سکتی ہے جس پر ابھی توجہ فرما سکیں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر تعلیم صاحب ان کے مشورہ پر غور کریں ۔ اب میں اپنی مرضی سے ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھا رہا ہوں ۔ میں نہیں چاہتا کہ باقی تقریریں ہو جائیں اور چودھری امان اللہ لک صاحب کی تقریر رہ جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر وقت آپ میرے لیے بڑھا رہے ہیں تو میں آپ کا ممنون ہوگا ۔ میں اس ضمن میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرے فاضل دوست سید تابش الوری صاحب نے وضاحت کر دی ہے . . . .

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ آپ حکومت کے کہنے پر ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیتے ہیں ۔ ہمارے ڈپٹی لیڈر کے لیے پانچ منٹ وقت بڑھا دیں تاکہ

مسٹر سپیکر ۔ ان کی تقریر میں مداخلت نہ کی جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں رانا صاحب کا مشکور ہوں اور جناب کا بھی کہ انجام اچھا ہو رہا ہے کیونکہ درمیان میں تلخی ہونے لگی تھی ۔ میں جو گزارش کر رہا تھا اس کو کچھ حد تک تابش الوری صاحب نے ادا کر دیا تھا ۔ اس میں تین چیزیں ہمیں سامنے رکھنی ہیں ۔ اول یہ کہ پروچانسلر کو چانسلر کے behalf پر جو اختیارات دئے گئے ہیں ان کو آفیشل capacity دینا اس بنا پر کہ جو کچھ اس سے پیشتر زمانے نے ہمیں دکھایا اور آگے چل کر کیا ہم دیکھیں گے یہ انصاف کے تقاضوں کی نفی کرتا ہے پھر پروچانسلر کی post وزیر تعلیم کی ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اتنی اہم ترین پوسٹ کو اس میں شامل نہ کیا جائے جب کہ اس کی بنیاد ہی نہیں ہے ۔ اس کا کوئی basis نہیں ہے ۔ اگر اس کو پورے طریقہ سے دیکھا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس لفظ کو شامل کرنے کے لئے کوئی base نہیں ہے ۔ یہ عارضی چیز ہے ۔ میں جناب والا ۔ عرض کرتا ہوں کہ اس شوق کو تشنہ تکمیل رہنے دیں اور اس کو یہاں سے نکال دیا جائے اس کو صرف چانسلر کے ساتھ

کیا جائے۔ میں ان دوستوں سے اور ڈاکٹر عبدالقادر صاحب سے [illegible] کروں گا کہ ان کے لیے مفید اور بہتر راستہ وہی ہے کہ وہ چانسلر کے ساتھ وابستہ رہیں اور وہ براہ راست ایک افسر کی حیثیت سے یونیورسٹی میں [illegible]

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون جیسا اس کے بارہ میں مجلس قائمہ [illegible] برائے تعلیم نے سفارش کی ہے کی صفحہ ۱۰ کا پیرا [illegible] (دوم) حذف کر دیا جائے۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے ایک گزارش کرنی ہے کہ آپ نے میری ایک تحریک استحقاق آج کسی وقت take up کرنے کے لیے رکھی تھی ۔ اب ایوان کا وقت ختم ہو رہا ہے اس کو کل تک کے لیے ملتوی فرما دیں۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کل تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

اب ایوان کی کارروائی ۵ اپریل ۱۹۷۳ء بروز جمعرات ۸ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۵ اپریل ۱۹۷۳ء بروز جمعرات ۸ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا۔)